

بیروت میں سوان جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ
مجلہ لجنہ اماء ائذہ کبریٰ
۱۸۹۱ - ۱۹۹۱

الغراب



قال الله تعالى جل شانه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ
قَالَ بَلَىٰ وَ لَكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ
إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ
سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ (سورة البقره آیت ۲۶۱)

اور (اس واقعہ کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب! مجھے بتا کہ تو مردے کس طرح
زندہ کرتا ہے۔ فرمایا ”کیا تو ایمان نہیں لایا؟“ (ابراہیم نے) کہا ”کیوں نہیں (ایمان تو بے شک حاصل ہو چکا ہے)
لیکن اپنے اطمینان قلب کی خاطر (میں نے یہ سوال کیا ہے) فرمایا۔ اچھا! تو چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ
سدا لے پھر ہر ایک پہاڑ پر ان میں سے ایک (ایک حصہ رکھ دے۔ پھر انھیں بلا۔ وہ تیری طرف تیزی کیساتھ چلے آئیں گے
اور جان لے کہ اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

أَبْشِرُوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا أُمَّتِي مِثْلُ الْغَيْثِ لَا يَدْرِي آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيثَةٍ
أَطْعَمَ مِنْهَا فَوْجًا عَامًّا ثُمَّ أَطْعَمَ مِنْهَا فَوْجًا عَامًّا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضُهَا
عَرْضًا وَأَعَمَّقُهَا عُمُقًا وَأَخْسَنُهَا حُسْنًا (ترمذی)

یعنی اے مسلمانو خوش ہو جاؤ اور خوب خوشیاں مناؤ کہ میری اُمت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جسکے بالے میں یہ نہیں
کہا جاسکتا کہ اسکی ابتدا بہتر ہے یا انتہا یا (میری اُمت کی مثال) اُس بُستان کی سی ہے جس میں پہلے ایک فوج مدلوں خوراک حاصل کرتی رہی
اور پھر ایک اور فوج مدلوں استفادہ کرتی رہی اور یہ ناممکن نہیں کہ دوسری فوج وسعت تعداد اور کام کو عمدہ طور پر بجالانے میں پہلی فوج
سے کئی قدم آگے ہو۔

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا

دیکھو! خُدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گم نام پا کے شہرہ عالم بنا دیا!
جو کچھ مری مُراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
دُنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی

جو اُس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی
اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا۔ اسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میں وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اِک مرجعِ خواص یہی فتادیاں ہووا

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اطلاع

(یہ اشتہار حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ کے اختتام پر اجابہ جماعت کو دوسرے جلسہ سالانہ (۱۸۹۲ء) کو اطلاع دینے کے لیے ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو شائع فرمایا۔)

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تانہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تاکہ خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کہ ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیے اور کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے باعت ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر بیسے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آئے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں بھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے عروجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۴ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۴ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع نام دوستوں کو محض بتہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعائیں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیے اور اس جلسہ میں بے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدگاہ ارحم الراحمین کو کشش کی جانے گی کہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے متہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ دوستی و تعارف ترقی پذیر ہونے سے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدگاہ حضرت عزت جل شانہ کو کشش کی جائے گی اور اس روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت اجاب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدریس اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ ب ماہ جمع کرتے جائیں اور انکے لکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب اجاب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تاکہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام اجاب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقات تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بہ دل و جان نچتہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں۔ بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا حد اختیار سے باہر ہو جائے۔ اور اب جو ۲۴ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا۔ اس جلسہ پر جس قدر اجاب محض بتہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے۔ خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر ایک قدم کا ثواب ان کو عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خصوصی حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعیہ اید اللہ تعالیٰ پیغام

برموقع جلسہ سالانہ قادیان (بھارت) منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۹۰ء

پاکے شہر کاٹے جلسہ سالانہ قادیان!

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس نے آپ کو اس عظیم بابرکت اجتماع میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کی بنیاد ستیہ نا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا ہے) نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو اسی مقدس بستی قادیان میں رکھی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پہلے جلسہ میں حاضرین کی تعداد ۵۵ تھی۔ لیکن غالباً اس تعداد میں عورتوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے لئے علیحدہ انتظام ہی شروع نہ ہوا ہو۔ خدا کی تقدیر نے بعد ازاں ثابت فرمادیا کہ جس مبارک وجود نے اس جلسہ کی داغ بیل ڈالی اور اس کے چند مصاحب جو اس جلسہ میں شریک ہوئے، ان کا مقام خدا کی نظر میں بہت بلند تھا اور ان کی عاجزانہ راہیں خدا کو پسند آئیں۔ چنانچہ آج جبکہ تقریباً ایک سو سال اس پہلے جلسہ کو گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں دنیا بھر میں اتنے ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں کہ حاضرین جلسہ کی تعداد سے ان ممالک کی تعداد کہیں زیادہ ہے اور اور ان میں سے ہر ملک میں ان کے سالانہ جلسوں کے شرکاء کی حاضری بھی ۵۰ سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ آخری جلسہ جس میں مجھے پاکستان میں شمولیت کی توفیق ملی اس ایک جلسہ میں خدا کے فضل سے ۲ لاکھ سے نانہ مردوزن شریک تھے۔ انگلستان کے گوشتہ جلسہ میں بھی ۸ ہزار کے لگ بھگ اور جرمنی کے جلسہ میں دس ہزار سے نانہ حاضری تھی۔ اسی طرح افریقہ اور یورپ اور ایشیا کے بکثرت ایسے ممالک ہیں جن میں ہزار ہا کی تعداد میں جلسوں میں شرکت کی جاتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

ظہر بابرگ و بار ہودیہ اک سے ہزار ہودیہ

کا منظر دنیا میں ہر طرف دکھائی دیتا ہے۔

میری نصیحت آپ کو یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے تعداد میں اتنی بابرکت دی ہے، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس دعا کو غیر معمولی طور پر شرف قبولیت بخشا ہے کہ "اک سے ہزار ہودیہ بابرگ و بار ہودیہ" وہاں ہمیشہ اس دعا کے دو حصے حصہ پر بھی آپ کی نظر ہے اور ایسے نیک اعمال بجا لائیں کہ آپ حضرت مسیح موعود کی روحانی اولاد کے طور پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نیک تمناؤں پر پورا اترنے والے ہوں اور آپ کے حق میں حضرت مسیح موعود کا یہ منظوم کلام پوری شان سے صادق آئے۔

اہل وقار ہودیہ فخر دیار ہودیہ

حق پر نثار ہودیہ مولیٰ کے یار ہودیہ

بیعت لدھیانہ کے ذریعہ ۱۹۸۹ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس ہاتھوں سے مشیتِ الہی نے جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس عظیم تاریخ ساز واقعہ کی یاد میں جماعت احمدیہ عالمگیر نے ۱۹۸۹ء کو سو سالہ جشنِ تشکر کے سال کے طور پر منایا۔ پس اگر پہلے جلسہ کی بنیاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جلسہ تشکر کے انعقاد کا انتظام کیا جائے تو اس کے لئے موزوں سال ۱۹۹۱ء بنے گا۔ اجاب جماعت سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ میری اس دلی تمنا کو بر لانے میں دعاؤں کے ذریعہ میری مدد کریں کہ ہم آئندہ سال جب قادیان میں یہ تاریخی جلسہ تشکر منعقد کر رہے ہوں تو میں بھی اس میں شریک ہو سکوں اور کثرت سے پاکستان کے احمدی اجاب بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

اس دعا کے ساتھ یہ دعا بھی لازم ہے کہ خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے اور ہندوستان کے شمال و جنوب میں نفرتوں کی جو تحریکات چلائی جا رہی ہیں اور ہندوستانی بھائی اپنے ہندوستانی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ وحشت دور کرے اور سارے ہندوستان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہندو مسلمانوں اور سکھوں اور پارسیوں اور دیگر مذاہب کے سب لوگوں کو اختلافِ مذہب کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بات سب اہل ہند کے دل میں جاگزیں فرمائے کہ کوئی سچا مذہب خدا کے بندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مذہب کی صداقت کا نشان یہی ہے کہ بندگانِ خدا سے رحمت و شفقت کی تعلیم دے۔ یاد رکھیں کہ جو مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خالق سے بھی محبت نہیں کرتا۔

پس اجاب جماعت کو کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہندوستان کو اسی طرح باقی دنیا کو بھی امن نصیب فرمائے۔ قیام امن کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو میں پہلے ہی بارہا نصیحت کر چکا ہوں۔ اب خصوصیت سے ہندوستان کی جماعتوں کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں۔ آئندہ سال کے تاریخی جلسہ کے انعقاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے پہلے سے بھی بڑھ کر ہندوستان کے لئے اور اپنی قوم کے لئے امن کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے نجات بخشنے۔ ہر قسم کے خطرات سے بچانے۔ یہ دن جو آپ قادیان گزرنے کے لئے آئے ہیں ان کا ہر لمحہ مبارک کرے۔ روحانی فیوض سے آپ کے دامن بھر دے اور روحانی دولت سے مالا مال ہو کر آپ خیر و عافیت سے اپنے وطن اور گھروں کو لوٹیں اور جو فیض آپ نے یہاں سے پایا ہے۔ اُسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سعادت حاصل کریں۔

والسلام

خاکار

مرزا طاہر احمد

جلسہ سالانہ کی برکتیں

پیغام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کے لیے جو ذرائع اختیار کیے ان میں سے ایک اور میرے نزدیک سب سے بڑا اور اہم ذریعہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہے جس کے قیام پر اس سال سو سال پورے ہو رہے ہیں۔

اس ذریعہ سے لوگ ہر سال جلسہ پر آتے تھے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے آپ کے قریب ہوتے تھے اور کونوا مع الصادقین پر عمل کرتے ہوئے اپنا ایمان تازہ کرتے تھے روحانی فیض حاصل ہوتا تھا۔ آپ کی نصائح پر عمل کر کے جب قادیان سے واپس جاتے تو ایک نئے انسان بن چکے ہوتے تھے جن کے دلوں سے بڑا ثبات و درمہور کر نئے ایمان کے جذبے ان میں داخل ہو چکے ہوتے تھے تو سب سے پہلی غرض ہوا اپنے اندر بہت سی برکتیں رکھتی تھی اپنے اماں سے ملاقات اور ان سے فیض حاصل کرنا ہوتا تھا۔ دوسری بہت اہم برکت ان جلسوں کی یقینی تھی کہ مختلف جگہوں سے آنے والے احمدی ایک دوسرے سے ملیں ان کے حالات کا ان کو علم ہو آہیں میں اخوت اور محبت کا جذبہ پیدا ہو۔ چنانچہ آج سو سال گزرتے پر ایک بہت ہی پیارا نظارہ نظر آتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا کے کونے کونے سے احمدی آتے ہیں۔ ہر ملک کے رسم و رواج جدا ہوتے ہیں غذا میں مختلف رہنے کے طریقے الگ الگ، مگر احمدیت کے ذریعہ سے وہ ایک ہی لڑی کے موتی بن چکے ہیں اور ایک احمدی خواہ ہندوستان کا رہنے والا ہو یا امریکہ کا روس کا ہو یا چین پاکستان کا ہو یا یورپ کا افریقہ کا ہو یا بنگلہ دیش کا سب کے دلوں میں ایک ہی دل دھڑکتا ہے۔ آپس میں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ محبت ہوتی ہے۔ جب سال کے بعد بچپڑے ہوئے ملتے ہیں تو ایک پر لطف نظارہ ہوتا ہے اور دنیا چشم حیرت سے دیکھتی ہے کتنا پیارا ہے ان لوگوں میں، کوئی کسی جگہ کا رہنے والا کوئی کسی جگہ کا مگر اپنے سگے بھائیوں سے بھی زیادہ پیارا اور شفقت سے ملتے ہیں غرض **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ** کا نظارہ حقیقت میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی نظر آتا ہے۔

تیسرا بڑا فائدہ جلسہ سالانہ پر دینی علم بڑھانا اور اپنی معلومات وسیع کرنا ہے وہ جلسہ کے موقع پر امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سنتے ہیں اور دوسرے علماء کی بھی ٹھوس تقاریر اور ہر سال اپنے علم اور معرفت میں اضافہ کرتے ہیں اس سے بہت بڑھ کر ان کا علم بڑھتا ہے جنہی کتب پڑھنے سے پڑے۔

چوتھی غرض یہ کہ جلسہ سالانہ کا سفر محض شہد سفر بننا ہے جس میں کوئی دنیاوی غرض شامل نہیں ہوتی۔ اس لیے جو بھی یہ سفر اختیار کرتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر فضل نازل ہوتا ہے۔

پانچویں برکت یہ کہ جو جس جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوا ہر سال زائرین جلسہ کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ اتنے آدمیوں کے ٹھہرانے کا انتظام اور ان کی ضروریات پوری کرنا جلسہ گاہ میں خاموشی کے ساتھ بٹھانے کا انتظام کرنے کے لیے بہت سے معاون کام کرتے ہیں مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی اور اس طرح ان کی تنظیمی قابلیت میں اضافہ ہونا چاہتا ہے وہ بذریعہ غرض کے خدمت کرتے ہیں جو ہمارا بہت بڑا فرض ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سی برکتیں ہیں اور روحانی فیوض ہیں جو جلسہ سالانہ میں خدا تعالیٰ کی خاطر شامل ہونے والے حاصل کرتے ہیں۔ وہ جلسہ جو صرف ستر آدمیوں کے ساتھ شروع کیا گیا تھا آج دنیا کے ہر ملک میں بڑے اہتمام اور بڑی شان سے منعقد ہوا ہے اور ان جلسوں سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے جس ملک میں بھی جلسہ سالانہ ہو گا وہ اسی جلسہ کا نخل ہو گا جو بانی سلسلہ احمدیہ نے منعقد کیا تھا اور جس کی کامیابی کے لیے آپ نے بہت دعائیں کی تھیں اور شہید خواہش کا اظہار فرمایا کہ سب پاک ہو جائیں۔ فرمایا تھا کہ! اس جلسے سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ ذہاد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواصلات میں دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لیے سرگرمی اختیار کریں۔

خدا کرے حضرت مسیح موعود کی خواہش پوری ہو اور احمدیہ جماعت کا ہر فرد آپ کی ان خواہشات کو پورا کرنے والا ہو اور ہر جلسہ سالانہ جہاں بھی منعقد ہو دنیا میں ایک روحانی انقلاب لانے کا باعث بنے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور اگر کسی ملک میں جلسہ منعقد کرنے میں روکیں ہوں تب بھی ان دنوں میں خصوصاً جو جلسہ سالانہ کے ایام کھلتے ہیں خصوصی دعائیں کرنی چاہئیں اور باقی دنوں میں عموماً کہ اے اللہ ہم سب ان جلسوں کی بنیادی غرض کو پورا کرنے والے ہوں تو ہم سے لاضمی ہو جاوے دلوں میں صرف تیری رضا حاصل کرنے کی خواہش ہو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آمین۔

پیغام محترمہ سلیمہ میر صاحب

حمد لجنہ اہماء اللہ کراچی

حضرت مسیح موعود امام مہدی آخر زمان کی بابرکت آمد پر سو سال مکمل ہوئے تو مارچ ۱۹۸۹ء میں ہم نے اللہ تبارک تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہوئے جشن تشکر منایا۔ اب دسمبر ۱۹۹۱ء میں جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کی روایت کو سو سال مکمل ہوں گے اس مبارک و مسعود موقع پر شکر نعمت کے طور پر لچر اہماء اللہ کراچی ایک یادگار مجلہ ”المحراب“ شائع کر رہی ہے۔ ہم بارگاہ رب العزت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے الفاظ میں عرض گزار ہیں۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ ... (سورہ نمل آیت ۲۰)

اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما مجھے اس بات کی طاقت بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کر سکوں اے خدا تو ایسے اعمال کرنے کی توفیق بخش کہ جن پر تیری نگاہیں پڑیں تو تو خوش ہو اور ہمیں اپنی خاص رحمت سے اپنے صالح بندوں میں داخل کرے۔

خدا تعالیٰ کی ذات میں وحدت ہے وہ بنی نوع انسان میں بھی وحدت چاہتا ہے۔ اس نے اپنی حکمت کا ملہ سے حضرت آدم علیہ السلام پر وحی فرما کر وحدت و مرکزیت کے لیے ایک گھر بنا یا۔ مور زمانہ کے ساتھ اک کے نشانات معدوم ہو گئے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی منشا ہوئی کہ پھر تمام اقوام کو علی دین و احد جمع کرے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذریعے از سر نو بیت اللہ تعمیر کروایا اور چھائی ہزار سال تک اس گھر کی حفاظت اور عظمت کے قیام کے لیے اولاد ابراہیم نے قربانیاں دیں آخر دَرَبَتَا وَابْعَثْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ کی دعا کی قبولیت کا وقت آیا اور حضرت محمد مصطفیٰ احمد نجیبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جن کے ذریعے دین واحد کا قیام ہوا خیر امت ظہور میں آئی۔ آپ خاتم الانبیاء پھڑے اور آپ کا زمانہ قیامت تک ممتاز ہوا۔ فی زمانہ خدائی ارادے کے ماتحت وحدت کے قیام کی ذمہ داری غلام احمد مہدی آخر زمان پر ڈالی گئی اور ایسے ذرائع پیدا فرمائے کہ فاصلے سمٹتے چلے جارہے ہیں اس نوبہ کے ساتھ کہ عالمگیر غلبہ اسی زمانہ میں ظہور میں آئے گا۔

حضرت امام آخر الزماں نے جلسہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے تائید حق پر رکھی آپ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کی بنیاد ہی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھی ہے“

اس کے متعلق بڑی بشارتیں ہیں۔ ایسی بشارتیں جن کا تعلق صد ہا سال سے ہے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں غلبہ دین کی صدی بے مثال کامیابیوں کا مزہ لے لیں ہمارے سامنے ہے فی الوقت عرصہ آٹھ سال سے امام جماعت احمدیہ برطانیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تھاے اقوام عالم کی وحدت دینی کے مقام کی طرف رہنمائی فرما رہے ہیں۔ گویا زبان حال و قال حضرت مصلح موعود کا یہ عزم دہرا رہے ہیں۔

”... دنیا ہم کو ہزاروں جگہ پھینکتی چلی جائے وہ فٹ بال کی طرح ہمیں لڑھکانی چلی جائے ہم کوئی نہ کوئی جگہ ایسی ضرور نکال لیں گے جہاں کھڑے ہو کر ہم دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کر دیں۔“

خدا تعالیٰ ان کی بابرکت قیادت میں ہم کمزوروں کو توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمیں اور ہماری سعی مشکور ہو جائے۔ آمین اللہم آمین۔

کلام حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

اللہ کے پیاروں کو تم کیسے بُرا سمجھے
 شاکر گردنے جو پایا استاد کی دولت ہے
 دشمن کو بھی جو مومن کہتا نہیں وہ باتیں
 جو چال چلے ٹیڑھی جو بات کہی اُلٹی
 خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے
 احمد کو محمد سے تم کیسے جُدا سمجھے
 تم اپنے کرم فرما کے حق میں روا سمجھے
 بیماری اگر آئی تم اس کو شفا سمجھے
 حق نے جو روا بھیجی تم اس کو زُدی سمجھے
 تم بوم کے سائے کو جب ظلِ ہما سمجھے
 بے داد کو جو ظالم آئین و فاسم جھے

غفلت تری اے مسلم کب تک چلی جائے گی
 یا فرض کو تو سمجھے یا تجھ سے خدا سمجھے

جلسہ لائے کی غرض و غایت

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک الفاظ میں)

اس میں آئیں گی کیونکہ یہ اس قادر کافعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں... (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۳، ۳۴۲)

(اشہار ۷ دسمبر ۱۸۹۳ء)

”خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس تاجیز کی توجہ کو ان (یعنی حقیقی متبعین) کی پاک استعداد کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرائے اور اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوشِ بحثا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت یا طبعی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں... سو میں جو توفیق تعالیٰ کا ہل اور سست نہیں رہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا لصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں بنوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔“

(اشہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

”دین تو چاہتا ہے مصابحت ہو، پھر مصابحت ہو۔ اگر مصابحت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بار بار اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔ مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ لے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے یا دیکھتے قریب آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جا رہی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مؤمن کا کام نہیں ہے جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس سلسلہ کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو مگر ان سب سے بد قسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن پھر اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سُننے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ کیسے ہی نیک، ہمتی اور پرہیزگار ہوں مگر میں ہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہ کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں

”... اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل ہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتیٰ الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ تعالیٰ تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشنے۔“

ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا ہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرانے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور لافاق کو درمیان سے اٹھانے کیلئے بڑا گہرا حضرت عزت جلتانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے... (اشہار ۳ دسمبر ۱۸۹۱ء آسمانی فیصلہ)

”... اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تاہر ایک شخص کو بالمولجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور انکے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اسکے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔“

ماوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات ہیں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں...“

... اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ دین حق پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو مقرب

کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے اور تکمیل عملی بدون تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔“
(الحکم، ۱ ستمبر ۱۹۰۱ء)

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور افسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“

..... دل تو پہی چاہتا ہے کہ مبالغین محض شد سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں میرے دیکھنے میں مبالغین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھنا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔“

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۴ - ۳۹۵)

”ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ تے مبعوث فرمایا ہے وہ لوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرہ بھی نہ گناہیں۔“

(ملفوظات جلد اول ص ۴۵۵)

.... میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پڑاؤں کی طرح مفسد ظاہری شوکت کھلنے کیلئے اپنے مبالغین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں جیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں۔“

(شہادت القرآن)

قدرت سے اپنی ذات کی دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشان کی جلوہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کردوں گا میں یہ ضرور
ٹپتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

يَا اَحْمَدُ بَارِكْ اللهُ فِيكَ

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی

جلسہ سالانہ کی شکل میں پوری ہونے والی پیش گوئیاں

خدا نے فرستادوس کے احوالے بظاہر عام الفاظ ہوتے ہیں مگر ان میں آسمانی روح بول رہی ہوتی ہے۔ اُن کے خواب پرے پچھے ہوتے ہیں۔ رویا دکشوف پہلودار تعبیر دل کے حامل ہوتے ہیں اور وہ تجربے جو الہام کے صورت میں ملتے ہیں عظیم الشان صد اقدار کا نشانہ ہوتے ہیں اور اعلیٰ و ارفع شان کے ساتھ اپنے وقت پر پوری ہوتے ہیں۔

عصر حاضر میں جلیل القدر مجدد دین حق حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ بظاہر غریب و بے کسے دگم نام و بے ہنر قادیان کے دور افتادہ بستی میں گوشہ نشینی کے زندگی پر قناعت کے ساتھ خوش تھے۔ خدا تعالیٰ نے اُن کے ہاتھ پکڑا، اُن کو دنیا پر ظاہر کیا اور اُن کے صداقت کے ثبوت میں اُن گنت نشانات دکھائے۔ ان نشانات میں سے ایک برکت کا نشانہ تھا۔ ایک تنہا شخص کے طرف رجوع جہاں ہوا۔ تقویٰ، نفوس، علوم اور اموال میں برکت دہ گئی یہ بشارت کئی انداز میں پوری ہوئی اور ہوتی رہے گی۔

ذیل میں چند پیش خیرایہ درج کیے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے امام الزماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ مسیح موعود کو عطا کیے اور جو جلسہ سالانہ کے صورت میں ایک ناقابل تردید حقیقت اور ایمانے افراد طریقت پر پوری ہوئے اور پوری ہوتے رہتے ہیں۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ہم کو پرگندہ نہیں کرے گی چنانچہ سال ہائے دراز سے اب ہی ظہور میں آ رہا ہے۔ (نزول مسیح ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۴، ۵۸۵) یہ خواب اس طرح پورا ہوا کہ مسیح کا نگر خانہ آج تک کبھی ایک دن کے لئے بھی بند نہیں ہوا۔ سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں افراد اس جسمانی اور روحانی ماڈہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔

۱۸۸۱ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کا نام بیت اللہ رکھا۔ اس میں پوسے کرۂ ارض سے قوموں کے اجتماع کی نوید ہے۔

۱۸۸۲ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ دعا سکھائی۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ
(تذکرہ ص ۴)

(ترجمہ) اے خدا تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔

پھر اس دعا کی قبولیت کی بشارتیں عطا فرمائیں جن میں کثیر

۱۸۶۴ء کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اُونچے چوڑے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اُس نے مجھے دیا اور کہا، یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔“

یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آباد ہوئے ہیں اور نان سے ہیں تے یہ تعبیر کتنی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفل ہوگا اور رزق کی پرباشیگی

برکت اور جمعیت عطا کرنے کی واضح خوشخبریاں تھیں۔

نیز اسی الہام میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا تَضَعِرْ لِخَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَسْتَمَّ مِنَ النَّاسِ - (تذکرہ ص ۵۲)

اور یاد رکھو کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر دلچسپ ہے کہ تو ان سے بد خلقی نہ کرے اور ان کی کثرت دیکھ کر ٹھک نہ

جبلے اس کے بعد الہام ہوا

وَوَسَّعْ مَكَانَكَ

اپنے مکان کو وسیع کر لے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”اس پیش گوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا

بہت ہجوم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا پس تو

نہ اس وقت ملالِ ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے ٹھک نہ جانا۔ سبحان اللہ

یکس شان کی پیش گوئی ہے اور آج سے سترہ برس پہلے اُس وقت بتلائی گئی ہے

کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی اُس سے کیسا

علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے“ (سراج منیر ص ۶۳، ۶۴)

۱۸۸۳ء میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا

I LOVE YOU & I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF.....

ترجمہ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور تجھے ایک بڑا گروہ دین حق کا دوں گا۔

۱۸۸۳ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ (تذکرہ ص ۱۰۵)

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيمَ (تذکرہ صفحہ ۱۰۵)

(ترجمہ) اے ابراہیم تجھ پر سلام ہے

اس دور کا ابراہیم فرماتا ہے

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درمبین)

اس میں نسلوں اور قوموں کے ایک مرکز پر جمع ہونے کی بشارت ہے۔

۱۸۸۶ء میں خوشخبری عطا ہوئی۔

خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا

خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے

خالص اور دلی محبوب کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا وہ وقت آنا

ہے ملکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں

تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“ (تذکرہ صفحہ ۱۴۱-۱۴۲)

۱۹۸۴ء کے جلد سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ میں نائب پیرما کے دو بادشاہوں

نے احمدیت قبول کر کے حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کا تبرک حاصل کیا۔ ظاہری

صورت میں پیش گوئی اس سے قبل بھی پوری ہو چکی ہے اور ہوتی رہے گی۔

۱۸۹۲ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی۔

”اقبال کے دن ایسے گے يَا تَيْتُكَ مِنْ كُلِّ فَجِحِ عَمِيْقِ“

(ترجمہ) ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے

(تذکرہ ص ۲۰۱)

۱۸۹۴ء میں خدا تعالیٰ نے پھر مہمانوں کی کثرت کی خبر دی۔

”وَسَّعْ مَكَانَكَ يَا تَوْوَنَ مِنْ كُلِّ فَجِحِ عَمِيْقِ“ (تذکرہ ص ۲۹۴)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ”یعنی اپنے مکان کو وسیع کر لو کہ لوگ

دور دور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سوپٹ اور سے مدراس تک تو میں

نے اس پیش گوئی کو پورے ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب پیش گوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی

وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَانِعَ لِمَا اَرَادَ“

(اشنہار، فروری ۱۸۹۶ء)

پہلے مسیح موعود کی جماعت کو سوسال ہوئے ہیں اور پشاور سے مدراس

تک کے لوگوں کو دیکھ کر خوش ہونے والے کی جماعت آج دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں

پھیل چکی ہے اور دنیا کے کناروں سے لوگ نقد جاں کے تحائف لئے آتے ہیں

۱۸۹۹ء میں خوشخبری عنایت ہوئی۔

اَنَا اَخْرَجْنَا لَكَ نُرًا ذُعَايَا اِبْرَاهِيْمَ

یعنی اے ابراہیم ہم تیرے لئے ربیع کی کھیتیاں اگا دیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

زُودِ زُرْعِ كِي جَمْعِ هِے اور زرع عربی زبان میں ربیع کی کھیتی یعنی کنگ و

جو وغیرہ کو کہتے ہیں یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ تجھے کیا غم ہے تیری کھیتیاں

تو بہت نکلیں گی یعنی ہم تیری تمام حاجات کے منتقل ہیں۔

(تذکرہ ص ۳۴۰-۳۴۱ء ضمیمہ تریاق القلوب ص ۷۷)

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ فوطیڑ گیا اور امارپے کا پانچ

سیر ہو گیا۔ لنگر کے خرچ کی نسبت الہام ہوا۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں

۱۹۰۰ء میں جی ویتوم خدا نے بتایا

اِنِّي حَاسِرٌ كُلِّ قَوْمٍ يَا تَوْوَنُكَ جُنْبًا وَاِنِّي اَنْشَرْتُ مَكَانَكَ

تَنْزِيْلٍ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ (تذکرہ ص ۳۹۱)

(ترجمہ) میں ہر ایک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا میں نے تیرے مکان کو روشن کیا یہ اُس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے۔

۱۹۰۶ء میں بشارت ملی۔

أَسْرِيحُكَ وَلَا أُجِيحُكَ وَأُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا

(ترجمہ) میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھے سے ایک بڑی قوم نکالوں گا۔

مختلف اوقات میں ۱۴ مرتبہ الہاماً بتایا گیا۔

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَيْحٍ عَيْبِقٌ - وَيَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَيْحٍ عَيْبِقٌ

(ترجمہ) ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے اور دُور دُور کی زمین سے تیرے پاس لوگ آئیں گے کہ راستے میں گڑھے پڑ جائیں گے۔

چنانچہ آج دور و نزدیک سے راستے کی صعوبتیں اٹھا کر حاضر ہونے والے عشقِ خداوندی، حبِ رسول، صدق و صفا اور عجز و انکسار کے مخالف لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ لٹے زمین پر صرف یہی ایک شخص الیاداعی ہے جس کی پکار پر ایسا ہی طیور دیوانہ وار حاضر ہو جاتے ہیں۔ وہ عہدِ آفریں فتح نصیب جنرل جو خدا کے بچھانے ہوئے تخت پر متمکن تھا جس کی عاجزانہ کوششوں کو ذوالمقندر خدا کا سہارا تھا۔ وہ بامراد اس دنیا سے ایک زندہ اور توانا ہر دم ترقی پذیر جماعت تیار کر کے رخصت ہوا۔ حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک سید پائے محمدیاں بر منار بلند تر
محکم اُفتاد پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار خدا تیرے سب
کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رُبُّ
الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔

... میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھے کو اٹھاؤں
گا۔ دُنیا میں اک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن
خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی

سچائی ظاہر کر دے گا۔ (تذکرہ ص ۶۴۱)

جس لانہ کے شرکاء کیلئے دعائیں

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مقدرہ

اے خدا کے ذوالمجد والعطاء

ہر ایک صاحب جو اس لٹھی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمادے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھائے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں سہانے محالوں پر روشن نشانیوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اکتہار، دسمبر ۱۸۸۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

کہ دیکھو وصل اور وداع کی جداگانہ لذتیں ہیں وصل کی بھی ایک لذت ہے اور وداع کی بھی ایک لذت ہے اس لئے اے میرے محبوب تو ہزار مرتبہ جاگرتس ہزار مرتبہ واپس آجا۔ تو اے میرے پیارے احمد یو! ہمیں بڑی دل کی گہرائی کی محبت سے آپ کو بھی یہ عادت تیار ہوں کہ آپ ہزار مرتبہ گردس ہزار مرتبہ واپس آجا یا کہیں بار بار ہم خدا کے ذکر کے لئے یہاں اکٹھا ہو کر یار یار یہاں اللہ کی محبت کی شمعیں روشن ہوں بار بار ہمارے سینوں سے محمد مصطفیٰ کے لئے درود بلند ہوں کہ خدا کرے کہ یہ معاملہ محبت اور عشق کا بڑھتا ہی رہے اور پھیلتا رہے اور ساری دُنیا کو اپنی پیٹ میں لے لے اپنے بیماروں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں اپنے کمروروں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں اپنے دشمنوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں ان کے لیے دعائیں کریں جو آپ کے خون کے پیاسے ہیں اللہ ان کو بدایت لے ان سے احسان کا سلوک فرمائے ان کو اپنی ناراضگی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس جلسہ کو اپنے منشا کے مطابق پورا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہماری ان ناچیز کوششوں کو بہت بڑے ثمرات کا موجب بنا لے اور یہ جو چھوٹا سا بیج ایک ایسی زمین میں لگایا جا رہا ہے جو اس سے پہلے پھل دینے سے عاری تھی۔ اللہ تعالیٰ اس وادی کو غریزی زرع میں بوٹے گئے بیج کی طرح بار آور کرے

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثی نور اللہ مقدرہ

خدا کرے کہ توحیدِ خالص کے قیام کا کم کمونہ بنو میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمالِ اخلاص و ارادت سے پُر اور فساد سے خالی ہوں! اللہ کرے وہ سب راہب جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں۔ میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان تَحِیْتُنْہُمْ فِیْہَا سَلَامٌ تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو۔ میرا رب تمہیں حُسنِ عمل اور نیکو کاری کی راہ پر چلنے کی ہمیشہ توفیق دینا چلا جائے۔ یہ دُنیا بھی تمہارے لئے جنت بن جائے۔ جہاں شیطان کا عمل دخل نہ ہے اور جب کوچ کا وقت آئے تو فرشتے یہ کہتے ہوئے اس کی ابدی جنتوں کی طرف تمہیں

حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مقدرہ

ادعویٰ استجب لکم یہ ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلنے والا آدمی کم و در ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے وہ ہتھیار دعا کا ہے جس کو تمام دُنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہئے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیابا ہوں کہ وہ ہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر عذاب آجاتا ہے جب کہ قرآن شریف میں فرمایا فلما نسوا ما ذکر و ابہ اخرینا بلیتہم العداۃ و البغضاء الی یوم القیامۃ۔ اب تک تم اس دُکھ سے بچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کے بغیر دعائیں مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ تاکہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے۔

لے جائیں سَلَامٌ عَلَیْكُمْ اَللّٰہ کی سلامتی ہوتی ہے اس کی رحمت کے سبب یہیں اس کے فضل کے تازہ تازہ پھل نہیں ملتے رہیں۔

خدا کی حمد میں مشغول رہنا اور اس کا شکر بجالانا تمہاری عادت بن جائے تم حقیقی معنی میں خدا کی جماعت بن جاؤ۔ میرے رب کی ایک برگزیدہ اور چنیدہ جماعت۔ تم پر ہمیشہ میرے رب کی سلامتی نازل ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ تمہارے سب اندھیرے تمہارے پیچھے رہ جائیں۔ اللہ کے نور سے تم منور رہو۔ تمہارا نور تمہارے آگے آگے چلے عبودیت کا نور نور السَّلَامَاتِ وَالْأَرْضِ کے ساتھ جاملے اور قرب کا کمال تمہیں حاصل ہو۔ اللہ کی رحمتیں ہمیشہ تم پر برکتی رہیں۔ اس کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں۔ سلامتی کے تحفے کے تم حقدار ٹھہرو۔ خدا کرے کہ ذکر الہی میں تم ہمیشہ مشغول رہو اور ذکر الہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چستے تمہارے لئے چھوٹیں اور بہن لگیں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن ہے تمہاری پاسبانی کرتی ہے اور اس کے لطف و کرم کی چاندنی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے چہرے کھٹوں پر نور افشانی کرتی ہے۔ تمہارے اعمال اُمی کے فضل سے بہتر پھیل لائیں۔ تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تبادلوں اور نیک خواہشات ہی کا گہوارہ رہیں۔ جو چاہو تم پاؤ۔ اور رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں سران ملتا ہے۔ اللہ کا وعدہ تمہارے حق میں پورا ہو۔ اس کی محبت کے تم وارث بنو۔ اور تمہارا وجود دنیا پر یہ ثابت کرنے کے اس کی راہ میں عمل اور مجاہدہ کرنے والوں ایثار اور قربانی دکھانے والوں کو بہترین انعام ملتا ہے اللہ کی محبت کے وہ وارث ہوتے ہیں۔ خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں تم پر کھولی جائیں اور ان راہوں پر گامزن رہنا تمہارے لئے آسان ہو جائے اور اللہ کرے کہ یہ راہیں تمہیں اس کی نعمت اور اس کے فضل کی جنتوں تک پہنچا دیں۔ آرام اور آسائش کی زندگی جہاں تم پر ہمیشہ سلامتی ہوتی ہے۔

میرا رب تمہیں نیکی پر قائم رہنے کی توفیق دینا چلا جائے تا دیوبی جنت میں تم ان گھروں کے مکین بنے رہو جو ذکر الہی سے معمور اور شیطانی وساوس سے بلند و بالا ہیں اور تا اس آخروی جنت میں بھی بالا خانوں میں تمہارا قیام ہو جہاں فرشتوں کی دعائیں اور تمہارے خالق اور تمہارے رب کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہر لحظہ تمہیں ملتا ہے۔ قرآنی الوار سے تمہارے سینہ دل ہمیشہ منور رہیں اور خدا کرے کہ یہ نور ان راہوں کی نشان دہی کرتا ہے جو دارالسلام تک پہنچاتی ہیں تمہارے راستے کی سب تاریکیاں دور ہو جائیں۔ رضوان الہی کی اتباع اس صراط مستقیم کو تمہارے لئے روشن رکھے جو سیدھی اس کی جنت، اس کی رضائیک پہنچاتی ہے۔ خدا کرے کہ میرے خدا کے روشن نشان تمہارے سینہ دل میں محبت الہی کا ایک سمندر موجزن رکھیں۔ میرا رب تمہیں نیک اعمال، ہر شر اور فساد اور دیا سے پاک اعمال بجالانے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ میرا اللہ خود تمہارا دوست اور ولی بن جائے۔ اس کے قرب میں، سلامتی کے گھر میں تمہارا ٹھکانا ہو۔

خدا کرے کہ تمہارا وجود دنیا کے لئے ایک مفید وجود ہو جائے ایک دنیا کی دعائیں تمہیں ملتی رہیں سب ہی تمہیں جائیں اور پہنچائیں اور سب ہی تمہاری سلامتی چاہیں۔ میرے اللہ کی مہربانی خاصہ تمہیں جلد تر منزل مقصود تک پہنچا دے۔ توکل اور فرمانبرداری کے مقام پر ثبات قدم تمہیں حاصل ہو۔ لقاء الہی کی جنت کے تم وارث بنو۔

خدا کرے کہ توجید خالص کے قیام کا نم نمونہ بنو۔ خدا کرے کہ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تم ہمیشہ مسرور اور مست رہو۔ خدا کرے کہ نور محمدی کی شمع تمہارے ہاتھ سے ہر دل میں فروزاں ہو۔ خدا کرے کہ سید محمدی... کی سب دعاؤں کے تم وارث بنو۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اب میں آخر پر آپ کو دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور فضل اور کرم ہے کہ نہایت ہی پیار سے ماحول میں ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچلتے ہوئے ہماری حفاظت فرماتے ہوئے ہمیں اپنی رضا کی خاطر یہاں اکٹھے ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ دنیا کے کونے کونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق یہاں اکٹھے ہوئے۔ لوگ دلیل مانگتے ہیں احمدیت کی صداقت کی ہیں اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود کا یہ شعر پڑھ دیتا ہوں کہ

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخِ نور

کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

پس آج سب دنیا کے پروانے محمد مصطفیٰ پر درود بھیجنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آج سب دنیا سے پروانے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع پر اپنی جانیں فدا کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں آج سب دنیا کے پروانے اللہ تعالیٰ کے عشق کے گیت گانے کے لئے یہاں اکٹھے ہیں یہ پروانے جب واپس لوٹیں گے تب بھی یہ گیت گاتے ہوئے واپس جائیں گے ان کا تو اٹھنا بیٹھنا اللہ اور رسول کی محبت بن چکا ہے۔ اب بھی دعائیں کرتے ہیں واپسی پر بھی دعائیں کریں گے پھر آئیں گے تو دعائیں کرتے ہوئے آئیں گے اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی

سب کا نام لے کر بیان کرنا تو اس وقت مشکل ہے ان سب کے لئے آپ دعائیں کریں اللہ ان سب کے ناموں سے واقف ہے اس کی ان کے دلوں پر نظر ہے وہ ان کو جہاں خیر عطا فرمائے اور ہم سب جو یہاں موجود نہیں، ہمیں بھی اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا کرے اور خیر و عافیت اور محبت کے ساتھ ہی پھر ملائے پھر جدا ہوں اور پھر ملتا رہے خدا تعالیٰ یہ وہ وصل و دواعیہ جو خدا کی خاطر ہے جہاں وصل بھی پیارا ہے اور وداع بھی پیارا ہے۔

اور غالب کا وہ شعر مجھے یاد آ رہا ہے جس میں وہ کہتا ہے

وَدَاعٍ وَوَصْلٍ جِدَا لَكَ لَذَّتِي دَارِدُ

ہزار بار وصل ہزار بار بیا

قادیان دارالامان

بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور میں بٹالہ کے قریب ایک قصبہ قادیان آباد ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مورث اعلیٰ حضرت مرزا ہادی بیگ ۱۵۳۰ھ بمطابق ۱۹۳۸ء ہجری میں مغل بادشاہ محمد ظہیر الدین بابر کے عہد حکومت میں دو سو نفوس کے ہمراہ جو طابع حدام اور اہل دیال میں سے تھے ایک معزز رئیس کی حیثیت سمقرندہ سے ہندوستان کے اس علاقہ میں داخل ہوئے۔ یہ علاقہ لاہور سے پچاس کو س شمال مشرق میں جنگل کی صورت میں موجود تھا۔ آپ نے یہاں اسلام پور کے نام سے ایک ریاست کی بنیاد ڈالی جو ۱۸۰۲ء تک قائم رہی۔ اسلام پور قاضی ماجھی کہلاتے والی ریاست حضرت مسیح موعود کے پروردگار ازل کے محمد کے زمانہ میں بھی ۸۵ گاؤں پر مشتمل تھی۔ سکھوں کے مسلسل حملوں کی وجہ سے اکثر علاقے ہاتھ سے جاتے رہے۔

اپنے دینی ماحول کی وجہ سے یہی اس علاقہ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی تھی حضرت مسیح موعود کے پروردگار ازل کے محمد کے زمانہ میں ایک سو کے قریب علماء صلحاء اور حفاظ قرآن قادیان میں موجود تھے۔ جن کے وظیفے مقرر تھے۔ متعلقین اور ملازمین میں سے ہر ایک پنجگانہ نماز کا عادی تھا حتیٰ کہ چکی پینے والی عورت بھی نمازوں کے ساتھ نماز تہجد کا التزام کرتی تھیں۔ گردنواح کے اکثر انغان مسلمان بوجہ یہاں کے لوگوں کے تقویٰ اور پھارت کے اس کو مکہ کہتے تھے۔ یہی پستی پُر امن و مبارک جگہ تصور کی جاتی تھی جہاں سچائی تقویٰ اور عدالت کا دور دورہ تھا۔

آپ کے دادا مرزا عطاء محمد صاحب کے زمانے میں مشیت ایزدی کے تحت اس علاقہ میں سکھ غالب آگئے۔ اور آپ کے قبضہ میں صرف قادیان کی پستی رہ گئی۔ جو ایک نفع کی صورت میں تھی جس کے چار بروج تھے ان پر گہمانی کے لئے اپنی توجہ کے سہا پی اور چند توپیں بھی تھیں۔ فیصل باہنیں فٹ چوڑی تھی جس پر تین چھکڑے بآسانی چل سکتے تھے۔ ارد گرد وسیع اور گہری خندق تھی جو بعد میں پانی بھر جانے کی وجہ سے ڈھاب کے نام سے مشہور ہوئی۔ سکھوں کے ایک گردہ رام گڑھ نے دھوکے سے قادیان پر بھی قبضہ کر لیا اور خوبصورت مساجد اور رہائشی مکانات مسمار کر دیئے، باغوں کو کاٹ دیا اور وہاں موجود کتب خانہ جلادیا۔ قادیان کے لوگ جن میں حضرت مسیح موعود کے بزرگ بھی شامل تھے ملک بدر کر دیئے گئے۔

سکھ حکمران ہمارا رنجیت سنگھ کے آخری زمانہ میں آپ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو قادیان کے پانچ گاؤں واپس مل گئے۔ اس علاقہ کا نام وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلام پور قاضی سے صرف قاضی رہ گیا جو یہاں کے لوگوں کے

استعمال میں قادی اور پھر قادیان ہو گیا۔

اس بظاہر معمولی سی اور زمانے کی گردشوں سے روندی ہوئی بستی میں دنیاوی لحاظ سے اہمیت رکھنے والی کوئی خصوصیت نہ تھی مگر اس کو خالق ارض و سما کی پیار کی نگاہوں نے نئی دنیا میں تخلیق کرنے والی بنیادی اینٹ بنا دیا۔ صدیوں پہلے سے اس بستی کے اللہ کی مقدس نشانی ہونے کے ثبوت ملتے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں متعدد بار اس بستی کا ذکر ملتا ہے جس سے اس کا حدود اربعہ بھی متعین ہوتا ہے۔

● **يَخْرُجُ نَاسٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ فَيُؤْتِنُونَنَا بِالسَّهْدِي سُلْطَانَهُ** (کنز العمال جلد ۷ ص ۱۸۶)

ملک عرب سے مشرق کے علاقے کے لوگ مہدی کی روحانی بادشاہت کو اپنے ملک میں قائم کریں گے۔

● **يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنَ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدَعَةٌ وَيَصِدَّقُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَجْعَلُ أَصْحَابَهُ مِنْ أَهْلِ الْأَيْلَةِ عَلَى عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَمَعَهُ صِحْفَةٌ مَحْنُومَةٌ فَيُجَاعِدُ أَصْحَابَهُ بِأَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَائِهِمْ**

(جوہر الاسرار قلمی مصنف شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی ارشادات فریدی جلد ۳ ص ۱۷)

مہدی ایک بستی سے مبعوث ہوگا جس کا نام کدعہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی نصیب سے گا اور پوری صحابہ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین۔ و جلیل القدر صحابہ سے عنایت فرمائے گا جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

● **عَصَابَاتَانِ مِّنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَعْرُ الْمَهْدَى وَعَصَابَةٌ تُكُونُ مَعَ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام**

(انسائی کتاب الجہاد ص ۴۹۶ مسند احمد و کنز العمال)

میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ آگ سے محفوظ رکھے گا ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے مددگاروں کی ہوگی۔

● **إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيُنزِلُ عِنْدَ**

جب خدا تعالیٰ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینارہ پر نازل ہوں گے۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَاثُ (مشکوٰۃ باب اشراط الساعة ص ۴۷)

ایک شخص نہر کے وٹے سے ظہور کرے گا اُسے جب زمیندار کہائے گا۔

ان ارشادات گرامی کی رُو سے دمشق سے مشرق کی طرف ملک ہند میں دریا

یا نہر کے کنارے واقع ایک بستی کد عد نام کی نشان دہی ہوتی ہے جس میں امام مہدی ظہور فرمائیں گے وہ زمیندار گھرنے سے تعلق رکھتے ہوں گے اور انہیں صحابہ کی طرح نبین سوتیرہ رفقاء دیئے جائیں گے جن کے نام اور پتے مستند کتاب میں محفوظ ہوں گے مشرقی پنجاب کا نقشہ دیکھیں تو قادیان دریا کے رادی اور دریائے بیاس کے درمیان ہیں ہے اور ماہو پور سے نکلنے والی دو بڑی نہروں نہر بٹالہ اور نہر قادیان کے بھی درمیان میں واقع ہے۔

دیگر مذہب کے نوشتوں میں بھی اس پاک بستی کا ذکر ملتا ہے۔

● دید میں قادیان کا نام قدون لکھا گیا ہے (بحوالہ سوکت، ۹ منتر ۳)

● مسیح موعود کے ظہور کا مقام حد والی ندی کے قریب ہے

(بحوالہ سوکت، ۱۳ منتر)

● حضرت بابا گورو نانکؒ فرماتے ہیں ”اک جیٹیا ہوسی پر اس تو سوبس توں

لجد ہوسی۔ وٹا لے دے پر گنے وچ ہوسی۔

(جہنم ساکھی جعانی بالادالی ودھی ساکھی ص ۲۵ مطبوعہ سفید گام پریس لاہور)

ترجمہ: ایک جبٹ (زمیندار) ہوگا لیکن ہم سے سو برس بعد پیدا ہوگا اور

وٹا لے (بٹالے) کی تحصیل میں آئے گا۔

● بائبل میں ہے

لے قومو!... توجہ کرو... کس نے صادق کو مشرق سے برپا کیا۔ اسے اپنے

نقش قدم پر چلنے کیلئے بلایا قوموں کو اس کے سامنے رکھا اور بادشاہوں کو اس کے زیر حکومت

کر دیا (اشعیا)۔ اشعیا نبی کی کتاب باب ۴۱ ع ۱)

خداوند فرماتا ہے... میں نے آفتاب کی جائے طلوع سے اسکا نام پکارا اور وہ آئیگا اور

حاکموں کو کچھڑ کی طرح پامال کرے گا۔ (اشعیا) اشعیا نبی کی کتاب باب ۴۱ ع ۱ (بائبل اردو ۹۶۶-۹۶۷)

چودھویں صدی ہجری شروع ہوتے ہی اس بستی پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔

یہ دیرانہ اہل اللہ اور سعید فطرت لوگوں سے آباد ہو گیا۔ بیوت الصلوٰۃ، پرنٹنگ

پریس، سنگر خانہ، ڈاک خانہ، تعلیمی ادارے وغیرہ کھل گئے۔ تعمیرات ہونے لگیں۔

احمدیت کا پیغام پھیلنے کے ساتھ قادیان کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہونے لگی۔ دین

حق کی اشاعت کا مرکز اعلان کلمہ حق کے لئے مجاہد تیار کرنے لگا۔ لہجی جلسوں

اور ہمد وقت عبادات کے نور سے منور رہ بستی حقیقی معنوں میں دارالامان بن گئی۔

۱۹۲۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت قادیان کا علاقہ بھارت کے حصہ میں

آیا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ المسیح الثانی نے احمدیت کے دائمی مرکز کو

آباد رکھنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ پاکستان کی طرف ہجرت کے وقت آپ کی آواز پر لیبیک

کہتے ہوئے، سینکڑوں احمدی احباب نے حفاظت مرکز کے لئے قادیان میں رہائش

کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ بالآخر آپ کی منظوری سے ۳۱۳ احباب نے قادیان میں

سکونت اختیار کی (جن کو درویشان قادیان کا لقب دیا گیا) مشرقی پنجاب کی نہروں

مساجد مقدس مقامات، دینی تنظیموں کے مراکز اُچھڑ گئے۔ جبکہ قادیان کا سفید مینارہ

المسیح شیریں صدقے حق مسلسل بلند کرتا رہا۔ اہل قادیان کو کل رقمہ کا صرف تیسواں

حصہ ملا۔ اہم عمارات احمدیوں کے پاس ہی رہیں جن کی مرمت، دیکھ بھال، توسیع

اور تزئین کا کام آج بھی جاری رہتا ہے۔ اس وقت وہاں کثیر تعداد میں احمدی آباد ہیں

لیکن غالب اکثریت ہندوؤں اور سکھوں کی ہے۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں

قائم احمدیہ جماعتوں کا مرکز بھی پُر امن بستی ہے۔ احمدیوں کے مقامی آبادی سے اچھے

روابط ہیں۔ قادیان ہمیشہ آباد ہونے کے لئے وجود میں آیا ہے۔ گردشِ ایام کی سختیاں

اس کی ترقی میں روک نہیں بن سکتیں کیونکہ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے خاص سلوک

کے پیار بھرے وعدے ہیں۔

قادیان کا مستقبل اور خدائی بشارتیں

الہامات حضرت مسیح موعودؑ

● اِنَّ الَّذِي خَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَا ذَٰلِكَ اِلٰى مَعَادٍ

وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان) واپس

لائے گا۔ (کتاب البریۃ ص ۱۷۷ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۲۱)

● ”میں قادیان کو اس قدر وسعت دوں گا کہ لوگ کہیں گے لاہور بھی کبھی تھا۔“

(تذکرہ ص ۸۱۵)

● ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ

وہ ایک سچے کامقام ہے۔“ (دافع البلاء)

● ”مجھے دکھلایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک

آبادی پہنچ جائے گی۔ (بحوالہ الفضل ۱۴ اگست ۱۹۲۷ء)

● ”ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم شہر بن گیا ہے اور انتہائی نظر

سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلہ چومنزہلہ یا اس سے

بھی زیادہ اونچے اونچے چوتروں والی دکابن عمدہ عمدہ عمارت کی بنی ہوئی

ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کی رونق ہوتی

ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں ردپوں

اور اثر فیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں قسم قسم کی دکائیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔

(تذکرہ ۴۱۹ - ۴۲۰)

حضرت مسیح موعود نے ۱۸۸۳ء میں فرمائی تھی جماعتی ضروریات کے پیش نظر ۱۹۰۳ء میں اس کی پہلی اور ۱۹۲۷ء میں اس کی دوسری توسیع ہوئی۔ اس کی نسبت حضور کو ملنے والی بشارات میں سے ایک مہتمم بشارت بشارت

”مُبَارِكٌ وَمُبَارَكٌ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّبَارَكٌ يُجْعَلُ فِيهِ“ ہے

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۹ زمانی غرضیں جلد اول ص ۳۴)

اس بیت الصلوٰۃ کے بارہ میں پانچ مرتبہ الہام ہوا۔ منجملہ ان کے ایک

نہایت عظیم الشان الہام یہ ہے۔

”فِيهِ بَرَكَاتٌ لِلنَّاسِ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا“

(مکتوبات جلد اول ص ۵۵)

قادیان کے چند مقدس تاریخی مقامات کا تعارف

بیتُ الفکر یہ وہ مبارک کمرہ ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ ابتدائی ایام میں تالیف و تصنیف کے کام میں مشغول رہا کرتے تھے اور جہاں آپ نے اپنی معرکہ الآراء کتاب براہین احمدیہ تالیف فرمائی۔ اس کمرہ کی نسبت حضور کو ۱۸۸۲ء میں الہام ہوا ”أَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ سُهْوَلَةً فِي كُلِّ أَمْرٍ مِثْلَ الْفِكْرِ... الخ“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۹ زمانی غرضیں جلد اول ص ۳۴)

بیتُ الدعاء بیت الفکر سے ملحق یہ حجرہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی خلوت کی دعاؤں کے لئے ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء میں تیار کروایا۔ اور اس کا نام بیت الدعاء تجویز فرمایا۔ اور اس کی نسبت خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس بیت الدعاء کو امن و سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل تیرہ و براہین ساطع فتح کا گھر بنا دے۔

(ذکر عجیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

سُرخی کے نشان والاحجرہ یہ وہ مبارک حجرہ ہے جس میں ۱۰ جولائی ۱۸۵۵ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز فجر جبکہ حضرت مسیح موعود استراحت فرما رہے تھے اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری حضور کی خدمت میں موجود تھے سُرخی کے چھینٹوں والا نشان ظاہر ہوا۔ (سرمرہ چشم آریہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود حضرت مسیح موعود کے زمانہ مبارک میں حضور کی رہائش گاہ ہی لنگر خانہ اور ہمان خانہ کا کام دیتی تھی۔ اس کے بعد سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ۱۹۲۰ء (عہد خلافتِ ثانیہ) میں لنگر خانہ کے لئے علیحدہ کمرے تعمیر کئے گئے۔ ۲۷-۱۹۲۱ء میں مزید وسعت دی گئی۔ ۶۶-۱۹۲۵ء میں پُرانی عمارت کو منہدم کر کے جدید بنیادوں پر لنگر خانہ کی موجودہ عمارت معرض وجود میں آئی۔

بیتُ الریاضت اس کمرے میں جو مردانہ نشست گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا، حضور نے اواخر ۱۸۴۵ء میں آٹھ یا نو ماہ تک مسلسل خفیہ روزے رکھے جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عجیب و لطیف مکاشفات سے سرفراز فرمایا اور عالم کشف میں گزشتہ انبیاء اور اولیائے اُمت کی ملاقات کے علاوہ عین عالم بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔

(کتاب البریہ)

بہشتی مقبرہ

(۱) مزار مبارک حضرت مسیح موعودؑ الہامی پیش خیروں اور مہتمم بشارت آسمانی بشارتوں کے تحت معرض وجود میں آنے والے قبرستان ”بہشتی مقبرہ“ کی چار دیواری میں واقع حضرت مسیح موعود کی آخری آرام گاہ ہے۔ حضور کے پہلے مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بھی مزار ہے۔

(۲) مقام ظہور قدرتِ ثانیہ۔ باغ حضرت مسیح موعود میں واقع وہ

مقام جہاں حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی روایات کے مطابق حضرت

کمرہ پیدائش حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود دہمہدی مہمود کے آبائی مکان ”الدار“ میں واقع یہ وہ مبارک کمرہ ہے جو ۲۴ ایشوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ المبارک نماز فجر کے وقت حضور کی ولادت باسعادت کے نتیجے میں مہبط النوار و برکات ہوا۔

بیت الاقصیٰ و منارۃ المسیح یہ وہ بیت الصلوٰۃ ہے جس کے

گنبدوں والا حصہ مع اپنے محدود صحن کے حضور کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے اپنی وفات سے قریب چھ ماہ قبل تعمیر کروایا۔ بعد ازاں حضور کے زمانہ مبارک ۱۸۴۰ء میں اس کی توسیع اول عہد خلافتِ اولیٰ میں توسیع ثانی، اور عہد خلافتِ ثانیہ میں توسیع ثالث عمل میں آئی۔

اسی کے وسیع و دلنشین صحن میں حضرت اندس مسیح موعود نے اذن الہی کے ماتحت حدیث نبویؐ اِذَا لَبَّتْ اِلٰهُهُ الْمَسِيْحُ بِنِ مَزِيْمَةٍ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرَفِيٍّ وَمَشَقٍّ (صحیح مسلم) کو ظاہری شکل میں پورا کرنے لئے ۱۳ مارچ ۱۸۹۳ء بروز جمعہ المبارک اپنے دست مبارک سے منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد رکھا اس کی تکمیل (عہد خلافتِ ثانیہ) دسمبر ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔

بیتُ المبارک بیت الفکر سے ملحق اس بیت الصلوٰۃ کی ابتدائی تعمیر

اقدس مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ نے متفقہ طور پر
خلافتِ اولیٰ کی بیعت کی۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ نے حضور کا
جنازہ پڑھایا۔

رانا (iii) شاہ نشین - روایات کے مطابق حضور شہتوت کے موسم میں جب
اپنے باغ میں تشریف لاتے تو اس جگہ رونق افزہ ہو کر اجاب کی معیت میں تازہ پھل
تناول فرماتے اور ساتھ ساتھ دینی اور علمی گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ ابتداءً یہ
جگہ کچے چبوترے کے طور پر تھی۔ جسے ۱۹۶۲ء میں تختہ بارہ دری کی صورت میں مسقف
کر دیا گیا۔

ربوہ کو ترا مرکزِ توحید بنا کر
اک نعرہٴ تکبیرِ فلک بوس لگائیں

ربوہ ہے کعبہ کی بڑائی کا دُعا گو

کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دُعا میں

کلام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی ایدہ اللہ تعالیٰ

(یہ کلام حضور نے 'المحراب' کے لیے خصوصی طور پر عنایت فرمایا۔)

گھٹا کرم کی ۔ مجھم بلا سے اٹھی ہے
جو آہ سجدہ صبر و رضا سے اٹھی ہے
رسانی دیکھو! کہ باتیں خدا سے کرتی ہے
یہ کائنات ازل سے نہ جانے کتنی بار
سدا کی رنم ہے۔ انیسیت کی بانگ زبوں
جیا سے عاری سیہ نیش زن۔ مزدود
خمشویوں میں کھٹکنے لگی کسک دن کی
مسیح بن کے وہی آسماں سے اتری ہے
وہ آنکھ اٹھی تو مردے جگا گئی لاکھوں
امر ہوئی ہے وہ تجھ سے محمد عربی
ہزار خاک سے آدم اٹھے۔ مگر بخدا
بنا ہے مہبط انوار قادیان۔ دیکھو
کنائے گونج اٹھے ہیں زمیں کے۔ جاگ اٹھو
جو دل میں بیٹھ چکی تھی۔ ہولے عیش و طرب
حیات نو کی تمنا۔ ہوئی تو ہے بیدار

کرامت اک دل دزد آشنا سے اٹھی ہے
زمین بوس تھی۔ اس کی عطا سے اٹھی ہے
دعا۔ جو قلب کے تحت الشری سے اٹھی ہے
خلا میں ڈوب چکی ہے۔ خلا سے اٹھی ہے
انا کی گود میں پل کر ابا سے اٹھی ہے
یہ واہ واہ کسی کربلا سے اٹھی ہے
اک ایسی ہونک دل بے نوا سے اٹھی ہے
جو التجا۔ دل ناکتخدا سے اٹھی ہے
قیامت ہوگی، کہ جو اس ادا سے اٹھی ہے
ندائے عشق۔ جو قول بلی سے اٹھی ہے
شبہ وہ! جو تری خاک پا سے اٹھی ہے
وہی صدا ہے سنو! جو سدا سے اٹھی ہے
کہ اک کروڑ صدا۔ اک صدا سے اٹھی ہے
بڑے جتن سے۔ ہزار التجا سے اٹھی ہے
مگر یہ نیند کی ماتی۔ دعا سے اٹھی ہے

ربوہ دارالہجرت

دنیا کی تاریخ میں ہزار ہا سال کے بعد پاکستان میں ایک ایسی بستی بسائی گئی جس کا مقصد صرف اور صرف اعلیٰ علم دین حق ہے یہ بستی اتفاقاً یا حادثاً وجود میں نہیں آئی اس کی آبادی الٰہی منشا کے تحت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے عین مطابق منصفہ شہود پر آئی ہے خدا تعالیٰ کی تقدیر سے سنت ہے کہ وہ اپنے پیاروں کو آزماتا ہے پھر ان کے صبر و استقامت کے لازوال پھل دیتا ہے اس کی یہ بھی سنت ہے کہ ایک جیسے حالات میں وہ اپنے کرمیانہ سلوک کو دہراتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر حضرت اسمعیلؑ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؑ کو وادی غیر ذریعہ میں خدا کے سامنے پرچھوڑ کر درد و الحاح سے دعائیں کی تھیں ان کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے سنا مکہ کو پانچ سو عظیم بخشی اور اسی خوش نصیب سرزمین پر سرسبز منیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

اس دور کے ابراہیم کے بیٹے اور اس کی ماں پر جب اپنا وطن تنگ ہو گیا تو انھیں بھی وادی غیر ذریعہ نصیب ہوئی انھیں بھی نئی دنیا اور نیا آسمان دیا گیا۔ حضرت مصلح موعود نے ۱۹۱۲ء میں ایک رویا دیکھا جس میں آپ کی ربان مبارک پر جاری ہوا۔

وَ اَنَا الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ مِثْلَهُ خَلِيفَتُهُ

میں مسیح موعود اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ (تاریخ احمدیت ۱۱ ص ۲۹۵)

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کے مثیل اور خلیفہ سے خدا تعالیٰ نے وہی سلوک کیا جو اس سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام سے ہو چکا تھا۔ ان بیٹے حضرت مریم اور ابن مریم نے ہجرت کی تو خدا تعالیٰ نے انھیں اپنی حفاظت میں لے لیا۔

وَاَوْثِنَتْهُمُ اٰلِي رَبُّوۃَ ذَاتِ قَرَابٰتٍ مَّعِيۡنٍ (سورہ مومنوں آیت ۵۱)

ہم نے ان دونوں کو ایک اور نچی جگہ پناہ دی جو پھرنے کے قابل اور تبتے ہوئے

پانیوں والی تھی۔

مسلم باپ نزول مسیح میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی درج ہے۔

حَتّٰى ذٰلِكَ عِنَّا دِيۡنِيۡ الْاَطْوَاۗءِ

یعنی مسیح موعود اور ان کے فقہار ایک ایسا وقت آنے کا کہ وہ محصور ہو جائیں گے اور

خدا تعالیٰ وحی فرمائے گا کہ میرے بندوں کو پہاڑ پر لے جاؤ۔

ترمذی جلد ۲، کتاب التفسیر میں ربوہ کا مفہوم درج ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا فرمان ہے۔

اَلْفِيۡنُ دَوۡسٌ مِّنۡ بُوۡءِ النَّجۡۃِ وَ اَوۡسَطُهُمَا اَفۡضَلُهُمَا

فردوس جنت کا اعلیٰ مقام ہے اور عین وسط میں

دریائے چناب کے مغربی کنارے پر پہاڑیوں سے گھری یہ وادی جو اب بین الاقوامی اہمیت کا شہر بن چکی ہے اس کا ذکر تاریخ میں محمد بن قاسم کی گزرگاہ کے طور پر آیا ہے اموی بادشاہ ولید بن عبدالملک کے نامور جرنیل حضرت محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان کی فتح کے بعد اپنے لشکر کے ساتھ دریائے چناب کو عبور کیا اور کشمیر کی طرف پیش قدمی کی۔ ان کا گزرا اس علاقے سے ہوا چنیوٹ کے ہندو راجہ سے عرب فوج کی خون ریز جنگ ہوئی بالآخر سوجا ہدین اسلام نے شہادت کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے چنیوٹ کو فتح کر لیا چنیوٹ سے باہر شہیدوں کا قبرستان موجود ہے۔

(محمد بن قاسم از ڈاکٹر عبدالحمید خاں ایم اے بی ایچ ڈی رائل پاکستان نیوی)

دریائے چناب اور اس علاقے کے درمیان پہاڑ ہونے کی وجہ سے اس کو سیراب کرنا ناممکن تھا اس میں صرف ایک بوٹی "لانی" آگئی تھی جو اذیتوں کا چارہ تھی اور اس بات کا ثبوت تھی کہ یہ زمین ناقابل کاشت ہے کئی سرمایہ داروں نے زر کشتی صرف کر کے بھی کامیابی کا منہ دیکھا۔ ایک کروڑ پتی ہندو چندر نامی نے دریائے چناب سے آبپاشی کے لیے نہر کھدوائی تاکہ اس علاقے کو آباد کر سکے مگر ناکام رہا اور اس منصوبے نے اس کی جان لے لی۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح اثنی قادیان سے ہجرت کر کے لاہور تشریف لے آئے جماعت کے لیے ایک نئے مرکز سلسلہ کے لیے نوزائے جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ جگہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مہاجرین کے لیے صدیوں سے محفوظ کر رکھی تھی حضرت مصلح موعود نے ایک خواب میں بالکل اسی جگہ کا نظارہ دیکھا تھا چنانچہ زیر انتخاب جگہوں میں سے جب اس وادی کو دیکھا تو اسے پسند فرمایا اور حکومتی ضابطوں کے مطابق ۱۰۳۳، ایکڑ اراضی خرید کر حضرت مولانا جلال الدین شمس کا تجویز کردہ مبارک نام ربوہ رکھا۔

۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء کو لاہور سے چوہدری عبدالسلام اختر ایم اے مولوی محمد صدیق صاحب واقف زندگی ایک مددگار کارکن ایک ڈرائیور اور دو مزدوروں پر مشتمل پہلا قافلہ چند خیمے، اشیا نے اور ضرورت کی اشیا لے کر افتتاحی تقریب کے انتظامات کے لیے ربوہ پہنچا۔

اگلے دن اولوالعزم فرزند مسیح نے اڈھانی سوجا شہاروں کی نماز ظہر میں امانت کے ساتھ اس نزالی بستی کا افتتاح فرمایا۔

نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اثنی نے فرمایا۔

"میں اس موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائیں جو مکہ مکرمہ کو

بیوت الصلوٰۃ کا شہر بن گیا ہے۔ تعلیمی ادارے، بینک، ریلوے اسٹیشن، فضائی کمپنیوں کے دفاتر اور بین الاقوامی مواصلات کی تمام سہولتیں یہاں موجود ہیں۔ پاکستان کی شرح خواندگی کے جائزوں میں سرفہرست اور چھوٹا سا تعلیمی جزیرہ ہے۔

قادیان سے ہجرت کے بعد ۱۹۲۹ء سے اس مرکز احمدیت میں جلسہ سالانہ کا انعقاد شروع ہوا۔

بساتے وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور کی تحفیں قرآن کریم سے پڑھوں گا مگر تلاوت قرآن کریم کے طور پر نہیں بلکہ دعا کے طور پر ان الفاظ کو پڑھوں گا اور چونکہ یہ دعائیں ہم سب مل کر کریں گے اس لیے میں ان الفاظ میں کسی قدر تبدیلی کروں گا۔ مثلاً وہ دعائیں جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے مانگی تھیں وہ تشبیہ کے صیغہ میں آتی ہیں کیونکہ اس وقت صرف حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل ہی دعا کر رہے تھے مگر ہم یہاں بہت سے ہیں اس لیے میں یہاں تشبیہ کی بجائے جمع کا صیغہ استعمال کروں گا۔ بہر حال وہ دعائیں ہیں اب پڑھوں گا دوست میرے ساتھ ان دعاؤں کو پڑھتے جائیں!

اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل الفاظ میں دعائیں مانگیں

رَبَّنَا اجْعَلْ لِهَذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَاٰرَاقًا وَاَهْلًا مِّنَ الشَّيْءِ اَتِ (۳ بار)
اے ہمارے رب تو اس جگہ کو ایک امن والا شہر بنا لے اور جو اس میں رہنے والے ہوں ان کو اپنے پاس سے پاکیزہ رزق عطا فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۳ بار)
اے ہمارے رب ہم اس جگہ پر اس لیے بسنا چاہتے ہیں کہ ہم مل کر تیرے دین کی خدمت کریں لے ہمارے رب تو ہماری اس قربانی اور اس ارادے کو قبول فرما۔ اے ہمارے رب تو بہت ہی دعائیں سننے والا اور دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔

رَبَّنَا وَاَجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاٰرَاقًا وَاَجْعَلْنَا مَسْكِنًا وَتُبَّ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۳ بار)
اے ہمارے رب تو ہم سب کو اپنا فرمانبردار اور سچا مسلمان بنا لے اور ہماری اولادوں کو بھی نہ صرف مسلمان بنا بلکہ ایک مضبوط امت مسلمہ بنا دے جو اس دنیا میں تیرے دین کی غلام کسلائی رہے۔ اے ہمارے رب جو ہمارے کرنے کے کام ہیں وہ ہم کو خود بتلا مارہ۔ اور جو ہم سے غلطیاں ہو جائیں ان سے عفو کرتا رہ۔ تو بہت ہی فضل کرینو والا مہربان ہے

رَبَّنَا وَاَبْعَثْ فِيهِمْ مِّنْ جَا لَا يَمْنَهُمْ يَشْتَرُونَ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَاَجْعَلْهُمْ نَهْمًا لِّلنَّبَايِ وَالْحِكْمَةِ وَاَجْعَلْهُمْ نَهْمًا لِّلنَّبَايِ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۳ بار)
اے ہمارے رب تو ان میں ایسے آدمی پیدا کرتے رہو جو تیری آیتیں ان کو بڑھ پڑھ کر سماتے رہیں اور جو ان کو تیری کتاب سکھائیں اور تیرے پاک کلام کے اعراض و مفاصد بتاتے رہیں اور ان کے نفوس میں پاکیزگی اور طہارت پیدا کرتے رہیں تو ہی غالب حکمت والا خدا ہے۔

یہ عاجزانہ دعائیں حتیٰ و قیوم خدا تعالیٰ نے سنیں اور یہ ارض مبارک باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ جدید شہروں کی طرز پر آباد ہوئی۔ جہاں قابل استعمال پانی کا نام و نشان نہ تھا وہاں حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کی برکتوں سے پانی نکلا۔ جہاں سبزہ نہ تھا اب سرسبز و شاداب ہو چکا ہے۔ جو صرف سانپوں اور بچھوؤں کا مرکز تھا اب آباد

گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ”اگر تم شکر کرو گے تو ہم تمہیں زیادہ دیے گے“ میں نے زیادہ چاہیے اس لئے ہم زیادہ شکر کرتے ہیں۔ میں بے انتہا چاہیے اس لئے ہم بے انتہا شکر کرتے ہیں۔ یہ محض اُس کے فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں خلیفۃ المسیح الرابع کے دعائیں لوٹنے کا موقع دیا۔ لجنہ اِمام اللہ کراچی کے نام حضور ایدہ اللہ وودہ کے خطوط میں مسفقانہ دعائیں اتنی بیش قیمت ہیں کہ ہم اس نعمت پر جس قدر بھی شکر کریں کم ہوگا۔ اُن کے دل میں ہمارے لئے حُسنِ نفعی عنایتِ خداوندی ہے۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ اُن کے تخمینے اور ہماری حقیر سائنس میں کوئی نسبت نہیں۔

خاص طور پر شعبہ اشاعت پر اُس کے نظر عنایت ہر شکلِ مرحلہ میں سہارا بنتے ہیں جیسے وہ دعاؤں کے ساتھ سہارا بنے ہوئے ساتھ ساتھ ہوں۔ ہماری حالت اُس بچے کے طور پر ہے جو پہلے پہلے چلنا سیکھتا ہے ہر قدم پر خوشگوار حیرت اور اعتماد کے ساتھ خوف بھی دامن لگے رہتا ہے۔ مگر دعاؤں کے سہارے نے یہ خوف طمانیت میں بدل دیا ہے۔ کئی مرتبہ یہ تجربہ کیا ہے کہ کئی کٹھن مرحلہ پر گھبراہٹ طاری ہوتی تو باد صبا کے نرم جھونکے کے طرح آقا کا مکتوب آجاتا ہے۔ عوہمِ مازہ کرتا ہوا۔ توفیق فرام دیتا ہوا۔ منزلوں کے پیام دیتا ہوا۔ نکلنے دور ہو جاتی ہے۔ اور عِ وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو کہتے ہوئے پھر اُٹھ کر چلنے لگتے ہیں۔ یہ کوئی عجیب جادو گرتے ہیں جسے کہتے ہیں پینچنہ عقل و فرد بالکل عاجز رہ جاتی ہے۔ آپ کے خطوط اور خاص طور پر دستِ مبارک سے تحریر شدہ خطوط کا ایک ایک لفظ ایسی سکینت عطا کرتا ہے جسے الفاظ میں اظہار کرنا ناممکن ہے ان کے شیریں کو خود محسوس کیجئے اور لجنہ کراچی کو اپنے دعاؤں میں یاد رکھیے خدا تعالیٰ ہم سے نادانستگی میں بھی کوئی ایسی کوتاہی نہ موندے جو پیارے آقا کے حُسنِ ظن کو ٹھیس پہنچائے۔ اور میں خود لیے رستے سمجھانا چلا جائے جسے پرچل کر ہم ہر روز امامِ وقت کے دعائیں حاصل کرتے رہیں۔

آمین یا رحم الراحمین

لندن

۲۴-۴-۹۱

عزیزہ مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے اُندھ جیل لائن کے موقع پر الحراب سوواں جلسہ سالانہ نمبر نکلنے کے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ یہ بہت اچھوتا خیال ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی آپ کو ہی ایسا نیک خیال بھائی دیں۔ اللہ مبارک کرے اور ہر طرح نصرت فرمائے اور توفعات سے بڑھ کر مفید اور نتیجہ خیز معلومات پر

مبنی مجلہ شائع کرنے کی توفیق دے۔ کان اللہ معکم والسلام خاکر
مرزا ظاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

دائیں

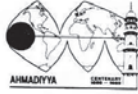
۲۲-۶-۹۱

عزیزہ امتہ الباری ناصر صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

..... آپ نے جیل لائن قادیان کے موقع پر الحراب کا جو نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام مراحل آسان فرمائے۔ انشاء اللہ آپ کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ نئی تصویر بھجوانا تو بہت حد تک اختیار کی بات ہے لیکن نئی نظم اور نیا قطعہ تو ایسی کیفیات کا محتاج ہے جو بے ساختہ شعروں میں ڈھلنے پر زور ماریں۔ خدا تعالیٰ کو جب بھی منظور ہوا آپ کے لئے انشاء اللہ ایک نظم اور قطعہ محفوظ رکھوں گا۔

السلام خاکر مرزا ظاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع



مکرمہ آیاتِ سلیمہ
صدر مسجد جامعہ اسلامیہ کراچی
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ابن الفقل' صدر خطہ 29 رمضان المبارک - ثانی شہرہ
ایک معزز بھتیجی -
"خوشا لقیب کہ ہم بھتیجیاں تھے ان کے" علی
پڑھا ہے - دل کی عجیب کیفیت ہے - لاہور
اسلام آباد - راولپنڈی - شیخ پورہ - کراچی - حیدرآباد
میرپورخاص - نا صرا آباد - انیس گجر کے دران کبھی کبھی
کبھی زیادہ محفیر نے کا موقع ملتا تھا۔ جہاں
زیادہ موقع ملتا تھا وہ ہمیشہ کبھی کبھی
میرا - آن کی آن میں وقت گزر جا یا کرتا تھا -
یہ معزز پڑھتے ہوئے وہ سب یادیں بھوم در بھوم
اٹھ اٹھیں - جوں جوں پڑھتا گیا دل گداز ہوتا
چلا گیا اور پانی بہتا رہتا -

ہاں میں نے اس عنوان میں صرف اتنا لکھ دیا ہے کہ
"میں نے اس عنوان میں صرف اتنا لکھ دیا ہے کہ"

کس نے اتنا اچھا معزز لکھا ہے - اتنا لکھا
ہوا - اتنا متوازن - اتنا شستہ - مکرمہ آیات کے پیش
میں درد پیش ہوئے - سجدہ ہاتھوں کے ہمراہ ان
کی انگلیاں کھڑے ہوئے بلکہ ٹھیک ٹھیک لائی جاتی ہیں
کس کی طرح ساتھ ساتھ چلتی - دوڑتی دکھائی
ریتی لیتی -

تحریر تو امتہ الہامیہ نامہ لکھنا اللہ کی دکھائی دیتا ہے
لیکن لکھتا ہے کہ آپ کی ساری عاملہ نے مل جل کر
لکھوایا ہے - کچھ مشورے باہم ضرور ہونے چاہئے
جو اتنے رنگوں میں اثبات بہا ہو چکے -
بعض دفعہ کاموں میں ایسا ایسا ہوتا

ہے کہ سب یادوں کے رشتے معطل ہوئے ہوتے ہیں
اجانگ کوئی پیر درد خط - کسی خط میں کوئی مادہ ساجے سافٹ
انگلیاں تعلق - کوئی پیر شائیر نظم - کوئی اچھوتی شائیر
جو لکھا دیتے ہیں اور یادوں میں ایسا مٹوچ بہا
کر دیتے ہیں کہ آسے دھیما ہوتے ہوتے اور حرار کھڑتے
ہوئے کچھ وقت لگتا ہے - پاکستان کے پیارے احمدی
سب یاد آئے لگتے ہیں - چند لمحوں کے لئے باری کا فرما

بھتیجیوں اور بھتیجیوں کو سلام - خواجہ صاحب -
دوسرے خاں - کراچی

اور کام معطل ہو جاتے ہیں -
یہ بھی ایک غنیمت ہے - کبھی کبھی جیو جیو کر
موجوں کے ساتھ چلتے چلے جانے میں بھی ایک منزا ہوتا
ہے - کچھ عرصہ خیالوں میں غرق ہو کر پھر سلامت ابھرانے
سے جسم د جان کو ایک نئی توانائی ملتی ہے - جو یادیں
ڈبوتی ہیں کبھی کبھی رہو ہی ڈالتی ہیں -
اللہ تعالیٰ سبحانہ کراچی کو ہمیشہ دین کی بے لوث اور
عمر دار خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے - آپ کی قیادت میں
جس طرح سب ہمیں خلوص کے ساتھ مل جل کر ایک جان اور
ایک قالب میں ڈھل کر تعاون علی البہرہ کا دکھن مظاہرہ
کر رہا ہیں خدا کرے یہ ہمیشہ اسی طرح رہے - اللہ تعالیٰ جسٹم
حسد سے آپ کی حفاظت فرمائے اپنی رضا کی دائمی جنت آپ کو عطا
فرمائے اور درود اور اجر و ثواب کی حسنت سے آپ سب کے دامن بھروسے آمین

رودادِ حیاتِ سالانہ

۱۸۹۱ء تا ۱۹۹۱ء

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سیح موعود و مہدیؑ مہود ۱۸۳۵ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ حق تعالیٰ کے طرف سے آپ کے فطرت میں اللہ تبارک تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و دلچسپی کا گہرا تعلق تھا۔ عبادتِ الہیہ، تدریسِ القرآن اور دینی کتب کے مطالعہ میں آپ کا وقت گزرتا۔ مذاہب کے تقابلی موازنہ سے اسلام کے زبور عالمی کا احساس شدید سے شدید تر ہوتا گیا۔ آخری شریعت سے بے توجہی کے جہالت اور کج روی نے مخلوق کو خالق سے بے نیاز کر کے گناہوں پر دلیر کر دیا تھا۔ عیسائیوں، ہندوؤں اور آریہ وغیرہ کے سیاسی دباؤ نے رجب بھی کسر پوری کر دی تھی۔ مسلسل محرمیوں سے احساسِ زیادہ بھی جاتا رہا تھا۔ ایسے میں آپ نے شہر کے طرح اسلام پر اعتراضات کا دلائل دہراپنے کے ہتھیاروں سے مؤثر جواب دینا شروع کیا۔ دفاع کے ساتھ جوابی حملوں کے تیز کاٹنے قادیان کے اس گوشہ نشین، آفتابِ علم کے روشنی سے چکا چوند پھیلا دیے۔ آپ کے مضامین و تصنیفات کا ڈنکا بجنے لگا۔ براہینِ احمدیہ کی صورت میں دم نزع مسلمانوں کو امید کرنے نظر آئی تو زبانِ حالہ دعا لے لپکے سب مر لیتوں کے بے تم جی پر نگاہ

تم سچا بنو خدا کے لئے

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو الہیہ ارشاد کے مطابق آپ نے بیعت لے کر مخلصین کے ایک الہی جماعت کے بنیاد رکھی اب آپ کے مخالفوں میں دعوتِ الہیہ کے ساتھ اپنے متبعین کے اصلاح و تربیت بھی شامل تھی۔ آپ جن خطوط پر اپنی جماعت کی تربیت کرنا چاہتے تھے اسے کہہ جھک آپ کے مبارک الفاظ میں نظر آتی ہے۔

۱۸۹۰ء میں الہام الہی کے نتیجے میں آپ نے دعویٰ فرمایا کہ حضرت علیؑ علیہ السلام باقی سب نفوس کے طرح وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ موعود سیح جے نازل ہونا تھا وہ آپ ہے ہیں۔ اس دعویٰ کے ساتھ ہی مخالفت قادیانہ کفر اور سب و شتم کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ خدا تعالیٰ کے پیغامِ حقیقی دین اور اپنے دعویٰ کے صداقت کے انہماک کے لئے جب آپ براہین و دلائل کے زبان میں بات کرتے تو کسی میں مقابلے پر آنے کے جرات نہیں تھی۔ اس گریز سے قطع نظر آپ کو ماوریت کے زائق سرانجام دینے تھے۔ انہ انراض و مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے آپ نے جلسہ لائے سالانہ کے بنیاد ڈالی۔ یہ جلسہ عظیم درگاہ میں ثابت ہوئے اور تو یہ نو صداقت کے نشانات پیش کر کے از دیاد ایلانہ کا باعث بنے تھے۔ آئندہ صفحہ میں سو سالہ پر مہم عظیم الشان جلسہ لائے سالانہ کے مختصر روداد پیش کی جا رہی ہے۔

جلسہ ہائے سالانہ کے مستقل خدو خال

سال بھر منصوبہ بندی ضروری اس شبہے خورد و نوش کی خریداری۔
مرکز کے گلی کوچوں کی صفائی اور استقبالیہ کمپنیز سے غریب دلہن کی طرح سجاوٹ۔
ریلوے اسٹیشن اور لیبوں کے اڈے پر استقبالیہ کمپ اور میزبانوں کا، ہجوم اور نعرہ ہائے تکبیر اور خیر مقدمی۔
پڑوسرت و پڑاستیاق حملوں سے استقبال۔

جلسہ سالانہ کے لئے

جلسہ سالانہ کے لئے

جلسہ سالانہ کے لئے

روزانہ بیوت الصلوٰۃ میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس القرآن۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ سالانہ کے

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

امام وقت کی اقتدا میں باجماعت نمازیں۔

جلسہ گاہ اور محفلوں کی بیوت الصلوٰۃ سے نماز کے لئے بلائے کی آوازیں اور درود و سلام۔

افتتاح اور اختتام کی پُرسوز دعاؤں میں غیر معمولی حاضری۔

دوران سال وفات پانے والے بزرگوں کے لئے دعا کا اعلان۔

گلی کوچوں میں بیشکس چہروں سے ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے کی آوازیں۔

اوسطاً چھ ہزار رضا کاروں کی مستعد ڈیوٹی۔

اجاب کی گنتی کھانے کی پرچیوں اور کیٹس سے کی جاتی ہے۔

پُر وقار نظم و ضبط، ٹریفک کنٹرول، مردوں اور عورتوں کے لئے الگ راستے مقرر ہوتے ہیں۔

لاکھوں افراد کے اجتماع کے باوجود جن میں ہر قسم کی طرز رہائش کے لوگ شامل ہوتے ہیں محض

فضل خداوندی سے کبھی کوئی بدمزگی، لڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ کبھی کھانے پینے کے سامان کی کمی یا کوالٹی پر

جھگڑا نہیں ہوا۔ کبھی سردی، بارش، گرد و دھول اور رہائش گاہوں میں سہولتوں کا فقدان باعث نزاع نہیں

ہوا۔ کبھی کھانے سے عام زہر ملا اثر نہیں پھیلا۔ کبھی کسی وبائی مرض نے حملہ نہیں کیا۔ کبھی منتظمین سے الجھاؤ

نہیں ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

امام وقت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں۔

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

مختلف جماعتی شعبہ جات و ذیلی تنظیموں کے اجلاس

آئندہ صفحات میں درج ہر سال کے جلسہ سالانہ کی کارروائی میں ان امور کو دہرایا نہیں گیا۔

امام وقت کے روح پرور خطاب (ماسولے ۶۱ تا ۶۴) جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مبارکھے۔

شہید تریبیتی اجلاس

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

مختلف زبانوں میں تقاریر کا پروگرام

جماعتی اخبارات و رسائل کے خصوصی نمبر و کتب سلسلہ کی خصوصی اشاعت

زمانہ دستکاروں کی نمائش کا انعقاد

احمدی سنجار کی مصنوعات کی نمائش

پہلی بار

- ۶۱۸۹۱ پہلی بار جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔
- ۶۱۸۹۱ پہلی بار جماعت احمدیہ کے جلسہ لانہ کے لئے حضرت مسیح موعود نے اعلان شائع فرمایا۔
- ۶۱۸۹۲ پہلی بار حضرت الحاج مولانا حکیم نور الدین (خلیفۃ المسیح الاول) نے جلسہ لانہ میں تقریر کی۔
- ۶۱۸۹۲ پہلی بار جلسہ لانہ کے دو روزہ جماعت احمدیہ کی باقاعدہ مجلس شوریٰ ہوئی۔
- ۶۱۸۹۹ پہلی بار جلسہ لانہ کی باقاعدہ رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے شائع کی۔
- ۶۱۹۰۵ جلسہ لانہ کے موقع پر انجمن کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ کا قیام ہوا۔
- ۶۱۹۰۶ پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) نے جلسہ لانہ کے موقع پر تقریر کی۔
- ۶۱۹۱۴ پہلی بار جلسہ لانہ مستورات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تقریر فرمائی۔
- ۶۱۹۱۴ پہلی بار مستورات کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔
- ۶۱۹۲۲ پہلی بار خواتین کا جلسہ لانہ خواتین کے زیر انتظام ہوا۔
- ۶۱۹۲۶ پہلی بار جلسہ لانہ کے لئے پوسٹرز چھپوانے گئے۔
- ۶۱۹۲۶ پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک کا سفر موٹروں کے ذریعہ طے ہوا۔
- ۶۱۹۲۶ پہلی بار لجنہ کی دستکاریوں کی نمائش لگائی گئی۔
- ۶۱۹۲۶ پہلی بار خلیفہ وقت کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔
- ۶۱۹۲۸ پہلی بار جلسہ لانہ کے مہمان ریل گاڑی میں قادیان تشریف لائے۔
- ۶۱۹۲۸ پہلی بار محکمہ ریل نے جاکھے ایام میں روزانہ سپیشل ریل گاڑیاں چلائیں۔
- ۶۱۹۳۳ پہلی بار جلسہ لانہ رمضان المبارک میں ہوا۔
- ۶۱۹۳۴ پہلی بار احمدی تجارت کی اشیاء کی نمائش گئی۔
- ۶۱۹۳۴ پہلی بار لجنہ میں جلسہ گاہ کے انتظام کو شعبہ وار تقسیم کیا گیا۔
- ۶۱۹۳۶ پہلی بار لاڈ اسپیکر استعمال ہوا۔

- ۱۹۳۸ ۶ پہلی بار سیر روحانی کے سلسلے کی تقریر ہوئی۔
- ۱۹۳۹ ۶ پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے تقریر کی۔
- ۱۹۴۵ ۶ پہلی بار لجنہ کی مجلس شوریٰ ہوئی۔
- ۱۹۴۷ ۶ پہلی بار قادیان کے جلسہ سالانہ میں امام دقت شریک نہ تھے۔
- ۱۹۴۸ ۶ پہلی بار پاکستانی شریکائے جلسہ کا قافلہ قادیان گیا۔
- ۱۹۴۹ ۶ پہلی بار جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوا۔
- ۱۹۴۹ ۶ پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پاکستان میں سپیشل ٹرین چلائی گئی۔
- ۱۹۴۹ ۶ پہلی بار خواتین کے لئے الگ لنگر خانہ بنا۔
- ۱۹۵۸ ۶ پہلی بار حضرت مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بحیثیت صدر لجنہ تقریر فرمائی۔
- ۱۹۶۴ ۶ پہلی بار عالمگیر زبانوں میں شبینہ اجلاس ہوا۔
- ۱۹۵۸ ۶ وکالت تبشیر کے زیر انتظام، لٹریچر، تصاویر اور نقشوں کی نمائش لگائی گئی۔
- ۱۹۶۰ ۶ پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی۔
- ۱۹۶۵ ۶ پہلی بار خواتین کو لنگر خانہ کے لئے روٹیاں پکانے کا موقع ملا۔
- ۱۹۶۵ ۶ پہلی بار ریڈیو بی کے نمائندوں نے جلسہ کا پروگرام ریکارڈ کیا۔ ریڈیو نے حضور کا افتتاحی خطاب نشر کیا۔
- ۱۹۶۳ ۶ پہلی بار انفرادی طور پر غیر ملکی مہمانوں کی بجائے وفد کی شکل میں آمد شروع ہوئی۔
- ۱۹۶۳ ۶ پہلی بار غیر ملکی نمائندگان نے جلسہ سالانہ کے سٹیج سے خطاب کیا۔
- ۱۹۶۴ ۶ پہلی بار جلسہ میں احمدی طلبہ کو اعلیٰ تعلیمی معیار پر میڈل دیئے گئے۔
- ۱۹۸۲ ۶ پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندگان پر مشتمل مجلس شوریٰ ہوئی۔
- ۱۹۸۴ ۶ پہلی بار حکومت پاکستان کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔



حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود

روداد جلسہ لائے

در عہد مبارک

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مہود

پہلا جلسہ لائے

منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

بمقام قادیان

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مہود نے ۱۸۹۱ء میں ایک رسالہ "آسمانی فیصلہ" کے نام سے تصنیف فرمایا جس میں آپ نے تمام مکلف علماء کو چیلنج دیا کہ وہ آپ سے، کامل مومنوں کی قرآنی علامات مثلاً امور نبیہ کا اظہار، دعاؤں کی قبولیت اور معارفِ قرآن وغیرہ کی روشنی میں، مقابلہ کر لیں اور ساتھ ہی یہ تجویز بھی فرمائی کہ اس مقابلہ کو فیصلہ کن حیثیت دینے کے لئے پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں ایک انجمن قائم کی جائے اور اس کے ممبر ذیقین کی رضامندی سے مقرر ہوں۔ یہ انجمن ایک سال تک ان علامات کے متعلق ذیقین کے کوالف کا ریکارڈ رکھنے اور کثرت کی صورت میں اس روحانی معرکہ آرائی میں حق و صداقت کا فیصلہ کیا جائے۔

مجوزہ انجمن کی تشکیل پر مزید غور کرنے کے لئے حضور نے اجاب جماعت کو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان پہنچنے کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ اس دن بیت الاقصیٰ میں اجاب جمع ہوئے بعد نماز ظہر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی پہلے حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی نے حضرت اقدس کی تصنیف "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنائی پھر یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبر کون کون صاحبان ہوں اور کس طرح اس کی کارروائی کا آغاز ہو۔ حاضرین جلسہ نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سب دست اس رسالہ کو شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ یہ معلوم کر کے تراضی ذیقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں اور کارروائی شروع کی جائے۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اور حضرت اقدس سے تمام حاضرین نے مصافحہ کیا۔ جماعت احمدیہ کے اس پہلے تاریخی جلسہ میں جن حضرات کو شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے نام حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب "آسمانی فیصلہ" میں بطور یادگار تحریر فرمائے جو کہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

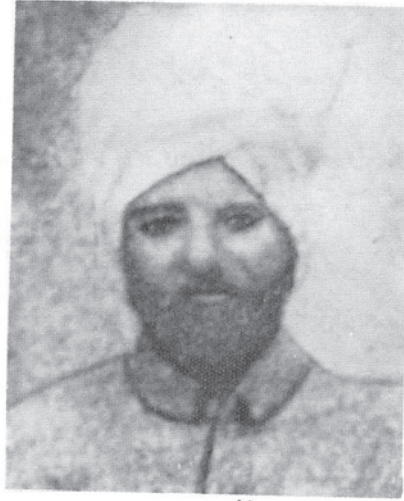
- ۱۔ منشی محمد عبدالرحمن صاحب نقشبند کپورتھلہ
- ۲۔ منشی محمد حبیب الرحمن صاحب رئیس کپورتھلہ
- ۳۔ منشی ظفر احمد صاحب اپیل ٹولیں
- ۴۔ منشی محمد خان صاحب الملہ فوجداری
- ۵۔ منشی سروار خان صاحب کورٹ دفعدار
- ۶۔ منشی املا د علی صاحب محرر سرشتہ تعلیم
- ۷۔ مولوی محمد حسین صاحب
- ۸۔ حافظ محمد علی صاحب
- ۹۔ مرزا خدا بخش صاحب اتالین ٹواب
- ۱۰۔ منشی رستم علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے
- ۱۱۔ ڈپٹی حاجی سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر
- ۱۲۔ حاجی خواجہ محمد الدین صاحب رئیس
- ۱۳۔ میاں محمد چوڑو صاحب رئیس
- ۱۴۔ خلیفہ وجب الدین صاحب رئیس
- ۱۵۔ منشی شمس الدین صاحب کلرک دفتر الگزیمینر
- ۱۶۔ منشی تاج دین صاحب اکوٹنٹ دفتر الگزیمینر
- ۱۷۔ منشی نبی بخش صاحب کلارک دفتر الگزیمینر
- ۱۸۔ حافظ فضل احمد صاحب دفتر الگزیمینر
- ۱۹۔ مولوی رحیم اللہ صاحب
- ۲۰۔ مولوی غلام حسین صاحب امام بیت الصلوٰۃ گٹھی
- ۲۱۔ منشی عبدالرحمن صاحب کلارک لوکو آفس
- ۲۲۔ مولوی عبدالرحمن صاحب بیت الصلوٰۃ چینیال
- ۲۳۔ منشی کرم الہی صاحب
- ۲۴۔ سید ناصر شاہ صاحب سب ادور سبیر
- ۲۵۔ حافظ محمد اکبر صاحب
- ۲۶۔ مولوی غلام قادر صاحب فصیح مالک و مہتمم پنجاب پریس و بیوروپبلشرز سیالکوٹ
- ۲۷۔ مولوی عبدالکریم صاحب
- ۲۸۔ میر حامد شاہ صاحب الملہ معانیات
- ۲۹۔ میر محمود شاہ صاحب نقل ٹولیں

- ۱۔ منشی محمد اروڑا صاحب نقشبند کپورتھلہ
- ۲۔ منشی محمد عبدالرحمن صاحب محرر محکمہ جرنیلی

۳۱۳ رفقاء کبار حضرت مسیح موعود



حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی
مکن، سیالکوٹ



حضرت تثنیٰ ظفر احمد صاحب
مکن، کپور تھلہ
وفات: ۲۰ اگست ۱۹۵۱ء



حضرت تثنیٰ رورا خان صاحب
مکن، کپور تھلہ
وفات: ۱۹۱۹ء

جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ منعقدہ ۱۸۹۱ء میں شرکت کرنے والے چند خوش نصیب رفقاء

حضرت صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی
ولد: حضرت صوفی احمد جان
مکن، لدھیانہ

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی
مکن، بھیرہ
وفات: ۱۹ اپریل ۱۹۱۰ء

حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین صاحب
مکن، بھیرہ ضلع شاہ پور
بیعت: ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء



تھ غلام نبی	۶۴ - میاں چراغ علی صاحب
تھ غلام نبی	۶۵ - شیخ شہاب الدین صاحب
سوہل	۶۶ - میاں عبداللہ صاحب
سوہیاں	۶۷ - حافظ عبدالرحمان صاحب
	۶۸ - داروغہ نعمت علی صاحب ہاشمی عباسی بٹالوی
	۶۹ - حافظ حامد علی صاحب ملازم مرزا صاحب
قادیاں	۷۰ - حکیم جان محمد صاحب امام الصلوٰۃ
ٹالہ	۷۱ - بالوعلی محمد صاحب رئیس
قادیاں	۷۲ - میرزا اسمعیل بیگ صاحب
بیری	۷۳ - میاں بڈھے خاں نمبردار
پٹی	۷۴ - میرزا محمد علی صاحب رئیس
ٹالہ	۷۵ - شیخ محمد عمر صاحب خلیفہ حاجی غلام محمد صاحب

(کتاب آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۳۴-۳۳۷)

۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو حضرت مسیح موعود نے بدلیچہ اشہار تمام مبائین کو اطلاع دی کہ احباب جماعت کی تربیت اور اصلاح نفس کی غرض سے نیز ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے آئندہ ہر سال ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک دوستوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا کرے گا۔

مخالفین سلسلہ نے ایک معین تاریخ پر جلسہ کے انعقاد کے فیصلہ کو بدعت جلسہ کے لئے دور سے سفر کر کے آنے اور جلسہ کے لئے کوئی عمارت تعمیر کرنے کو معصیت اور محنتات میں سے قرار دیا۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ایک مفضل مدلل اٹھابا لبتوان "قیامت کی نشانی" ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو شائع کرایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ احادیث مبارکہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ اور اطلبوا العلم و لو کان بالصحین کی رو سے حصول علم دین کے لئے سفر فرض قرار دیا گیا ہے اور حضرت امام بخاریؒ کے سفر طلب علم حدیث کے لئے مشہور ہیں زیارت صالحین کے لئے بھی سفر کیا جاتا ہے جیسے حضرت عمرؓ نے حضرت اوس قرنیؓ کی ملاقات کے لئے سفر کیا اور اپنے مرشدوں سے ملنے کے لئے اولیائے کبار مثلاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حضرت یازید سلطانیؒ حضرت معین الدین چشتیؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے سفر کئے۔ اسی طرح اقارب کی ملاقات، تلاش معاش، شادی، پیغام رسانی، جہاد، مباحثہ، مبادلہ (قل سیرو فی الارض کے مطابق) عجائبات دنیا دیکھنے کے لئے، عبادت، علاج کرانے، مقدمہ اور تجارت کے لئے بھی سفر کئے جاتے ہیں۔ . . . طلب علم کے لئے سفر کرنے والے کو بشارت دی گئی ہے

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ

سیالکوٹ	۳۱ - منشی محمد دین صاحب سابق گروا دور
بھیرہ	۳۲ - حکیم فضل الدین صاحب رئیس
بھیرہ	۳۳ - میاں نجم الدین صاحب رئیس
جموں	۳۴ - منشی احمد اللہ صاحب محالدار محکمہ پرنٹ
جموں	۳۵ - سید محمد شاہ صاحب رئیس
جموں	۳۶ - مستری عمر الدین صاحب
جموں	۳۷ - مولوی نور الدین صاحب حکیم خاص ریاست
جموں	۳۸ - خلیفہ نور الدین صاحب صحاف
جموں	۳۹ - قاضی محمد اکبر صاحب سابق تحصیل دار
دزیر آباد	۴۰ - شیخ محمد جان صاحب ملازم راہ امر سنگھ صاحب
جمال پور	۴۱ - مولوی عبدالقادر صاحب مدرس
گجرات	۴۲ - شیخ رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر
گجرات	۴۳ - شیخ عبدالرحمن صاحب بی اے
لاہور	۴۴ - منشی غلام اکبر صاحب یتیم کلک انگریز آفس
جموں	۴۵ - منشی دوست محمد صاحب سارجنٹ پولیس
جموں	۴۶ - مفتی فضل الرحمن صاحب رئیس
لاہور	۴۷ - منشی غلام محمد صاحب خلیفہ مولوی دین محمد
جموں	۴۸ - سائیں شیر شاہ صاحب مجددوب
لدھیانہ	۴۹ - صاحبزادہ افتخار احمد صاحب
لدھیانہ	۵۰ - قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکیدار شکرم
لدھیانہ	۵۱ - حافظ نور احمد صاحب کارخانہ دار پٹینڈ
لدھیانہ	۵۲ - شہزادہ حاجی عبدالحمید صاحب
لدھیانہ	۵۳ - حاجی عبدالرحمن صاحب
لدھیانہ	۵۴ - شیخ شہاب الدین صاحب
لدھیانہ	۵۵ - حاجی نظام الدین صاحب
لدھیانہ	۵۶ - شیخ عبدالحق صاحب
امرتسر	۵۷ - مولوی محکم الدین صاحب مختار
امرتسر	۵۸ - شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند
امرتسر	۵۹ - منشی غلام محمد صاحب کاتب
یکھوال	۶۰ - میاں جمال الدین صاحب
یکھوال	۶۱ - میاں امام الدین صاحب
یکھوال	۶۲ - میاں خیر الدین صاحب
ٹوشہرہ	۶۳ - میاں محمد عیسیٰ صاحب مدرس

یعنی جو شخص طلبِ علم کے لئے سفر کرے اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالیٰ بہشت کی راہ اُس پر آسان کر دیتا ہے۔ تیز مہانداری اور آرام کی نیت سے کسی عمارت کا بنوانا جائز ہے۔

۲۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو حضرت مسیح موعود نے بطور تاکید ایک اور اشتہار کے ذریعہ احباب کو حلیس لانگ کے انعقاد کی اطلاع دی۔ حضور نے فرمایا

”محدث جمیع لجان مخلصین التماس ہے کہ ۲۸ دسمبر کو تمام قادیان میں اس عاجز کے بچوں اور غلاموں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تاہر ایک مخلص کو بالواجب دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔

۔ ما سو اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی سہمدی کے لئے تداریک جستہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ سہا کے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدر بر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر بھی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصلح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحبِ ضرر و نثر شریف لادیں جو زاہد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی لیستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لادیں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں اپنے اپنے حرجوں کی پروا نہ کریں۔“

مولوی صاحب کے وعظ کے بعد سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے ایک قصیدہ مدح پڑھایا۔

اس تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود کی مختصر تقریر تھی جس میں علماء و رجال کی چند اُن باتوں کا جواب دیا گیا جو اُن کے نزدیک بنیادِ تکفیر ہیں اور اسی کے ساتھ اپنے مسیح موعود ہونے کا آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ثبوت دیا گیا۔ اور حاضرین کو اُس پیشگوئی کے پورا ہونے سے اطلاع دی گئی جو پرچہ نور افشاں دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی تھی اور مختلف وقتوں میں حجت پوری کرنے کے لئے سمجھا دیا گیا کہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا درحقیقت صداقتِ دعویٰ پر ایک نشان ہے۔ کیونکہ یہ پیشگوئی محض اس لئے ظاہر کی گئی ہے کہ جن صاحبوں کو شک ہے کہ حضرت مرزا صاحب میخانب اللہ نہیں ہیں اُن کے لئے اس دعویٰ پر یہ ایک دلیل ہو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن پر قائم ہو اور یہ دلیل قطعی ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے دعویٰ میخانب اللہ ہونے میں کاذب ہو اُس کی پیشگوئی بموجب تعلیم قرآن کریم اور تورات کے سچی نہیں ٹھہر سکتی وجہ یہ کہ اگر خدا تعالیٰ کاذب کے دعویٰ دروغ پر کوئی پیشگوئی اُس کی سچائی کر دیوے تو پھر دعویٰ کا سچا ہونا لازم آتا ہے اور اس سے خلق اللہ دھوکہ میں پڑتی ہے پھر اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنی جماعت کے احباب کی باہمی محبت اور تقویٰ اور پھارت کے بارے میں مناسب وقت چند نصیحتیں کیں۔

پھر اس کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو یورپ اور امریکہ کی دینی سہمدی کے لئے معزز حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔ اور قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریاتِ دین حق کا جامع اور عقائدِ دین حق کا چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں بہت سی کاپیاں اس کی بھیج دی جائیں۔ بعد اس کے قادیان میں اپنا مطبع قائم کرنے کے لئے تجاویز پیش ہوئیں اور ایک فہرست اُن صاحبوں کے چندہ کی مرتب کی گئی جو اعانتِ مطبع کے لئے بھیجتے رہیں گے۔

یہ بھی قرار پایا کہ ایک اخبار اشاعت اور سہمدی دین حق کے لئے جاری کیا جائے۔

اور یہ بھی تجویز ہوا کہ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اس سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں اور وہ پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کریں بعد اس کے دعائے خیر کی گئی۔

(جلسہ کے آخر میں قادیان میں مطبع کے قیام کے بارہ میں کی جانے والی تحریک پر ۹۲ حضرات نے فوری طور پر چندہ پیش کیا۔)

اس زمانہ میں مدرسہ احمدیہ، مہمان خانہ اور حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کے مکان کی بنیادیں رکھی ہوئی تھیں اس طرح ایک لمبا سا چوتراہ بن گیا تھا اس چوتراہ پر اور کسی وقت گول گمرہ کے سامنے جلسہ ہونا۔ جلسہ گاہ میں ایک اپنے چوہی

دوسرا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۲ء
بمقام - قادیان

جلسہ کے آغاز میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے قرآن شریف کی اُن آیاتِ کریمہ کی تفسیر بیان کی جس میں یہ ذکر ہے کہ مریم صدیقہ کی صلح اور غصیبہ تھیں اور اُن کے برگزیدہ فرزند حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کیا خدا تعالیٰ نے احسان کیا۔ اور کیونکہ وہ اس فانی دُنیا سے انتقال کر کے اور اُس وقت اللہ کے موافق موت کا پیالہ پی کر خدا تعالیٰ کے اُس دارالنعیم میں پہنچ گئے جس میں اُن سے پہلے حضرت یحییٰ حضور اور دوسرے مقدس نبی پہنچ چکے تھے۔ اس تقریر کے ضمن میں مولوی صاحب موصوف نے بہت سے حقائقِ معارف قرآن کریم بیان فرمائے۔

تخت پر قابین بچھا یا گیا تھا جس پر حضرت مسیح موعود جلوہ افروز ہوئے اور اجاب چاروں طرف فرش پر بیٹھے۔

اس جلسہ میں تقریباً ۵۰۰ افراد نے شرکت کی جن میں سے ۳۲۷ افراد بیرون قادیان سے شریک ہوئے تھے۔ کچھ خلیصین بیرونی ممالک سے بھی تشریف لائے عام طور پر لوگ مکہ، اٹا، دہلی، راجپوتانہ، پٹنہ، جہلم، مالیر کوٹلہ، بریلی، علی گڑھ، شاہ آباد، سہارن پور، نوشہرہ، مظفر گڑھ، لاہور، بھیرہ، راولپنڈی، کرنال، انبالہ، گوجرانوالہ، جالندھر، جھنگ، موکشیارپور، سیالکوٹ، شاہ پور، ناچھہ اور جوں کشمیر سے تشریف لائے۔

بیرون سے شریک ہونے والے اجاب کے نام ایک جیس میں بطور یادگار درج کئے گئے (یہ فہرست حضرت مسیح موعود کی کتاب ائینہ کلمات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر ۵ صفحہ ۶۱۶ تا ۶۲۹ پر درج ہے)

اس جلسہ کی کامیابی اور حاضری میں اضافہ کو حضرت مسیح موعود نے اپنی صداقت اور مکرر علماء کی شکست کا نشان قرار دیا۔ آپ نے اس بارہ میں درج ذیل اشتہار شائع فرمایا۔

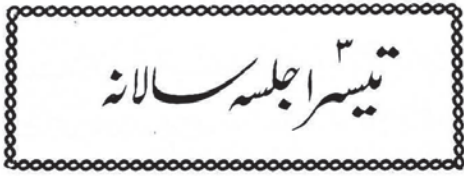
ناظرین کی توجہ کے لائق

اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ انسان اپنے منصوبوں سے خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک نہیں سکتا۔ یہ نظیر نہایت تشبیہی بخش ہے کہ سال گزشتہ میں جب ابھی فتویٰ تکفیر میاں بٹاوی صاحب (مولوی محمد حسین بٹاوی۔ ناقل) کا طیارہ نہیں ہوا تھا اور نہ انہوں نے کچھ بڑی جدوجہد اور جان کنی کے ساتھ اس عاجز کے کا فر ٹھہرانے کے لئے توجیہ فرمائی تھی۔ صرف ۷۵ اجاب اور مخلصین تاریخ جلسہ پر قادیان میں تشریف لائے تھے مگر اب جبکہ فتویٰ طیارہ ہو گیا اور بٹاوی صاحب نے ناخنوں تک زور لگا کر اور آپ لیسہ شفقت ہریک جگہ پہنچ کر اور سفر کی ہر روزہ مصیبتوں سے کو فتنہ سو کر اپنے ہم خیال علماء سے اس فتویٰ پر مہربن ثابت کرائیں اور وہ اور ان کے ہم مشرب علماء بڑے ناز اور خوشی سے اس بات کے مدعی ہونے لگے گویا اب انہوں نے اس الہی سلسلہ کی ترقی میں بڑی بڑی روکیں ڈال دی ہیں تو اس سالانہ جلسہ میں بجائے ۷۵ کے تین سو ستائیس اجاب شامل جلسہ ہوئے اور ایسے صاحب بھی تشریف لائے جنہوں نے تو یہ کہہ کر بیعت کی۔ اب سوچنا چاہئے کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان نہیں کہ بٹاوی صاحب اور ان کے ہم خیال علماء کی کوششوں کا اٹا نتیجہ نکلا اور وہ سب کوششیں برباد گئیں۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہیں کہ میاں بٹاوی کے پنجاب اور ہندوستان میں پھرتے پھرتے پاؤں بھی گھس گئے لیکن انجام کار خدا تعالیٰ نے ان کو دکھلا دیا کہ کیسے اُس کے ارادے انسان کے ارادوں پر غالب ہیں۔ وَاِنَّ لِلّٰهِ عَالَمًا عَلٰی اَمْرِهِ وَاٰمَنَّا بِاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْنَا لَوْلَا الَّذِي نَسْتَعِيْزُ بِهٖ (سورہ یوسف آیت ۲۲) اس سال میں خدا تعالیٰ نے دو نشان ظاہر کئے۔ ایک بٹاوی

کا اپنی کوششوں میں نامراد رہنا۔ دوسرے اُس پیشگوئی کے پورے ہونے کا نشان جو نور افشان ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء میں چھپ کر شائع ہوئی تھی۔ اب بھی بہتر ہے کہ بٹاوی صاحب اور ان کے ہم مشرب باز آجائیں اور خدا تعالیٰ سے لڑائی نہ کریں۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتٰهُمُ الْمُهْدٰی

(ائینہ کلمات اسلام روحانی جلد نمبر ۵ صفحہ ۴۳۹ - ۴۴۰)



۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود نے جلسہ کو ملتوی فرما دیا۔ اس سلسلہ میں حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں جلسہ کے التواء کی وجوہات بیان کیں۔ حضور نے فرمایا۔

ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ چند ایسے وجوہ ہم کو پیش آئے جنہوں نے ہماری رائے کو اس طرف مائل کیا کہ اب کی دفعہ اس جلسہ کو ملتوی رکھا جائے اور چونکہ بعض لوگ تعجب کریں گے کہ اس التواء کا موجب کیا ہے لہذا بطور اختصار کسی قدر ان وجوہ میں سے لکھا جاتا ہے۔

اول: ہر ایک اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی لینے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف ہلکی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہاد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی جہات کے لئے سرگرمی اختیار کریں لیکن اس پہلے جلسہ کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا بلکہ خاص جلسہ کے دنوں میں ہی بعض کی شکایت سنی گئی کہ وہ اپنے بعض بھائیوں کی بدعتوں سے شاک ہیں اور بعض اُس مجمع کثیر میں اپنے آرام کے لئے دوسرے لوگوں سے کچھ حلقی ظاہر کرتے ہیں گویا وہ مجمع ہی ان کے لئے موجب ابتلاء ہو گیا۔ . . .

حالانکہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ مباحیہین محض شد سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مباحیہین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر بڑی دکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے۔ سولیسے پاک نیت لوگوں کا اتنا ہمیشہ بہتر ہے کسی جلسہ پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے وقتوں میں وہ فرصت اور فراغت سے بائیں کر سکتے ہیں اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اُس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے۔ ورنہ بغیر اس کے

مجھے معلوم نہیں۔ وافوض امری الی اللہ و توکل علیہ ہوں مولانا
نعم المولیٰ و نعم النصیر

حاکم غلام احمد از قادیان

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۹۴ تا ۴۰۰)

چوتھا جلسہ سالانہ

منعقدہ دسمبر ۱۸۹۴ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

یہ جلسہ تواریخ مقررہ پر بیت الاقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ
میں شرکت کے لئے حضرت مسیح موعود نے بعض احباب کو بذریعہ خطوط بھی
مدعو فرمایا جس کی وجہ سے احباب پہلے سے زیادہ تعداد میں شریک ہوئے۔

(حیاتِ طیبہ ص ۱۸۶)

اس جلسہ میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے بھی اپنے خطبات
اور روحانیت سے لبریز ملفوظات سے حاضرین کی ضیافت کی۔

(حیاتِ نور ص ۲۰۶)

نوٹ: اس وقت جلسہ کی روڈ قلم بند کئے جانے کا کوئی انتظام
نہیں تھا۔ لہذا صرف مندرجہ بالا تفصیل کتب سلسلہ سے حاصل ہو سکی۔ مرتب)

پانچواں جلسہ سالانہ

منعقدہ دسمبر ۱۸۹۵ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

یہ جلسہ بھی مقررہ تاریخوں پر بیت الاقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔
(نوٹ) اس وقت جلسہ کی روڈ قلم بند کئے جانے کا کوئی انتظام نہیں تھا
لہذا اس جلسہ کے بارہ میں مزید تفصیل دستیاب نہیں ہو سکی۔ مرتب)

سیچ۔ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے ذہنی فائدہ
یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر کس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ
صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں
ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے جس پر گز نہیں چاہنا کہ حال
کے بعض بے برادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبالغین کو
اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں جیلہ رکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ سے

.....
جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور
بدکاری کی دوزخ سے اسی جہان میں باہر نہیں وہ اُس جہان میں کبھی باہر نہیں ہوگا۔
میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گمراہ کے دلوں پر کارگر ہوں
خدا یا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور
اپنی تریاتی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کر دیں میری جان اس شوق سے تڑپ رہی
ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے
درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شے سے
اپنے نہیں سچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جاڑیں گے اور
اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے
نظر نہیں آتیں.....

..... اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے میں ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ
کوئی شیر سے۔ اسی وجہ سے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کپڑا رہ کر میرے ساتھ پوند
کرے پس التواء جلسہ کا ایک یہ سبب ہے جو میں نے بیان کیا۔

دوسرا یہ کہ ابھی ہمارے سامان نہایت ناتمام ہیں اور صادق جان فشاں
بہت کم اور بہت سے کام ہمارے اشاعت کتب کے متعلق قلت مخلصوں کی سبب
سے باقی پڑے ہیں پھر ایسی صورت میں جلسہ کا اتنا بڑا اہتمام جو صد ہا آدمی خاص اور
عام کئی دن آکر قیام پذیر رہیں اور جلسہ سابقہ کی طرح بعض دور دراز کے غریب
مسافروں کو اپنی طرف سے زاد راہ دیا جائے اور کما حقہ کئی روز صد ہا آدمیوں کی
مہانداری کی جائے اور دوسرے لوازم چار پائی وغیرہ کا صد ہا لوگوں کے لئے
بندوبست کیا جائے اور ان کے فزوش ہونے کے لئے کافی مکانات بنائے جائیں
اتنی توفیق ابھی ہم میں نہیں اور نہ ہمارے مخلص دوستوں میں.....

..... بغرض ان وجوہ کے باعث سے اب کے سال التواء جلسہ مناسب دیکھتا
ہوں آگے اللہ جل شانہ، کا جیسا ارادہ ہو کیونکہ اس کا ارادہ انسان ضعیف کے
ارادہ پر غالب ہے مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوتے والا ہے اور میں نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ
کا منشاء میری اس تحریر کے موافق ہے یا اس کی تقدیر میں وہ امر ہے جو اب تک

جلسہ مذاہب عالم

۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور میں تمام مذاہب کے سرکردہ لیڈروں کی اتفاق رائے سے "جلسہ اعظم مذاہب" ہوتا قرار پایا۔ جو کہ انیسویں صدی کی ایک زبردست یادگار خیال کیا جاتا ہے۔

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود کا شہرہ آفاق مضمون جو کہ بعد میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے شائع ہوا پڑھا گیا۔ اس مضمون کی بابت اللہ تعالیٰ نے جلگے انعقاد سے قبل آپ کو الہاماً بہ اطلاع دی کہ "مضمون بالارباب" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور کے مضمون کے متعلق ہندوؤں کی مرتبہ رپورٹ کے مطابق قریباً ۷ ہزار افراد نے جن میں بڑے بڑے رؤسا، علمائین پنجاب، علماء فضلاء، پیرسٹر، وکیل، پروفیسر، فرنیچر، اعلیٰ طبقہ کی مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ اس مضمون کو (جو دو دنوں میں سنایا گیا) نہایت خوشی اور دلچسپی سے سنا۔

اس جلسہ کی اہمیت کے پیش نظر اس سال جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کر دیا گیا۔

اور ان علوم کو دین حق کے تابع کرنے کی ضرورت۔ نیز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا تذکرہ فرمایا

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۵ تا صفحہ ۱۰۵)

۳۰ دسمبر کو حضرت اقدس نے افرادِ جماعت سے تیسری بار خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے قبولیت و علی کے اصول و شرائط۔ انسانی نفس کی مختلف حالتوں انسانی ہستی کا مدعا۔ توبہ کی شرائط بیان کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کو عمدہ اخلاق پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱۰۵ تا ۱۵۱)

حضرت مسیح موعود کے علاوہ حاضرین جلسہ سے حضرت حکیم مولوی نور الدین اور حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے بھی تقاریب کیں۔

(حیات نور صفحہ ۲۳۲)

اس جلسہ کے بارہ میں ایک مفصل رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے ۱۸۹۹ء میں شائع کی۔

ساتواں جلسہ سالانہ

کتاب "حیات طیبہ" (مصنف شیخ عبدالقادر سابق سوداگر مل) سے اس جلسہ کے بارے میں صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ یہ جلسہ بعض اسباب کی بنا پر کرسس کی تعطیلات میں نہیں ہو سکا۔

(حیات طیبہ صفحہ ۲۴۴)

اس جلسہ میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے "ضرورتِ خلافت" کے موضوع پر ایک نہایت لطیف تقریر فرمائی جس میں بے بہا معارف قرآن بیان فرمائے۔

(حیات نور صفحہ ۲۴۴)

آٹھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود نے ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے انسانی نفس کی تین حالتوں، قلب و دماغ کی ماہیت و روح کی

چھٹا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء تا یکم جنوری ۱۸۹۸ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود نے پہلی تقریر ۲۵ دسمبر کو فرمائی۔ جس میں اجاب جماعت کو نفوی کے بارے میں نصیحت فرمائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند پہلو بیان فرمائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مقام کا تذکرہ فرمایا۔ جہاد کی حقیقت بیان فرمائی۔ نیز مسیح محمدی اور مسیح موسوی کی مماثلت اور مسیح محمدی کی تائید میں الہی نشانات کا تذکرہ فرمایا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱۰ تا صفحہ ۵۱)

دوسری تقریر حضور نے ۲۸ دسمبر کو فرمائی جس میں افرادِ جماعت کو نصائح فرمائے کے ساتھ ساتھ ہستی باری تعالیٰ، ضرورت الہام، فضائل قرآن مجید، علوم جدیدہ کی تفصیل

دسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۰۱ء

بیت الاقصیٰ قادیان

۲۷ دسمبر کو بعد نماز عصر حضرت مسیح موعود نے تقریر فرمائی جس میں مامورین کی بعثت کی غرض مامورین پر ایمان لانے والوں اور نہ ماننے والوں کے انجام کا ذکر دین حق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے دلائل کثرت و دورخ کی حقیقت، قرآن کریم کے فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت اور مسیح متبع دین حق کی تعریف بیان فرمائی نیز جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۸ دسمبر کو حضرت اقدس نے اپنی تقریر میں حایة الارض کی تفسیر، سورۃ العصر کی تفسیر اور مرشد و مرید کے تعلقات کی وضاحت فرمائی اور جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۸ دسمبر کو ہی حضرت حکیم مولانا نور الدین نے وعظ فرمایا جس میں آپ نے سورہ جمعہ کی تفسیر بیان فرمائی۔
نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کو ملہ اپنی دائری میں ۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کو تحریر فرماتے ہیں۔

”آج اس قدر انبوه تھا کہ حضرت اقدس کی بات کا سننا بڑا مشکل۔ اس لئے آج جو عیسائی سے تقریر کی وہ پوری سنائی نہ دی۔ یہ تقریریں بڑی زبردست تھیں۔“

۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کی تاریخ میں تحریر ہے: ”ایک نیچے جمعہ کو گیا بیت الصلوٰۃ میں اس قدر انبوه تھا کہ باوجود اس قدر سعادت کے جگہ نہ تھی۔۔۔۔۔ بعد نماز عصر تا مغرب حضرت اقدس نے تقریر کی دو گھنٹہ بیس منٹ پورے کھڑے ہو کر تقریر کی تقریر بڑی لطیف تھی“

(کتاب .۔۔۔ احمد جلد دوم صفحہ ۵۲۹ - ۵۵۰)
مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے)

حقیقت اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے ذرائع منعم علیہ گروہ کی چار اقسام قبولیت دعا کے آداب، تقویٰ اور وفات مسیح وغیرہ کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے اس پر حضرت اقدس نے بہت اظہار افسوس کیا۔

حضور نے فرمایا ”منوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکٹائیں۔“

نیز فرمایا
”جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہاں ہمارا عیال ہو جائے تو ہمکے مہمات کا تکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں ہیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۳۹۸ تا ۴۰۵)

نواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۰۰ء

بیت الاقصیٰ قادیان

۲۸ دسمبر کو بعد نماز جمعہ (جو حضرت حکیم مولانا نور الدین نے پڑھائی) حضرت مسیح موعود نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا جس میں حضرت اقدس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ محبوب الہی بننے کے لئے واحد راہ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس بار حضرت مسیح موعود نے ناسازی طبع کے باعث جلسہ سے صرف ایک دفعہ خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں ۵۰۰ اجاب تے شرکت کی۔

گیارہواں جلسہ سالانہ

۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ہندوستان کے طول و عرض میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ خدا تعالیٰ کی یہ تہری سخی امام مہدی کے ظہور کی نشانیوں میں سے ایک تھی۔ ہزاروں لاکھوں افراد اس وبا کا شکار ہوئے۔

مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود اور ان کے ملنے والوں کو معجزانہ طور پر اس وبا سے محفوظ رکھا۔

قرین مصلحت سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے اس سال جلسہ سالانہ ملتوی فرمادیا۔ اس امر کی اطلاع کے لئے حضور نے ۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء کو درج ذیل اشتہار شائع فرمایا

اعلان

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ پر بہت زور پر ہے۔ اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رعایت اسباب پڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جائے۔ اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلاتوں میں جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان میں جمع ہو جایا کرتے تھے۔ اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو ملحوظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھیں اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلاء سے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو بچائے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۴۸)

”سرالشمہادتین فی بیان ذیح الشانین“ پڑھ کر سنائی۔ بیت الصلوٰۃ اجاب سے پڑھتی لوگ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے کہ کس طرح آگے بڑھیں اور نہیں لیکن جگہ نہ ملتی تھی۔

اسی روز بعد نماز عصر حضرت مسیح موعود نے بھی تقریر فرمائی۔

۲۵ دسمبر کو ہی بہت سے اجاب بیرون جات سے قادیان پہنچ چکے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ہتتم لنگر خانہ میں انجم الدین صاحب کو بلا کر اکرام مہمانان کی تاکید فرمائی۔

(بدر ۶ جنوری ۱۹۰۲ء)

تیرہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۹ دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت مسیح موعود نے تقریر فرمائی جس میں حضور نے اصلاح نفس کے تین طریقے اول گناہ سے بچنے کی کوشش دوم دعا اور تیسرے صحبتِ صادقین بیان فرمائے نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

۳۰ دسمبر کو بعد نماز جمعہ حضور نے تقریر فرمائی جس میں الفاظ دعا دینا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔

(بدر یکم جنوری ۱۹۰۵ء)

بچودہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں ۲۶ دسمبر کو قبل از دوپہر حضرت مسیح موعود نے مہمان خانہ جدید میں حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا جس میں دین حق کی کمزور حالت کا ذکر کرتے ہوئے اجاب جماعت کو نظام وصیت کے تحت اشاعت دین کے لئے اتفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی۔

بارہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۹ دسمبر ۱۹۰۳ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۶ دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت مسیح موعود نے بیت الاقصیٰ میں ایک تقریر فرمائی جس میں سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض بیان فرمائی نیز حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کا تذکرہ فرمایا اور جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت مولانا محمد احسن صاحب امر دہوی نے اپنی تصنیف

۲۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر حضور نے بیت الاقصیٰ میں تقریر فرمائی جس میں آپ نے اپنی بعثت کی اغراض بیان فرمائیں اور بتایا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔

۲۹ دسمبر کو مہمان خانہ جدید میں ایک مجلس ہوئی جس میں باہر سے آنے والے تمام مہمان شریک ہوئے اس مجلس میں خواجہ کمال الدین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور اغراجات کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ اس موقع پر حضرت مسیح موعود بھی تشریف لے آئے تو خدام نے حضور سے عرض کی کہ کچھ ارشاد فرمائیں اس پر حضرت اقدس نے نصائح پر مبنی تقریر فرمائی۔ اجاب اس مبارک موقع پر اس کثرت سے تھے کہ ۲۹ دسمبر جمعۃ المبارک کے دن بیت الاقصیٰ کا تمام بیرونی صحن مینار اور کنوئیں اور (حضرت اقدس کے والد صاحب کی) قبر کے ارد گرد دونوں طرف یاہر نکلنے کی سیڑھیوں تک لوگ بیٹھے تھے۔

اس جلسہ میں بہشتی مقبرہ کے انتظام کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی جس کا نام ”انجمن احمدیہ کارپوراز مصالحہ بہشتی مقبرہ“ رکھا گیا اس انجمن کے ٹرسٹیز (TRUSTEES) حضرت مسیح موعود نے نامزد فرمائے۔

۱۵ پندرہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کو انجمن ”تشیحہ الاذہان“ کا جلسہ ہوا جس کی روئیداد بیان

کرتے ہوئے اخبار ”پدر“ قادیان لکھتا ہے۔

”جلسہ کے شرکاء کا جو شوق و خروش انہیں جلسہ کی متعین

تاریخوں سے پہلے ہی قادیان پہنچ جانے کا سبب بن جاتا۔ ۲۵ دسمبر

کو جلسہ تشیحہ الاذہان کی وجہ سے بھی مہمان دیوانہ دار دارالمسیح پہنچنا شروع

ہو جاتے چنانچہ اس کثرت کی وجہ سے وضو وغیرہ کا بار بار انتظام

ہونا مشکل ہوتا۔ کھانے کا انتظام بھی ایک ہی جگہ کرنا ضروری ہو گیا

چنانچہ ظہر و عصر کی نمازیں بیت الاقصیٰ میں جمع کی گئیں اور حضرت مسیح

موعود اندرون خانہ تشریف لے گئے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے

میدان میں اجاب جلسہ تشیحہ الاذہان کے لئے جمع ہونے جہاں چٹول

اور درلوں کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بیچوں، میزوں اور کرسیوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب، حضرت حافظ عبدالرحیم صاحب پھر حضرت صاحب صدر نے اللہ نور المسلوٰت والارض الخ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ ہر انجمن ہر شخص اور ہر جماعت کی کامیابی کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا، عاجزی اور گڑگڑانا اور رونا اور سبوح اور سنن بہہ باری تعالیٰ کرنا ہے۔“

(پدر، ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

۲۷ دسمبر کو حضرت مسیح موعود نے مہمانوں کی خاطر سیر کو تشریف لے گئے۔ اجاب نہایت کثرت سے تھے۔ ہر ایک عاشقانہ طور پر حضور کے دیدار کے واسطے آگے کی طرف دوڑتا تھا۔ اس واسطے بعض دوستوں نے حضور کے ارد گرد ایک حلقہ فزخ کی صورت میں ایک جگہ گشادہ بنا دی جس کے اندر حضور چلتے تھے اور زائرین زیارت بھی کرتے تھے

۲۷ دسمبر کو ظہر و عصر کی نمازیں بیت الاقصیٰ میں جمع کر کے پڑھی گئیں اور بعد نماز حضرت مسیح موعود نے بیت الصلوٰۃ کے درمیانے درمیں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے معانی اور اس پر عمل کا طریق بیان فرمایا نیز باقی ارکان دین پر عمل کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ ۲۷ دسمبر کو دو بجے کے قریب حضور بیت الاقصیٰ میں تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور نے تقریر فرمائی اور گزشتہ روز کی تقریر کی جو عمالت طبع کے باعث حضور مکمل نہ فرما سکے تھے تکمیل فرمائی۔

۲۷ دسمبر کو حضرت حکیم مولانا نور الدین نے ”ضرورۃ الامام“ کے موضوع

پر تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کی صبح صدر انجمن احمدیہ کا عام اجلاس بیت الاقصیٰ میں ہوا۔ جس

میں سالانہ رپورٹ پڑھی گئی اور انجمن کا بجٹ سنا گیا اور مولوی محمد علی صاحب اور

خواجہ کمال الدین صاحب نے تقاریر کیں۔

نماز جمعہ سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے

”شرک اور اس کی بیچ کئی کے موضوع پر تقریر کی جو اتنے بڑے مجمع میں ان کی پہلی

تقریر تھی۔ آپ کے بعد حضرت حکیم مولانا نور الدین نے اپنی تقریر میں حضرت صاحبزادہ

مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جاری کردہ رسالہ ”تشیحہ الاذہان“ کے مقاصد پر روشنی

ڈالی۔ (حیات نور صفحہ ۲۹۵)

بعد نماز جمعہ حضرت مسیح موعود کے فرمانے پر حضرت حکیم مولانا نور الدین

صاحب نے ایک اور تقریر فرمائی جس میں حصول تقویٰ کی طرف خاص توجہ دلائی

بعد نماز جمعہ اجاب کی روانگی شروع ہو گئی اور اگلے دن تھوڑے آدمی رہ گئے
 ۲۹ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر شیخ عبدالرحمان صاحب مدرس نے تقریر کی جس
 کے بعد حضرت حکیم مولانا نور الدین نے اجاب کو تلقین کی کہ وہ تفقہ ف
 الدین حاصل کرنے کے لئے اپنے میں سے ایک ایک آدمی اور اس کا خرچ
 بھیجا کریں تا وہ دین بیکھ کر واپس جائیں اور اپنے اہل شہر کو پیغام حق پہنچائیں۔
 دوران جلسہ بیعت قریباً ہر روز ہوتی رہی۔ بیعت کرنے والوں کی کثرت
 کے باعث کئی پگڑیوں کی مدد سے بیعت کی گئی۔ بعض آدمی درمیان میں کھڑے
 ہو کر حضور کے الفاظ دہراتے اس طرح اجاب بیعت کر سکے۔

مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ
 ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں۔ جو شخص اپنے بھائیوں
 سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا۔“
 تقریر کے بعد حضور نے اجاب سے مصافحہ کیا۔

۲۸ دسمبر کی صبح حضور سیر کو تشریف لے گئے۔ میدان میں ایک جگہ حضور بیٹھ
 گئے۔ اجاب نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ بعض اجاب نے نظیں پڑھیں۔
 نماز ظہر و عصر بیت الاقصیٰ میں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود
 نے تقریر فرمائی اور گزشتہ روز کے مضمون کو مکمل فرمایا۔
 حضور نے فرمایا۔

سوہوال جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ دسمبر کو انجمن "تشیخ الاسلام" کا جلسہ سوا جس میں حضرت صاحبزادہ
 مرزا بشیر الدین محمود احمد، حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت حکیم مولانا نور الدین نے
 تقریریں کیں۔ حضرت حکیم مولانا نور الدین نے واعظ کے مزگی ہونے کے بارے میں
 نہایت لطیف ارشاد فرمائے۔ آپ نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ سب سے
 بڑے واعظ انبیاء کرام اور ان کے بعد خاصانِ خدا ہوتے ہیں۔

۲۶ دسمبر کو حضرت مسیح موعود سیر کے واسطے تشریف لے گئے۔ اور ضلع
 جوق در جوق ساتھ ہوئے۔ بیچوم کی کثرت کے باعث سیر پر جانا مشکل ہو گیا۔
 حضور ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور قریباً دو گھنٹے تک خدام کو مصافحہ
 کا شرف بخشا۔

۲۷ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں خطبہ جمعہ حضرت حکیم مولوی نور الدین
 نے پڑھا۔ نماز ظہر و عصر جمع کی گئی جس کے بعد حضرت مسیح موعود نے خطاب
 فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے سورہ فاتحہ کی لطیف تفسیر بیان کرنے کے بعد
 جماعت کو تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق و مخلوق دونوں کے
 حقوق کی رعایت کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا
 زبان سے اسے وحدہ لا شریک مانا جائے۔ ایسا ہی عملی طور سے
 اسے مانیں اور مخلوق کے ساتھ برابر نہ کیا جاوے۔ اور مخلوق کا
 حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی بغض نہ ہو۔ بیشک خدا کا حق بڑا ہے

"جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہ
 گیا تھا۔ کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہو سکی۔ اس واسطے
 آج پھر میں تقریر کرتا ہوں۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں جس
 قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے
 کون سا آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائے گا۔"
 ان الفاظ کے بعد حضور نے جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی اور قیمتی نصائح
 سے نوازا۔

ایام جلسہ میں ہر روز بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ بیعت کرنے والوں کی
 کی تعداد بعض اوقات اتنی بڑھ جاتی کہ لوگوں کا حضور تک پہنچنا اور معمول کے
 مطابق حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنا ناممکن ہو جاتا۔
 اس لئے پگڑیوں کے ذریعہ بیعت کی جاتی۔

(بدر، ۹ جنوری ۱۹۰۸ء و تاریخ احمدیت جلد سوئم صفحہ ۵۲۱ تا ۵۲۵)

مہانوں کی آمد کا سلسلہ ۱۹ دسمبر سے ۲۷ دسمبر تک جاری رہا۔ اجاب کی
 اس قدر کثرت تھی کہ جمعہ کے روز بیت الاقصیٰ کے علاوہ اردگرد کی دو کاتوں، گھڑوں
 اور ڈاک خانہ کی چھتوں پر کھڑے ہو کر لوگوں نے نماز ادا کی۔ حضرت مسیح موعود کی
 حیات مبارک میں منعقد ہونے والا یہ آخری جلسہ سالانہ تھا۔

(إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

روداد چالیس سالانہ

در عہد مبارک

حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہ

امام بنا ہے اس سے اور تو کچھ ہو گا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے۔ سو خدا کرے کہ یہی ہو کہ میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔“

ستارہ ماہی جلسہ سالانہ

(حیات نور صفحہ ۲۲۲ - ۲۲۵)

۲۸ دسمبر کی صبح جلسہ کی کارروائی انجمن تھیذالاذیان کے جلسہ سے شروع ہوئی سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ”ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں“ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ۲۸ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر جلسہ میں ”محبت الہی“ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے یہ بتایا کہ محبت کیا چیز ہے اور پھر اس کے مختلف مدارج کی تفصیل بیان کی اور فرمایا اصل محبت کا مستحق وہ ہے جو حسن و احسان میں سب سے بڑھ کر ہے اور جس کا حسن کمال اور جس کا احسان بقا رکھتا ہے۔ (حیات نور صفحہ ۲۲۵)

اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے رُوح پر درخطبات کے علاوہ درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

”ہم کس طرح ترقی کر سکتے ہیں“ حضرت مرزا یعقوب بیگ اسٹنٹ سرجن
 ”تہذیب نفس اور اصلاح“ حضرت میر حامد شاہ یا کوٹی
 تفسیر آیت ”آخرین منہم لما“ حضرت ڈاکٹر محمد حسین شاہ
 دلحقوقیہم

”انہ لعلم للساعۃ“ حضرت مولوی محمد حسن امر دہوی
 ”نظامِ توہمی و پردہ کا مسئلہ“ حضرت شیخ یعقوب علی

علاوہ ازیں حضرت مفتی محمد صادق، مولوی صدر الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ چوہدری محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پیش کیا۔

۱۹۰۹ء

۱۹۰۹ء میں ریلوے حکام نے نصف کرایہ کی رعایت دی تھی لیکن دسمبر ۱۹۰۹ء کے جلسہ کے لئے اس رعایت کا حصول ممکن نہ ہو سکا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ مارچ ۱۹۱۰ء کو ایسٹری کی تعطیلات میں کیا جائے۔ (بدر ۹ دسمبر ۱۹۰۹ء)

منعقدہ ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵ دسمبر ۱۹۰۸ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

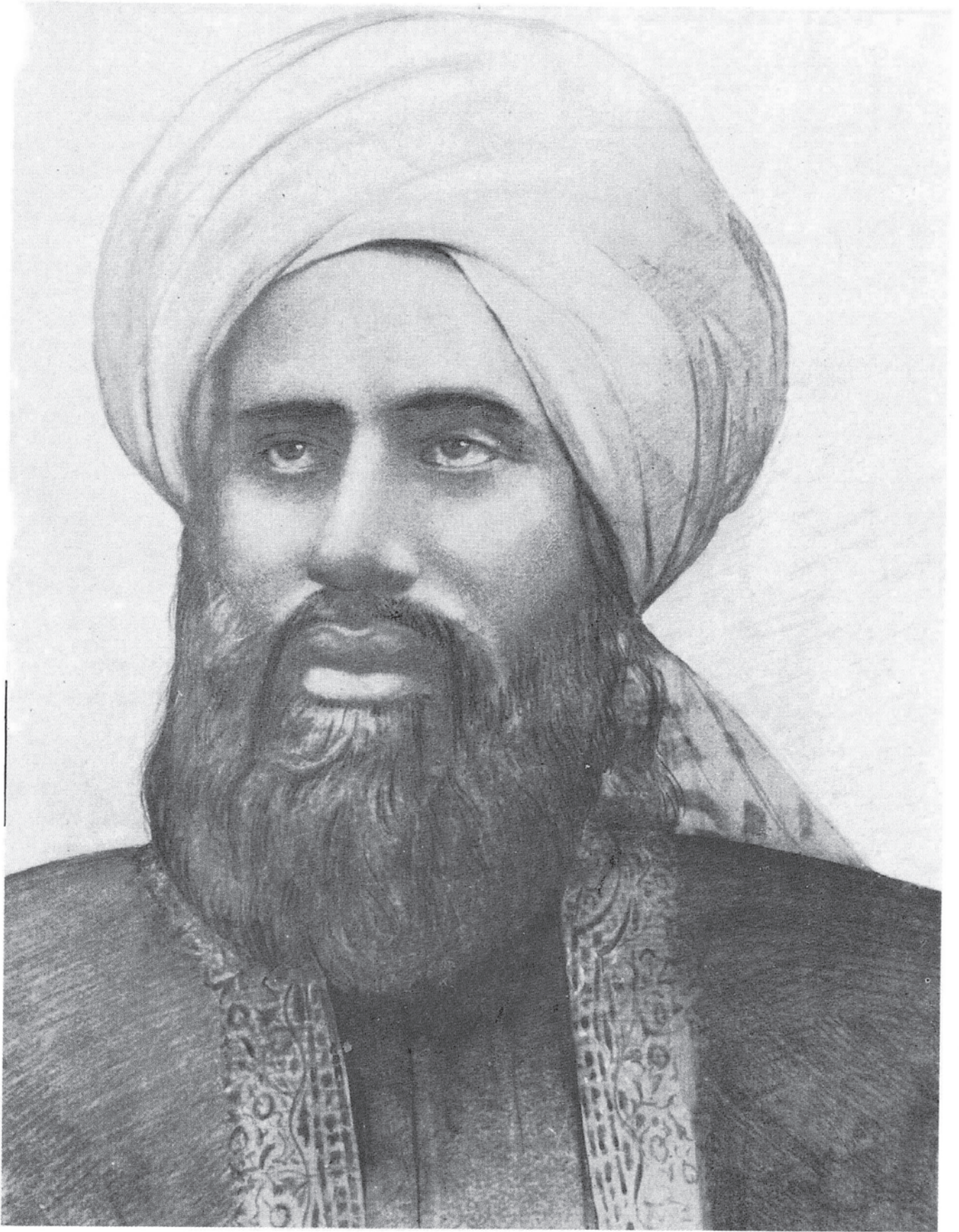
۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صبح موعود و مہدی معہود کے دنات کے بعد خدا تعالیٰ کے سنتِ قدیم کے مطابق ظہور قدرت ثانی نے اجابہ جماعت احمدیہ کے زخمی دلوں کو تقویت دی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین کے ماتھے پر جمع کیا اور مضبوطی سے قائم کر دیا۔ اور ان کے خوف کے حالت کو امن سے بدل دیا۔

شیخ احمدیت کے پرولانے اس سال مجھے جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں جمع ہوئے اور غم و خوشی کے ملے جلے کیفیات کے ساتھ رقت انگیز دعاؤں سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

۲۶ دسمبر کو دوپہر کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا پونے تین گھنٹے کی تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے اپنی زندگی کی ایک تاریخ بیان فرمائی اور بتایا کہ کس طرح ”لا الہ الا اللہ“ سے میری تعلیم شروع ہوئی اور پھر کیوں میں نے اس میں ترقی کی۔ آپ نے دعا، عزم، محنت، قرآن، اجتماع اور اس کے پرکات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اور آخر میں قرآن کریم کی آیت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم و اموالہم کی تفسیر فرماتے ہوئے ایمان اور اس کے ستر شعبوں کو قرآن کریم و حدیث سے بالتفصیل بیان کیا۔

اس تقریر میں حضور نے یہ بھی فرمایا

”کرزن گزٹ ایک اخبار ہے جو دہلی سے نکلتا ہے۔ اس نے جہاں حضرت صاحب کی دنات کا ذکر کیا وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ اب مرزا یوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سرکٹ چکا ہے۔ ایک شخص جوان کا



حضرت حكيم مولوى نورالدين خليفه المسيح الاول نورالله مرقدہ

امٹھارہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ مارچ بروز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیت الاقصیٰ میں رقت آمیز خطبہ جمعہ ارکٹ دفرمایا۔

کثرتِ مخلوق کے باعث چونکہ حضور کی آواز دور تک نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے آپ نے چار افراد کو مقرر کیا کہ وہ آپ کے الفاظ دہراتے جائیں اس طرح سب لوگوں تک آواز پہنچائی گئی سلسلہ احمدیہ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حجب ایسا انتظام کرنا پڑا۔ احباب کی کثرت کے باعث بیت الاقصیٰ ساری بھر گئی تھی لوگوں کو گھروں کی چھتوں اور گلی کوچوں میں کپڑے بچھا کر نماز ادا کرنی پڑی۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضرت میر ناصر نواب نے اپنا مضمون سنایا جس میں ہمیشہ در احباب کو تلقین کی گئی تھی کہ وہ اپنی کمزوریوں کو رفع کر کے سچائی و دیانت اختیار کریں۔ آپ کی تقریر کے بعد طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اس کے بعد بورڈنگ ہاؤس کے ایک کمرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی صدارت میں احمدیہ کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف جماعتوں کے صدر اور سیکریٹری شامل ہوئے۔

دوسرے دن ۲۶ مارچ کو حضرت میر محمد شاہ صاحب نے نظم پڑھی جس کے بعد جلسہ سالانہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے علم لدنی کے قواعد پر حقائق و معارف کا ایک دریا بہا دیا۔

۲۷ مارچ کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تازہ نظم سنائی گئی پھر حضرت صاحبزادہ صاحب نے چند آیات قرآنیہ کی لطیف پیرایہ میں تشریح فرمائی آپ کی تقریر کے بعد انجمن "تشیخہ الادیان" کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔

اس جلسہ میں کثیر جماعت حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئی۔

(حیات نور صفحہ ۲۴۶ - ۲۴۷)

۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول قادیان میں حضرت نواب محمد علی خان کی کوٹھی سے واپس تشریف لاتے ہوئے گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کی پیشانی پر شدید چوٹ آئی۔ اس وجہ سے حضور کی طبیعت ایک لمبا عرصہ ناساز رہی جلسہ کے ایام تک زخم پوری طرح مندمل نہیں ہوا تھا۔ حضور کی علالت طبع کے باوجود اس سال جلسہ اپنی مقررہ تاریخوں پر منعقد ہوا۔

انیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

علامت طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس جلسہ سے دو دفعہ خطاب فرمایا۔ ۲۵ دسمبر کو حضور نے بعد نماز ظہر "لا الہ الا اللہ کے فقرہ پر تقریر فرمائی ۲۶ دسمبر کو صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے خطاب فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک حضرت مولوی محمد احسن امروہی نے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے "خریبہ دعا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔

"ادعو فی استجب لکم" یہ ایک ہتھیار ہے اور بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلنے والا کمزور ہوتا ہے اسلئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے وہ ہتھیار دعا کا ہے جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ سہاری جماعت کو چاہیے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں اور نہ تنکیں میں ایسا بچار ہوں کہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے یہ میری آخری وصیت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو ہتھیاری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر عذاب آ جاتا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح کی دونوں تقاریر مدرسہ احمدیہ کے پرلے بورڈنگ کے صحن میں ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو ہی بعد نماز مغرب حضور نے تمام احمدیہ انجمنوں کے عہدیداران و کارکنان سے خطاب فرمایا اور ان کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ (حیات نور صفحہ ۲۷۸ تا ۲۸۶)

(ضروری نوٹ)

شرکائے جلسہ کی تعداد کے ساتھ اگر اُس وقت کے سفر کی صعوبتوں کا اندازہ بھی ہو تو زیادہ از یاد ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ قادیان میں جب تک ریل گاڑی نہیں آئی تھی (یعنی ۱۹۰۷ء تک) بلالہ سے قادیان پہنچنے کا یہ انتظام تھا کہ اس زمانہ میں پرانی قسم کے کیتے چلا کرتے تھے۔ مالدار اور درمیانی قسم کے لوگ

حضرت مولانا غلام رسول راجپتی، حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی
شیخ غلام احمد (سنے ایمان لانے والے) شیخ عبدالقدوس (سنے ایمان لانے والے) اور
مدرسہ احمدیہ کے چند طلباء نے بھی جلسہ میں تقاریب کی ہیں۔

۲۱ اکیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۱۲ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ۲۵ دسمبر کو بعد نماز ظہر حاضرین جلسہ سے
خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا

”جب کسی آدمی کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھتا جاتا ہے تو حضرت جبریل علیہ
السلام کو حکم ہوتا ہے کہ اس سے تعلق پیدا کرو۔ اس طرح جبریلی رنگ کی مخلوق سے
تعلق اور قبولیت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اب وہ قصہ ایک کہانی کی طرح ہو گیا۔ یہ طفا
مت کرو۔ بڑی شیخ اور فخر کے لئے نہیں تحدیث نعمت کے لئے کہتا ہوں کہ میں نے
خود ایسے فرشتوں کو دیکھا ہے اور انہوں نے ایسی مدد کی ہے کہ عقل ذکر، وہم میں
نہیں آسکتی اور انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ دیکھو ہم کس طرح اس معلط میں بہتاری
مدد کرتے ہیں۔“

پھر آپ نے کو ذومع الصادقین کی تشریح کرتے ہوئے صحابہ کرام حضرت محمدؐ
کی کامیابیوں کا تذکرہ فرمایا اور احباب کو تلقین کی کدلا تسموتن الا وانتم
مسلمون فرمانبردار ہو کر مروا ایسا ہی واعظ صومجیل اللہ جیبعا ولا
تفسرفو پڑھ کر باہمی محبت و الفت اور اتفاق و اتحاد پر زور دیا اور باہمی دشمنی
اور عداوت اور تفرقہ کو چھوڑنے کی نصیحت کی۔

(حیات نور صفحہ ۵۸۷)

۲۶ دسمبر کو حضور نے گزشتہ روز کی تقریر کا مضمون مکمل فرمایا۔

۲۷ دسمبر بروز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیت النور قادیان میں
خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سورۃ والعصر کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے احباب
جماعت کو نصائح فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقاریب کے علاوہ جلسہ میں درج تقاریب ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی کا
اصل مقصد اور جماعت کے فرائض کا
حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ

ان پر سوار ہو کر قادیان پہنچا کرتے تھے اور غراب یہ تقریباً گیارہ میل کا فاصلہ
پیدل طے کر کے دیار حبیب میں پہنچ جاتے تھے حلیہ لانا پر چونکہ آنے والوں
کی کثرت ہوا کرتی تھی اس لئے مرکز سلسلہ کی طرف سے جو ناظم استقبال مقرر
ہوا کرتے تھے وہ مع اپنے معاونین کے بمالہ پہنچ جایا کرتے تھے اور تمام ہمانوں
کے بستروں اور ضروری سامان اور چٹیں چسپاں کر کے اپنے انتظام کے ماتحت چھکروں
پر لاد کر قادیان پہنچاتے تھے راستہ میں سردی کا موسم ہونے کی وجہ سے جبکہ
اگ جلانے کا بھی انتظام ہوا کرتا تھا۔ تاکہ لوگ اگ تاپ کر سردی کی شدت
سے بچ سکیں چونکہ آنے والوں کی بہت کثرت ہوا کرتی تھی اس لئے اس سڑک پر
جو بمالہ سے قادیان کو جاتی ہے عموماً گڑھے پڑے ہوتے تھے۔ یہ مختصر حالات اس
لئے ذکر کر دیئے گئے ہیں تا آنے والی نسلوں کو یہ معلوم ہو کہ ان کے بزرگ کس قدر زکا
برداشت کر کے اپنے امام کی ملاقات کے لئے مرکز سلسلہ جایا کرتے تھے۔

(حیات نور صفحہ ۲۷۷)

۲۰ بیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ارادہ ۱۹۱۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر کوئی
خاص تقریر کرنے کا نہ تھا۔ آپ کا منشا یہ تھا کہ ہر روز درس دیتے ہی ہیں اسی میں وسعت
کر لیں گے۔ مگر ایک دوست کی تحریک پر حضور نے ۲۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر ارٹھائی
گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے ”تاریخ ہندوستان“ کے مسئلہ کی حقیقت
علم حدیث کی ضرورت وغیرہ مسائل بیان کرنے کے بعد جماعت کو تقویٰ باہم اتحاد
و اتفاق اور تفرقہ سے بچنے اور یکمی اور فضول بحثوں کو چھوڑ دینے کی نصیحت فرمائی۔
یہ خلاف کی ضرورت و اہمیت واضح فرمائی۔

خلاصہ تقریر از (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۴۱۱، ۴۱۲)

دوران جلسہ روزانہ درس القرآن کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خطاب کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل

تقاریب ہوئیں۔

مدارج تقویٰ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد

قرآن شریف کی خوبیاں حضرت چوہدری فتح محمد

صداقت حضرت مسیح موعود حضرت مولوی محمد احسن امرہوی

حضرت مولوی محمد احسن امرہوی

ان کے چہروں سے وہ محبت اور خلوص ٹپک رہا تھا جو زبان حال اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک پداثر سے محفوظ و مصنون ہے۔

(حیات نور صفحہ ۶۷۸)

حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول نے ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء

بروز جمعۃ المبارک قادیان میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون
حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور جماعت کا کاروان ایک نئے عزم اور استقلال سے خدائے تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتا ہوا خدا کی راہوں پر رواں دواں ہوا۔

روادِ چالیس سالانہ در عہد مبارک

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور الدین قادری

پر چلنے سے جماعت کمال ترقی پر پہنچ سکتی ہے مثلاً سیاست سے کنارہ کشی، رشتہ نائے میں کھوئی تلاش، گناہ باجماعت ذرکہ کی ادائیگی، حفاظت موانع حضرت مسیح موعودؑ با ترجمہ قرآن کریم وغیرہ

تیس سالانہ جلسہ سالانہ

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی تقریر میں آیت الکرسی کی تفسیر بیان فرمائی، حضرت خلیفۃ المسیح کی یہ تمام تقریریں ”برکاتِ خلافت“ کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

منعقدہ ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۴ء

بمقام بیت النور قادیان

اس جلسہ کے متعلق اخبار ”الفضل“ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کی اشاعت میں بعنوان ”خلافتِ ثانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ“ رقم طراز ہے۔
”نور الدین اعظم کی وفات کے بعد ہمارا پہلا جلسہ سالانہ اپنے معمول کے مطابق ہوا۔ مگر خدا کے فرشتوں نے اس کو غیر معمولی طور پر کامیاب بنا دیا۔ عدو نے چاہا کہ قادیان کی رونق کو کم کرے اور خلافتِ محمود کی عظمت کو نقصان پہنچائے لیکن خدا نے چاہا کہ اس کے منصوبوں کو پوند خاک کرے اور خلیفۃ المسیح الاول کے الفاظ ”خلیفہ خدا بنا ہے“ اپنے جلال کے ساتھ پوسے ہوں چنانچہ زمینی اسباب پر بھروسہ رکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ ان کی مخالفانہ کوششیں کچھ کام نہ آئیں اور باوجود ایم جلسہ کی زیادتی اور قادیان کے سفر کی صعوبت کے رے احمد پرتو قربان ہوئے وائے زاریں پروانہ وار دیارِ حبیب پہنچے۔ . . .“

حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۵ دسمبر کو بیت النور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے بعد جلسہ کا پردگرم شروع ہوا۔

۲۷ دسمبر کی صبح کو حضور نے اپنی پہلی تقریر میں مسئلہ خلافت سے متعلق بعض اہم آسمانی شہادتیں بیان فرمائیں۔

۲۷ دسمبر کو ہی اپنی دوسری تقریر میں اصحاب جماعت کو نصائح فرمائیں جن

جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے فضل	حضرت منشی فرزند علی
تبلیغ کی اہمیت اور طریقے	حضرت مہر محمد خان
باہمی اتحاد اور ایک امام کی اطاعت	حضرت منشی غلام نبی صاحب
نظام جماعت کی اہمیت	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
سیرت النبیؐ کے آئینہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت	حضرت مولانا سرور شاہ
مسئلہ نبوت و کفر	حضرت حکیم غیبی احمد
خدا کی ہستی کا ثبوت حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ	حضرت حافظ روشن علی
مسئلہ خلافت	حضرت مفتی محمد صادق
عہد خلافتِ ثانیہ کے کام	حضرت مولانا محمد حسن امر دہی (مضمون پڑھ کر سنایا گیا)
منکران خلافت کی سات نسبتیں	میاں عیدالحی صاحب
اصحاب السبت سے	
مذہب کی اغراض	

اس موقع پر مشہور فلسفی شاعر ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کے نوجوان فرزند آفتاب احمد نے اپنا مضمون سنایا جس میں جماعت احمدیہ کو خدا کی پاک جماعت مان کر مرکز سے قطع



حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ

تعلق کرنے والوں پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔

۲۷ دسمبر کو بعد نماز عشاء احمدیہ کانفرنس ہوئی جس میں انجمنوں کے پریزیڈنٹ اور سیکرٹری اور اخبارات کے قائم مقام موجود تھے۔ ایکس میں بجٹ پیش ہوا۔ اور اس کی رسمی منظوری دی گئی۔

۲۸ دسمبر کی شب انجمن انصار اللہ کا اجلاس ہوا۔

چوبیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء

بمقام تعلیم الاسلام کالج قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء جماعت احمدیہ کے لئے اس لحاظ سے مزید خوشیوں کا سامان لایا کہ احباب جماعت اور زائرین جلسہ کی بہت بڑی تعداد قادیان کی رونق بخانی سکون خلافت نے اپنی آنکھوں سے جماعت احمدیہ مبائعین کی روشن اور نمایاں فتح دیکھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس جلسہ میں چار دفعہ خطاب فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی تقریر ۲۶ دسمبر کو دوسری ۲۷ دسمبر کی صبح تیسری ۲۸ دسمبر کو بعد دانگی نماز ظہر و عصر اور چوتھی تقریر ۲۸ دسمبر بعد دوپہر اختتامی اجلاس میں ہوئی۔

اپنے نذر و میاہات کی بجائے عجز و انکسار سے خدا کی حمد کے گیت گائے اور جماعت کو متنبہ کیا کہ کس طرح عظیم فتوحات اور فوج در فوج جماعت میں غیروں کی شمولیت نبی ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہے۔ جماعت کو کثرت سے مرہبان اور معین تیار کرنے ہوں گے۔

سورۃ نصر کی لطیف تشریح و تفسیر کے ساتھ دین حق کے دوران دل میں پیش آنے والے خطرات کا شرح لیسط کے ساتھ ذکر فرمایا۔ کچھ ابدلئے اسلام کے دردناک حالات کا اثر کچھ بیان کرنے والے کے دل کا سوز اور لحن کا گداز تہرا رہا کے مجمع پر ایک وجد اور رقت کا عالم طاری ہوا۔

الفضل کے رپورٹ نے لکھا ہے

”ہزاروں کا مجمع ہلک ہلک کر رہا تھا اور فرس زمین کی گریہ زاری سرکش کے لنگرے ہلا رہی تھی۔“ (سوانح فضل عمر)

حضور نے ان تقاریر میں ”اسمہ احمد“ اور ”مسئلہ نبوت“ پر بڑی تفصیل سے کلام فرمایا۔ اور کتب معتبرہ کی رو سے عبد اللہ بن سبا کے فتنہ کی پوری تاریخ بیان فرمائی اور جماعت کے دوستوں کو نصیحت فرمائی کہ

”آپ لوگ ان باتوں کو سمجھ کر ہوشیار ہو جائیں اور تیار رہیں فتنے ہوں گے اور بڑے سخت ہوں گے۔ ان کو دور کرنا تمہارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور تمہارے ساتھ ہو۔ اور میری بھی مدد کرے اور مجھ سے بعد آنے والے تعلقوں کی بھی کرے۔ اور خاص

جلسہ خواتین

اس سے قبل کچھ عورتیں جلسہ لانہ پر حاضر ہوئیں لیکن خواتین کے جلسہ سننے کے لئے کوئی باقاعدہ انتظام نہ ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت کے پہلے ہی سال خواتین کا باقاعدہ جلسہ منعقد ہوا۔ گو اس جلسہ کا پرگرام کافی مشہور نہ ہو سکا تھا۔ پھر بھی جلسہ میں ۴۰۰ کے قریب خواتین شریک ہوئیں۔

۲۹ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے صحابیات کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے احمدی خواتین کو بھی بڑے کام کرنے کی ترغیب دلائی۔

حضور کے خطاب کے علاوہ خواتین کے جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

خلافت کی ضرورت حضرت والدہ صاحبہ میاں عبدالحی صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

تعلیم نسواں اور ترغیب تعلیم حضرت امتداد الحی (بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاول) خلافت غلام فاطمہ صاحبہ اہلبہ مکرم کرم الہی صاحبہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات غلام فاطمہ صاحبہ محترمہ اہلبہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحق

احکام اسلام محترمہ اہلبہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی رسومات زنانہ کی غلطیاں محترمہ اہلبہ صاحبہ شیخ غلام احمد صاحب

محترمہ استانی باجوہ صاحبہ نے ایک مضمون پڑھا حضرت حافظ مولانا غلام رسول سے وزیر آبادی اور حضرت مولانا غلام رسول

راجپکی نے خواتین سے وعظ فرمایا نیز ماسٹر ماموں خان صاحب نے تقریر کی۔ ۲۹ دسمبر کو خواتین میں حضور کی تقریر کے بعد بیعت ہوئی۔ ۱۰۰ سے زائد خواتین نے بیعت کی۔

طور پر کرے۔ کیونکہ ان کی مشکلات مجھ سے بڑھ کر اور بہت زیادہ ہوں گی۔ دوست کم ہوں گے اور دشمن زیادہ“
حضور کی یہ تقاریر انوارِ خلافت کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

تعداد جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان آئی۔
اس سال حضور کے ارشاد کے مطابق تعلیم الاسلام کالج کے سینٹرل ہال کی گیلریاں احمدی مستورات کے واسطے مخصوص کر دی گئی تھیں اور پردہ کا پورا بندہ لیت کر دیا گیا تاکہ مستورات اور اُندہ نسل کی ماؤں کو بھی تقریریں سننے کا موقع مل سکے۔

پچیس واں جلسہ سالانہ

مشغذہ ۲۴، ۲۸ دسمبر ۱۹۱۴ء

بمقام بیت التور قادیان

۲۴ دسمبر کی صبح پہلی تقریر میں حضور نے وقتی حالات کے مطابق متنفرق امور پر پر روشنی ڈالی۔

۲۴ دسمبر کی دوپہر دوسری تقریر میں حضور نے جماعت کو اس کے قرآنوں اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ مدعیان اسلام کن غلط عقائد میں گرفتار ہیں اور بہت سی باتیں قابل اصلاح ہیں اور جماعت کا فرض بنتا ہے کہ ان کی اصلاح کریں۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے تیسری تقریر ”ذکر الہی“ کے عنوان پر فرمائی۔ اس تقریر کو نصوص اسلام کا بہترین خلاصہ اور عطر کہا جاسکتا ہے اس میں ذکر کی اہمیت اس کی اقسام اس کے آداب و اوقات بتانے کے علاوہ تہجد کے لئے اٹھنے کے تہرہ طریق اور نماز میں توجہ قائم رکھنے کے بائیس ایسے عملی طریق بتائے کہ سننے والے وجد میں آگئے۔

دوران تقریر ایک غیر احمدی صوفی صاحب نے رقم بھیجا کہ آپ کیا غضب کر رہے ہیں۔ اس قسم کا ایک ایک نکتہ صوفیائے کرام دس دس سال خدمت لے کر تیا کرتے تھے۔ آپ ایک ہی مجلس میں سب رازوں سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔

حضور کی یہ تقریر پانچ گھنٹے تک جاری رہی۔ حاضرین ایک قدرتی کشش سے مسرور دل جمعی سے تقریر سننے لگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تیئیسویں تقریر ”ذکر الہی“ کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اختلاف مابین احمدیان وغیر احمدیان حضرت حافظ روشن علی
اختلاف اندرونی حضرت میر محمد اسحاق

اس جلسہ میں حضور نے جماعت کو قرآنِ کریم کے پہلے پارہ کا انگریزی ترجمہ شائع ہونے کی خوشخبری دی۔ ترجمہ کی جلد دست مبارک میں پکڑ کر آپ نے فرمایا۔
”جب محبت کرنے والے اور محبوب لوگ دیر کے بعد ملتے ہیں تو ان کو تحفہ دیا جاتا ہے میں جماعت کو اس جلسہ پر یہ تحفہ پیش کرتا ہوں جس سے زیادہ ہمیش قیمت اور کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا۔“

جلسہ کے لئے احباب چونکہ بکثرت ۲۵ دسمبر ہی کو تشریف لائے تھے اس لئے حضور کے ایما پر ۲۵ کو ہی جلسہ شروع کر دیا گیا اور ۲۵ تاریخ کو کارروائی حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کی تقریر سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مدرسہ احمدیہ اور مبلغین کالج کے متعدد طلباء نے جدا جدا عنوانوں پر تقاریر کیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی چند تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے
احمدی جماعت کا نصب العین کیا حضرت مولوی سید سرور شاہ ہونا چاہیے۔

ام المائتہ شیخ عبدالرحمان قاضی

ہم احمدی کیوں بنے حضرت حافظ روشن علی

اختلاف سلسلہ حضرت میر محمد اسحاق

اصحاب الغیب حضرت مولوی غلام رسول راجپوری

اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ سنائی گئی۔

دوران جلسہ درس قرآن مجید مردوں اور عورتوں دونوں میں ہوتا رہا۔

جلسہ سالانہ خواتین

جلسہ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا جس کا آخری حصہ یہ تھا:

”جس طرح پچھلے سال عورتوں کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا اس سال بھی انتظام کیا گیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس سال ایسا انتظام کر دیا جائے کہ مردوں کے جلسہ میں ہی عورتوں کے لئے ایک علیحدہ پردہ دار جگہ بنا دی جائے تاکہ وہ بھی لیکچر سن لیں۔ اس سے ان کو پہلے سے زیادہ لیکچر سننے کا موقع مل جائے گا اور وہ جماعت کی سالانہ ترقی کی رپورٹ بھی سن سکیں گی۔“

حضور کے اس اعلان کے نتیجہ میں پہلے کے مقابلہ میں عورتوں کی ایک بڑی

سیرت حضرت سیدنا موعود

حضرت مفتی محمد صادق

رپورٹ ترقی (دین حق - ناقل)

حضرت چوہدری فتح محمد سیال

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ

حضرت نواب محمد علی خان

حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت سید محمد سرور شاہ نے اپنے سفر پنجاب اور

غیر مبائلین سے مباحث کے حالات منسلکے۔

۲۹ دسمبر کو لوگ جانے شروع ہو گئے۔ تاہم بیت الاقصیٰ میں بھاری مجمع

تھا جن کے سامنے حضرت چوہدری فتح محمد سیال نے تبلیغ ولایت کے موضوع پر لیکچر دیا۔

حضرت مفتی محمد صادق نے صداقت حضرت سید موعود... پر تقریر فرمائی اور بعد نماز

جمعہ حضرت مولوی غلام رسول راجپکی نے تقریر فرمائی۔

تینوں دن جلسہ بیت النور کے وسیع صحن میں ہوئے جو باوجود چاروں طرف

دس دس فٹ زمین شامل کر کے گیلدیاں بنانے کے تنگ ثابت ہوا تنگی کو

محسوس کر کے حضور کے فرمانے پر سیرٹھی لگا دی گئی تاچھت پر لوگ بیٹھ سکیں پھر بھی

یہ انتظام ابوبہ عثمانی کے لئے ناکافی ثابت ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کے لئے اعلان کیا گیا کہ جیسا کہ انتظام

چلا آتا ہے اس سال بھی مستورات حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے

کے گھر ٹھہرائی جائیں گی۔ تاکہ مستورات کو اجتماعی فوائد کے علاوہ حضرت اماں جان اور

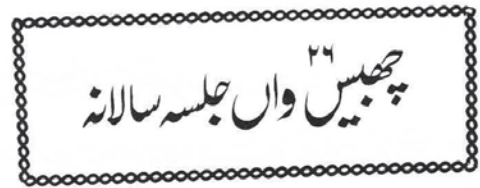
حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اہل خانہ کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے کا بھی موقع

حاصل رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۹ دسمبر کو خواتین سے خطاب فرمایا

ایک تقریر ۲۶ دسمبر کو پنجابی میں ہوئی۔

حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی کا وعظ بھی خواتین میں ہوا۔



منعقدہ ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۶ء

بمقام بیت النور قادیان

جلسہ کی کارروائی کا آغاز ۲۵ دسمبر بعد نماز ظہر ہوا۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے خطاب میں جماعت کو نصائح

فرمائی اور دین کے علم کے حصول کے آٹھ طریق بتائے۔

۲۸ دسمبر کی تقریر میں حضور نے الہام، کشف، رویا، اور خواب کے فلسفہ پر
بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اور الہام خصوصاً مامورین من اللہ کے الہام کی
علامات بیان فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقریر "حقیقۃ الرویا" کے نام سے
کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

۲۸ دسمبر بروز جمعہ حضور نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا جس میں آپ نے
اجاب جماعت کو خاص طور پر دعاؤں کی تلقین فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ان تقریر کے علاوہ جلسہ میں ہونے والی تقریر کی
تفصیل کچھ یوں ہے۔

دین حق (ناقل) پر اعتراضات کے جواب

شیخ عبدالرحمان مولوی فاضل

حضرت حافظ روشن علی

حضرت میر محمد اسحاق

حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

مسائل مختلفہ مابین احمدیان وغیر احمدیان

مسائل مختلفہ مابین احمدی جماعت وغیر انجماعت

غیر مبائلین کے بعض اعتراضات کے

جوابات

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ

رپورٹ ترقی (دین حق - ناقل)

غیر مبائلین اور غیر احمدیوں کے اعتراضات

کے جوابات

صداقت سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

حضرت چوہدری فتح محمد سیال

حضرت مولوی غلام رسول وزیر آبادی

حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہونے پر حضرت سیدہ امہ الحی
نے پدلیقہ "الفضل" مستورات کو توجہ دلائی کہ

"کوشش کی جائے گی کہ مستورات کے جلسہ کا خاص انتظام کیا جائے اور مضامین

اور تقریریں وغیرہ کا باقاعدہ پروگرام بنایا جائے۔ اس لئے مستورات زیادہ سے زیادہ شامل

ہونے کی کوشش کریں اور مضامین استثنائی سینیٹہ النساء صاحبہ کے نام بھجوادیں۔

مستورات کی تقریروں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی دو تقریریں فرمائیں۔

سلسلہ کے ٹریچر میں اس جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ نہیں ملتی صرف مندرجہ

ذیل مختصر سی رپورٹ شائع ہوئی۔

"اس دفعہ مستورات بھی پہلے کی نسبت زیادہ آئی تھیں۔ اور ان کا جلسہ بہت عمدہ

اور باقاعدگی کے ساتھ ہوا۔"

یہ خواتین کا پہلا جلسہ تھا جس کا انگ طور پر انتظام کیا گیا۔

ستائیسواں جلسہ

منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۱۹ء

بیت النور قادیان

پروگرام کے مطابق جلسہ کا آغاز بعد دوپہر ہوتا تھا لیکن اجتماع کثیر کا ذوق شوق دیکھ کر صبح کو بیت الانقضیٰ میں ایک اجلاس کیا گیا جس میں مولوی محمد محفوظ الحق صاحب نے اپنے قبول احمدیت کے بارے میں تقریر کی۔

جلسہ کی باضابطہ کارروائی نمازِ ظہر کے بعد شروع ہوئی اس جلسہ کی صدارت حضرت عبداللہ الدین نے کی (الفضل مارچ ۱۹۱۹ء)

ایام جلسہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار ہو گئے تھے جس کا اثر باقی تھا۔ مشتاق زبیرات ہمانان جلسہ کی خاطر آپ نے اپنی بیماری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جلسہ میں تقاریر فرمائیں۔ حسب معمول پہلی تقریر کا موضوع علمی تھا ”عرفانِ الہی“ کے موضوع پر کی جانے والی اس تقریر میں آپ نے ہر قسم کی علمی استعداد رکھنے والوں کے سامنے ان کو سمجھانے والے طریق پر حصولِ قربِ الہی کے ذرائع بیان فرمائے۔

(سوانح فضل عمر ص ۲۳۹)

اس تقریر کی فصاحت و بلاغت نے اپنے بیگانے سب کو حیرت زدہ کر دیا حضور کی ان تقاریر کے بارہ میں آریہ سماج کے مشہور اخبار ”پراکاش“ کی رائے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

”جلسہ میں خاص کشش کا باعث میرزا محمود احمد صاحب کے

لیکچر تھے ہمیں احمدی دوستوں کی عقیدت اور بردباری کی تعریف کرنی چاہیے کہ میرزا صاحب کے لیکچر پانچ گھنٹے تک ہوتے رہے اور وہ سنتے رہے آریہ سماج کے اندر بڑے سے بڑے دباکتند لیکچرار بھی یہ ہمت نہیں رکھتا کہ حاضرین کو پانچ گھنٹوں تک بٹھائے کہ یہاں تو لوگ ایک گھنٹہ میں اکتانے لگ جاتے ہیں ہم اپنے احمدی دوستوں کو ان کے جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔“

(سوانح فضل عمر ص ۲۴۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقریر ”عرفانِ الہی“ کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

دوسرے دن کی تقریر میں حضور نے پہلے مختلف نظارتوں اور ان کے کاموں کا ذکر کیا پھر اہل پیغام کی سازشوں اور ان کو ڈیٹے جانے والے چیلنجوں کا ذکر کیا ساتھ ہی جماعت کو اپنا پیغام عام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کی ان بصیرت افروز تقریروں کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود کے معجزات اور نشانات حضرت حکیم خلیل احمد مونگیری

صدقت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین

حضرت مولانا شیر علی نے جو محکمہ جات نظارت کے ناظم اعلیٰ تھے ان محکموں کے قیام کے باعث اور ضروریات کا ذکر کیا۔ اور مختلف نظارتوں کی رپورٹس

پیش کی گئیں۔

جمع قرآن حضرت چوہدری فتح محمد سیال

حضرت مسیح نے مسلمانوں پر کیا احسانات حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

کئے۔

مسئلہ نبوت حضرت حافظ روشن علی

حضرت حافظ روشن علی کی تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک غیر مبائعین کی

درخواست پر ان کے مقرر میر مدثر شاہ صاحب کو حافظ صاحب کے دلائل کو

توڑنے کی اجازت دی گئی مگر مدثر شاہ صاحب نے حافظ صاحب کے دلائل کو

چھوڑا بھی نہیں اور کچھ اور بھی تقریر شروع کر دی۔ ہر شخص پر ان کے بیان کی نامعقوبت

ظاہر ہو رہی تھی۔ ان کی تقریر کے بعد صدر مجلس حضرت میر محمد اسحاق نے مدثر شاہ کی

باتوں کی وہ دھیماں اٹھائیں کہ وہ اپنی ندامت کو برداشت نہ کرتے ہوئے جلسہ لازماً

سے اٹھ کر چلے گئے۔

جلسہ کے آخری اجلاس میں حضور نے چند نکاتوں کا اعلان فرمایا۔ اور پھر

اختتامی تقریر فرمائی۔

جلسہ لازماً مستورات

مستورات اس دفعہ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں آئی تھیں۔ جن کا بیت الانقضیٰ میں ایک جلسہ ہوتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔

نیز حضرت حافظ روشن علی، حافظ غلام رسول وزیر آبادی، حضرت مولوی

غلام رسول راجپکی اور حضرت مولوی الہیسم نے بھی مستورات کے جلسہ میں تقاریر کیں۔

اٹھائیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۹ء

بمقام بیت النور قادیان

اس جلسہ میں عرب، مارٹیس، سیلون، اڑیسہ، بنگال، بہار، کلکتہ، بمبئی اور ہندوستان بھر کی دیگر جماعتوں سے سات ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی تقریر "تقدیر الہی" کے موضوع پر تھی جسٹہ قضا و قدر کی اہمیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بیان کرنے کے بعد آپ نے اس موضوع پر عالمانہ اظہار خیال فرمایا کہ مسئلہ تقدیر پر ایمان اور وجود باری تعالیٰ پر ایمان لانا لازم و ملزوم ہے۔ پھر وحدت الوجود کے عقیدے کی غلطیاں بیان کرتے ہوئے چھ قرآنی آیات سے نہایت لطیف اور محسوس دلائل پیش فرما کر اس عقیدے کا رد فرمایا۔ تقدیر خاص کو آپ نے دو حصوں میں منقسم فرمایا ایک ایسی تقدیر خاص جس کے سبب اسباب بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ایک ایسی تقدیر خاص جس کے سبب اسباب ظاہری نہیں ہوتے یا اس کے سے موجود ہی نہیں ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقریر تقدیر الہی کے مسئلہ پر ہر پہلو سے احاطہ کرتی تھی۔ تقدیر کے ضمن میں آپ نے سات روحانی مقامات کا ذکر بھی فرمایا جو تقدیر الہی کے مسئلہ کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اس کے نقصانے پورا کرنے کے نتیجہ میں انسان کو مل سکتے ہیں گویا کہ روحانی ترقیات کے ساتھ آسمان ہیں جن کی رفعتوں پر سب سے اوپر ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتے ہیں۔ روحانیت کے خزانوں سے بھر لو یہ تقریر "تقدیر الہی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۷ دسمبر کو جلسہ پائش کی وجہ سے تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ہال میں کیا گیا مگر اس میں حاضرین کا مشکل ایک تہائی حصہ سما سکا تھا۔ نماز تہر و عصر کے بعد حضور ہال میں تشریف لائے مگر جگہ ناکافی دیکھ کر گھر سے ہوئے بادلوں کے باوجود بیت النور ہی میں تقریر فرمائی۔ تقریر کے شروع ہی میں ہلکی پائش شروع ہو گئی۔ حضور پر چھتری تانی گئی لیکن حضور نے یہ کہہ کر روک دیا کہ "اس میں بھی خدا کی حکمت ہے۔" آخر پائش ختم گئی اور مطلع صاف ہو گیا۔ حضور نے اس تقریر میں انتظامی امور پر خطاب فرمانے کے علاوہ بعض علمی مسائل پر بھی روشنی ڈالی خصوصاً مہجود اور عبد کے تعلقات، روح کے خدا سے عہد اور جنت کی حقیقت پر نہایت لطیف بحث فرمائی۔ حضور کی یہ تقریر پانچ گھنٹے جاری رہی اور احباب نے ہمہ تن گوش ہو کر سنی۔

(ریلووآف ریلیجنز فروری ۱۹۱۹ء)

۲۸ دسمبر کو صیغہ جات نظارت و صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹس سنائی گئیں۔

۲۹ دسمبر کو حضور نے نکاحوں کے اعلان سے پہلے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مسٹر گرچند برٹراٹھ لائے حضور کی اجازت سے مختصر تقریر کی۔ دوسرے اجلاس میں محترم قاضی عبداللہ صاحب نے "تبلیغ دلائل" کے عنوان پر تقریر کی حکیم خلیل احمد نے "حضرت مسیح موعود کے کارناموں" کے متعلق تقریر کی۔

حضور نے بیعت کرنے والوں کو مخاطب کر کے ایک مختصر تقریر کی اور بیعت کے بعد دعا کر دئی۔ اس کے بعد اپنی ۲۸ دسمبر کی تقریر کا خلاصہ پنجابی زبان میں بیان فرمایا اور اسی کے بعد اسی مسئلہ پر اپنی بقیہ تقریر کی۔

جلسہ میں ہونے والی چند اہم تقاریر درج ذیل ہیں۔

پیشگوئی اور اس کی حقیقت حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
مداقت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی
مبائعین اور غیر مبائعین میں محاکمہ شیخ عبدالرحمان فاضل

(الفضل ۸ تا ۱۲ جنوری ۱۹۲۰ء)

حضرت سلیم عبداللہ الدین بیان کرتے ہیں:

"ایام جلسہ سے تین چار دن پہلے سے ہونے والی بارش کی وجہ سے جالہ سے قادیان کا گیارہ میل کا سفر انتہائی مشکل سے طے ہوا۔ بڑے بڑے امر اور مرد اور عورتیں چھوٹے چھوٹے نازک بچے سردی اور کچھڑ میں پیدل چل کر قادیان آئے۔ یکے والوں نے اس مشکل سے فائدہ اٹھایا سڑک ناچنچتے ہونے کی وجہ سے سفر کرنا کیوں میں بھی دشوار تھا دوسرے امرتسر میں منعقد ہونے والے انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے آئے والے جلوسوں کی وجہ سے سڑکوں پر ہجوم تھا تاہم حاضری ۵۰۰۰ تک رہی۔"

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر پائش کی وجہ سے مستورات کو اپنا جلسہ منعقد کرنے میں ہیبت رکاوٹ پیش آئی۔

(تاریخ لجنہ جلد اول ص ۱۵)

اٹھائیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء

بمقام بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کو بعد نماز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی جس

کیا گیا تھا جس میں عام عورتوں کو جانے کی اجازت نہ تھی جو مستورات خلیفہ المسیح الثانی کے علمی مضامین کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتی تھیں انہیں باقاعدہ مکٹ لے کر شامل ہونے کی اجازت تھی۔ ۲۹ دسمبر کو حضور کے خطاب کے علاوہ جلسہ میں بعض مرد علماء کی بھی تقریریں ہوئیں مستورات نے بھی تقریریں کیں۔

(تاریخ لجنہ عید اول ص ۵۲۵)

تیس واں جلسہ سالانہ

مستعدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۲۱ء

بمقام بیت النور قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل اور اس کی صفات بیان فرمائیں۔ شرک اور اس کی باریک درباریکہ اقسام، رویت الہی اور اس کے مدارج اور اس کے طریق حصول پر ایسی زبردست روشنی ڈالی کہ گویا دن ہی چڑھا دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۲۹)

حضور کا یہ خطاب کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مشن انگلستان اور ہمارا کام	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ	حضرت ڈاکٹر رشید الدین
نظارت امور عامہ کی رپورٹ	حضرت مولانا ذوالفقار علی خان
اسلام اور اخلاق فاضلہ	حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ
رپورٹ نظارت تعلیم و تربیت	ماسٹر علی محمد صاحب
رپورٹ نظارت مال و اپیل چنہ	مولوی عبدالمنعنی صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
نبوت پر محمد علی مونگھیری کے اعتراضات	حضرت مولانا غلام رسول راجپکی
اور ان کے جواب	
ہندوؤں چوہڑوں وغیرہ میں تبلیغ کی ضرورت	حضرت چوہدری فتح محمد سیال

خاتم النبیین

حضرت مولانا غلام رسول راجپکی

(الفضل ۵ جنوری تا ۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء)

میں جماعت کو تزکیہ نفس کی نصیحت فرمائی نیز دیگر جماعتی امور بیان فرمائے۔ حضور کی ۲۸ دسمبر کی تقریر کا عنوان "ملائکتہ اللہ تعالیٰ مضمون کے ابتدائی تعارف کے بعد آپ نے ملائکہ کے بارے میں راجح الوقت تصور بیان فرماتے ہوئے اس کی غیر معقولیت کو ثابت فرمایا اور بتایا کہ درحقیقت راجح الوقت تصور ہرگز قرآن و حدیث کی تعلیم پر مبنی نہیں بلکہ وہ تو ہمت اور خیالات ہیں جو غیر قوموں سے ماخوذ ہیں۔ آپ نے یہ ثابت کیا کہ یہ ایک ایسا غلط تصور ہے جس کے ہونے یا نہ ہونے سے دین میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ نے بتایا کہ فرشتے خدا کی صفات کے منظر سونے ہیں اور اجتناب کے معنی پر نہیں بلکہ صفات کے ہیں جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ آپ نے قرآن و حدیث سے فرشتوں کے سترہ کام ثابت فرمائے۔

تقریر طویل ہو جانے کی وجہ سے باقی حصہ ۲۹ دسمبر کو بیان فرمایا۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے اس لیے طریق بیان فرمائے جن کو اختیار کرنے سے انسان فرشتوں سے زندہ تعلق قائم کر کے فیضیاب ہو سکتا ہے جن میں سے آخری طریق ملائکہ سے فیضیابی کا سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۹ سے یہ بیان فرمایا کہ خلیفہ کے ساتھ تعلق ہو آپ نے فرمایا۔

"خلافت سے تعلق رکھنے والوں کی یہ علامت ہوگی کہ ان کو

تسل حاصل ہوگی اور پہلے صحابہ اور انبیاء کے علم ان پر ملائکہ نازل کریں گے پس ملائکہ کا نزول خلافت سے وابستگی پر بھی ہوتا ہے۔"

(ملائکتہ اللہ ص ۱۰۹)

حضور کی یہ بے مثل تقریر "ملائکتہ اللہ" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

جلسہ سالانہ کی دیگر تقاریر درج ذیل تھیں۔

اسلام کا طریق عبادت بمقابلہ دیگر مذاہب	حضرت مولوی رحیم بخش احمد
حضرت مسیح موعود کے احسانات	حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
اسلام اور دیگر مذاہب	شیخ عبدالرحمن مصری
مولوی ثناء اللہ ام تسری کے ساتھ آخری فیصلہ	حضرت میر تقی علی
مبائعین اور غیر مبائعین میں اختلافات	حضرت مولوی غلام رسول راجپکی
علاوہ ازیں مختلف نظارتوں اور صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹیں بھی جلسہ میں پیش کی گئیں۔	(الفضل ۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال بیت الاقصیٰ میں مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ مردانہ پنڈال میں بھی برعایت پردہ ایک مختصر ساجھہ تھا تیس لگا کر عورتوں کے لئے مخصوص

جلسہ سالانہ مستورات

بیت الاقصیٰ قادیان

۲۹ دسمبر کو نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خواتین سے خطاب فرمایا۔ جس میں عورتوں کو احکام دین پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے اپنی اس تقریر میں انسانی پیدائش کی غرض و غایت بتاتے ہوئے خواتین کو شرک سے مجتنب بننے کی تاکید فرمائی نیز نماز کی پابندی اور دعائیں کرنے کی تلقین کی۔

جلسہ مستورات میں حضرت حافظ جمال احمد، حضرت مولوی محمد ابراہیم بھاپوری، حضرت حافظ روشن علی اور حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے بھی خطاب فرمایا۔
(تاریخ لجنہ جلد اول ص ۵۷)

صیغہ تالیف اشاعت، صیغہ تعلیم و تربیت، حضرت چوہدری فتح محمد و حضرت ذوالفقار علی
صیغہ امور عامہ کی رپورٹ، خان
ختم نبوت، شیخ عبدالرحمان مصری
سکھ دھرم کا تعلق دین حق (ناقل) سے، شیخ محمد یوسف صاحب
رپورٹ صیغہ مال، حضرت مولوی عبدالمنفی
حضرت ذوالفقار علی خان کی چندے کے لئے اپیل اور حضرت حافظ روشن علی
کی مختصر تقریر بھی ہوئیں۔ (الفضل ۲ جنوری ۱۹۲۲ء)

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال پہلی دفعہ مستورات کا جلسہ سالانہ لجنہ امداد اللہ کی تنظیم کے زیر انتظام حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کی کوٹھی کے وسیع صحن میں ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کی فضل سے یہ جلسہ گزشتہ تمام جلسوں کے مقابلہ میں ہر پہلو سے اچھا رہا۔

۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے جن ۱۴ خواتین کے دستخط انجمن احمدیہ مستورات کے قیام کی ضرورت پر تحریر کردہ مضمون پر لئے تھے۔ ۲۵ دسمبر کو حضور نے ان خواتین کو حضرت اماں جان کے گھر میں جمع کیا۔ بعد نماز ظہر حضور نے مہلرت لجنہ کے سامنے تقریر فرمائی۔ اور لجنہ امداد اللہ کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے رکھی اور ایک مختصر تقریر کی اور لجنہ کے سپرد انتظام جلسہ مستورات کر کے اس کے متعلق کئی مشورے دیئے اور واضح و باریک جملہ مستورات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو خطاب فرمایا۔ تقریر سے پہلے حضور نے علیحدہ کر وہ ہیں تیس تیس عورتوں سے سعیت لی۔ اس کے بعد حضور نے دین حق (ناقل) میں عورت کا تہہ۔ احمدی عورت کی ذمہ داریاں، عورتوں کے فرائض اور عورتوں میں ضرورت علم پر مفصل تقریر کی۔ جلسہ مستورات میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

وقات مسیح، حافظ جمال احمد صاحب
فضائل و خدمات حضرت مسیح موعود، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
صداقت حضرت مسیح موعود، حضرت حافظ روشن علی
انتظامی امور کے بارے میں مضمون، محترمہ امتہ الحمی صاحبہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ارکان اسلام، حافظ غلام رسول وزیر آبادی
تربیت اطفال، شیخ عبدالرحمان مصری
عورت کے فرائض، حضرت مولوی محمد ابراہیم بھاپوری
نظام سلسلہ اور اس کی کامیابی، حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ
(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۲۲ء)

۳۱ اگست ۱۹۲۲ء

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء

بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کو بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے بعض تبلیغی مساعی کا ذکر کیا اور احباب جماعت کو مختلف برائیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ پھر نفس کی نیکیوں کا ذکر کیا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر کر کے احباب کو اصلاح نفس کی طرف متوجہ کیا۔
۲۸ دسمبر کی تقریر حضور نے "نجات" کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا: "جو مضمون میں آج بیان کروں گا۔ وہ ذات باری کے سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے اور اس لحاظ سے انسانی نقطہ نگاہ سے سب سے اہم مضمون ہے اور وہ مضمون ہے "نجات" کیونکہ انسان کو نجات کی ضرورت ہے۔ اگر نجات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔"

اس کے بعد مضمون کے علمی اور عملی پہلو کی طرف اشارہ کیا۔ اور پھر اسل مضمون پر تفصیل سے بحث فرمائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی علماء احمدیہ کی تقاریر درج ذیل ہیں۔
نبوت حضرت مسیح موعود، حضرت مولوی محمد سرور شاہ
نبیوں کو کس طرح پہچانا جاتا ہے، حضرت حافظ روشن علی
صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ، حضرت سید محمد سرور شاہ
مولوی شاد اللہ سے آخری فیصلہ، حضرت مولوی عمر دین شملوی

بیتسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء

بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حاضرین جلسہ کے خطاب فرماتے ہوئے بیرون ممالک میں تبلیغ کو ششوں کا ذکر فرمایا اور تمام جماعت کو تبلیغ کے میدان میں قدم رکھنے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اسی مضمون (مسئلہ نجات) کا دوسرا حصہ بیان فرمایا جو آپ نے ۱۹۲۲ء کے جلسہ میں شروع فرمایا تھا۔ جس میں مسئلہ کفارہ کے دلائل اور تفصیلات غیر معمولی وسعت اور اتہائی باریکی نظر سے پیش فرمائیں۔ ان کا تجزیہ کر کے مسئلہ کا بے بنیاد ہونا ثابت کیا۔

حضور کا یہ خطاب کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی لیکچر اور احمدیگ اور مخالفین کے اعتراضات { حضرت میر قاسم علی

نبوۃ مسیح موعود حضرت مولوی سید سرور شاہ

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

صداقت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی

محمد علی نوگھیری کی اعتراضات کے جواب حضرت حکیم خلیل احمد نوگھیری

رپورٹ صیغہ ہائے نظارت نصر اللہ خان صاحب

کوئی قوم بغیر قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی حضرت مرزا شریف احمد

مدکانوں کے حالات اور ان کے متعلق { حضرت ماسٹر محمد شفیع اسلم

فتنہ ارتداد کے مقابلہ کی اہمیت حضرت منشی فرزند علی خاں

فتنہ ارتداد اور ہماری جماعت کی ذمہ داریاں حضرت چوہدری فتح محمد سبیل

مال کی رپورٹ حضرت عبد المعنی

حالات تبلیغ غیر ممالک حضرت مفتی محمد صادق

بائیسبل کی پیشگوئیاں حضرت مفتی محمد صادق

سلسلہ احمدیہ کا عیسائیت پر حملہ اور اس کا اثر { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے پہلے حضرت سید زین العابدین نے مختصر سی تقریر میں سکھوں میں تبلیغ کا ذکر کیا جس کے بعد سردار غفران

سنگھ صاحب جو سکھوں کے مذہبی پیشوا تھے کو پیش کیا جنہوں نے کلمہ پڑھ کر قبول حق کا اعلان کیا۔ ۲۸ دسمبر کو سردار صاحب نے پنجابی زبان میں اپنے قبول حق کے بارے میں ایک مفصل تقریر کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر سے پہلے خواتین نے بیعت کی حضور نے خدائے واحد کی محبت واحسان کے موضوع پر خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب کے علاوہ جلسہ مستورات میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

امریکہ کی عورتیں ان کے کام اور تبلیغ دین حضرت مفتی محمد صادق

دعات مسیح حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

احمدی خواتین کے فرائض حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

اخلاق حسنہ حضرت امینہ الحئی رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مضمون ہمیشہ وصاحبہ حضرت میر حامد شاہ

حضرت مسیح موعود پر بعض اعتراضات کے جواب حضرت حکیم خلیل احمد نوگھیری

نبوت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی

تربیت اولاد حضرت سید سرور شاہ

خواتین کو نماز جمعہ مولانا غلام رسول وزیر آبادی نے پڑھائی جس کے بعد

لجہ اما اللہ کی رپورٹ پیش کی گئی۔ بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول نے دغظ فرمایا

مولوی صاحب کی تقریر کے دوران ہی احمدی خواتین نے اپنے زیور اور لوٹ وغیرہ چند

میں دینے شروع کر دیئے۔ اسی وقت ۴۰ طلبائی اور ۱۱۲ تقریری زیورات اور چھ سات سو

روپیہ جمع ہو گیا۔ (الفضل ۸ جنوری ۱۹۲۷ء)

تینتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۴ء

بیت النور قادیان سے ملحقہ میدان

دوران سال بعض واقعات کی وجہ سے یہ جلسہ خاص اہمیت کا حامل تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یورپ کے حالات کا بنفس نفیس جائزہ لیا تھا اور ان بیت فضل عمر کا سبب بنا رکھا تھا۔ افغانستان میں مذہب کے نام پر حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کا خون ہوا تھا۔ جس سے احمدیوں کے جذبات کا عجیب عالم تھا۔ مہانوں کی تعداد ۱۵۰۰۰ کے قریب تھی۔ سفر کے لئے موٹر سروس ٹانگے اور

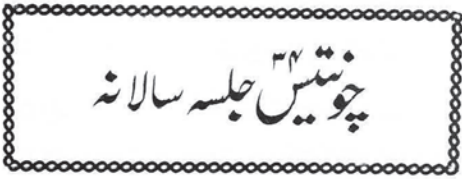
جلسہ سالانہ مستورات

برمکان حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

۲۸ دسمبر کی صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے خواتین کو حضرت مسیح موعود کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر حسب ذیل تھیں۔

ذکر عبید	حضرت مفتی محمد صادق
وفات مسیح ناصری	حضرت حافظ روشن علی
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	حضرت مولوی غلام رسول راجبکی
حقوق برادری و ہمسائیگی	حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ
دعوت	حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی
اخلاقِ قاضیہ	اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحق
تقریر	اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی

مندرجہ بالا تقاریر کے علاوہ جلسہ میں لجنہ امام اللہ کی سالانہ رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ اور حضرت امۃ الحجی بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔



منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء

بمقام ملحوظہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ ہر کام نصرتِ الہی سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ چاہے نہیں کرتا دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اسی کے حکم سے ہوتا ہے لیکن ہماری جماعت کے کاموں کے متعلق یہ خصوصیت ہے کہ وہ تقدیر عام کے ماتحت ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد ارشاد خداوندی سے اس کے مرسل نے رکھی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام کاموں میں برکت دے ہمارے قلوب درست کرے ہماری کمزوریوں کو معاف کر کے اپنے فضل سے اس کام کو سر بلندی عطا کرے جس کے لئے اُس نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا تھا پھر حضور نے احباب سمیت لمبی دعا کروائی،

(رہنما) الفضل دسمبر ۱۹۲۵ء

مٹ مٹ کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ بیت النور کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں پہلے سے ڈپڑھ گنا بڑھی تیار کی گئی تھی۔ اندازہ تھا کہ دس ہزار آدمی وہاں سما سکیں گے لیکن جگہ تنگ ثابت ہوئی۔ جلسہ میں غیر احمدی رؤس دئے بھی شرکت کی جن کو بالعموم نواب محمد علی خاں اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کے ہاں بٹھرایا گیا۔ ان میں سے اکثر نے بیعت کر لی۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقاتوں کا یہ عالم تھا کہ گول کمرے میں مختلف وقتوں میں چھ ہزار سے زائد افراد نے حضور سے ملاقات کی جس میں حضور کے ۲۷ گھنٹے صرف ہوئے۔

۲۷ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو استغفار اور دعا کی طرف توجہ دلائی۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے ”بہائی ازم کی تاریخ و عقائد“ کے موضوع پر تقریر فرمائی جس سے دنیا پر پہلی بار یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ بہائیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ کہ بہاد اللہ صاحب کا دعویٰ خدا ہونے کا تھا۔

۲۸ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضور نے پہلے افغانستان میں مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کی شہادت کا ذکر فرما کر قرآن و حدیث سے ثابت فرمایا کہ دین حق میں محض ارتداد کی سزا مرگزرجم اور قتل نہیں ہے۔ اس کے بعد حضور نے اپنے سفر بلاد اسلامیہ و یورپ کے واقعات اور اس سفر کے تیس عظیم الشان برکات و فوائد بیان فرمائے اور جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر درج ذیل ہیں۔

دین حق (ناقل) اور دیدک حرم کا مقابلہ
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ
حضرت میر قاسم علی
حضرت مفتی محمد صادق

مغربی افریقہ کی حالت اور ہمارا میدان عمل
اور ہماری ذمہ داری
حضرت مولانا عبدالرحیم تیز

پیشگوئیوں کے اصول
شیخ عبدالرحمان مصری

وفات مسیح ناصری
حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ

ذکر عبید
حضرت مفتی محمد صادق

اسلامی شریعت موجودہ زمانہ اور ہر ایک
ملک کے لئے موزوں ہے
حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

غیر مسلم اقوام ہند میں تبلیغ دین حق (ناقل)
حضرت چوہدری فتح محمد سیال

حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیاں جو
حال میں پوری ہوئیں
حضرت مولانا غلام رسول راجبکی

سداقت حضرت مسیح موعود
حضرت حافظ روشن علی

۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے "گناہوں سے پاک ہونے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے طریق" پر دو دن تک علمی لیکچر دیا۔ حضور نے اس مقبول کا عنوان اپنی ایک بہت پرانی روایہ کی بنا پر "متھاج الطالبین" رکھا۔ "متھاج الطالبین" اسلامی اخلاق و تصوف کے لطیف اور باریک مسائل کا انسائیکلو پیڈیا اور روحانی بیماریوں کے علاج کی بیاض ہے۔ جس میں امراض قلب و روح کی تشخیص اس کے اسباب اور اس کے علاج کے علاوہ صورت روحانی میں ترقی کر کے مجرب علمی و عملی نسخے درج ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۵۱۹)

حضور کی یہ تقریر "متھاج الطالبین" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

جلسہ میں ہونے والی تقاریر علماء سلسلہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ	حضرت منشی فرزند علیخان نے حضرت میجر محمد سحانی کی طرہ پر پڑھا
ویدک دھرم اور دین حق (ناقل)	میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق"
مجلس معتمدین کی رپورٹ	حضرت مفتی محمد صادق
ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
مولوی محمد علی صاحب کے خلاف بیان	حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی
سیرت حضرت مسیح موعود	شیخ عبدالرحمان مصری
سکھ ازم	حضرت شیخ محمد یوسف ایڈیٹر "نور"
ضرورت وصیت	حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ
ضرورت تبلیغ	حضرت مولوی عبد الرحیم نیر
افریقہ میں تبلیغ دین	ملک محمد حسین صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
جماعت احمدیہ اور سیاسیات ہند	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
تربیت جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری امور	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
حضرت مسیح موعود پر مخالفین کے اعتراضات	حکیم غیبیل احمد صاحب موگنہری
اور ان کے جواب	
شعبہ مال کی رپورٹ	حضرت منشی فرزند علی خان

گزشتہ سالوں کی نسبت سفر کی سہولت رہی عام طور پر موٹریں چلتی رہیں جن کا کرایہ سوار پینے کی سواری تنہا بیکہ اور کم تم بہت کم چلیں۔

جالانہ مستورات

برمکان حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی قادیان

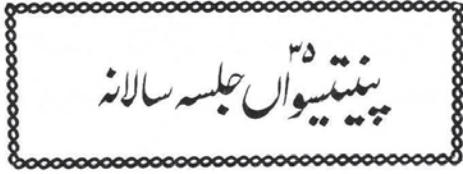
۲۸ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ علاوہ ازبں حضرت حافظ روشن علی، حضرت پیر سراج الحق نعمانی، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی اور حضرت قاضی سید امیر حسین نے خواتین کے جلسہ میں تقاریر کیں۔ مستورات میں سے اہلیہ صاحبہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل اور اہلیہ صاحبہ

حضرت حافظ روشن علی نے تقاریر کیں۔

۲۸ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں سیکریٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور اراکین لجنہ کا آئندہ سال کے لئے تقرر کیا گیا اور ہدایات دی گئیں۔

بیعت

جلسہ کے ایام میں بیعت کرنے والے مردوں اور عورتوں کی تعداد ساڑھے چھ سو کے قریب تھی۔ بیعت کرنے والوں میں تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی بعض غیر مبالغین نے بھی بیعت کی۔



منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو جلسہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے ہوا۔ ۲۷ دسمبر کو دوپہر کو جماعت سے خطاب میں حضور نے متفرق ضروری امور بیان فرمائے اور دوران سال ہونے والی جماعتی ترقیات کا ذکر کیا نیز جماعت کو نصاب فرمایا۔ ۲۸ دسمبر کو حضور نے مسئلہ نبوت پر تقریر کی اور پینتیس عنوان بیان فرمائے جو نبوت کے مسئلہ کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ پھر ان میں سے دو عنادین اول نبوت کیا چیز ہے؟ دوم نبی کا کیا کام ہے؟ کا انتخاب کر کے اس پر تقریر کی۔ پھر اس پر اعتراضات اور ان کا مدلل جواب دیا۔ پھر تہی کا کام بیان فرمایا۔ اس دفعہ جلسہ میں مختلف مذہب و ملت کے اصحاب تشریف لائے اور اچھا اثر لے کر گئے۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ	حضرت مولوی فرزند علی خان
تقویٰ و تزکیہ نفس	حضرت مولانا محمد سرور شاہ
شامل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت مولانا میر محمد اسحق
مسئلہ نبوت کی وضاحت	شیخ عبدالرحمن مصری
ہندو تہذیب و تمدن پر دین حق کا اثر	شیخ محمد یوسف صاحب
حضرت مسیح ناصری کا صلیب سے بچ کر	حضرت سید زین العابدین دلی اللہ شاہ
مشرق کی طرف آنا اور اس کے دلائل	
سفر بخارا کے حالات	حضرت مولوی ظہور حسین بخارا

کے گراؤند میں، قادیان

۲۶ دسمبر کی صبح جلسہ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے ہوا۔
۲۷ دسمبر کی دوپہر کو حضور نے ان امور کے متعلق جو جماعت کو دوران سال پیش آئے، اور آئندہ پروگرام کے متعلق ایک روح پرور تقریر فرمائی۔
۲۸ دسمبر کو حضور نے جلسہ میں اختتامی تقریر فرمائی جو حضرت مسیح موعود کے کارناموں پر تھی۔ حضور کی یہ تقریر سہ پہر تین بجے شروع ہوئی اور رات دس بجے تک جاری رہی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

خطبہ استقبالیہ	حضرت فرزند علی خان
فضائل نبوی	حضرت حافظ روشن علی
دیدوں کی تعلیم اور موجودہ ہندو مذہب	شیخ محمد یوسف صاحب
مسئلہ تثلیث	حضرت مفتی محمد صادق
جماعت احمدیہ کی خدمات دین	حضرت حکیم خلیل احمد موگیچری
تربیت اولاد	مولوی عبدالسلام صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول
سیرت حضرت مسیح موعود	حضرت مولانا محمد سرور شاہ
دیہاتی ترقی کے ذرائع	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ہندوؤں کا دین حق (ناقل) پر حملہ اور اس کے مقابلے کا طریق	حضرت مولوی عبدالرحیم تیر
یورپ میں اُمم اسلامیہ کی حالت اور جماعت احمدیہ کا فرض	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
صداقت حضرت مسیح	حضرت مولوی غلام رسول راجپکی
رپورٹ صیغہ جات	حضرت مولوی ذوالفقار علی خان
سید دلاور شاہ صاحب نے سامعین کے اصرار پر اپنی سرگزشت مختصراً پیش کی۔	

ایک ملکانہ بچہ نے جس کی عمر سات اٹھ سال تھی تلامذت کے بعد ایک برجستہ تقریر کی جس میں جماعت کی خدمات کا جو ملکانہ قوم کے متعلق تھیں شکر یہ ادا کیا۔ حضور کی اختتامی تقریر سے پہلے محمد ابراہیم صاحب فیروزپوری نے جو ایک غیر احمدی ہیں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے عقیدت کا اظہار ایک پُر جو ش تقاریر کے ذریعہ کیا۔

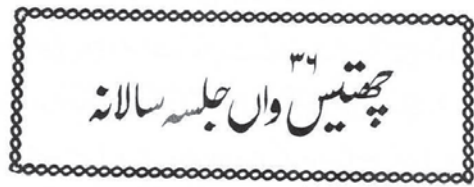
اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت غیر احمدی احباب بہت زیادہ تعداد میں تشریف لائے، انہوں نے جلسہ کی تقریروں اور دو سے معاملات کے متعلق بہت دلچسپی کا اظہار کیا، ان میں سے مرزا عرفان بیگ صاحب پٹنن کلکٹر اگرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں کہ کبیر سنی کی حالت میں دور دراز کا سفر سردی کے موسم میں طے کیا۔ ان

بیعت کی غرض وغایت اور اس کے فوائد حضرت حافظ روشن علی صاحب کرام (حضرت محمد) اور فقیر مسیح موعود کی قربانیاں { حکیم خلیل احمد صاحب سیرت حضرت مسیح موعود حضرت مفتی محمد صادق صداقت مسیح موعود صینہ ماٹے صدر انجمن احمدیہ و نظارت کی کارگزاری کی رپورٹ حضرت ذوالفقار علی خان ۲۶ دسمبر کو شبینہ اجلاس میں ۴ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ (الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

۱۹۲۶ء میں پہلی بار سالانہ جلسہ کے موقع پر بڑے بڑے پوسٹرائے کئے گئے جن میں سالانہ جلسہ کا اعلان اور پروگرام درج تھا نیز اس سال ہمانوں کو بٹالہ سے قادیان تک پہنچانے کے لئے پہلی بار موٹروں کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال قادیان کے مشرقی جانب پختہ پل کے قریب بسراؤں کو جانوالی سڑک کے قریب ایک وسیع جگہ پر جلسہ خواتین منعقد ہوا۔
۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں حضرت حافظ روشن علی، حضرت مولوی غلام رسول راجپکی، حضرت مفتی محمد صادق، حضرت سید سرور شاہ، حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی، ڈاکٹر سناہنواز خاں صاحب اور حضرت قاضی امیر حسین نے خواتین سے خطاب کیا۔ خواتین میں سے حضرت سارہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ امام اللہ، دختر ملک برکت علی صاحبہ اہلیہ ملک کرم الہی صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی صاحبہ تقاریر کیں۔ سیکرٹری لجنہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اور آئندہ سال کے ارکان کا تقریر ہوا۔ پونے دو سو کے قریب مستورات نے بیعت کی۔ اس سال زمانہ دستہ کاریوں کی نمائش بھی لگائی گئی۔



منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء
بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

کے علاوہ سرمدی علاقہ کے بھی بعض معزز اصحاب آئے تھے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے بھی اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ خط اور تار دی تھی۔ مگر بعض مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ (افضل جنوری ۱۹۲۸ء)

اس سال مرکز میں متعدد مقامات سے اطلاعات آئیں کہ دشمنانِ دین حق اور دشمنانِ سلسلہ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری کی سازش کر رہے ہیں۔ بعض معزز غیر احمدی دوستوں نے حضور کو اس سلسلہ میں انتہائی گھبرائے ہوئے کے خطوط لکھے۔ بیسیوں لوگوں نے مندر خواہیں بھی دیکھیں جن میں خطرہ دکھایا گیا تھا۔ ان وجوہ کی بنا پر جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

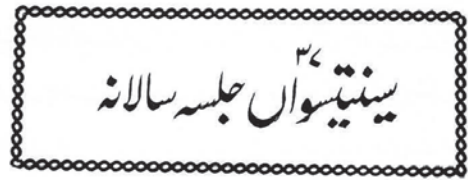
اس دفعہ جلسہ گاہ زمانہ کا انتظام ایک بڑے احاطہ میں اندرون قصبہ کیا گیا۔ جو ناکافی ثابت ہوا۔

۲۳ دسمبر کو حضور نے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور اپنے دست مبارک سے بعض افسران کو بیچ لگائے اور ہدایات دینے کے لئے ایک مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد زمانہ جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور کارکن خواتین سے خطاب فرمایا۔

حضور نے اصلاح المومنات کے موضوع پر عورتوں میں تقریر فرمائی۔ خواتین کے جلسہ میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ، حضرت صوفی غلام محمد حضرت حافظ روشن علی، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت مولوی غلام رسول راجپلی، حضرت مولوی عبدالرحیم تیر اور حضرت مفتی محمد صادق نے خطاب کیا۔

عورتوں میں سے رضیہ صاحبہ پرنسپل صاحبہ مدرسہ خواتین تے اسکول کی رپورٹ پڑھی بیکریٹری لجنہ نے رپورٹ پیش کی اور صاحبزادی امتہ اسلام نے مقبول پڑھا۔ (تاریخ لجنہ جلد اول ص ۱۰۱)

بیعت: برجگہ کے موقع پر اڑھائی سو مردوں اور سوا دو سو کے قریب عورتوں نے بیعت کی۔



منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۱۹۲۹ء کو یہ تاریخی اہمیت حاصل تھی کہ اس سال حضرت مسیح پاک کی قادیان میں ریل آنے کے متعلق پیش گوئی پوری ہوئی چنانچہ ۱۹ دسمبر کو پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ

المسیح اثنی عشری، قادیان اور قریبی علاقوں کے کثیر تعداد میں احباب کے ساتھ ریل پر قادیان پہنچے۔ بہت دعاؤں کے ساتھ شاندار استقبال ہوا۔ بیٹرز میں سے ایک پر یہ شعر بھی لکھا تھا۔

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدقِ دعویٰ پر مہرِ الہ ہے

ریل گاڑی جاری ہونے کی وجہ سے احباب کم خرچ پر سہولت قادیان پہنچے جس سے تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ہندو اور غیر احمدی احباب بھی کثرت سے آئے غیر از جماعت مہمانوں میں مس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب حالی کے صاحبزادہ خواجہ سجاد حسین صاحب اور خان بہادر نواب محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر بھی تھے۔ (مؤخر الذکر مخلص احمدی ہوئے) ان کے علاوہ سرکاری عہدیدار جن میں مجسٹریٹ، وکلاء بیرسٹر، روس علی گڑھ اور اسلامپور کا لچ لاہور کے پروفیسر شامل تھے۔ بڑی کثیر تعداد میں آئے تھے۔

غیر مسلموں میں بنارس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر سکھ راج قابل ذکر ہیں۔ گردو نواح کے ہندو سکھ بھی شریک ہوئے۔ مالا بار، کابل اور مارشس سے بھی مہمان آئے تھے۔

۲۳ دسمبر کے بعد قادیان آنے والوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ محکمہ ریلوے کو معمول کے مطابق گاڑیوں کے علاوہ اسپیشل ٹرین روزانہ چلانی پڑی جو ۲۸ دسمبر تک جاری رہی۔

اس مرتبہ جلسہ گاہ کو گذشتہ سال کی نسبت سوا گنا بڑا بنا یا گیا۔ اس کے باوجود حضور کی تقریر کے وقت جگہ کی کمی محسوس ہوئی۔

جلسہ پر مکانات کی قلت کا یہ حال تھا کہ مہمانوں کے قیام کے لئے منفقین نے راتوں رات بیھاگ دوڑ کر بعض مالکان مکانات کو اپنے اپنے مکان کے ایک ایک کمرے میں صبح اہل و عیال گزارہ کرنے پر آمادہ کر کے ان کے بقیہ حصے خالی کر لئے۔ ہندوؤں سے بھی مکانات لینے پڑے۔ قادیان کے مضافات میں پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے کیر (ایک قسم کی گھاس) بالکل پیدا نہیں ہوئی تھی۔ لہذا گودا سپور اور مارنگ ریلوے اسٹیشنوں سے پرالی کی ایک گاڑی لائی گئی۔

(خلاصہ افضل جنوری ۱۹۲۹ء)

۲۶ دسمبر کو باوجود علالت و نقاہت کے حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری نے افتتاحی خطاب فرمایا اور احباب کو تلقین کی کہ ہماری دعا حقیقی ہوتی چاہیے۔ جو دعا عرض کو نہیں ہلاتی وہ اس جسم کی طرح ہے جو بلا روح کے ہو اور اس تلوار کی طرح ہے جو کند ہو اور بجائے مفید اثر پیدا کرنے کے ویل لٹھیلیوں کے مطابق دعا کرنے والے کو کاٹ دیجی ہے کیونکہ ایسی دعا خدائے خالق ارض و سما سے تخر ہوتی ہے۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

۳۸واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۹، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۲۹ء

بمقام رملیہ میدان بیت النور قادیان

جلسہ سالانہ کے لئے ہندوستان کے ہر حصہ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے علاوہ بیرونی ممالک کے اصحاب بھی تشریف لائے۔ سمارا اور افریقہ کے اصحاب بھی شامل ہوئے۔ کئی معزز فیرواحدی اور غیر مسلم اصحاب اور بعض غیر مسلم اصحاب بھی موجود تھے۔ ۲۷ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں اصحاب کو خصوصیت سے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ ۲۷ دسمبر کو حضور نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ ۲۸ دسمبر کو دو سبک اجلاس میں تقریر فرماتے ہوئے حضور نے بعض اہم جماعتی امور پر روشنی ڈالی۔

۲۹ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کے موقع پر شروع کئے جانے والے مضمون "فضائل القرآن" کو جاری فرماتے ہوئے خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی روداد حسب ذیل ہے۔ حضور کے افتتاحی خطاب کے بعد خان صاحب ذوالفقار علی خان نے ناظر ضیافت حضرت میر محمد اسحاق کی طرف سے خطبہ استقبال پڑھا۔ اس کے بعد ایک ہندو لالہ آتم پرکاش نے تقریر کی جس میں انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کا اظہار کیا۔

حضرت مسیح موعود پر اعتراضات اور ان کے جواب { حضرت مولوی اللہ دتہ
ہندو تمدن اور ہندوستان پر اسکے اثرات حضرت چوہدری فتح محمد سیال
عقو کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعظیم حضرت مولوی شیر علی
حضرت مسیح موعود کا اسوہ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر
حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو رعایت کے کس مقام پر کھڑا کرنا چاہتے تھے { حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
مسئلہ سود حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ختم نبوت حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں شیخ عبد الرحمن مصری
برہہوازم اور دین حق قاضی محمد اسلم صاحب

۲۷ دسمبر کے دو سبک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کی ترقی کے ذرائع بتائے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب کے مقابلہ پر تفسیر القرآن لکھنے کے چیلنج کا بھی اعادہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے "فضائل القرآن" کے عنوان پر ایک اہم سلسلہ تقاریر کا آغاز فرمایا جو (۱۹۳۳ء تا ۱۹۳۶ء) کے جلسہ تک جاری رہا۔ حضور کی تقریر کے دوران بارش ہوتی رہی۔ لیکن اصحاب کے اصرار پر حضور نے تقریر جاری رکھی اور دو گھنٹہ تقریر کی اور پھر دعا کرائی۔ حضور کی یہ تقریر "فضائل القرآن" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

ریل کی سہولت کی وجہ سے مستورات کثرت سے آئیں۔ ۲۷ دسمبر کو قلت محسوس کر کے راتوں رات چٹائیوں کے ذریعے باپردہ احاطہ میں وسعت پیدا کی گئی۔ اس موقع پر باوجود عیال کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مستورات سے خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور نے فرمایا:

"اگر پہلے تم نے اپنی حالت میں تبدیلی نہیں کی تو اب اپنی حالت میں تغیر پیدا کرو۔ مخلوق خدا کی سہمدی کرو۔ کسی کی مصیبت کو اپنے مصیبت سمجھو۔ دکھ میں شامل ہو۔ لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ شخص بڑی نازیں پڑھتا ہے اس کا ناز پڑھنا ک فائدہ دیتا ہے جیسا کہ اس کا وجود ان کے لئے مفید نہ ہوا۔ پس اپنی زندگی اور اپنے وجود کو مفید بناؤ۔"

خواتین کے جلسہ سے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ، حضرت مفتی محمد صادق حضرت چوہدری فتح محمد، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، ڈاکٹر محمد رمضان صاحب، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت مولوی محمد ابراہیم بٹا پوری، حضرت حافظ غلام سول ذریابادی اور حضرت صوفی غلام محمد نے خطاب کیا۔

عورتوں میں سے محمودہ بیگم دختر ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب، اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم بٹا پوری، افتخار بیگم صاحبہ دختر شیخ محمد حسین صاحب، بیگم بیگم صاحبہ بیوہ حکیم غلام محمد صاحب نے تقاریر کیں اور سیکریٹری جتہ نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔

بارش کی وجہ سے ۲۸ دسمبر کو دوپہر دو بجے کے بعد جلسہ ختم کرنا پڑا۔

بیعت:۔ جلسہ پر تقریباً ۳۰۰ مردوں نے اور ۱۰۰ عورتوں نے بیعت کی۔

بائیسیل کی تاریخی حیثیت حضرت مفتی محمد صادق
حضرت مفتی صاحب کی تقریر کے بعد پانچ سکھوں نے قبولیت حق کا اعلان کیا۔

انٹالس وال جلیسہ سالانہ

جلانہ مستورات

منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۳۰ء

۲۸ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں خواتین کو علم سیکھنے کی طرف اور ہر جگہ لجنہ کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ نیز لجنہ کے بعض اہم فرائض بیان فرمائے۔
خواتین کے جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان
۲۴ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب فرمایا۔
۲۷ دسمبر کو دو اسکے اجلاس میں حضور نے اہم جماعتی امور کے بارے میں خطاب فرمایا۔
۲۸ دسمبر کو افتتاحی اجلاس میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کے موقع پر
شروع کئے جانے والے مضمون کو تیسرے سال بھی جاری رکھتے ہوئے تقریر فرمائی۔
یہ تقریر ۵ گھنٹے جاری رہی۔

رپورٹ لائبریری
فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
حفظان صوت
دین حق اور مغربی عورت
احمدیت نے عورتوں کے لئے کیا گیا
انسانی زندگی کا مقصد
کفایت شعاری کے فوائد
خصوصیات احمدیت
صداقت حضرت مسیح موعود
وفات مسیح ناصری
شفقت
بدرسومات کی اصلاح

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ حضرت مولوی اللہ دتہ
اقتصادیات دین حق حضرت چوہدری فتح محمد سیال
سناتن دھرمیوں میں تبلیغ دین حق حضرت شیخ محمد یوسف ایڈیٹر "نور"
دین حق اور برہموازم قاضی محمد اسلم صاحب

صداقت حضرت مسیح موعود از رولے
تورات و انجیل { حضرت مولوی اللہ دتہ

اجلئے نبوت از رولے قرآن مولوی عبدالغفور صاحب

رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو
حضرت مسیح موعود نے کس رنگ میں پیش کیا { حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

حضرت مسیح موعود کی عبادت الہی حضرت مفتی محمد صادق

برکات خلافت مولوی محمد یار صاحب

صداقت خلافت احمدیہ شیخ محمد امین صاحب

واقع صلیب مسیح ناصری حضرت میر تقاسم علی

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ افریقہ اور برما سے بھی جلسہ میں
شرکت کے لئے اجاب آئے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم معززین بھی تشریف لائے جنکے
ریلوے کی طرف سے پیش ٹرینیں چلائی گئیں۔

اس سال روشنی کا خاص اہتمام کیا گیا۔ کھجے گاڑ کر لمپ لگائے گئے

تھے منارۃ المسیح پریس کی روشنی کی گئی جو دو در دو تک نظر آتی تھی۔ اسٹیشن والوں نے

بٹلا اور قادیان کے اسٹیشنوں پر گیس بجی کا انتظام کیا۔

چونکہ ایک اہم بات دراشت اور راج کے بارے میں پیش ہونے والے قانون
کے متعلق احمدی مستورات سے اپیل کرنا تھی کہ وہ بھی اس حق کے حاصل کرنے کے لئے
تائید کریں۔ اس لئے ۳۰ دسمبر کے جلسہ کے لئے اعلان کیا گیا۔ یہ جلسہ صبح ۱۰ بجے سے
بارہ بجے تک منعقد ہوا جس میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے بڑی وضاحت کے
ساتھ مسئلہ کو پیش کیا۔

بیعت ہر جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کرنے والی خواتین کی تعداد

۲۲۱ تھی۔

جلسہ لائے مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو "تقدیر اور دعا" کے موضوع پر خواتین سے خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں حضرت مولوی شیرعلی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مولوی محمد ابراہیم بٹو پوری اور حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے بھی مستورات سے خطاب کیا۔

مستورات میں سے محترمہ حضرت سیدہ ام طاہر، حضرت سیدہ سارہ بیگم زبیدہ خاتون صاحبہ پشاور، افتخار اختر صاحبہ لاہور، محمودہ خاتون صاحبہ منٹوگرمی، معصومہ رشید صاحبہ امرتسر اور استانی مریم صاحبہ نے تقاریز کیں۔

بیعت بر ۲۹ دسمبر کی صبح تک ۵۴ مردوں اور قریباً ۲۵۰ عورتوں نے بیعت کی۔

۳۰ دسمبر کو بھی بعض اجاب نے بیعت کی۔



منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

مہانوں میں اعلیٰ قابلیت اور حیثیت کے غیر احمدی، غیر مبلغ، ہندو سکھ اور یورپین سمجھی شامل تھے۔ کئی دوست افریقہ کے دور دراز ممالک سے بھی تشریف لائے۔ محکمہ ریل والوں نے مسافروں کی سہولت کے لئے مختلف ٹرینوں کے ساتھ مزید بوسیاں لگا لیں اور ۲۵ دسمبر کو تین اسپیشل ٹرینیں بھی چلائی گئیں۔ جلسہ گاہ کو سال گزشتہ کی نسبت مزید وسیع کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اجاب جماعت سے ۲۶ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب سے قبل دعا کروائی اور اپنے خطاب میں اجاب جماعت کو خصوصاً دعا کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے جلسہ کو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا نیز جلسہ کے ایام میں اپنے اوقات کو صحیح طور پر استعمال کرنے اور عبادت اور دعاؤں میں مصروف رہنے کی نصیحت فرمائی۔

۲۷ دسمبر کو اجاب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم امور کا تذکرہ فرمایا نیز جماعت کی موجودہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے صبر کے متعلق نہایت لطیف مضمون فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے جلسہ لائے ۱۹۲۸ء کے موقع پر شروع کئے جانے والے مضمون "فضائل القرآن" کے چوتھے حصہ کو بیان فرماتے ہوئے مضمون کو جاری رکھا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی دیگر تقاریر علمائے سلسلہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

خطبہ استقبالیہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر

مذہب کی ضرورت حضرت چوہدری فتح محمد سیال

توحید کے متعلق اسلام کا حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

نقطہ نظر بمقابلہ دیگر مذاہب اسلام میں اخلاقِ فاضلہ حضرت مولوی عبدالرحیم تیر

اسلام اور دیگر مذاہب میں ماہ الامتیاز شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"

وفاتِ مسیح میر تقاسم علی صاحب ایڈیٹر "فازنی"

ختم نبوت میں ہمارا اور دوسرے مسلمانوں کا نکتہ نظر حضرت مولوی عبدالغفور

حضرت مسیح موعود کی شانِ حکمتِ عدلیت حضرت مولوی جلال الدین شمس

انبیاء علیہم السلام کی آسمانی بادشاہت حضرت سید زین العابدین دلی اللہ شاہ

شام کے تبلیغی حالات حضرت مولانا جلال الدین شمس

نیز حضرت مولوی سردر شاہ نے بھی خطاب فرمایا۔

جلسہ لائے مستورات

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جنہوں نے اپنے اس خطاب میں عورتوں کی مالی قربانیوں کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ مستورات کو مالی قربانی کے علاوہ سلاخی، تعلیم، معاشی وغیرہ میں دوسری عورتوں سے بڑھنے کی تاکید فرمائی۔

مستورات کے جلسہ میں ڈاکٹر شاہ نواز صاحب، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مولوی شیرعلی، حضرت میر تقاسم علی، حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے بھی تقاریز کیں۔

مستورات میں سے سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ، استانی مریم بیگم صاحبہ، بیگم حضرت حافظ روشن علی، مبارکہ محمودہ صاحبہ عرفانی نے مضامین پڑھے۔ اور حضرت سیدہ ام طاہر نے لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ پیش کی۔

بیعت بر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۱ء کے موقع پر ساڑھے تین سو مردوں اور ۲۵۰ عورتوں نے بیعت کی۔

اکتالیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور دعا گئی کہ اس سورۃ میں جو ہدایات ہمارے متعلق ہیں ان کو پورا کرنے کی خدا ہمیں توفیق دے۔ اور ان کے جواب میں جو اہم وعدے ہیں۔ اس کا فضل محض اپنی رحمت سے وہ وعدے پورے فرمائے نیز فرمایا "کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے۔ اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے۔ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سائے میں تمام دنیا آرام پائے گی اور تمہارے قلوب وہ زمین ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی معرفت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔"

۲۷ دسمبر کو دو روز کے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی و انتظامی امور بیان فرمائے۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے ۱۹۲۸ء کے موقع پر شروع کئے جانے والے مضمون "فضائل القرآن" کے پانچویں حصہ کو بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

"بعض مضامین ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو سستی باری تعالیٰ کے مضمون کی طرح اتنی وسعت حاصل ہوتی ہے کہ ان کو خواہ کتنی بار بیان کیا جائے ان میں تکرار پیدا نہیں ہو سکتی۔ فضائل القرآن کے مضمون میں بھی تکرار نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اتنے معارف ہیں کہ چاہے ساری دنیا مل کر قیامت تک انہیں بیان کرتی رہے وہ کبھی ختم نہ ہوں گے۔"

اس جلسہ میں گئی جانے والی تقاریر علمائے سلسلہ احمدیہ کی تفصیل درج ذیل ہے

پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب	سستی باری تعالیٰ
حضرت مولوی ٹھہور حسین بنگلہ	سلسلہ خلافت
حضرت چوہدری فتح محمد سیال	دین حق (ناقل) اور بالشوہبزم
مولوی غلام احمد صاحب	حضرت مسیح موعود کا علم کلام
میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاردق"	حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ
فلسفہ احکام شریعت حقہ
اجرائے نبوت از نئے مصحف سابقہ
تہذیب و تمدن
دفات حضرت مسیح ناصری
مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ
شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"
حضرت مولوی غلام رسول راجپوتی
حضرت حکیم مولوی فضل الرحمان
حضرت مفتی محمد صادق
حضرت مولوی جلال الدین شمس
قاضی محمد نذیر صاحب لائپزور

بیز ایک مصری جرنلسٹ سیاح نے جو اپنے ایک رفیق کے ساتھ جلسہ میں موجود تھے اپنا ایڈریس پڑھا جس میں حضور سے اظہار عقیدت کیا گیا تھا۔ اور ایک ہندو نوجوان نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے بارے میں بیچانی نہیں پڑھیں۔

۲۸ دسمبر کو ایک قرار داد پاس کی گئی کہ "مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے مطالبات مسلمانوں کے لئے بہت مفید اور ضروری ہیں اور اس کے خلاف کوئی کانفرنس الٰہ آباد کی تجاویز مسلمانوں کے لئے ضرر رساں اور نقصان دہ ہیں پس ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ مسلم کانفرنس کے پیش کردہ مطالبات کو ہی صحیح مطالبات سمجھے۔ ہم مسلم کانفرنس کے مطالبات کی تائید میں ہر ایک قدم کی امداد کا وعدہ کرتے ہیں۔"

جلسہ سالانہ مستورات

حاضری گذشتہ سال کی نسبت اتنی زیادہ تھی کہ باوجود یکہ جلسہ گاہ کی اصلاح کی گئی تھی اور ایسیج کے دو طرف گیلدیاں بنائی گئی تھیں۔ لیکن پھر بھی جلسہ گاہ ناکافی ثابت ہوئی۔ چنانچہ حضور نے قادیان کی خواتین کو واپس بھجوادیا تاکہ باہر سے آنے والی خواتین جلسہ سن سکیں۔ اور ہدایت فرمائی کہ خواتین کی جلسہ گاہ بھی ہر سال بڑھائی جائے اور تحریک فرمائی کہ لاؤڈ اسپیکر بھی ضروری ہے جس کے لئے عورتیں چندہ جمع کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جس طرح اعصاب اور رگوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں اور مردوں کے تعاون کے ساتھ دنیا کا نظام چلتا ہے۔ دنیا کی ساری اقوام کی عورتیں اپنے حقوق کے لئے جھگڑ رہی ہیں۔ لیکن احمدی عورتوں کو چاہیے کہ وہ بجائے جھگڑنے اور حقوق طلبی کی جدوجہد کے دین حق (ناقل) نے جو ان کو حقوق دئیے ہیں ان کا استعمال کرنا سیکھیں اور ان حقوق کا علم حاصل کرنے کے لئے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھیں۔ نیز فرمایا کہ "حقوق سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہو تو قربانی کرو۔ نیز آپ نے نظام کی پابندی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ جلسہ خواتین سے حضرت مولوی غلام رسول دزیر آبادی اور مولوی محمد ابراہیم بٹالپوڑی

نے بھی خطاب فرمایا۔

خواتین میں سے محمدی بیگم صاحبہ، اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حثمت اللہ صاحبہ،
زبیدہ صاحبہ، روشن بخت صاحبہ حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح
استانی مریم بیگم صاحبہ اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

فرمائی جو کہ نہایت پر معارف اور بے حد ایمان افروز تھی۔

جلسہ میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، مولوی ظہور حسین صاحب بخارا
اور میر تقی علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے بھی تقاریر کیں۔
بیعت پر اس جلسہ پر ۲۸ دسمبر کی رات تک بیعت کرنے والوں کی
تعداد ۳۶ شمار کی گئی جن میں معزز تعلیم یافتہ اور بارسوخ احباب کے علاوہ بعض
غیر مبالغین بھی شامل تھے۔

جلد لائے مستورات

اس سال جلسہ گاہ کو کافی وسیع کر دیا گیا تھا۔ پھر بھی حضرت خلیفۃ المسیح
کی تقریر کے وقت یہاں کو ارد گرد کے مکانات میں بیٹھنا پڑا۔
حضور نے ۲۸ دسمبر کی صبح کے اجلاس میں خواتین سے خطاب فرمایا جس
نے اپنے اس خطاب میں فرمایا۔

آج کل عورتوں کا تعلیمی ڈگریاں لینا فیشن ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ پہلے

جنون مخا جہالت کا اب جنون ہے علم کا۔ حالانکہ یہ بھی ایک
جہالت ہے۔ حضور نے جماعت احمدیہ کی ضروریات کو واضح کرتے
ہوئے فرمایا کہ ہماری ضروریات ایسی ہیں کہ ہمیں ڈگریوں کی ضرورت
نہیں۔ خواتین کو چاہیے کہ وہ علم دین سیکھیں۔ ادھر ہی حقیقی علم ہے
اس کے بغیر انسان جاہل ہے۔“

مستورات کے جلسے حضرت مولوی محمد ابراہیم بٹا پوری، حضرت شیخ یعقوب علی
سوفانی، حضرت مولوی غلام رسول راجپکی، حضرت مفتی محمد صادق، بابا حسن محمد خان صاحب
مولوی ظہور حسین صاحب بخارا اور میاں احمد دین صاحب نے خطاب فرمایا۔
مستورات میں سے سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ، رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد
صاحب، زینب بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم احمد دین صاحب، زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو
محمد نواز صاحب، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، صالحہ بیگم صاحبہ (ام داؤد) اہلیہ حضرت
میر محمد اسحق نے تقاریر کیں۔ حضرت سیدہ ام طاہر نے لجنہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

تینتالیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۳۲ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۶ دسمبر کو اپنی افتتاحی تقریر میں خدا تعالیٰ کے

بیالیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

جلسہ پر ہندوستان بھر کے علاوہ افغانستان اور سیلون سے بھی احباب تشریف
لائے تھے۔ نیز صاحب حیثیت معزز غیر احمدی، غیر مبالغ، ہندو اور سکھ حضرات بھی
جلسہ میں شریک ہوئے۔

اس سال جلسہ سالانہ رمضان المبارک کے مہینہ میں آیا۔ اور سخت سردی کے
باد جو دننہیں اور کارکن سخت مشقت اٹھا کر روزہ داروں کے لئے افطار و سحر کے وقت
کھانا پہنچانے لگے۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مسیح موعود
کی زندگی کے ابتدائی حالات کا تذکرہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود مہانوں کی آمد پر اپنا کھانا
مہانوں کو پیش کر دیتے اور خود چھوٹے پر گزارہ کرتے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود
نے اپنے اس وقت کا نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے کہ

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانِ اَكْلِي

فَصَرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْاَلْمَانِي

کہ ایک وہ وقت تھا کہ دسترخوان کے بچے ہوئے کھڑے مجھے ملتے تھے مگر اب یہ
حالت ہے کہ سینکڑوں خاندانوں کو اللہ تعالیٰ میرے ذریعے رزق مے رہا ہے۔ گویا ایک
دن وقت کہ گھر کی مستورات مہان کو بوجھ سمجھتی تھیں اور کھانا دینے سے انکار کر دیتی تھیں
اور حضرت اقدس نے آٹھ پہر کے رتنے رکھے اور کہا یہ وقت کہ (جلسہ سالانہ پر) ہزار ہا
آدمی یہاں آتے ہیں اور ان کا رزق ان کے آنے سے پہلے یہاں پہنچ جاتا ہے اور
چوبیس گھنٹہ میں ایک منٹ بھی ننگر خانہ کی آگ سرد نہیں ہوتی۔

۲۶ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں اپنی دوسری تقریر میں حضور نے اہم جماعتی امور
بیان فرمائے اور ضروری ہدایات دیں۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے افتتاحی تقریر حضرت مسیح موعود پر دہی کے موضوع پر

فضل اور احسانات جو اس نے جماعت احمدیہ پر کئے بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی ابتدائی زندگی کے حالات بیان فرمائے، حضور نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے اس دفعہ پھر اس

مقام پر تیسری و تیسرا درجہ کا موقع ہمیں عطا کیا یہ وہ سنی ہے جسے اس

ضلع کے لوگ بھی نہیں جانتے تھے بعض دفعہ حضرت اقدس کے والد ماجد

کے گہرے دوست بھی حضرت اقدس کا نام سن کر کہتے کہ میں معلوم

نہیں تھا کہ مرزا غلام مرتضیٰ کا کوئی اور بیٹا بھی ہے ان حالات میں اللہ تعالیٰ

نے آپ کو خبر دی کہ وہ وقت آگیا ہے کہ ہماری مدد تمہارے لئے نازل

ہو دنیا میں تمہارا نام پہچانا جائے نیز فرمایا دنیا میں ایک نذیر آیا

پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا

اور بڑے زور اور جملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

آپ سب جانتے ہیں کہ کتنے زور اور جملوں سے ہر ایک کا دل حضرت

مسیح موعود کے لئے فتح کیا گیا۔“

جماعت احرار نے اس سال قادیان میں ایک اجتماع کر کے دھکی دی تھی کہ

وہ جماعت احمدیہ کو مٹا دیں گے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا،

”بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم قادیان کو مٹا دیں گے یا ہم نے اُسے

مٹا دیا ہے لیکن ہر عقل مند انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ قادیان کو

فتح کرنے والا نہ کوئی پیدا ہوا ہے نہ ہوگا بلکہ قادیان ہی دنیا کو فتح کر رہی ہے“

۲۷ دسمبر کو دو اسکے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے۔ حضور

نے اہم جماعتی امور اور وقتی حالات کے بارے میں تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے حضرت مسیح موعود کی وحی کے موضوع

پر گزشتہ سال جلسہ لائے کے موقع پر کی جانے والی تقریر کے مضمون کو مکمل فرمایا۔

جلسہ میں ہونے والی علماء و اداہلی زکوٰۃ

فلسفہ احکام شریعت و ادایگی زکوٰۃ

اجرائے نبوت

حضرت مسیح موعود کا علم کلام

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

تقریر مسیح موعود کی جدید تحقیقات

ہستی باری تعالیٰ

پیشگوئی اسماء احمد

مسئلہ خلافت

غیر مالک میں تبلیغ دین

اسلام کے اصول تعلیم کو کیسے پڑھیں اور

سوشلزم پر کیا فوجیت ہے۔

{ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

بعیت ہر جلسہ کے موقع پر ۵۵ افراد نے بیعت کی۔
احمدی تاجران کی نمائش بھی نظارت امور عامہ کے تحت لگی۔

جلسہ لائے مستورات

اس سال زمانہ جلسہ گاہ کی توسیع کی گئی۔ عارضی تینتیں لگا کر باقاعدہ راستے

اور دروازے بنا لئے گئے۔ جلسہ گاہ کے انتظام کے لئے منظمہ جلسہ گاہ، ایسیج، بیعت

نمائش، ٹکٹ اور تقسیم ٹکٹ و استقبال مقرر کی گئیں۔ رپورٹرز اور انکیٹریں مقرر کی گئیں۔

لیجنڈ کے قیام کے بعد پہلی مرتبہ جلسہ گاہ کے انتظام کو اتنے تفصیلی طور پر سرانجام دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۸ دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا جس

میں عورتوں کو دین کی خاطر سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا،

”اصل کام ہر احمدی مرد اور عورت کا قربانی ہے۔ تو ہر ایک

عورت مرد سادہ زندگی بسر کرے کیونکہ ہم کو نہیں معلوم کیا کیا قربانیاں

کرنی پڑیں گی۔ دیکھو اگر یہ سہی عادت ڈالیں کہ جو ہوا وہ خرچ

کر دیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے کہ اپنے مال میں نہ بخل کرؤ

نہ اسراف۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جب دین کے لئے ضرورت ہوگی تو کچھ

بھی دینے کے لئے نہ ہوگا۔“

پھر حضور نے عورتوں کو ہاتھ سے کام کرنے اور آمد پیدا کرنے کی تلقین فرمائی

حضرت خلیفۃ المسیح کے علاوہ حضرت مولوی محمد براہیم بقا پوری، حضرت مفتی محمد صادق

اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب پیشتر نے بھی مستورات سے خطاب فرمایا۔

خاتون مقررات کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دفات مسیح ناصری

استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

عورت کے فرائض اولیٰ کیا ہیں

زبیدہ بیگم اہلیہ محمد نواز صاحب

اسوہ صحابیات (حضرت محمدؐ)

سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ

پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود

حیات بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی محمد براہیم بقا پوری

تعداد ازدواج

سعیدہ صادقہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبد السلام عمر صاحب

رپورٹ لجنہ امام اللہ

حضرت ام طاہرہ صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی

نیز رحمت النساء صاحبہ بنت مولوی رحمت علی صاحب، اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر

شفیع احمد صاحب اور افتخار بیگم صاحبہ اہلیہ ملک ظفر الحق صاحب نے بھی جلسہ میں

تقاریر کیں۔

چوالیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

بمقام ملحقہ میدان بریت النور قادیان

اس سال بھی جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ رمضان المبارک کی تاریخوں میں آیا اور جلسہ کے معاً بعد یعنی ۲۸ دسمبر کو عید الفطر اجماعی نے قادیان میں منائی خطبہ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ارشاد فرمایا۔
۲۵ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضور نے احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی کا تذکرہ فرمایا، حضور نے فرمایا

”قرآن مجید میں سورۃ الفاتحہ کی ابتداء اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کی گئی ہے جس میں یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ دنیا کے

ہر گوشے میں دین حق (ناقل) کے قبول کرنے والے پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم چاروں طرف دین حق (ناقل) کو پھیلا دیں اور اس جلسہ کو بہت باریک کرے جیسے اس جلسہ کے ساتھ ہی عید آگئی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمارے لئے روحانی طور پر بھی عید کا وقت میسر کرے۔

مزید فرمایا

ہر فرقہ ہر دین اور مذہب کے لوگ احمدیت کی طرف کھینچے چلے آئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ یہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان ہے۔

۲۶ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے تحریک جدید کے مقاصد اور ان کی اہمیت بیان فرمائی۔

۲۷ دسمبر کی تقریر میں حضور نے احمدیت اور سیاسیات عالم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اصل تقریر شروع کرنے سے قبل حضور نے احوال کے فتنہ پیدا کرنے کی سازش کا تذکرہ فرمایا۔ تقریر کے دوران حضور نے لیگ آف نیشنز اور اس کی ناکامی کے اسباب بتائے اور دین حق کی تعلیمات کی روشنی میں امن عالم کے ذرائع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور آخر میں اسلامی لیگ آف نیشنز کا خاکہ بیان کرنے کے بعد جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ یہ خیالات دنیا میں پھیلا دیں تا دین حق اور احمدیت کی برتری ثابت ہو۔ جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وجود باری تعالیٰ کے متعلق فلاسفوں کے غلط اندازے

پر پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

حضرت مولانا غلام رسول راجپکی

صوفی مطیع الرحمان صاحب

حضرت مفتی محمد صادق

ذکر حبیب

ختم نبوت از رئے اقوال المہدین و بزرگان سلف

حضرت مولوی محمد سلیم صاحب

خلافت احمدیہ کے منکرین کا معاندانہ رویہ

حضرت مولوی غلام احمد صاحب فاضل

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

حضرت مسیح موعود کا عشق

موجودہ زمانہ میں دین حق (ناقل) کے خلاف

عیسائیت کی جدوجہد

عیسائیوں کے قرآن مجید اور حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات

احمدیہ مشن کے حالات

حضرت مولوی محمد صادق

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ کے پہلے روز ۲۵ دسمبر کو خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور کی تقریر ”تربیت اولاد“ کے متعلق تھی۔

اس سال جلسہ خواتین میں درج ذیل تقاریر ہوئیں :-

ذکر حبیب

احمدی عورت کی حیثیت

ارکان دین حق (ناقل) کی پابندی میں

ہماری نجات ہے

عورت کے حسن اخلاق سے گھر جنت

بن جاتے ہیں

احمدیت کی ترقی طبقہ نسواں میں کیونکر ہو سکتی ہے۔

تحریر خاتون صاحبہ اہلبہ بالو محمد نواز صاحب

تحریر جدیدہ احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

استثنائی میمونہ صوفیہ صاحبہ

عورتوں کا قومی ترقی میں حصہ

حضرت سیدہ مریم صدیقیہ

پلورٹ لجنہ اماء اللہ

حضرت سیدہ ام طاہر

پینتالیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

بمقام ملحقہ گراؤنڈ بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مختصر خطاب فرمایا اور اپنے بچپن کے زمانے میں ہوتے والے ایک ابتدائی زمانے کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”اس جلسہ میں جمع ہونے والے حضور سے ازاں غریب تھے۔ ان میں سے بہت ہی کم ایسے تھے جو متوسط درجہ کے کہلا سکیں اور اس بیت سے جمع ہوئے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جسے دشمن سرنگوں کرنے کی کوشش کر رہا ہے ہم اسے سرنگوں نہ ہونے دیں گے۔ بدری صحابہ نے کہا تھا یا رسول اللہ! بیشک ہم کمزور ہیں اور دشمن طاقتور۔ مگر وہ آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہماری لاشوں کو روندنا ہوا نہ گزے۔ یہی قلبی کیفیت قادیان کے اس جلسہ میں جمع ہونے والوں کی تھی۔ ان بے سہارا یتیم افراد کے دل سے نکلے ہوئے خون نے کرشمہ الہی کے سامنے فریاد کی۔ جن کو دنیا حقیروں میں سمجھتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازاد ان کے آنسوؤں سے ایک درخت تیار کیا جن کا پھل تم ہوا اگر ان سے اتنا بڑا باغ تیار ہو گیا ہے تو اگر تم بھی اپنے آپ کو اسی طرح قربانیوں کے لئے تیار کرو۔ تو کر دوں درخت پیدا ہو سکتے ہیں۔“

۲۷ دسمبر کے دو سہرا اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے دوران سال ہونے والی جماعتی ترقیات اور اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا:

۲۸ دسمبر کو اذیت نامی خطاب میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء سے شروع ہونے والے عالمانہ مضمون ”فضائل القرآن“ کا چھٹا اور آخری حصہ بیان فرمایا۔ حضور نے اس پر محیط اس عظیم الشان مضمون کے اختتام پر فرمایا:

”نوح قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی اور کسی کتاب کو حاصل نہیں اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اس فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی وہ دیکھ کر پیر و ملے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی تورات کا پیر ہے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی انجیل کا پیر ہے تو وہ میرے سامنے

آئے اور قرآن کریم کا کوئی ایسا استعارہ میرے سامنے رکھئے جس کو میں بھی استعارہ مجھوں پھر میں اس کا حل قرآن کریم سے ہی پیش نہ کر دوں تو وہ بے شک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے لیکن اگر پیش کر دوں تو اُسے ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی اور کوئی کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں۔“ (فضائل القرآن صفحہ ۴۳۹)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے:

معجزاتِ ہستی باری تعالیٰ پر دفسیر قاضی محمد اسلم صاحب
فلسفہ طریقی نماز حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

اچھوت اقوام کی موجودہ بیداری سے جماعت احمدیہ کس طرح فائدہ اٹھا سکتی ہے { حضرت الحاج مولوی عبدالرحیم نیر

قرآن مجید میں نسخ کے عقیدہ کا ابطال حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ

سکھوں کے لئے مسلمانوں سے اتحاد مفید ہو سکتا ہے یا نہ ہو سکے { سر ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر ”لور“

حضرت مسیح موعود کے اثر کی وجہ سے مسئلہ ذنابِ مسیح کے بارہ میں لوگوں کے خیالات میں تغیر { مولوی محمد یار صاحب عارف

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود کی آمد سے پوری ہوئیں { حضرت مولانا غلام رسول راجپتی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فضائل جن میں آپ منفرد ہیں { حضرت مولانا ابوالعطاء

دالبتگانِ خلافت کی منکرانِ خلافت پر فضیلت { ملک عبدالرحمان صاحب خادم

محمدی بیگم کی پیشگوئی پر ایک نظر حالات تبلیغ جزائر شرقیہ ہند { حضرت سید زین العابدین دلی اللہ شاہ
مولوی رحمت علی صاحب فاضل

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا۔ جس میں خواتین کو اعمالِ صالحہ سجالانے کی طرف توجہ دلانی نیز مستورات کو تخریکِ جدیدہ کے مطالبات پر خصوصاً سادہ زندگی کے مطالبہ پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔

خواتین کے جلسہ سے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق اور جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

مستورات میں سے ردشہن بنت صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب، صاحبزادی امتہ الرشیدیہ بیگم، زبیدہ خاتون صاحبہ، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور سیدہ فضیلت

صحابہ نے خواتین سے خطاب کیا۔ حضرت سیدہ امہ طاہرہ نے لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

اس سال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں لاڈل ڈاؤ اسپیکر کا استعمال ہوا۔

حضور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تقریر کرتے ہوئے منستطین کو خواتین کی طرف سے موصول ہونے والی شکایت کی طرف متوجہ کیا کہ ان کی جلسہ گاہ میں لاڈل ڈاؤ اسپیکر کا انتظام نہیں کیا گیا۔ اور ہدایت فرمائی کہ آئندہ سال مستورات کے جلسہ میں بھی لاڈل ڈاؤ اسپیکر کا انتظام کیا جائے۔

بیعت بر جلسہ سالانہ کے موقع پر ۱۷ اہجابت نے بیعت کی۔

چھبیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء

بمقام ملحقہ میدان، بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

”ہم جلسہ سالانہ پر یہاں جمع ہوتے ہیں تاکہ ظاہر کریں کہ اے خدا! ہم تجھ پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ جس مقصد کے لئے تو نے ہمیں کھڑا کیا ہے وہ پورا ہوگا جس تیرے وعدوں پر پورا یقین ہے۔ قادیان کی ہر چیز بلکہ ہر ذرہ کہتا ہے کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے کس شان سے اپنے وعدے پورے کئے ہیں۔ ہر سال یہاں جو اللہ تعالیٰ ہمیں جمع کرتا ہے تو اس لئے کہ دکھائے کہ وہ کس طرح اپنی راہ میں قربانی کرنے والوں کی نصرت کرتا ہے۔“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں اجاب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی و انتظامی امور پر روشنی ڈالی نیز اجاب جماعت کو مصری فتنہ کے بارہ میں آگاہ کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب انقلاب روحانی یا پیدائش عالم جدید کے موضوع پر تھا۔ جس کے ابتداء میں حضور نے دنیا کی مشہور تمدنی اور مذہبی تحریکات پر روشنی ڈالنے کے بعد اعلان فرمایا کہ

”اب وقت آ گیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور اہلیان سنت و شریعت کے لئے سرگرم عمل ہو جائے۔ جب تک میں نے اعلان نہ کیا تھا لوگوں کے لئے کوئی گناہ نہ تھا مگر اب جبکہ امام

اعلان کرتا ہے کہ ایسا سنت و شریعت کا وقت آ گیا ہے کسی کو پیچھے رہنا جائز نہ ہوگا۔ اور اب اگر سستی ہوئی تو کبھی بھی کچھ نہ ہوگا۔ . . .“

اس اعلان کے بعد حضور نے دین حق (ناقل) کے تمدن کے متعلق بطور نمونہ

دس احکام بیان فرمائے اور ہر احمدی سے عہد لیا کہ

”وہ اپنی جائیدادوں سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار

عورتوں کو وہ حصہ دے گا جو خدا اور اس کے رسولؐ نے

مقرر کیا ہے۔“

اس کے علاوہ حضور نے اہل سنت و شریعت کے پہلے مرحلہ کے طور پر

عورتوں کے حقوق، امانت، خدمت خلق اور احمادیہ دارالافتاء کی طرف رجوع کرنے کے

متعلق تاکید ہدایات دیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیبؑ حضرت مفتی محمد صادق

ختم نبوت کے متعلق غیر احمدی زعماء کے ہم { مولوی غلام احمد صاحب بدو ملہوی

اعتراضات کے جوابات

اللہ تعالیٰ کی صفات رحمت اور دنیا میں دکھ { پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

در دکا فلسفہ

تبلیغ بذریعہ تحریر حضرت مولوی عبدالمغنی خان

احمدی مشن ہائے بیرون ہند کے حالات حضرت مولوی عبد الرحیم تیر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں { حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

کی امتیازی حیثیت

آریہ مذہب پر تبصرہ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر ”نور“

پیشگوئی لیسر موعود ملک عبد الرحمان صاحب خادم

سکھ مذہب کی تاریخ حضرت چوہدری فتح محمد سیال

ایک ضروری اسپیل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم حضرت مولانا غلام رسول راجپتی

مصری پارٹی کا دل آزار اشتہار مولانا ابو العطاء صاحب

حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا کیوں { مولوی عبدالغفور صاحب فاضل

ضروری ہے

علاقہ کی حقیقت ضرورت اور فوائد مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

پیام و فنا حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

کیا عذاب جہنم غیر منقطع ہے۔ حضرت مولانا محمد سرور شاہ

جلسہ سالانہ اگرچہ اعلان کے مطابق ۲۶ دسمبر سے شروع ہوا مگر ۲۵ دسمبر کی صبح بھی ایک جلسہ ہوا جس میں علماء سلسلہ نے تقاریر کیں اور ۲۵ دسمبر کی رات کو ذکر حبیب

کا جلسہ ہوا جس میں حضرت مولوی ذوالفقار علی خان، حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت سید محمد سرور شاہ کی تقاریر ہوئیں۔ جلسہ ذکر حبیب کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ”حضرت مسیح موعود کے کارنامے کے موضوع پر تقریر کی۔ ۲۶ دسمبر کی شام کو ایک جلسہ ”احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔

۲۶ دسمبر کی شام کو نظارت تعلیم و تربیت کے سیکرٹریان کا اجلاس ہوا۔

جلانہ مستورات

اس سال پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سنی گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۶ دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر

مستورات سے خطاب فرمایا

مستورات کے جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

حقیقت بیعت اور احمدی مستورات کا فرض مولوی عبدالغفور صاحب

ذکر حبیب حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

تبلیغ بنجارا کے حالات مولوی تمور حسین صاحب بنجارا

مقام خلافت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

نماز کی پابندی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

صحابیات (حضرت محمدؐ) کی قربانیاں بابا حسن محمد صاحب

نظام خلافت کی پہلی منزل خلافت آدم { اقبال خانم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ

علیہ السلام

آداب مجلس سیدہ فیصلت بیگم صاحبہ

رپورٹ لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ اتم طاہر

ہو لیکن ہمارے مد نظر اپنا مقصد ہوتا چاہیے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارا اجتماع ہر ریاء اور بزدلی سے خالی ہو۔ دین کی خدمت کرنے اور دور دراز کے ممالک کی پیاسی روحوں تک اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا پانی پہنچانے کی توفیق وہ ہمیں عطا کرے۔“

۲۶ دسمبر کو دو سبک اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب حضور نے ”عالم روحانی کی سیر“ کے موضوع پر فرمایا۔ یہ تقریر ”سیر روحانی“ کے نام سے علمی لیکچروں کے مبارک سلسلہ کا آغاز تھا جو ۱۹۵۸ء تک جاری رہا۔

اس جلسہ میں کی جاتے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

توجیہ باری تعالیٰ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

فلسفہ مسائل حج حضرت مولوی غلام رسول راجسکی

انگلستان میں میرے تاثرات حضرت مولانا عبدالرحیم درد

غیر مذاہب میں تبلیغ دین (ناقل) کے { حضرت چوہدری فتح محمد سیال

کے مؤثر ذرائع

خلافت ثانیہ اور تائید الہیہ مولوی محمد یار صاحب

مطالبات تحریک جدید مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ افریقہ

تحریک جوہلی قند حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان

شان انبیاء علیہم السلام احمد بن قنظہ گاہ سے مولوی غلام احمد صاحب بدو ملہوی

حضرت مسیح موعود کا افاصلہ مال مولوی محمد سلیم صاحب فاضل

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں { حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

کی امتیازی حیثیت

خلیفۃ اللہ کا مصداق کامل مولانا ابوالعطاء صاحب

فنتہ مصری مولانا ابوالعطاء صاحب

جنگ بدر واحد کا تذکرہ حضرت میر محمد اسحق

بیعت: اس جلسہ کے موقع پر ۱۰۸ افراد نے بیعت کی۔

جلانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ

سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سننے گئے۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا

اپنے اس خطاب میں حضور نے عورتوں کو اپنی اولاد کی صحیح طریق پر تربیت کرنے کی تاکید

فرمائی۔ نیز تحریک جدید کے مطالبات پر روشنی ڈالتے ہوئے عورتوں کو سادہ زندگی

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کی صبح دعا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب سے جلسہ

کا آغاز ہوا۔ اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ

خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو۔ تیز فرمایا۔ ”یہ طبعی امر ہے کہ ہماری مخالفت

بسر کرنے اور کفایت کو اپنا شعار بنانے کی تلقین فرمائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

گیت گاتی ہوئی اپنے اپنے محفّظے لئے جلسہ گاہ پہنچیں۔ تمام محفّظے جن کی تعداد قریباً ۱۵۰ تھی جلسہ گاہ کی ادپر کی گیلریوں میں کھڑے کر دیئے گئے۔ ابجکچس مٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سیچ پر تشریف لائے۔ تلاوت و نظم کے بعد مختلف جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاس نامے پیش کئے گئے جن کے جواب میں حضور نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی نظم "محمود کی آہن" میں اپنے ہائے میں کی جانے والی دعاؤں کی روشنی میں اپنی زندگی کے حالات بیان فرمائے تیز فرمایا

ذکر حبیب (مراد جلسہ گاہ سے) حضرت مفتی محمد صادق
برکاتِ خلافت مولوی ابوالعطاء صاحب
مسئلہ سود حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
بچوں کی پرورش حضرت ڈاکٹر حثمت اللہ خاں
عورتوں کو نصائح حضرت مولوی عبدالرحیم نیر
احمدیت کی کامیابی کن باتوں میں مضربے زبیدہ بیگم صاحبہ
جھوٹ کی مذمت امّۃ العزیز صاحبہ
ابھی ستورات کس طرح خلیفہ وقت کی مسلم { صاحبزادی امّۃ الشہید بیگم
کے کاموں میں مدد کر سکتی ہیں مبارکہ قمر صاحبہ
حضرت مسیح موعود کے کارنامے ستیدہ فضیلت بیگم صاحبہ
تقریر

"میں ان دوستوں اور ان کے ذریعہ تمام جماعتوں کا شکر ادا کرتا ہوں اور جزا الہیہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی کے اور وجودن باقی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین کی خدمت میں جن (ناقل) کی تائید اور اس کے علیہ اور مضبوطی کے لئے صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ جب اس کے حضور پیش ہونے کا موقع ملے تو شرمندہ نہ ہوں اور کہہ سکوں کہ تو نے جو خدمت میرے سپرد کی تھی تیری ہی توفیق سے میں نے اسے ادا کر دیا۔"

حضور کا یہ خطاب قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

بعد ازاں حضرت میر محمد اسحق نے حضرت مسیح موعود کی نظم "آہن" کے شعر سے "اس کو عمر و دولت" کی دعا کا پورا ہونا مختصر کیا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے چپک کی صورت میں دو لاکھ ستر ہزار روپے کی رقم حضور کی خدمت میں پیش کی جسے حضور نے قبول فرماتے ہوئے مختصر سی تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا

"انبیاء کی طرح خلفاء کے بھی چار کام ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نشان بیان کرنا۔ تزکیہ کرنا، کتاب پڑھانا اور حکمت سکھانا۔ کتاب کے معنی کتاب اور تحریر کے بھی ہیں اور حکمت کے معنی سائنس کے بھی ہیں۔ اور قرآن کریم کے حقائق و معارف اور مسائل فقہ بھی ہیں۔ پھر خلیفہ کا کام استحکام جماعت بھی ہے۔ اس لئے اس روپے سے یہ کام بھی ہوتا چاہیے پس یہ خلفاء کے چار کام ہیں اور باہمی پر یہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔"

اس کے بعد حضور نے لوئے احمدیت رَبَّنَا لَقَبَلْنَا مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پڑھتے ہوئے اور نعرہ ہائے بکیر کے دوران بلند فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے خدام الاحمدیہ کا علم لہرایا اور پھر زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر لجنہ امداد اللہ کا علم لہرایا اخبار ریاست "احسان" اور پیغام صلح کے نمائندے بھی اس تقریب میں آئے۔

غیر ملکی احمدی نمائندگان اپنے اپنے وطن کے ملیکات زیب تن کئے ہوئے جلسہ گاہ میں آئے۔ اس موقع پر مقامی ہندوؤں لالہ دانا رام صاحب ابن لالہ ملا دامل اور سیٹھ ذریچند صاحب نے بھی اپنے اپنے خاندان کی طرف سے حضور کو مبارکباد پیش کی۔ جلسہ سالانہ کے بقیہ پروگراموں کی روداد ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۲۸ اربالیس واں جلسہ سالانہ

جلسہ خلافت جوہلی

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء

مقام طلحہ میدان بیت النور قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے ۱۹۳۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے احباب جماعت کے سامنے سیدنا حضرت مصلح موعود کے عہد مبارک کے ۲۵ سال پورے ہونے پر خدا تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کے لئے ۱۹۳۹ء کے سال کو خلافت جوہلی کے طور پر منانے کی تجویز رکھی تھی نیز تجویز کیا کہ اپنے محبوب آقا کی خدمت میں احباب جماعت تین لاکھ کی حقیر رقم پیش کریں۔ جسے حضور جہاں چاہیں خرچ کریں۔ جوہلی کے پروگرام کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کی تجویز پر جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کو خلافت جوہلی کے جلسہ کے طور پر شاندار طریق اور وسیع پیمانہ پر منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

۲۸ دسمبر کی صبح سے خلافت جوہلی کی مبارک تقریب کا پروگرام شروع ہوا مختلف علاقوں اور مختلف ممالک کی جماعتیں حضرت مسیح موعود کے اشعار پڑھتی اور حمد کے

۲۷ دسمبر کو حضور نے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے فرمایا
 ”احمدیت زندہ رہی، زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت
 اسے مٹا نہ سکی اور نہ مٹا سکے گی۔ عیسائیت کی کیا طاقت ہے کہ یہاں
 قبضہ چھائے، عیسائیت تو ہمارا شکار ہے، عیسائیت ہمارے منقلب
 ہیں گرسے گی اور ہم انٹرنیشنل فتح پائیں گے۔“

۲۷ دسمبر کے دو سکر اجلاس میں حضور کا خطاب متفرق جماعتی امور کے بارے
 میں تھا۔

۲۸ دسمبر کی صبح خلافت جوہلی کی تقریب ہوئی جس کا احوال اوپر گزر چکا ہے
 ۲۸ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں نیز ۲۹ دسمبر کو بھی حضور نے خلافت راشدہ کے
 عنوان پر تقریر فرمائی۔ جس میں دین حق (ناقل) کے نظام خلافت پر بڑی شرح و بسط سے
 روشنی ڈالی اور اس پر کئے جانے والے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ حضور نے فرمایا۔

”جہاں تک خلافت کا تعلق میرے ساتھ ہے اور جہاں تک
 اس خلافت کا ان خلفاء کے ساتھ تعلق ہے جو قوت ہو چکے ہیں ان
 دونوں میں ایک امتیاز اور فرق ہے۔ ان کے ساتھ تو خلافت کی بحث
 کا علمی تعلق ہے اور میرے ساتھ نشانات خلافت کا معجزاتی تعلق ہے۔
 پس میرے لئے اس بحث سے کوئی حقیقت نہیں کہ کوئی آیت میری خلافت
 پر چسپاں ہوتی ہے یا نہیں۔ میرے لئے خدا تعالیٰ کے تازہ بناؤ نشانات
 اور اس کے زندہ معجزات اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ مجھے خدا نے
 خلیفہ بنایا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے۔ اگر تم میں سے
 کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں
 رکھتا ہو تو وہ اب میرے مقابلہ میں اٹھ کر دیکھ لے خدا اس کو ذلیل
 اور رسوا کرے گا۔ بلکہ اسے ہی نہیں بلکہ اگر دنیا جہاں کی تمام طاقتیں مل
 کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا ان کو چھڑکی طرح مسل
 لے گا اور ہر ایک جو میرے مقابلہ میں اٹھے گا گرا جائے گا جو میرے
 خلاف بولے گا خاموش کر لیا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش
 کرے گا وہ خود ذلیل اور رسوا ہوگا۔“

پس اے مومنوں کی جماعت اور اے عمل صالح کرنے والوں میں
 تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس
 کی قدر کرو۔ جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے
 گی خدا اس نعمت کو نازل کرنا چلا جائے گا۔
 اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تفضیل درج ذیل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فضائل حضرت مولوی بشیر علی
 نظام دین حق (ناقل) اور حکومت کی ترقی کا { حضرت مولانا عبدالرحیم دردد
 خلافت سے تعلق

دین حق (ناقل) میں خلافت کا نظام۔ اس { حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
 کی حقیقت اور ضرورت
 خلافت اور مسیحی پاپائیت حضرت مفتی محمد صادق
 جماعت احمدیہ کے عقائد مولوی محمد پار صاحب عارف
 سلسلہ احمدیہ کی پچاس سالہ ترقی پر ایک نظر حضرت چوہدری فتح محمد سیال
 خلافت ثانیہ کی برکات مولوی ابوالعطاء صاحب

خلافت دین حق (ناقل) اور ڈکٹیٹر شپ { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
 میں فرق
 حضرت یسوع موعود کے کا نامے حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
 خلافت اور شیعہ امامت قاضی محمد نذیر صاحب لاہوری
 جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت مولوی محمد سلیم صاحب
 تمدن اسلام مولوی عبدالسلام صاحب عمر

سلسلہ خلافت نہ ہونے سے مسلمانوں کو { حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
 کیا نقصان پہنچے

۲۷ دسمبر کو شیعہ اجلاس منعقد ہوا۔
 احمدیہ جرائد، ریویو آف ریلیجنس، الفضل، الحکم اور مصباح کے خلافت جوہلی نمبر
 شائع کئے گئے۔
 اس جلسہ میں عرب، افریقہ، ملایا، سامرا اور ترکستان کے اصحاب جماعت نے
 شرکت کی۔

جائزہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔
 حضور کی تقاریر کے علاوہ صبح ۸ بجے سے دس بجے تک زمانہ جلسہ میں تقاریر برتوں
 اور بقیہ سارا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سننا جاتا رہا۔

۲۷ دسمبر کو حضور زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔
 پہلے حضرت ام طاہرہ صاحبہ نے حضور کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تہنیت نامہ
 پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”طبقہ نسوان کی اصلاح کا کام ہرگز کسی شخص کا احسان نہیں ہے
 بلکہ یہ ایک فرض ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں اور ان
 کے جانشینوں پر عائد ہوتا ہے۔“

پھر حضور نے عورتوں کو اس امر کی نصیحت فرمائی کہ جو حقوق اللہ تعالیٰ نے
 ان کو دیئے ہیں انہیں یاد رکھیں اور اس کے احسانات کی قدر کریں تاکہ ان کو نسلی حاصل
 ہو اور تاکید کی کہ باہر کی خواتین اپنی اپنی جگہ لجنات قائم کریں۔

حضور کی تقریر ابھی جاری تھی کہ دو انگریز نو احمدی خواتین تشریف لائیں اور حضور

نے اپنا خطاب رد کرنا نہیں ایڈریس پیش کرنے کا موقع دیا۔

(یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے انگریزوں اور احمدی توایتوں نے تشریف لائیں۔)

اس جلسہ سالانہ میں مستورات کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسلام کے فضائل زبیدہ بیگم صاحبہ

احمدی توایتین کی ترقی خلافتِ ثانیہ کے عہد میں صاحبزادی امتہ الرشید

میں کس طرح احمدی ہوئی اقبال بیگم صاحبہ

مصلح کی ضرورت امتہ السلام صاحبہ

اس جلسے کے موقع پر لجنہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایک گھوڑی اور قلم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ نیز حضرت امال جان اور حضور کی دونوں ہمیشہ گان کو بھی تحائف پیش کئے گئے۔

انچاس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء

بمقام ملحقہ میدان بیت التورقادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب جلسہ کا آغاز ہوا۔ اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا:

"آپ (حضرت مسیح موعود) اکیلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **بیتصرک رجلاً نوحی الیہم من السماء** کہ مت خیال کر کہ تو اکیلا ہے ہم تیرے ساتھ ہیں! اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ایسے انسان اُسے میسر آجائیں گے۔۔۔ آج اس بیابان میں جمع ہونے والے تمام لوگ ہی اس وحی الہی کی صداقت کی دلیل ہیں۔۔۔

ہر احمدی پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کی عظمت و شوکت دنیا پر ظاہر کرے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے۔ احبابِ جماعت کو ان کی علم و ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یہ ایامِ خشیتہ اللہ اور اس کے خاص فضلوں کے ہیں اور جلسہ پر آنے والے احباب زیادہ ذکرِ الہی کریں اور زیادہ دعائیں کریں اور زیادہ توجہ سے نماز پڑھیں۔ بارش ہونے پر زمیندار اپنے کھیتوں کی مینڈیں درست کرنا شروع کرتے تاکہ پانی جمع کر لے آرام سے گھر میں نہیں بیٹھتا۔ پس رحمتِ الہی

کے پانی سے اپنے سینوں کو بھرتا تاکہ سال بھر کام آئے؛

۲۷ دسمبر کے دو سکر اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے دورانِ سال

ہونے والے اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا۔ نیز انڈین رونی مخالفین کی شرارتوں اور برہمنی دشمنوں کے حملوں پر بھی تبصرہ کیا اور آئندہ سال کے لئے ایک عملی پروگرام جماعت کے سامنے

۲۸ دسمبر کو حضور کی اختتامی تقریر ۱۹۳۰ء میں شروع ہونے والے مضمون "سیر

روحانی" کے سلسلہ کا دوسرا حصہ تھی۔

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سلسلہ خلافت نہ بننے سے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچا { سیدزین العابدین ولی اللہ شاہ

ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق

تبلیغ سلسلہ کے حالات و ضروریات حضرت مولوی عبدالرحیم نیر

نظام خلافت کی ضرورت حضرت چوہدری فتح محمد سیال

حضرت مسیح موعود کی دورِ حاضرہ کے متعلق اندازہ پیش گوئیاں { مولوی محمد یار صاحب عارف

اجرائے نبوت کے فوائد اور انقطاع نبوت کے نقصانات { حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

مسئلہ خلافت پر غیر مبائعین کے اعتراضات کے جوابات { قاضی محمد نذیر صاحب لائپوری

صداقت حضرت مسیح موعود - بحیثیت حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری

پیش گوئی مصلح موعود کا مصداق کون ہے ملک عبدالرحمان صاحب خادم

نذیب کے متعلق پروفیسر فریڈرک ٹیرری قاضی محمد اسلم صاحب

جنگ کے متعلق دینی قوانین اور اصول کی برتری { حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد

بہائیت کی حقیقت مولوی ابوالعطاء صاحب

بیرون ملک سے ایک امریکن جو کیمبرج انگلستان کا طالب علم تھا اور تین افراد

چیکو سلوواکیہ سے آئے تھے۔ ملک کے غیر مسلموں میں سے بعض اعلیٰ سرکاری عہدیدار

اور مسلمانوں میں سے ملک غلام محمد صاحب کنڑ درجزیل پرچیز حکومت ہند (لجندہ گورنر

جزیل پاکستان) شیخ محمد تیمور صاحب والس پرنسپل اور بہت سے اعلیٰ سرکاری عہدیدار

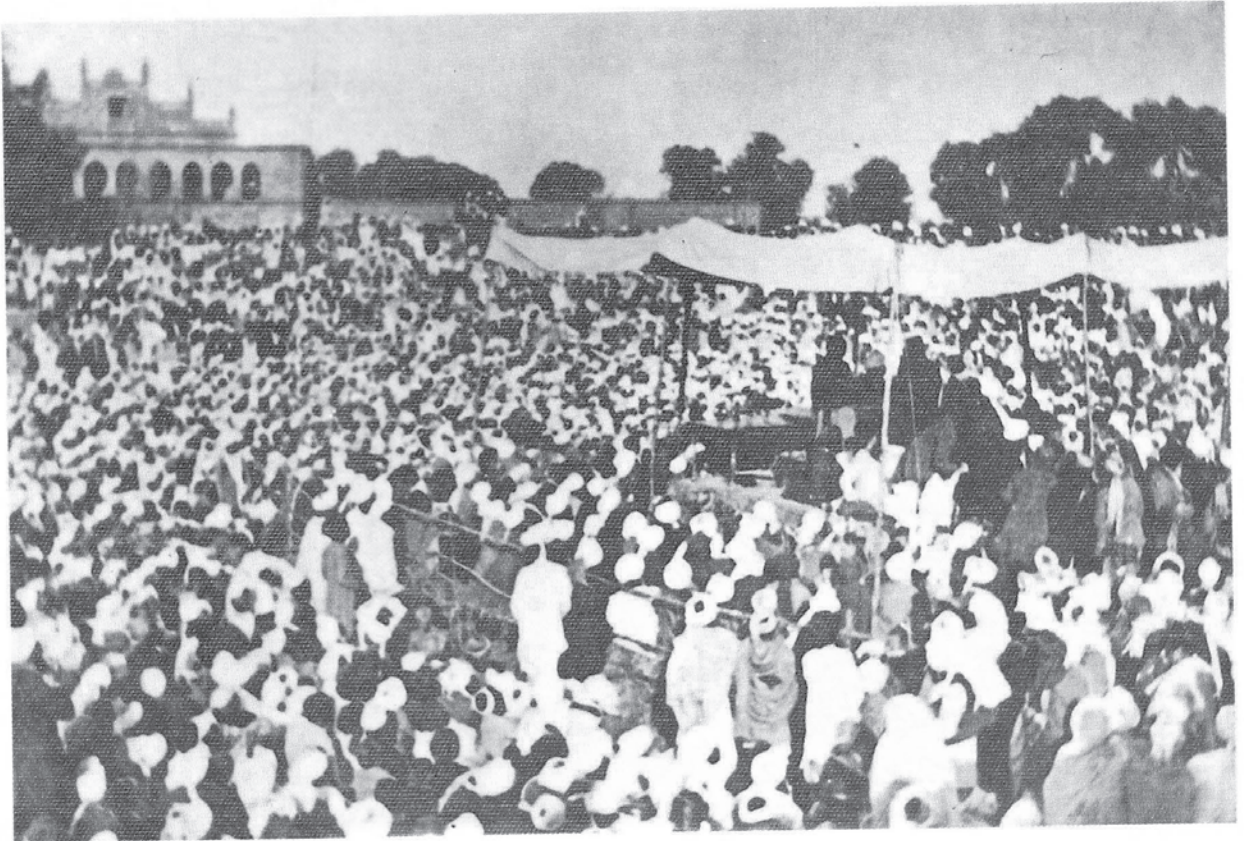
تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حسب سابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے سنیں گیں۔



جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۴۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خطاب فرما رہے ہیں



جلسہ سالانہ قادیان کا ایک اور منظر

پچاس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۴۱ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے جلسہ کا افتتاح ہوا۔

اپنے خطاب میں احباب جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”ہم بظاہر علانے کلمۃ اللہ کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں لیکن اگر دل ایسے نیک جنابت سے خالی ہوں تو ہم اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے والے ہوں گے اور دانشمین بھی اور سامعین بھی گھائے میں رہیں گے۔ سو میں سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی نیتوں کی اصلاح کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں۔ اور نہایت ہی دردمند دل کے ساتھ عرض کریں کہ اے ہمارے رب! ہم اس لیے یہاں جمع ہوئے ہیں تا تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری عظمت اور جلال دنیا میں ظاہر ہو تیرا دین دنیا میں پھیلے۔ تیری حقانیت باطل پر غالب آئے تیرے بھیجے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت دنیا میں ظاہر ہو آپ کی لائی ہوئی شریعت پھیلے۔ حضرت مسیح موعود کی قرآن اور احادیث کی بیان کردہ تشریح کو لوگ سمجھیں اس پر ایمان لائیں اور اس پر عمل کریں بھولی بھنگی دنیا کو ہم حقیقی بندے بنا سکیں سیاہ دلوں کو تُو بے عیب بنانے تو ہم سے خوش ہو جائے اور ہم تجھ سے خوش ہو جائیں کہ تو ہم سے راضی ہو گیا!“

۲۷ دسمبر کو حضور کا خطاب متفرق جماعتی امور کے بارے میں تھا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ۱۹۴۱ء کے جلسہ سالانہ میں شروع کیے جانے

والے مضمون ”سیر روحانی“ کے سلسلہ کا تیسرا حصہ تھا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی علمائے احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صفت تکلم باری تعالیٰ۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔
ذکر حبیب۔ حضرت مولانا شیر علی۔
قرآن کریم بمقابلہ دیگر کتب سماویہ۔ ملک عبدالرحمان صاحب خادم
حضرت مسیح موعود... کا پیغام ہندو قوم۔ حضرت چوہدری فتح محمد سیال
کے نام۔

ظہور مسیح موعود کی علامات اور ان کا پورا ہونا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف

۲۷ دسمبر کو حضور زمانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا اپنی تقریر میں حضور نے عورتوں پر یہ نکتہ واضح فرمایا کہ خواتین بھی دینی کاموں میں اور قربانیوں میں حصہ لے سکتی ہیں بلکہ لینا چاہیے حضور نے فرمایا۔

”پس یہ خیال اپنے دلوں سے نکال ڈالو کہ عورت کوئی کام نہیں کر سکتی میں آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اے احمدی عورتو! تم اپنی ذہنیت کو بدل ڈالو کہ آدمی کے مضمر مرد کے ہیں۔ تم بھی ویسی ہی آدمی ہو جیسے مرد۔ خدا نے جو عقیدے مردوں کے لئے مقرر کئے ہیں وہی عورتوں کے لئے ہیں اور جو انعام و انفضال مردوں کے لئے مقرر کئے ہیں وہی عورتوں کے لئے ہیں... پس اول اپنی ذہنیت کو بدلوا اور سمجھ لو کہ تم کو خدا نے دین کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے...“

حضور کی تقاریر کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت مولوی عبدالرحیم تیر

کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی مستورات کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خلافت ثانیہ میں عورتوں کی ذہنی خدمات۔ امۃ الرشید بنت مرزا برکت علی صاحب
تعلیم سے ناجائز فائدہ اٹھانا۔ اقبال بیگم صاحبہ اہلبیتہ محمد صاحب

حضرت مسیح موعود کی لعنت کے اغراض و مقاصد۔
امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب

تمدن اسلام۔ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

احمدی بزرگیوں کو علم دین سکھانے کی اہمیت۔ امۃ الرشید شوکت صاحبہ
ہمارے جلسہ سالانہ کی اہمیت۔ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو برکت علی صاحب

صداقت حضرت مسیح موعود۔ رشیدہ صدیقی صاحبہ

رپورٹ لجنہ امارۃ اللہ۔ حضرت سیدہ اتم طاہر

خطاب۔ حضرت سیدہ مریم صدیقی

(یہ پہلا موقع تھا کہ زمانہ جلسہ گاہ کے بیٹج سے کسی مرد نے تقریر نہیں کی۔)

بیعت

جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے احباب کی کل تعداد ۳۸۶ تھی جن میں ۱۹۹

مرد اور ۱۸۷ خواتین تھیں۔

عظیم نبوت پر قرآن کریم کی روشنی ڈالتا ہے۔ حضرت مولوی غلام رسول راجپتی
 عقیدہ حیات مسیح ناصری کے نقصانات قاضی محمد زید صاحب لاپوری
 مسئلہ تاسخ و تنسوخ اسلام پر ایک شدید مولانا ابوالعطاء صاحب۔

بائیں ایسی شیریں ہوں جہول سے تعلق رکھیں اور جن سے حلاوت
 ایمان نصیب ہو۔

حضور کی تقاریر کے علاوہ پہلے دن کا تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا
 گیا اور آخری دن حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
 کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

زمانہ جلسہ گاہ یس کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پیغام احمدیت نصیرہ نزہت صاحبہ
 حضرت محمد کے صحابہ کرام اور صحابیات کی امتہ الرشید شوکت صاحبہ
 جانی و مالی قربانیاں۔

مقام نبوت حضرت مسیح موعود مبارکہ بیگم صاحبہ
 عورتیں اپنے حقوق کی حفاظت کس طرح سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ
 کر سکتی ہیں؟

اہمیت خلافت اقبال بیگم صاحبہ لاہور
 موجودہ جنگ حضور کے خطبات کی روشنی میں استانی امتہ السلام صاحبہ
 استانی میونہ صوفیہ صاحبہ

امدی لڑکیوں کو علم دین سکھانے کی اہمیت امتہ اللہ خیر شہ صاحبہ مولوی ابوالعطاء صاحب
 مسئلہ تناسخ امتہ الرشید زہرو صاحبہ
 امتیازات احمدیت سیدہ بشری بیگم صاحبہ
 رپورٹ لجنہ امام اللہ حضرت سیدہ اہم طاہر

ترقی احمدیت کے ذرائع حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
 جنگوں کے متعلق۔

حضرت مسیح موعود... کی پیشگوئیاں جماعت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
 کی ترقی کے متعلق۔

اسلامی نقطہ نگاہ سے تمدنی مشکلات کا حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
 حل۔

خلافت احمدیہ اور غیر مبالمین۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔

بیعت جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے مردوں کی تعداد ۱۳۶۱ تھی۔

جلسہ کے معمول کے پروگرام کے علاوہ ۲۵ دسمبر کو مجلس انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔
 جس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان حضرت مولوی فرزند علی خاں۔
 حضرت مفتی محمد صادق۔ مہاشہ محمد عمر صاحبہ حضرت مولوی عبدالغفور صاحب قاضی محمد زید
 صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب نے خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو ایک شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
 نے انگریزی میں تقریر کی اور تبلیغی کانفرنس ہوئی۔

۲۷ دسمبر کے شبینہ اجلاس میں حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ، مولوی
 ابوالعطاء صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بدو ملہوی نے تقاریر کیں۔

۵۱ اکاون واں جلسہ سالانہ

منعقدہ۔ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۶۲ء

مقام۔ ملحقہ میدان بیت النور دایان

۲۵ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں جماعت

کی ترقی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

”ہماری جماعت کی ساری ترقی کی جڑ یہ ہے کہ ہم الہی وعدوں کو یاد

رکھیں۔ ہمارے سامنے مقاصد حضرت مسیح موعود کے الہامات ہیں اچکے

ہیں مثلاً ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں

تک پہنچاؤں گا“ اور ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت

ڈھونڈیں گے“ ان سے ظاہر ہے کہ عزاء و دعاء میں اور اعلیٰ طبقات

جلسہ لائے مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے زمانہ جلسہ گاہ میں
 سننے گئے۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خطاب فرمایا۔ جس میں
 حضور نے سورۃ اہلیم کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد فرمایا۔

”صرف کلمہ پڑھ کر تمہیں خوش نہیں ہو جانا چاہیے جب تک لا الہ الا اللہ

کے درخت کو احوال عالمہ کا پھل نہ دوگی تمہارا درخت پھل نہیں لائے

گا بلکہ خشک ہو جائے گا“ نیز فرمایا ”طیبہ کے معنی خوش شکل بنو شو دلہ

اور خوش ذائقہ اور شیریں کے ہوتے ہیں اور سی چار باتیں ہیں جن کا

مومن کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ تمہارا ایمان بھی خوش شکل۔

خوشبودار ہو۔ دین پر عمل ایسا ہو کہ جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں تمہاری

میں نہیں تبلیغ پہنچانی چاہیے۔ ہمارے سامنے مقاصد عالیہ ہیں اسلئے مستحق نہیں کرنی چاہیے۔ یورپ میں جو جنگ (جنگ عظیم دوئم مرتب) ہو رہی ہے وہ دنیا کے مستقبل کا فیصلہ نہیں کرے گی بلکہ دنیا کا آئندہ فیصلہ اس اجتماع پر ہوگا جو میدان میں ہو رہا ہے۔“

۲۶ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن حضور نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی سال بھر کی ترقی کی مختصر مگر جامع تصویر کھینچی۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ کے اختتامی اجلاس میں حضور نے ”اسلامی نظام نو کی تعمیر“ کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں عصر حاضر کی ان تمام سیاسی تحریکات پر روشنی ڈالی جو عام طور پر بیوروکریٹوں کے حقوق کی علمبردار قرار دی جاتی ہیں اور خصوصاً اٹھارہ اکیس کے سات بنیادی تقاضوں کی نشاندہی کی اور انہیں اسلام کی بے نظیر تعلیم بیان کر کے اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق دنیا کے نظام کا نقشہ ہمیشہ کیا اور فرمایا۔

”قرآن مجید کی عظیم الشان تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کے مامور کے ہاتھوں دسمبر ۱۹۰۵ء میں نظام نو کی بنیاد قادیان میں رکھی گئی جس کو مضبوط کرنے اور قریب تر لانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف ۱۹۳۷ء میں تحریک جدید عیسوی عظیم الشان تحریک کا القاء فرمایا گیا“ حضور کی یہ تقریر ”نظام نو“ کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت کا ظہور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کا انکشاف حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
میرون ہندی کی احمدیت کی ترقی حضرت مولوی عبدالرحیم پیر
مسیح موعود کی علامات خروج و جمال و مولوی محمد یار صاحب عارف
یا جوج ماجوج کا ظہور

کسر صلیب کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ مولوی عبدالغفور صاحب
ہی درست ہے

حضرت مسیح موعود... کی پیشگوئیاں عالمگیر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
جنگ کے متعلق

ضرورت الہام و نبوت مولوی عبدالہاکم خان صاحب
انقطاع نبوت کے ثبوت میں غیر احمدیوں کی ملک عبدالرحمن صاحب خادام
طرف سے پیش کردہ احادیث کی حقیقت

اسلامی فقہ کے اہم اصول مولوی ابوالعطا صاحب
حضرت مسیح موعود کا دعویٰ کرشن اوتار مہاشہ محمد عمر صاحب
فلسفہ قربانی (ذبیحہ) حضرت مولوی غلام رسول راجپور

آیت خاتم النبیین کی تفسیر دیگر آیات قرآنیہ مولوی محمد سلیم صاحب
کی رو سے

مقام محمدیت حضرت مسیح موعود کی نظر میں حضرت مولوی شیر علی
تمدن اسلام کے اصول دیگر تمدنوں کے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
مقابلہ میں

خلافت و شیعہ امامت قاضی محمد نذیر صاحب لائپور
حضرت مسیح موعود... کے علم کلام کی خصوصیات مولوی ابوالعطا صاحب

جلد لائے مستورات

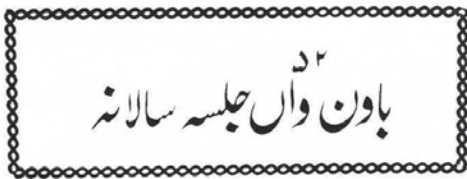
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے براہ راست نہ نہ جلسہ گاہ میں سنی گئیں۔

۲۶ دسمبر کو حضور زنا نہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے لجنہ کے قیام کی اہمیت بیان فرمائی۔ نیز لجنہ کو نصیحت کرتے ہوئے پانچویں نمازوں میں سے کم از کم ایک نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ نماز باجماعت کے لیے جب اکٹھی ہوں تو ایک رکوع با ترجمہ ایک عورت سنا دیا کرے۔

حضرت مولانا شیر علی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

جلسہ مستورات سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ، امنا الرشید شوکت صاحبہ،
امنا الرشید زہرہ صاحبہ، امنا اللہ نوریدہ صاحبہ بنت مولانا ابوالعطا صاحب، نصیرہ زہرت صاحبہ،
امنا السلام صاحبہ، امنا الحفیظہ صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب، امنا الرشیدہ
صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ حضرت سیدہ اقام
ظاہر، اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے خطاب کیا نیز لجنہ کی سالانہ رپورٹ حضرت
سیدہ مریم صدیقہ نے پیش کی۔

بیعت :- ۹۶ خواتین نے بیعت کی۔



منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء

بمقام بیت النور قادیان سے ملحقہ ہائی اسکول گراؤنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی باوجود طویل علالت و شدید نقابہت کے نیز باوجود

حضرت ام طاہرہ صاحبہ (حرم خلیفۃ المسیح الثانی) کی شدید علالت اور لاہور کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہونے کے جلسہ میں رونق افروز ہوئے اور جلسہ سے تینوں دن خطاب فرمایا نیز خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔

”دنیا کی روحانی ترقی کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ وابستہ ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہو کہ اللہ کی گود میں داخل ہو جاؤں اور اس کے دامن کو چکڑ لوں۔ ایسا انسان کبھی بھی خواہ وہ کتنے ہی گناہوں میں ملوث ہو گناہ گاروں کی موت نہیں مرناسو محبت الہی ساری سے ترقیات کی جڑ ہے اسے پوری طرح حاصل کر لو پھر کوئی دشمن کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔“

۲۶ دسمبر کو حضور کی تقریر دوسرے اجلاس میں اہم جماعتی امور کے بارے میں تھی۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ”اسوہ حسنہ“ کے موضوع پر تھا۔ اس خطاب میں حضور نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی رو سے آپ کی تصویر پیش فرمائی اور ہر احمدی کو اس تصویر کے مطابق اپنی تصویر بنانے کی کوشش کرنے کی تاکید فرمائی۔

اس تقریر کے بعد حضور نے خدا کے شکر کے طور پر کہ جلسہ پر تقریر کر سکے سجدہ شکر ادا کیا اور ساتھ ہی کئی ہزار حاضرین بھی سجدہ میں گر گئے۔ پھر حضور نے اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ عجیب	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
نظامِ خلافت کی اہمیت	چوہدری علیل احمد صاحب ناہر
ضرورتِ امام	ملک عبدالرحمن صاحب خادم
اسلام کا اثر ہندو مذاہب اور اقوام پر	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
ہندو مذہب اور حضرت مسیح موعود	مہاشہ محمد عمر صاحب
خاتم النبیین کا مفہوم دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں اور نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ اطلاعات کا مفہوم	حضرت مولوی عبدالغفور صاحب

مقامِ حدیث	مولوی ابو العطاء صاحب
شہانِ اسلام کی رواداری تاریخ کی روشنی میں	گیانی واحد حسین صاحب

عذابِ جہنم دائمی نہیں	ملک عبدالرحمن صاحب خادم
اسلام میں پردہء مستورات کی حکمت	قاضی محمد نذیر صاحب لالیپوری
حضرت مسیح موعود۔۔۔ کی انذاری کی پیشگوئیاں	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

ظہورِ اسلام کے متعلق مخالفوں کے نئے پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نظریے

عصمتِ انبیا	مولوی ابو العطاء صاحب
تزئینِ اولاد	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
حرمتِ سود	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
حضرت مسیح موعود۔۔۔ کے علم کلام پر اعتراضات	قاضی محمد نذیر صاحب لالیپوری

کے جوابات

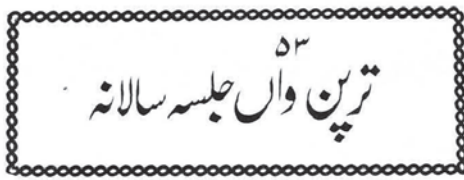
۲۶ دسمبر کو شبیہ اجلاس میں تبلیغی کانفرنس ہوئی جس میں مبلغین اور باہر کی جماعتوں کے سیکرٹریان شریک ہوئے۔

جلد لائے مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ نیز حضرت مفتی محمد صادق، ملک عبدالرحمن صاحب خادم، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ اپنی تقریر میں حضور نے سورہ کوثر کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

مستورات میں سے محترمہ امیرتہ اللہ صاحبہ بنت مولوی ابو العطاء صاحبہ امیرتہ الرشیدہ شوکت صاحبہ، امیرتہ العزیزہ صاحبہ بنت قاضی بشیر احمد بھٹی صاحبہ، زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نواز خان صاحب، امیرتہ الرحمن نسیم بنت بابو محمد رشید خان صاحبہ، نصیرہ تہمت صاحبہ، استمائی میمونہ صوفیہ صاحبہ، امیرتہ السلام صاحبہ، امیرتہ الرشیدہ زہرہ صاحبہ اور جمیلہ عرفانی صاحبہ نے جلسہ خواتین میں تقاریر کیں۔



منعقدہ۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۳ء

بمقام ہائی اسکول کاگراؤنڈ قادیان

۱۹۴۳ء کا سال اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل تھا کہ اس سال کے آغاز میں ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے رویا کے ذریعے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی پر ”مصلح موعود“ ہونے کا اکتشاف فرمایا۔ چنانچہ ۲۸



حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ گاہ میں تشریف لاد رہے ہیں



حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جلسہ سالانہ سے خطاب کا ایک اندازہ

جنوری ۱۹۴۳ء کو قادیان میں پہلی دفعہ اپنے مصلح موعود کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ میں اپنے افتتاحی خطاب میں آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا۔

”میں وہی ہوں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے ۳۰ فروری ۱۸۶۶ء کے اعلان میں خبر دی ہے اور جس کے متعلق لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپا بیٹھ بولیت جگہ دی۔۔۔“ سو خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت میں نے پہلے بھی اعلان کیا تھا اور اس موقع پر بھی اعلان کرتا ہوں کہ پس موعود والی پیشگوئی کا میں ہی مصداق ہوں۔“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے حسب دستور سال کے اہم واقعات پر تبصرہ فرمایا اور آئندہ کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی تقریر میں حضور نے ایک طرف پیشگوئی مصلح موعود کا پورا ہونا دلائل اور واقعات کے ساتھ روز بروز روشن کی طرح واضح فرما دیا۔ اور دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب کے اعتراضات کو احسن بیابان میں رد کیا۔ حضور نے آخر میں جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

”میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود... کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصداق ہیں آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک دین حق (ناقل) اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لیے جانے کے لیے تیار ہو جائیں۔۔۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اپنی ذمہ داریوں صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بدم قدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تاکہ تم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں۔ اور باطل کو ہمیشہ کے لیے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹل سکتیں!“

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب
حضرت مفتی محمد صادق
مختم نبوت کی حقیقت کے متعلق بزرگان
مولوی محمد سلیم صاحب

سلف کا نقطہ نظر

غیر احمدیوں پر عقائد احمدیہ کا اثر و نفوذ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل شان

احمدیت کے نقطہ نظر سے

حضرت کرشن کی آمد ثنائی

خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت

اعتراضات کے جوابات

اسلامی سیاست کے اصول

تمدن اسلام کا اثر اقوام یورپ پر

غیر مبائعین کی تبدیلی عقیدہ اور تبدیلی عمل

فلسفہ احکام نماز

احمدی نوجوانوں سے خطاب

بہائی تحریک کی حقیقت

۲۶ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں بشیہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا ابوالعطا،

صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد نے تقاریر کیں۔ بعض مخالفین احمدیت نے عین جلسہ کے ایام میں بعض گزرگاہوں پر لاڈ ڈاڈا سپیکر لگا کر حضرت مصلح موعود... اور جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت بدزبانی اور درشت کلامی کا نظارہ کیا اور غلیظ گایاں دینے سے بھی دریغ نہ کیا مگر حضرت مصلح موعود نے جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی۔ حضور کی اس نصیحت پر عمل کے نتیجے میں جلسہ کے بابرکت ایام بخیر و خوبی گزر گئے۔

جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب نے بھی شرکت کی۔ غیر مسلموں کی تعداد ۶۳ تھی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر پر حضرت مفتی محمد صادق، مولوی محمد سلیم صاحب، حضرت مولانا غلام رسول راجیکی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے خصوصی طور پر لجنہ املاہ اللہ کی تنظیم کو ترقی دینے کے لیے ان کو ہدایات دیں۔ آپ نے فرمایا۔

”لجنہ املاہ اللہ کا پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ جب ان کی تنظیم ہو جائے تو جماعت کی تمام عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے پھر دوسرا قدم یہ ہونا چاہیے کہ نماز روزہ اور شریعت کے دوسرے موٹے موٹے احکامات کے متعلق آسان اردو زبان میں مسائل لکھ کر تمام عورتوں کو سکھا دیے جائیں اور پھر تیسرا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ہر ایک عورت کو نماز کا ترجمہ

یاد ہو جائے تاکہ ان کی نماز و طوطے کی طرح نہ ہو کہ وہ نماز پڑھ رہی ہوں
مگر ان کو یہ علم ہی نہ ہو کہ وہ نماز میں کیا کہہ رہی ہیں اور آخری اور
اصل قدم یہ ہونا چاہیے کہ تمام عورتوں کو با ترجمہ قرآن مجید آجائے اور
چند سالوں کے بعد ہماری جماعت میں سے کوئی عورت ایسی نہ
نکلے جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتی ہو؛

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اگر پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم حضرت
کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی خلیفۃ المسیح
زندگی کا مقصد حضرت سیدہ بشریٰ، بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح
نفس انسانی کی تربیت صغریٰ میں بہتر امنۃ العزیز صاحبہ
ہو سکتی ہے

کتب حضرت مسیح موعود... کا مطالعہ استانی سیمونہ صوفیہ صاحبہ
دور مصلح موعود اور احمدی خواتین امۃ اللہ صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحبہ
حضرت فضل عمر کے عہد کی مستورات کا امۃ الحفیظہ صاحبہ بنت غلام حسین صاحبہ
مستقبل حضرت عمرؓ کے عہد کی مستورات کی
روشنی میں

اسلامی مجالس کے آداب کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحبہ
احمدیت کی ترقی اور اشاعت میں عورتوں استانی خوربانو صاحبہ
کے فرائض

قرآن اولیٰ میں اسلامی خواتین کے کارنامے زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نواز خان صاحبہ
رپورٹ لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ

اس قدر تکلیف رہی کہ یہ بھی مشکل نظر آتا تھا کہ سال بعد جمع ہونے والے احباب کو دیکھ
سکوں گا یا نہیں۔ ایسی حالت میں میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ لوگوں کو ایک
دفعہ دیکھ لوؤں سو اللہ تعالیٰ نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا ہے۔
۲۷ دسمبر کو حضور نے احباب جماعت سے قریباً ایک گھنٹہ متفرق امور پر
خطاب فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے احباب جماعت سے اختتامی خطاب فرمایا اور بیماری
کے باوجود دو گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں احباب جماعت کو نہایت اہم ہدایات فرمائیں
جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت پر دنیسہ قاضی محمد اسلم صاحب
ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق
حقیقت نبوت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
احمدیت کی نظر سے

صفائی و پاکیزگی کے متعلق اسلامی احکام مولوی محمد بار صاحب عارف
خلافت علیٰ منہاج النبوت کا مفہوم اور اہمیت ملک عبدالرحمن صاحب خادم
اشترکیت کے اقتصادی اصول کا اسلامی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
اقتصادی اصول سے موازنہ

بلا و عجز میں احمدیت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ شاہ

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت خلیل احمد ناصر صاحب
نبوت کی حقیقت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

وفات مسیح کا غلط عقیدہ مسلمانوں میں کس مولوی محمد سلیم صاحب

طرح پیدا ہوا

سکھ مذہب کے متعلق حضرت مسیح موعود گیانی واحد حسین صاحب

کی تحقیق اور سکھوں پر اس کا اثر

حضرت مسیح موعود کی بشارات اور جماعت مولوی ابوالعطاء صاحب

کی ذمہ داریاں

صلحائے اسلام کا طریق تبلیغ مولوی عبدالمنان صاحب عمر

نوجوانوں سے خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

مولوی شہناہ اللہ کے اشتہار کا جواب ملک عبدالرحمن صاحب خادم

احرار کی شرادوں کا ذکر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

جلسہ سالانہ مستورات

مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تینوں تقریریں نیز حضرت مفتی
محمد صادق صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد اور مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریریں



منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء

بمقام ہائی اسکول کا گراؤنڈ، قادیان

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی عجلت طبع کے باوجود ۲۶ دسمبر کو جلسہ گاہ
میں تشریف لائے حضور کو موٹر سے آرام کرسی پر بٹھا کر سیٹج تک لایا گیا اسی موقع
پر سیٹج سے میزبیں اور کرسیاں ہٹادی گئیں تا تمام اطراف کے مشتاقان زیارت دیدار
کر سکیں۔

حضور نے اپنے نہایت رقت انگیز خطاب میں فرمایا کہ گزشتہ دو دن تو مجھے

بھی مردانہ جلسہ گاہ سے لاڈ ڈا اسپیکر کے ذریعے سنی گئیں۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے علالتِ طبع کے باعث مستورات سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا۔

جلسہ نواتین میں امتنا الحزینہ یکم صاحبہ، امتنا خورشیدہ صاحبہ، امتنا السلام صاحبہ، حضرت سیدہ مریم صدیقہ رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، زبیرہ بیگم صاحبہ امیرہ بالو محمد نواز صاحبہ، جمیلہ عرفانی صاحبہ اور امتنا الحفیظہ صاحبہ آف جھنگ نے تقاریر کیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ نے لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ پیش کی۔ پہلے دن تلاوت قرآن کریم کے بعد اجتماعی طور پر حضرت مصلح موعود کی صحت اور رازنی عمر کے لیے دعا کی گئی۔

۲۶۔ ۲۷ دسمبر کی درمیانی شب نائیندگان لجنات کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ یہ لجنہ کی پہلی مجلس مشاورت تھی جو حضرت مصلح موعود کے ارشاد مطابق منعقد کی گئی۔ اس اجلاس میں ۵۵ لجنات کی نائیندگان شریک ہوئیں۔

جائے وہ اس کام کو پوری تندی سے سرانجام دے۔ یا اسی کام میں فنا ہو جائے
چوتھے عورتوں کی اصلاح۔

جلسہ سالانہ سے قبل موسمِ ابر آور تھا اور دو دن قبل بارش بھی ہوئی لیکن پھر مطلع صاف ہو گیا۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن صبح ہی سے بارش ہوئی شروع ہو گئی نزلہ باری بھی ہوئی مگر جلسہ کی کارروائی حسبِ پروگرام جاری رہی۔ سامعین کے لیے جلسہ گاہ کے علاوہ اردگرد کی عمارتوں میں لاڈ ڈا اسپیکر نصب کر دیے گئے۔ پھر بھی ایک کثیر تعداد نے بارش اور نزلہ باری کے باوجود جلسہ گاہ میں کھڑے ہو کر حضرت مصلح موعود کی تقاریر سنی اور دعا اور اجازت کے بعد جلسہ گاہ کو چھوڑا۔ جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

اللہ تعالیٰ کی صفتِ خالقیت کے متعلق اسلامی تصور مولوی محمد سلیم صاحب فاضل قرآن مجید، محاذ شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میاں عبدالمنان صاحب عمر کی صداقت کا زندہ ثبوت

ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق ضرورتِ عبادت اور وہ عرضِ اسلامی عبادت سے مولانا ابوالعطاء صاحب کس طرح پوری ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود... انگلستان میں تبلیغ دین حق (مناقل)

جلسہ کے مبارک اجتماع سے متعلق میرے مشاہدات و السیدہ نیر الحسنی آفندی صاحب دمشق نہارت

فلسفہ احکام پروردہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد حضرت مسیح مہصری کا سفر کشمیر حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ تھیو سائیکل تحریک پر تبصرہ حضرت پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب اسلام میں دنیا کے اقتصادی مسائل کا حل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اسلام رواداری امن اور برکات کا مرکز ہے سر دار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" مصلح موعود کے لیے حضرت مسیح موعود... کی ملک عبدالرحمن صاحب خادم پیشگوئیوں اور اہمات کے مطابق خلیفہ ثانی ہونا ضروری ہے

احمدی نوجوانوں سے خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد اس جلسہ کے موقع پر ۳۹۱ افراد نے بیعت کی۔

اس جلسہ میں ۲۷ غیر مسلموں اور ۵۳ گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران و اہل و عیال نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا افتتاحی خطاب لاڈ ڈا اسپیکر کی خرابی کی وجہ سے زبیرہ بیگم صاحبہ نے سنا جاسکا۔ البتہ ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔

دس پچپن واں جلسہ سالانہ

مستورہ ہندوستان کا آخری سالانہ جلسہ منعقدہ:۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء

بمقام:۔ تعلیم الاسلام کالج کا میدان، قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔ "اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا اور یہ دنیا ختم نہیں ہو سکتی جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر اپنی پوری شان کے ساتھ لہرانے نہ لگ جائے۔ ہمیں اپنے نفوس و اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے چاہئیں اور اس کے حضور جھکانے اور التجائیں کرنی چاہئیں"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں اجاب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے سال بھر کی جماعتی کارکردگی کا تذکرہ فرمایا اور جماعت احمدیہ سے غیر معمولی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔ ۲۸ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں اجاب جماعت کو اپنی عملی اصلاح اور دین حق کی آئندہ جنگ کے لیے تیاری کی طرف توجہ دلائی۔ نیز نماز باجماعت لجنہ کی اصلاح چھپائی اور محنت کی عادت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"نماز باجماعت کی پابندی سوائے کسی خاص مجبوری کے یہاں تک کہ اگر گھر میں بھی فرض نماز پڑھی جائے تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کر کے جماعت کرائی جائے۔ دوسرے سپہانی پر قیام ایسی سپہانی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران رہ جائے۔۔۔ تیسرے محنت کی عادت۔ ایسی محنت کہ بہانہ سازی اور عذر تراشی کی روح ہماری جماعت سے بالکل مٹ جائے۔ اور جس کے سپرد کوئی کام کیا

نیز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی تقریر اور ذکرِ حبیب کے موضوع پر حضرت مفتی محمد صادق کی تقریر بھی جلسہ گاہ سے براہِ راست سنی گئیں۔

جلسہ خواتین میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جلسہ سالانہ کی عرضِ غایت۔ استانی میمورنڈم صوفیہ صاحبہ

اسلام میں عورت کا درجہ۔ امٹہ انڈنگ اہلیہ مولوی نور شیدا احمد صاحبہ۔

خواتین کا طریقِ تبلیغ۔ استانی امٹہ الرحمن صاحبہ۔

دورِ حاضر میں احمدی خواتین کی جدوجہد۔ امٹہ السلام صاحبہ۔

وصیت کی عرض اور اہمیت۔ امٹہ العجیدہ صاحبہ

انسانی پیدائش کی عرض اور ہماری ذمہ داریاں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات

سے خطاب فرمایا، اپنے اس خطاب میں حضور نے خواتین کو زیادہ لجنات قائم کرنے کی تلقین فرمائی اور عورتوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی نیز فرمایا کہ خواندہ بنیں، ناخواندہ کو پڑھائیں اور جہاں کوئی عورت خواندہ نہ ہو وہاں مرکز سے عورتیں بھیج کر عورتوں کو پڑھایا جائے۔

حضور نے اس بات کا اظہار بھی فرمایا کہ آج کل ہر طرف یہ شور ہے کہ عورتوں کو بھی مردوں کے برابر ملازمتیں ملنی چاہئیں اگر وہ مردوں کے برابر کام کر سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ دین کے میدان میں پیچھے رہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ آدھا دین مردوں کے حصہ میں ہے اور آدھا دین عورتوں کے حصہ میں ہے۔

۲۸۔ دسمبر کو بارش کی وجہ سے زمانہ جلسہ کا پروگرام منعقد نہ ہو سکا۔

خدا تعالیٰ کے تقدیر کے ماتحت ۱۹۴۷ء میں مسلمانانہ ہند کے طویل جدوجہد کے نتیجے میں ملک ہند کے تقسیم ہونے اور تقسیم کے نتیجے میں جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیانہ ملک ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیانہ سے ہجرت فرمائی اور لاہور تشریف لے آئے۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قیام عملے میں لایا گیا اور جماعت کا عارضی مرکز لاہور قرار پایا۔

قادیانہ میں جلسہ سالانہ حسب روایت ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں منعقد ہوا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح جو اسے تقریب کے روح رواں تھے قادیانہ کے رستے میں ملنے والی مشکلات کا ایک خوفناک سمندرِ حائل ہونے کے وجہ سے جلسہ میں شرکت نہ کر سکے۔ ۱۹۴۷ء کے جلسہ میں بوجہ فسادات و بد امنی نہ صرف ان علاقوں سے جو پاکستان میں شامل ہوئے بلکہ ہندوستان کے دیگر علاقوں سے بھی کوئی احمدی شریک نہ ہو سکا۔ درویشانہ قادیانہ نے ظلمت کے اس دشت میں امامِ آخر الزماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہم کو جلائے ہوئے اس شمع کو فروزا رکھا

قادیانہ میں جلسہ سالانہ کا سلسلہ جاری رہا اور بفضلِ تعالیٰ آج بھی جاری ہے۔ اس سال ہم میں سے اکثر اس جلسہ کی روایت کے سوا پورے ہونے پر خدا تعالیٰ کے حمد کے ترانے گاتے ہوئے سوچے جبرائیل کے تقریب میں شمولیت کے لئے دائمی مرکز احمدیت قادیانہ دارالامانہ میں جمع ہوئے ہیں اور وہ رُخِ انور و شمعِ خلافت جس کے نور نے کاروانہ احمدیت رواں دواں ہے ایک بار پھر ۴۵ سال بعد مسیح موعود کے یادگار جلسہ سالانہ میں رونق افروز ہونے والے ہیں۔

یہاں سے جلسہ کے روداد کے سفرِ کارخِ پاکستان میں شمعِ خلافت کے نور تلے ہونے والے جلسوں کے طرف ہوتا ہے۔ قادیانہ میں منعقد ہونے والے جلسوں کے روڈ اور علیحدہ مضمون کے صورت میں اس جگہ سے دوسرے جگہ جارہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خدائی تحریک کی بنا پر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کے خطبہ
 جسے میں اعلان فرمایا کہ ۲۴ دسمبر کو نائٹنگان جماعت کی مشاورت ہوگی اور ۲۷، ۲۸
 دسمبر کو لاہور میں جماعت احمدیہ کا قلمی جلسہ سالانہ ہوگا۔

۵۶ چھپن والی جلسہ سالانہ

منعقدہ :- ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء

بمقام :- میدان متصل رتن باغ لاہور

۲۴ دسمبر کو حسب پروگرام مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اسٹیج پر رونق افروز ہوئے اور سورۃ

فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

”آج کا جلسہ غیر معمولی حالات میں منعقد ہو رہا ہے گزشتہ سال قادیان
 میں جلسہ کے موقع پر کوئی احمدی یہ قیاس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اگلے
 جلسہ کے موقع پر ہم اپنے مرکز سے محروم ہوں گے اور ہمیں کسی اور
 جگہ پر اپنا جلسہ کرنا پڑے گا۔ جگہوں کے لحاظ سے تو ساری جگہیں ایک
 ہی حیثیت رکھتی ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے
 لیے ساری زمینیں سجدہ گاہ بنا دی گئی ہیں اگر ہر جگہ ہی خدا کی سجدہ گاہ
 بن سکتی ہے تو وہ مومن کے لیے جلسہ گاہ بھی بن سکتی ہے۔ لیکن بجز
 عادتیں، تعلقات اور محبتیں ضرورتاً لڑنے والی چیزیں ہیں۔

ہم قادیان نہیں جا سکتے۔ گو آج ہم اس سے محروم کر دیے گئے ہیں لیکن
 ہمارا ایمان اور ہمارا یقین ہمیں بار بار یہ کہتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے۔
 وہ احمدیت کا مرکز ہے اور ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہے گا (انشاء اللہ)
 حکومت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی بلکہ حکومتوں کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں
 مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر زمین ہمیں قادیان
 لے کر نہ دے گی تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور وہ
 ہمیں قادیان لے کر دیں گے۔ ہم مذہبی لوگ ہیں حکومتوں سے ہمارا کوئی تعلق
 نہیں ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا ہے نہ کہ زمینوں کو“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے حالات حاضرہ

کا تذکرہ فرمایا۔

”اگر یہ صحیح ہے کہ دین حق (ناقل) خدا کا مذہب ہے اور اگر یہ درست
 ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی

نئی شریعت نہیں آسکتی اور جن کے بعد کوئی ایسا حاکم نہیں آسکتا جو آپ
 کے کسی حکم کو بدلے اور اگر یہ صحیح ہے کہ آپ کی بادشاہت قیامت
 تک جاری ہے۔ تو پھر لازماً ہمیں ماننا پڑے گا کہ دین حق (ناقل) کی ترقی
 اور منزل میں خدا کا ہاتھ ہے اور یہ حالات خواہ کچھ بھی ہوں۔۔۔ بہر حال اس
 میں خدا کی طرف سے کوئی نہ کوئی پہلو بھلائی کا ضرور مخفی ہوگا۔ پس اگر
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور دین حق (ناقل) خدا کا مذہب
 ہے تو ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ یہ تکلیف ہمیں سہا کرنے کے لیے دی گئی ہے
 نہ کہ تباہ کرنے کے لیے۔“

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی مختصر تقریر میں متفرق مسائل پر روشنی ڈالنے کے بعد مذہب

پر جلال انداز میں فرمایا۔

”.. ہم نے پھر دین حق (ناقل) کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرا رہا ہے
 ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت و آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے
 کونے میں پہنچا ہے۔۔۔ ہم نے دین حق (ناقل) کو اس کی پرانی شوکت
 پر قائم کرنا ہے۔۔۔“

آخر میں حضور نے فرمایا۔

”قادیان چھوٹ جانے پر بعض لوگوں نے نہایت جزع فرغ کیا ہے اور آنسو
 بہائے ہیں لیکن میں اسے بے غیرتی سمجھتا ہوں یہ رونے کا وقت نہیں
 ہے بلکہ کام کرنے کا وقت ہے میرا آنسو قادیان کے لیے اس دن ہے گا
 جب میرا دوسرا آنسو اس خوشی میں ہے گا کہ میں قادیان میں فاتحانہ داخل
 ہو رہا ہوں جذبات بے شک کام کی تکمیل میں ممد ہوتے ہیں لیکن ہمیں
 اپنے جذبات اس دن کے وقف رکھنے چاہئیں جب ہم قادیان کے
 لیے نکلیں۔“

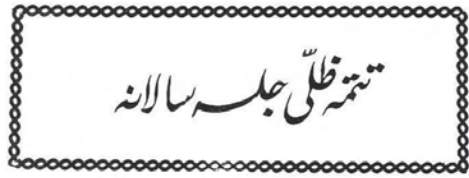
اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تعاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر جمییب	حضرت مفتی محمد صادق
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں	مولوی محمد سلیم صاحب فاضل
انشورنس اور بنکنگ کے متعلق اسلامی نظریہ	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
اناجیل کی حیثیت	قاضی محمد نذیر صاحب لالیپوری
حضرت مسیح کے سفر کشمیر کا اثر عیسائی دنیا پر	حضرت مولانا جلال الدین شمس

کوائف مغربی افریقہ میں تبلیغ۔ ایف آر حکیم صاحب مبلغ افریقہ۔

جلد مستورات

نوائین کے لیے مردانہ جلسہ گاہ سے پروگرام لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنایا گیا۔



تمتہ ظلی جلد سالانہ

برموقع مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء

منعقدہ، ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء

بمقام، جو دھال بلڈنگ لاہور

۱۹۴۸ء

پاکستان میں نئے عالمی مرکز سلسلہ احمدیہ ریلوہ کی بنیاد حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو رکھی اور سنت ابراہیمی پر عمل پیرا ہونے ہوئے لق ووق صحرا کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کو تمام دنیا میں پھیلانے والے مرکز میں تبدیل کرنے کی داغ بیل ڈالی۔

چونکہ نئے مرکز سلسلہ میں آب و داد کی مشکلات کے باعث فوری طور پر وہاں مرکزی جلسہ سالانہ منعقد کرنا ممکن نہ تھا لہذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فیصلہ فرمایا کہ اس بار مرکزی جلسہ سالانہ برلن ڈسمبر کی تعطیلات کے (۱۹۴۹ء) کی تعطیلات میں منعقد کیا جائے گا۔

جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں پر ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جماعت احمدیہ لاہور نے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حضور نے بھی شرکت فرمائی۔ اس جلسہ میں قریباً ۱۷۰۰ احباب جماعت نے شرکت کی۔ اپنے افتتاحی اجلاس میں حضور نے جماعت کو عملی نمونہ پیش کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”جب تک ہم عملی نمونہ پیش نہ کریں ہم غلبہ نہیں پاسکتے۔ پس یہ وہ دروازہ ہے جس سے گزر کر ہم اپنے مقصد کو پالیتے ہیں اور دین حق ناقلاً کے غلبہ کی عمارت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے مقصد کا تعلق ہے وہ واضح ہے کہ قرآن کریم میں ہمارا فریضہ دین حق (ناقل) کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے میں کوشاں رہنا بیان فرمایا ہے لیکن جہاں تک عمل کا سوال ہے اس میں ہم تہی دست ہیں“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اور اختتامی اجلاس میں حضور نے خطاب کرتے ہوئے

فرمایا۔

”یقیناً اور یقینی بات ہے کہ اب دین حق (ناقل) کے غالب ہونے اور

کفر کے مغلوب ہونے کی باری ہے۔ مالی قربانی کی طرح جانی قربانی کے میدان

میں بھی ہمیں عدیم النظر نمونہ پیش کرنا چاہیے“

نیز حضور نے اعلان فرمایا کہ یہ صرف لاہور کی جماعت کا جلسہ سالانہ ہے جماعت

پہرہ ظلی جلسہ پر مستورات اور بچوں کو بوجہ حالات شریک ہونے کی ممانعت کر دی گئی تھی اس لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اعلان فرمایا کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء کے ساتھ ایک دن بڑھا دیا جائے تاکہ عورتیں اور بچے جوگزشتہ موقع پر نہیں آسکے اس موقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مجلس مشاورت کے اگلے روز یعنی ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو سالانہ جلسہ کا تمتہ پروگرام شروع ہوا اس موقع پر ہزاروں احباب مختلف مقامات سے حاضر ہوئے تھے۔

حضور نے صبح افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اجتماع وہی بابرکت ہوتے ہیں جو نیک ارادوں کے ساتھ شروع کیے جائیں۔ ہمارے سامنے دو ارب نفوس کے قلوب کو فتح کرنا ہے۔۔۔ پس محض جسے جلوسوں اور اجتماعوں پر اکتفا نہ کرنا چاہیے بلکہ مومنانہ جوش اور اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت تبلیغ اور اشاعت حق کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ نیز فرمایا کہ آسمانی تقدیر کے ظہور کے لیے زمینی جد و جد بھی ضروری ہے ہر ایک کی بھی خواہش ہونی چاہیے کہ دنیا کے گورنر جنرل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور دنیا پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو۔

۲۸ مارچ کو اپنے دوسرے خطاب میں اصل موضوع شروع کرنے سے قبل

حضور نے چند مشرق اور میان فرمائے پھر اپنی تقریر ”سیر روحانی“ کے سلسلہ کی چوتھی کڑی یعنی ”عالم روحانی کا بلند ترین معیار یا مقام محمدیہ پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ایک عظیم الشان مینار ہے جو قیامت

تک روشنی دینا چلا جائے گا۔ قادیان کا مینار دراصل تصویری زبان

میں ہمارا یہ اقرار ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ہمارے مہمان ہیں اور

آپ کے لیے ہم قربانی کے لیے تیار ہیں“

ریڈیو پاکستان پر بھی اس جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ حضرت اقدس کی تقریر کے دوران پریس گیلری بھی بھری ہوئی تھی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی درج ذیل تقابیر ہوئیں۔

اسلامی نظام حکومت۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب

کوائف تبلیغ امریکہ میں۔ صوفی ایم آر بنگالی صاحب مبلغ امریکہ۔

احمدیہ کا سالانہ جلسہ نہیں اور یہ کہ جماعت کا سالانہ جلسہ الیٹرا (اپریل) میں ریلوہ میں ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔

”ہمارا آئندہ جلسہ سالانہ انشاء اللہ نئے مرکز میں ہوگا اور وہ اس جگہ کا پہلا جلسہ ہوگا۔۔۔ میں تو ساری جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کرے۔ وہ جلسہ چونکہ نئے مرکز میں پہلا جلسہ ہوگا اس لیے خاص طور پر وہ دعاؤں کا جلسہ ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے نئے مرکز کو ہمارے لیے دین حق (ناقل) کی عظمت اور بڑائی کو ظاہر کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ بابرکت کرے پس ابھی سے تمام دوستوں کو تیاری شروع کر دینی چاہیے۔“

اس موقع پر حضور نے غذائی قلت کے پیش نظر آئندہ جلسہ پر آنے والوں کو تحریک فرمائی کہ زمیندار اجاب آتے ہوئے کچھ نہ کچھ فائدہ لائیں۔

جلسہ کے پہلے روز مفتی اعظم فلسطین کے ذاتی نمائندے الشیخ عبداللہ غوثیہ اور الیٹرا سلیم الحسینی اور الیٹرا عبدالحمید بک بھی تشریف لائے الشیخ عبداللہ غوثیہ نے مسئلہ فلسطین اور اتحاد دین حق (ناقل) کے موضوع پر عربی میں ایک موثر تقریر فرمائی جس کا اردو ترجمہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے سنایا۔

ریلوہ کا پہلا جلسہ سالانہ

۵۷
ستاؤن وال جلسہ سالانہ

منقذہ :- ۱۵، ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء

بمقام :- نزد ریلوے اسٹیشن ریلوہ

۱۵ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح اٹھانے نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”یہ جلسہ تقریروں کا جلسہ نہیں یہ جلسہ اپنے اندر ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے

ہے۔ ایسی تاریخی حیثیت جو مہینوں یا سالوں یا صدیوں تک نہیں جاتے

گی بلکہ بنی نوع انسان کی اس دنیا میں جو زندگی ہے اس کے خاتمہ تک جاتے

گی اس میں شامل ہونے والے لوگ ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ

روحانی لحاظ سے وہ ایک نئی دنیا، ایک نئی زمین اور ایک نئے آسمان کے

بنانے میں حصہ لے رہے ہیں پس اس جلسہ کو تقریروں کا جلسہ نہ سمجھو

تقریریں ہوں یا نہ ہوں مختلف مضامین پر لیکچر سننے کا موقع ملے یا نہ ملے اس

کا کوئی سوال نہیں جو اصل مقصد ہے وہ ہمارے سامنے رہنا چاہیے اور جو اصل

مقصد ہے اس کو ہمیں ہر چیز پر اہمیت دینی چاہیے۔۔۔“

اس کے بعد حضور نے قرآن مجید کی دعائیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

حضرت ہاجرہ و حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دادی غیر ذی زرع میں چھوڑتے ہوئے پڑھیں

تھیں تلاوت کیں اور تمام حاضرین جلسہ کو اپنے ساتھ ان دعاؤں کو دہرانے کی تلقین فرمائی۔

ان دعاؤں کے بعد حضور نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانیوں کو تفصیل

سے بیان فرمایا نیز فرمایا ہماری نصیحت یہی ہے کہ دنیا کے گوشے گوشے میں خانہ کعبہ کی نقلیں

بننی چاہیں اور دنیا کے کونے کونے میں تمہیں اس کے نخل تیار کرنے چاہئیں اس کے بغیر

دین حق کی کامل اشاعت نہیں ہو سکتی۔

پھر حضور نے ابراہیمی دعائیں جو خانہ کعبہ کی بنیادیں رکھتے ہوئے پڑھیں اور انہیں

اور اجاب جماعت کو بھی ساتھ دہرانے کی تلقین کی۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا۔

”اے خدا جس طرح تو نے مکہ، مدینہ اور قادیان کو برکتیں دیں اسی طرح تو

ہمارے اس نئے مرکز کو بھی مقدس بنا اور اسے اپنی برکتوں سے مالا مال فرما

یہاں پر آنے والے اور یہاں پر بسنے والے، یہاں پر رہنے والے اور یہاں

پر چہنے والے سارے خدا تعالیٰ کے عاشق اور اس کے نام کو بلند کرنے والے

ہوں اور یہ مقام دین حق (ناقل) کی اشاعت کے لیے اہمیت کی ترقی

کے لیے، روحانیت کے غلبہ کے لیے خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لیے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ادا سچا کرنے کے لیے اور دین حق

(ناقل) کو باقی تمام ادیان پر غالب کرنے کے لیے بہت اہم اور اونچا

اور صدر مقام ثابت ہو۔“

اس کے بعد حضور نے ان ہزار ہا مخلصین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا

کر لہجی دعا کی اس کے بعد حضور سجدہ میں گر گئے اور حضور کے ساتھ ہی تمام حاضرین جلسہ

بھی سر بسجود ہو گئے اور رب العرش سے اس مقام کے بابرکت ہونے کے متعلق آنسوؤں

کی چھڑی اور آہ و بکا کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔

۱۶ اپریل کو اجاب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے بعض تنظیمی

اور متفرق امور کی طرف توجہ دلائی۔ نیز قادیان سے نکلنے کی وجوہات بیان فرمائیں۔

حضور نے فرمایا۔

”... وہ وقت ضرور آئے گا جب قادیان پہلے کی طرح پھر جماعت احمدیہ

کا مرکز بنے گا۔ خواہ صلح کے ذریعے ایسا ظہور میں آئے یا جنگ کے ذریعے

بہر حال یہ خدائی تقدیر ہے جو اپنے معین وقت پر ضرور پوری ہوگی۔ قادیان

ملے گا اور ضرور ملے گا لیکن اس وقت اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہم نئے مرکز

میں نئی زندگی کا ثبوت دیں۔ اور اس تنظیم کو زیادہ شان کے ساتھ قائم کریں

جوانج تک ہمارا طرہ امتیاز رہی ہے؛

۱۰ اپریل کو حضور نے جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے جلسہ کے بعض انتظامات کا ذکر کرنے کے علاوہ "جماعت احمدیہ نے قادیان سے ہجرت کیوں کی؟" کو بھی اپنی تقریر کا موضوع بنایا۔ حضور نے حضرت مسیح موعود... کے چند الہامات اور اپنے متعدد درو یا بیان فرمائے جن میں قادیان سے ہجرت اور حضور کے ذریعے جماعت کی حفاظت اور نئے مرکز میں جماعت کو اکٹھا کرنے کی خبر دہی گئی تھی۔ حضور نے بتایا کس طرح حیرت انگیز رنگ میں یہ تمام امور پورے ہو چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔

"اس وقت تک صبر نہ کرو جب تک دین حق (ناقل) دوبارہ ساری دنیا میں غائب نہ آجائے قادیان سے جماعت احمدیہ کی ہجرت خدائی وعدوں کے مطابق عمل میں آئی... میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ پورا ہوا۔ وہ سب وعدوں والا خدا ہے جو آج بھی اپنی ہستی کے زندہ نشان ظاہر کر رہا ہے۔ دنیا کی اندھی آنکھیں دیکھیں یا نہ دیکھیں اور ہرے کان سنیں یا سنیں لیکن یہ امر اٹل ہے کہ خدا کا دین پھیل کرے گا کیونکہ خواہ کتنی طاقت پکڑ جائے وہ میرے ہاتھ سے شکست کھا کر رہے گا اس لیے نہیں کہ میرے ہاتھ میں کوئی طاقت ہے بلکہ اس لیے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوں؛"

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق

ذکر حبیب
حضرت مسیح موعود... پر اعتراضات کے جوابات۔ مولوی غلام احمد صاحب بدولہی
بکننگ اسلامی تعلیم کی روشنی میں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد۔
ظہور مسیح موعود کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں حضرت مولانا جلال الدین شمس
تقریر عبدالشکور کٹرے جرن

اسلام میں حکومت کا تصور۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔

حضرت مسیح موعود... اور تجدید دین حق (ناقل) مولوی ابوالعطا صاحب۔

غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد حکیم فضل الرحمن صاحب۔

خطاب احمدیہ اللہ صاحب مالیشس

اسلامی اصول اور کیونز مملک عبدالرحمن صاحب خادم

پروہ قاضی محمد نذیر صاحب لالپوری۔

پیشگوئی اسماعیل احمد مولوی عبدالغفور صاحب

غیر مسلم رعایا کے متعلق اسلامی حکومت کے شیخ بشیر احمد صاحب

فراتس۔

انقلابات کے متعلق انذارات و اشارات حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

جلسہ سے چند دن پیشتر ہی ربوہ کارلیوے اسٹیشن منظور کیا گیا جس کی وجہ سے

مہمانوں کو بہت سہولت رہی۔ جلسہ کے لیے مختلف ٹرینوں کے ساتھ اضافی لوگیاں لگائی گئیں اور اسپیشل ٹرینیں بھی چلائی گئیں۔

مہمانوں کی رہائش کے لیے اسٹیشن کے دو طرف دور تک بیرکیں بنا دی گئی تھیں۔ خواتین کے لیے مخصوص بیرکوں کے گرد چار دیواری بنا دی گئی تھی۔ بہت سے اجباب نے کھلے میدان میں خمیے بھی لگا رکھے تھے اور کئی اصحاب رات کو بیرکوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کھلے میدان میں بستہ بچھا کر سوئے۔ خواتین اتنی کثرت سے آئیں کہ ان کی رہائش کے انتظامات ناکافی ثابت ہوئے اور مردانہ بیرکوں کا بھی کچھ حصہ عورتوں کے لیے مخصوص کرنا پڑا۔

ایک پہاڑی کے دامن میں لنگر خانہ قائم کیا گیا جہاں تمام مہمانوں کے لیے کھانا تیار ہوتا۔ اس جگہ ۴۰۰ تنور لگائے گئے تھے۔ پانچ ٹرک لنگر خانہ سے کھانا قیام کا ہوں تک پہنچاتے۔

ربوہ کے قن و قن میدان میں پانی کی فراہمی ایک بہت مشکل مسئلہ تھا اور کئی ہزار روپے خرچ کر کے بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ تاہم حکومت کی مدد سے چند ٹینکر میسر آئے جو پانی فراہم کرتے تھے۔ ان کے علاوہ متعدد مقامات پر پانی کے پمپ بھی لگائے گئے تھے۔

جلسہ انتظامات مختلف نظاموں کے سپرد کیے گئے تھے اور ہر نظامت کے تحت کئی شعبے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح جلسہ کے ہر شعبہ کی خود نگرانی فرماتے تھے۔

جس اللہ مستورات

بمقام نذر مرادانہ جلسہ گاہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۰ اپریل کو زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے اس جلسہ کی عرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ جلسہ تقریروں کا نہیں دعاؤں کا ہے۔ پھر حضور نے صحابہ حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بڑے استقامت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور بتایا کہ انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ تکلیفوں سے عزت پاتی ہیں پس اپنے نفس میں اور اپنی اولاد میں دین کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ وہی عورت عزت کی مستحق ہے جو بچہ نہیں جنتی شیر جنتی ہے جو انسان نہیں فرشتہ جنتی ہے۔ یہی وہ کام ہے جو صحابیات حضرت محمد مصطفیٰ نے کیا اور یہی تمہارے لیے حقیقی نمونہ اور حقیقی راہ نام ہے۔

حضور کے تینوں خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست زمانہ جلسہ گاہ میں بھی سنے گئے اور پہلے دن کے جلسہ کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئی۔ جلسہ سترت میں کی جانے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مسلمان عورتوں کا لائحہ عمل
ہماری ہجرت اور موجودہ حالات میں ہماری
ذمہ داریاں
جماعت احمدیہ کا مستقبل
وصیت
نیا آسمان اور نئی زمین
قربانی
سیتہ و فضیلت صاحبہ نے دفتر لیتہ اور تعمیر ربوہ کے لیے بیس ہزار روپیہ چندہ کی
تحریک کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایک رویہ سے متعلق
سکا کتب میں پیشگوئیاں
شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود
کی نظر میں
دین حق ناقول کا احیاء حضرت مسیح ناصر کی
وفات سے وابستہ ہے
احکام حج اور ان کی اہمیت
البرائشات مولوی عبدالغفور صاحب۔

یورپین مصنف کے اس اعتراض کا رد کہ
اسلام نے ٹوٹ پرنا جائز پابندیاں عاید کی ہیں
دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے
بعثت حضرت مسیح موعود۔۔۔ از روئے قرآن مولانا ابوالعطاء صاحب
انقلابات کے متعلق حضرت مسیح موعود
کے انذالات و بشارات
نبوت کے بارے میں امت کا عقیدہ
مولوی عبدالحماد خان صاحب

قیام و استحکام پاکستان کے لیے جماعت کی
مساعی
اللہ تعالیٰ کی صفت علیم اور اس کا اثر انسانی
زندگی پر
پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔

اس جلسہ میں مہمانوں کو بٹھرانے کے لیے دو سو بیس کس ۵۳۵ یموں اور
پھولدار یوں کا انتظام کیا گیا۔ اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور شہر کے مکانوں
میں بھی مہمان بٹھرائے۔

ربوہ کے پے آب و گیاہ میدان میں ۳۰,۰۰۰ مہمانوں کے لیے پانی کا انتظام
کوئی آسان کام نہ تھا اور گزشتہ سال کافی فاصلے سے ٹینکروں کی مدد سے پانی مینا کیا گیا
گزشتہ جلسہ سے واپسی پر حضور کو خدا تعالیٰ نے پانی مینا ہوجانے کی خوشخبری دی تھی۔
چنانچہ اس بخیر زمین سے پانی نکل آیا جس نے جلسہ پر آنے والے احباب کی ضرورت کو باسانی
پورا کیا۔

ربوہ میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اس کی کمی گیس کے بندوں اور لائٹوں وغیرہ
سے پوری کی گئی۔

بیعت ۲۰۱۲ افراد نے امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مفتی محمد صادق، پروفیسر قاضی محمد منیر
صاحب، حضرت مولوی عبدالغفور صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحیم دردی کی تقاریر مردانہ

۵۸ مہمانوں والی مجلس سالانہ

منعقدہ بر ۲۴، ۲۷، ۲۸، ۲۹
بمقام بریلوے اسٹیشن ملحقہ میدان، ربوہ۔
۲۴ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا اور ربوہ میں احباب جماعت کے دوبارہ
اکٹھا ہونے کو ایک الٹی نشان قرار دیا نیز فرمایا۔
”آڈیم دشمن کو گھسنے ٹیک کر یہ اقرار کرنے پر مجبور کرویں کہ دنیا کا معزز ترین
انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔
۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور
نے فرمایا۔

”یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے تمام اقوام میں سے صرف اور صرف
تم کو پراگندگی اور انتشار سے بچایا اور تمہیں قادیان سے نکل کر پھر ایک دفعہ
ربوہ میں جمع ہونے کی توفیق دی۔ بہت بڑے ابتلا اور خطرناک ٹھوکہ کے
باوجود جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری جماعت آج بھی پہاڑ کی طرح مضبوطی
سے قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک قائم ہے گی جب
بیک کہ کھڑاس سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہو جائے“

۲۸ دسمبر کو جلسہ کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کو
بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
ذکر حبیب

جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۴ دسمبر کو حضور زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور استورات سے خطاب فرمایا اپنے خطاب میں حضور نے پردہ اور خصوصاً چہرہ کے پردہ کی طرف توجہ دلائی۔

پھر وقار عمل کے ذریعے سادگی اور صفائی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز فرمایا۔

”لجند کو اب ہوشیار ہو جانا چاہیے۔ دین حق (ناقل) اور کفر کی لڑائی

ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم، تمھاری مائیں، بہنیں، لڑکیاں، مرد

اور بچے پوری طرح میں شامل نہ ہوں۔ دشمن سمجھتا ہے کہ میرے حملے

لیے ایک عظیم الشان دروازہ کھلا ہے وہ دروازہ عورت ہے جسے گھر کی دلہیز

کہا جاتا ہے۔ لجنہ کو چاہیے کہ وہ عورتوں میں بیماری پیدا کر کے قربانی

کی روح جماعت میں موجود ہے صرف عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں

سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔“

جلسہ میں کی جانے والی عوامین مقررین کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تحریک و وقف زندگی حضرت سیدہ مریم صدیقہ

حصول قادیان کے لیے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیے امۃ اللطیف صاحبہ

امہدی عوامین اور فریضہ تبلیغ امۃ الرشید شوکت صاحبہ

پردے کی اہمیت جمیلہ عرفانی صاحبہ

اینما نگو ذویات یکم اللہ جمیعا حضرت سیدہ مہر آبا

حضرت مصلح موعود کے دور کی عظیم ترقیات نصیرہ زہمت صاحبہ

بعثت محمدیہ کا دوسرا دور امۃ اللہ خورشید صاحبہ

اسلامی تمدن سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

تنظیم لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ

صنعتی نمائش۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر پہلی بار

لجنہ اماء اللہ کی صنعتی نمائش قادیان کی طرح ریلوے میں بھی نکالی گئی۔

جلسہ کے انتظامات۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر پہلی مرتبہ مستورات کے

لیے لنگر خانہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا جس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔

جلسہ کے اختتام پر ۲۸ دسمبر کی رات حضور نے کارکنات سے خطاب فرمایا اور

الوداعی دعا کروائی۔

۲۴ دسمبر کی رات کو لجنہ اماء اللہ کی شوری بھی منعقد ہوئی۔

۵۹ السنہ والجلسہ سالانہ

منعقدہ: ۲۴، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۵۰ء

بمقام: ریلوے

۲۶ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا۔

”ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کے وہ لا علاج مریض ہیں کہ اس مرض کو دور کرنے

کا خیال بھی ہمارے جسموں پر کبھی طاری کر دیتا ہے۔۔۔ ہم ملک زاد یا

عزت، مال اور جانیں ہم قربان کر دیں گے لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑ

سکتے۔“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے متفرق امور پر

تقریر فرمائی۔ نیز حضور نے اپنے خطاب میں علمائے مخالف کی طرف سے لگائے جانے والے

الزامات سلسلہ تقسیم بند اور جماعت احمدیہ کا برطانوی ایجنٹ ہونے کا مفصل و مدلل

جواب دیا۔ حضور نے اس سلسلہ میں حقائق بیان کرتے ہوئے مخالفین کے اس افتراء کی

قلعی کھولی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”باوجود نامساعد حالات کے میرے توجہ دلانے پر جماعت قربانی کا نہایت

اچھا نمونہ پیش کیا۔ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے عشق میں گداز اور آپ کے نام اور عزت قائم کرنے والی

ہے۔“

۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے ”سیر روحانی“ کے موضوع پر تقریر

فرمائی اور اس سلسلہ مضمون کے پانچویں حصہ کو بیان کیا (یہ مضمون حضور نے ۱۹۳۵ء کے

جلسہ سالانہ سے شروع کیا تھا۔)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

حضرت مسیح موعود کی شدید مخالفت کے باوجود

ان کی کامیابی پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

عظیم المثال ہے مولوی عبدالمنان صاحب عمر

پسر موعود کی پیشگوئی کا ظہور قاضی محمد تذیر صاحب لائپزبور

نا محرم مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط اسلام

نے کیوں منع کر دیا ہے مولوی عبدالغفور صاحب فاضل

ممالک یورپ میں تبلیغ دین کا مستقبل

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

احمدیت پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات

ملک عبدالرحمن صاحب خادم

حیات آخرت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

مولانا ابوالعطا صاحب

عقیدہ و مذہب کی آزادی کیا اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے؟

حضرت مولانا جلال الدین شمس

انڈونیشیا کے حالات

مولوی رحمت علی صاحب

چین کے ایک احمدی نوجوان عبداللہ بی صاحب نے بھی تقریر کی

پاکستان بھر کے علاوہ افریقہ، برٹش گی آنا، برمنی ہالینڈ، بورنیو اور انڈونیشیا

کے اجاب بھی جلسہ میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح اٹارنی کی تمام تقاریر نیریز حضرت مفتی محمد صادق، حضرت مولانا

عبدالغفور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب، چوہدری مشتاق احمد صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس اور مولانا رحمت علی صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور زنا نہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب

فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”عورت سمجھتی ہے کہ اس کا دماغ ادنیٰ ہے مگر میں اس کا قائل نہیں۔

میں یہ جانتا ہوں کہ عورت کو ترقی کا موقع کم ملتا ہے مگر عورت کا دماغ

مرد سے کم نہیں۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت کہ عورت کا دماغ ادنیٰ نہیں

بہر زمانہ میں ملتا رہا۔ چنانچہ قرآن کریم نے فرعون کی بیوی کا واقعہ اور حضرت

مریمؑ کی زیر تربیت ایک بچہ کا نبی ہونا بتا ہے کہ عورت مرد سے دماغی

لحاظ سے کم نہیں پھر حضرت خدیجہؓ کی قربانیوں اور آپ کا دنیا کے

سب سے زیادہ ذہین اور عقل مند انسان کے متعلق رائے قائم کرنا اور

اس کے بعد جو قربانیاں آپ نے کیں وہ تاریخ کا ایک بے بہا جوہر ہیں

پس عورت کی ذہنیت اور عادات کا فرق ہے۔ دماغ کا نہیں۔ پس اب

یہ وقت ہے کہ تم اپنی عادت کو بدل لو اور عورتوں میں تبلیغ کر کے خدمت دین

میں حصہ لو“

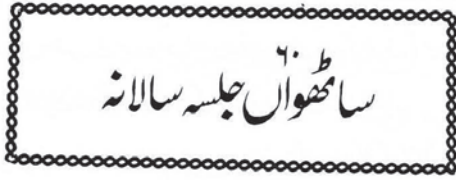
جلسہ سالانہ مستورات میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ، حضرت سیدہ مہر آبا صاحبہ، بیگم

صاحبہ سید محمود اللہ شاہ صاحب، سلمیٰ صاحبہ، امیر اللہ نور شید صاحبہ، حمیدہ صابو صاحبہ

حقیقۃ الرحمن صاحبہ، امیر المجدید صاحبہ اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

۲۷ دسمبر کی رات کو کچھ امام اللہ کی پانچویں مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی جس میں

مرکزی عمدیداران کے علاوہ ۶۱ لجنات کی نمائندگان شریک ہوئیں۔



منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء

بمقام :-

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح اٹارنی نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا: ”مخالفت

ایک بہترین انعام ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہونے والی جماعتوں کو ملتا کرتا ہے۔۔۔

درحقیقت سب سے محفوظ مقام سب سے عزت والی مقام، سب سے مزے والا مقام

اس وقت اگر دنیا میں کسی کو حاصل ہے تو وہ آپ لوگوں کو ہی حاصل ہے۔ دنیا کے

بڑے بڑے بادشاہ، دنیا کے حاکم۔۔۔ اتنا ہی امداد پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ان کی تکلیفوں

کے وقت کچھ انسان آگے آتے ہیں مگر تمہاری تکلیفوں کے وقت خدائے واحد خود آسان

سے اترتا ہے۔ پس یہ آیام بہترین آیام ہیں جو کسی قوم کو اس کی ذکوہ حاصل ہونے۔ یہی وہ

انعام ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو حاصل ہوا۔ پس اپنے ان آیام کو شکریہ

گزاروں اور قدر دانوں کے آیام کی طرح گزارو۔ لغو باتوں، فضول باتوں اور بے کار

باتوں میں اپنے اوقات صرف مت کرو“

۲۷ دسمبر کو حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کی تبلیغی، تربیتی اور مالی سرگرمیوں پر

تبصرہ کرتے ہوئے مختلف اہم امور کی طرف احباب کی توجیہ دلائی اور اسی خطاب کو جاری

رکھتے ہوئے حضور نے تحریک احمدیت کے دس بنیادی اصول اور ان کی برتری بیان

فرمائی نیز دین حق ناقول کے روحانی غلبہ کا شاندار تصدیق پیش کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ۱۹۳۷ء میں شروع کئے جانے والے

مضمون ”سیر روحانی کے سلسلہ کا چھٹا حصہ تھا۔ جس میں حضور نے خدا تعالیٰ کے

دربار خاص کا قرآن مجید سے روح پرور نقشہ کھینچا اور پھر اس دربار کے روحانی گورنر جنرل

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال مقام پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضور نے

فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس مقام محمود کی تجلیات کو اور زیادہ روشن اور نمایاں کرنے کیلئے

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو اور آپ کے بعد مجھے پیدا کیا اور ہم سے اس نے آپ کے

حسن کی وہ تعریف کروائی کہ آج اپنے تو الگ ہے بیگانے بھی آپ کی تعریف کہتے ہیں

اور یورپ اور امریکہ میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

درد و حسرت بھجھتے ہیں مگر یہ تغیر کیوں ہوا۔ اسی لئے کہ اس روحانی دربار خاص کا بادشاہ

جس انعام کا اعلان کرتا ہے، وہ انعام چلتا چلا جاتا ہے اور کوئی انسان اس کو چھیننے کی

طاقت نہیں رکھتا۔ جب اس نے اپنے دربار میں یہ اعلان کیا۔

اکسٹھ واں جلسہ اللہ

منعقدہ ۲۴، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

بمقام :- ریلوہ

۲۴ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں بالخصوص یہ توجہ دلائی کہ جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ نئی نئی اصلاحات ہوں اور نئی قیود اور اصلاحات کو خوشی سے برداشت کیا جائے۔
حقاطی نقطہ نگاہ سے ایٹیج اور ہیٹل میں بیٹھے والے سامعین کے درمیان غیر معمولی فاصلہ تھا۔ اس لئے حضور نے اس امر پر اظہارِ رائے فرماتے ہوئے کہا کہ حفاظت کے لئے ظاہری تدابیر بھی ضروری ہیں لیکن خلافت کو بادشاہت کا رنگ مت دو۔ پچانچہ فوری طور پر فاصلہ ختم کر دیا گیا۔

۲۷ دسمبر کو اپنی دوسری تقریر میں حضور نے اپنے مستقل طریق و دستور کے مطابق اس سال بھی مختلف اہم اور ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ مثلاً پاکستان کے بنیادی اصولوں کے متعلق سفارشات۔ حضرت نصرت جہاں حرم حضرت مسیح موعود کی وفات۔ تعمیرِ ریلوہ، قنہ ۱۹۵۲ء، مسئلہ فلسطین، مسئلہ کشمیر، بیرونی ممالک میں تعمیرِ بیوت الصلوٰۃ، اور جماعت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت وغیرہ۔

۲۸ دسمبر کو حضور کی افتتاحی تقریر "تعلق باللہ" کے موضوع پر تھی۔ جس میں تصوف کے بہت سے باریک اور ضروری مسائل پر آسان اور دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی اور دس ایسے ذرائع کی نشاندہی فرمائی۔ جن سے انسان عجوبان الہی کے پاک گروہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔ (۱) صفات الہیہ کا ورد۔ (۲) صفات الہیہ پدیدہ (۳) خدمتِ مخلوق۔ (۴) گناہ پر بند امت (۵) ضرورتِ دُعا کا احساس (۶) توبہ کا کامل اور توکل کامل (۷) انصاف پروری (۸) تقویٰ (۹) صفات الہیہ کی عکاسی (۱۰) محبت الہی کے لئے دُعا۔

حضور نے اس پر معارفِ تقریر کے اجتماع پر فرمایا۔
"مائے کاموں کا آخری انحصار دُعا پر ہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے اور اس سے کہے کہ الہی تیرا وجود بخشنی ہے، میری عقل سخت ناقص اور ناتمام ہے مگر میرے دل کے غنچی گونوں میں تیرے دصال کی ایک نہ ٹٹنے والی خواہش پائی جاتی ہے میرا دل تجھ سے ملنے کے لئے تیار ہے میں چاہتا ہوں کہ تیری محبت کو حاصل کروں مگر اے میرے رب! میری کوششیں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جب تک تیرے فضل میرے شامل حال نہ ہوں پس تو اپنی محبت سے مجھے حصہ عطا فرما اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو تیرے مجاہدین کے پاک گروہ میں شامل ہوں۔"

کہ لے گو زجر جنرل ہم تجھے ایسے مقام پر پہنچانے والے ہیں کہ دنیا تیری تعریف کرنے پر مجبور ہوگی تو کون شخص تھا جو خدا تعالیٰ کے اس پروگرام میں حائل ہو سکتا۔ اس نے محمدی انواری تجلیات کو روشن کرنا شروع کیا اور اس کے حسن کو اتنا بڑھایا کہ دنیا کی تمام خوبیوں میں اس حسین چہرہ کے سامنے ماتہ پڑ گئیں اور دوست اور دشمن سب کے سب یک زبان ہو کر کہا کرتے تھے کہ محمد حقیقتاً محمد اور قابلِ تعریف ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔
جلسہ میں علامہ سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔
حضرت مفتی محمد صادق

ذکرِ حبیب
اللہ تعالیٰ کی توحید کیلئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت
حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرتِ کثیرہ
شعائرِ اسلام کی اہمیت
صدقت حضرت مسیح موعودؑ
کی رو سے
بڑھتی میں تبلیغ کے حالات
قرآن میں تبلیغ کے حالات

چوہدری عبداللطیف صاحب
ملک عطا الرحمن صاحب
حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا صاحب
حضرت صاحبزادہ ادریس پراغ
حضرت مصلح موعود کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی پیش گوئیاں
مخالفین سلسلہ کے بعض اہم اعتراضات کے جوابات

دین حق... (ناقل کے عقائد کو صحیح طور پر ہم مانتے ہیں یا ہمارے مخالف جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی اسلام کی تائید میں مغربی ممالک میں انقلابات اس جلسہ میں پاکستان کے بعض ممتاز صحافیوں نے بھی شرکت کی۔ ۲۶ تا ۲۷ تاریخ کو شینیاں اجلاس میں نظارت و دعوت و تبلیغ کے تحت دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کا پروگرام ہوا۔ جس میں دس زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ پاکستان بھر کے علاوہ انگلستان امریکہ ترکی جرمنی، فرانس سوڈان، حبشہ، چین، جپانی ترکستان اور انڈونیشیا سے بھی احباب تشریف لائے۔

جلسہ اللہ متواتر
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر میں حضرت مفتی محمد صادق، حضرت صاحبزادہ مرزا صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس، اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معلوم ہوتی ہے۔ پس تمہیں اپنے اس امتیاز کو قائم رکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اپنے اندر نظام کی عادت ڈالنی چاہیے۔ لہذا کا فائدہ کیا ہوا اگر ہماری مستورات میں بد نظمی جاری ہے۔ جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ کا ایمان	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
صداقت حضرت مسیح موعود	سیدہ بشری بیگم صاحبہ
شرائط بیعت	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
اندرونی تبلیغ کے میدان میں ہماری مشکلات	امتہ الجید صاحبہ
اور ان کا علاج	
دعا اور اسکی برکات	امتہ الرشید شوکت صاحبہ
حضرت اماں جان کی سیرت طیبہ	امتہ اللہ خورشید صاحبہ
اسلامی پردہ	امتہ الجید صاحبہ
حضرت مسیح موعود کے کارنامے	حمیرہ صابرہ صاحبہ

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
مولوی عبدالملک خان صاحب
مولوی کریم الہی صاحب ظفر
قاضی محمد نذیر صاحب لاہوری
مولوی محمد یار صاحب عارف
پروفیسر شتاق احمد صاحب باجوہ
مولوی امام الدین صاحب
حضرت صاحبزادہ حافظ مرنانہ احمد
حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
ملک عبدالرحمان صاحب خادم

ذکر حبیب
حضرت مسیح موعود کی بعثت سے مہستی باری
اس کے لئے کا ثبوت۔
اسلام میں خلافت کی اہمیت
سپین میں تبلیغ دین۔
عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ
صداقت حضرت مسیح موعود۔ از روئے قرآن مجید
جماعت احمدیہ کی دینی (ماتل) خدمات
انڈونیشیا میں تبلیغ دین کے حالات
سوڈان اور تونس
اسلامی معاشرہ
احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جوابات

محمد عبد اللہ خان صاحب
عبدالشکور رش صاحب امریکہ

دور حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی
بعض ذمہ داریاں
انگریزی تقریر
مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے
نقطہ نظر سے

شیخ عبدالقادر صاحب
حضرت مولانا جلال الدین شمس

جہاد اور جماعت احمدیہ

۲۷ دسمبر کو شبینہ اجلاس میں غیر ملکی طلباء نے اپنی اپنی زبانوں میں تقاریر کیں۔
پاکستان کے علاوہ جرمنی، امریکہ، شام، سوڈان، حبشہ، برما، چین، انڈونیشیا اور برٹش
گی آنا کے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔

باسمہ وال جلسہ سالانہ

منعقدہ:- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۳ء
بمقام:- ریلوہ

۱۹۵۳ء کے پُر آشوب حالات اور ظلم و ستم کی وہ سیاہ آنکھیاں جو حق العین احمدیت نے چلائی تھیں۔ شمع احمدیت کے پروانوں کے مرکز سلسلہ میں جمع ہونے میں رکاوٹ بن سکیں
اجاب جماعت نے جوش اور تہمتے دلولہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ بھارت، انڈونیشیا
ملايا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے احباب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آفتابى خطاب میں فرمایا "ہم اللہ تعالیٰ کا
ذکر کرنے اور دین حق (ماتل) کے نام کو بلند کرنے کی خاطر میاں پر جمع ہوئے ہیں۔ دین حق
(ماتل) پر چاروں طرف سے یورش ہو رہی ہے اور دین حق (ماتل) کے موڑے پر سوائے احمدی
میلین کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ تبلیغ کا جو عظیم الشان کام ہم نے شروع کر رکھا ہے اس
کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دُعا میں کرو،"

۲۷ دسمبر کو دو اسکے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے۔ حضور نے اہم جماعتی امور
اور وقتی حالات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا "مسلمانان عالم اس وقت نہایت خطرناک
حالات سے گزر رہے ہیں۔ یہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ وہ باہمی اختلافات کو
فراموش کر کے متحد ہو جائیں۔ ہر احمدی کو یہ عزم کر لینا چاہیے کہ وہ ملک کی حفاظت اور استحکام
کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ ناخواندہ صحابوں کو تعلیم

جالانہ مستورات

اس سال نینوں دن پہلے اجلاس میں مستورات کا علیحدہ پروگرام تھا اور دوسرے
اجلاس کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ستایا جاتا رہا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی
تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

احمدی مستورات سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے مستورات کو تعمیر ذوق و فہم کا فرض
اور تعمیر مجددیہ بیت الصلوٰۃ بالینڈ کے چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے عورتوں کے
جدید قربانی کی تعریف فرماتے ہوئے انتظامی قابلیت اپنے میں پیدا کرنے کی تاکید فرمائی۔
نیز فرمایا "تمہارے اندر قربانی کا جذبہ مردوں سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ تمہیں خدا
نے قربانی کی ہی جنس بنایا ہے۔ ماں بہن اور بیٹی کی حیثیت میں محنت اور قربانی کے جو نصاب
عورتوں میں نظر آتے ہیں وہ ایک دفعہ تو انسانی دل کو کپکپاتے ہیں۔ مرد بھی بے شک
بڑی بڑی قربانی کرتے ہیں مگر جو روح فدائیت کی عورتوں میں نظر آتی ہے۔ وہ فوق الانسایت

دو۔ اپنے ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو اور اسے بطور چنہ پیش کر دو۔ مکہ میں بڑی باتوں کی اشاعت کو روکو اور عوام کو صحیح مشورہ دو؛

۲۸، دسمبر کو حضور کا اجتماعی خطاب ۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ سے شروع کئے جانے والے علمی مضمون "سیر روحانی" کے سلسلہ کا ساتواں حصہ تھا۔

اس عظیم الشان خطاب کے اختتام پر حضور نے احباب جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے پُر جلال آواز میں فرمایا۔

اب خدا کی نوبت جو پیش کی گئی ہے اذم کو باہل تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت کی نکتہ ضرب پُزیر کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس فرمایا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس فرمایا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کا تپ اٹھیں تاکہ تمہارا دردناک آواز میں اور تمہارے نعرہ ہانے ٹیجر اور نعر ہانے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریکِ جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہے وہاں سے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے، اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دُنیا میں قائم ہونی ہے پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم تک پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو، خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دُنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

نوٹ:- حضور کا یہ سلسلہ "خطاب" سیر روحانی کے نام سے تین جلدوں میں کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ ۱۹۵۲ء کی تقریر کتابی ترتیب میں سب سے آخری مضمون ہے۔ یہ اس جلسہ میں علمائے احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب
جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے حالات
مجتہد الہی کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم
قرآن شریف کی کوئی آیت متسوخ نہیں۔
تربیت کے لحاظ سے ہماری ذمہ داریاں
دینِ حقِ باقی کی نشاۃ ثانیہ کے متعلق پیشگوئیاں
بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی خدمات
اسلام اور تزکیہ نفس
جناب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق کا تحریر
تورالین میز صاحب نے پڑھ کر سنائی۔
سید شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا
مرزا عبدالحق صاحب
پروفیسر قاضی محمد نیر صاحب
مولوی قلم الدین صاحب فاضل
مولوی عبدالغفور صاحب فاضل
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
حضرت سید زین العابدین شاہ ولی اللہ

تجارت کے متعلق اسلامی تعلیم
حضرت مسیح موعود کی لہجہ کی لہجہ منظر
شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مذہبی آزادی کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر
حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مولوی عبدالرحیم درو
مولوی جلال الدین شمس
ملک عبدالرحمن صاحب خادم

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تینوں تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئیں۔ حضور اس مرتبہ مستورات سے خطاب نہ فرمائے۔ چنانچہ آپ نے مردانہ جلسہ گاہ سے ہی اپنی تقریر کے دوران مستورات کو مخاطب فرمایا جس میں تینوں کو تین تحریکیں پیش کیں۔

۱۔ جو جن زبان میں ترجمہ قرآن کے شائع کرنے کے لئے اخراجات اپنے ذمہ لیں جس کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ ترجمہ ہو چکا ہے۔
۲۔ پڑھی لکھی عورتیں تمام کی تمام یہ عہدہ کریں کہ اپنے اپنے وطن جا کر کم از کم ایک یا دو ناخواندہ بیہوشوں کو ضرور تعلیم دیں گی۔
۳۔ زائد آمدنی پیدا کرنے کی کوشش کریں اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کا ساری بطور چنہ کے پیش کر دو۔
حضور کی تقاریر کے علاوہ مردانہ جلسہ گاہ سے بعض دوسری تقاریر بھی سُنی گئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
جلسہ سالانہ اور اس کی غرض و غایت
استانی بیوہ صوفیہ صاحبہ
موجودہ نئے میں احمدی مستورات کی ذمہ داریاں
حضرت سیدہ مریم صدیقت
اخلاقِ فاضلہ اور اسلام
امتہ اللہ خورشید صاحبہ
خلافت کی اہمیت
حضرت سیدہ مہرا پا
مکروہات اور بدعات جس کی احمدیت نے
امتہ اللطیف خورشید صاحبہ
اصلاح کی
احمدی مستورات کے فرائض
صادقہ ملک صاحبہ
احمدیت
بیگم صاحبہ چودھری دوست محمد صاحبہ
کائناتِ عالم کی پیدائش اور حضرت آدم کی
امتہ الحجیب صاحبہ ایم لے
خلافت قرآن کریم کی روشنی میں
امتہ الحجیب صاحبہ ایم لے
کیا اسلام بڑو شمشیر بھیلہ؟
اپنے پیارے بندوں سے خدا کے سلوک
امتہ الرشید شوکت صاحبہ
کی چند مشالیں
طرح نو
سیدہ ملک صاحبہ

مخالفین احمدیت کے اعتراضات { ملک عبدالرحمان صاحب خادم
کے جواب۔

نزول المسیح والمہدی کے متعلق حضرت مولانا جلال الدین شمس
محمد کی پیشگوئیوں کا مصدق کون؟

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تینوں خطاب۔ نیز روزانہ صبح گیارہ بجے تک کا
پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔

ان کے علاوہ ملک عبدالرحمن صاحب خادم، پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب
حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد اور میاں عطاء اللہ صاحب کی تقاریر بھی مردانہ
جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

حضور نے اس سال بھی مستورات سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۶ دسمبر
کو اجاب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے خواتین کو بھی خطاب فرمایا اور ان کو پردہ کی
پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز اجاب کو عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی نصیحت فرمائی۔
نیز حضور نے خواتین کو احمدیہ بیت الصلوٰۃ بالینڈ کے چندہ کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جماعتی تربیت کیلئے ہماری ذمہ داریاں { حضرت سیدہ مریم صدیقہ
حقوق العباد { امتیاتی میمورنڈ صوفیہ صاحبہ
ہمارا ماحول اور ذکر الہی { امت اللہ صادق صاحبہ
عورتوں پر حضرت محمد کے احسانات { حضرت سیدہ مہر آہا
مسلمانوں کی علمی خدمات { امت عبدالرحمن صاحبہ
برکات الدعاء { حمیدہ صابرہ صاحبہ
حضرت محمد کی زندگی کے حالات { امت الرشید شوکت صاحبہ
قرآن کریم کی روشنی میں {
جنتِ آخروی کی حقیقت { امتہ المجید صاحبہ

۶۴ چونسٹھ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

بمقام۔ احاطہ نصرت گرلز ہائی اسکول ریلوہ

اس جلسہ میں پاکستان کے علاوہ چین، انڈونیشیا، عدن، شام، فلسطین

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور

نے فرمایا تم اس مقام پر اپنے عہد کو دہرانے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اخلاص کا
تحفہ پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں اور تمہارے
خاندانوں کو ہمیشہ خدمتِ دین (ناقل) کا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی
امور بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا۔ اس امر کو ہمیشہ ملحوظ رکھو کہ دین کی اصل جڑ
محبتِ الہی اور محبتِ رسول ہے۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اختتامی خطاب میں چند متفرق امور پر روشنی ڈالنے کے
بعد ۱۹۳۸ء سے جاری شدہ روحانی مضمون ”سیر روحانی“ کے آٹھویں حصہ کو بیان
فرمایا۔ حضور کی یہ تقریر درج ذیل پریشنگوئی پر ختم ہوئی۔

”پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے لازماً اس کے معنی
ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکلے جائیں گے اور لازماً یہ سارا نظام جس کو یو این۔ او
(U.N.O) کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو
توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بچادیں اور پھر اس جگہ پر لاکر مسلمانوں
کو سائیں.... سو خدا تعالیٰ کے عبادِ محی المصلحون محمد رسول اللہ کی امت کے
لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے... یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہتی ہے چاہے
دُنیا کتنا زور لگائے“

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مذہبی رواداری { عبدالمنان صاحب عمر
بین الاقوامی کشمکش کے متعلق { حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں {
حضرت مسیح موعود کا عشق حضرت { عطا اللہ صاحب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے {
عقیدہ وجودیاری پر اہل نسبت { پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
کے اعتراض اور ان کے جواب {
قیام پاکستان کا پس منظر { حضرت مولانا عبدالرحیم درود
فضائل القرآن { مولانا ابوالعطاء صاحب

مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، ماریشس، ڈچ گیانا، امریکہ اور ٹرینیڈاڈ کے احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا۔

”ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیے کہ وہ یکے بعد دیگرے دین کا بوجھ اٹھاتی چلی جائیں اور دین حق (ناقل) کی تبلیغ و اشاعت میں کبھی کمزوری سے کام نہ لیں گے۔ نوجوان خصوصیت سے یہ کوشش کریں کہ آپ نہ صرف اپنے ایمان کو قائم رکھیں گے۔ بلکہ اس ایمان کے سلسل کو نسل در نسل، وقف کے سلسلہ کو قائم کر کے ترقی دیتے چلے جائیں گے۔“

نیز فرمایا کہ قرآن مجید، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر کا مطالعہ کر کے اپنی دینی تعلیم کو مکمل کرو۔ کیونکہ دینی تعلیم بڑی چیز ہے۔ اگر تم میں سے ہر شخص ایسا عہد کرے تو اللہ تعالیٰ اس عزم کے نتیجے میں ابراہیمی ایمان عطا کر سکتا ہے۔ ایسا ایمان کہ اگر دنیا تم سے بگڑے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے اور خود پاش پاش ہو جائے۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور بیان فرمائے۔ نیز نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی اختتامی تقریر کے آغاز میں چند متفرق امور پر روشنی ڈالی بعد ازاں ۱۹۳۸ء سے جاری روحانی مضمون ”سیر روحانی“ کے نویں حصہ کو بیان فرمایا جس میں عالم روحانی کی نہروں کے بارے میں تفصیل بیان فرمائی اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت چوہدری فتح محمد سیال

اسلام اور کمونزم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

اہل بیت اور اولاد کے ساتھ سلوک حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد

اور ان کی تربیت میں حضرت محمد

کا بے نظیر نمونہ

جماعت احمدیہ اور اس کے

تعلیمی ادارے

تخریک جدید کے بیرونی دشمنوں

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

کے حالات

قائد احمدیت پر اعتراضات

ملک عبدالرحمن صاحب خادم

کے جوابات

احمدیت کی ضرورت مولوی ابوالعطاء صاحب

مستشرقین کے قرآن مجید پر حضرت مولوی جمال الدین شمس اعترافات۔

مغرب اور اسلام حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

شانِ خاتم النبیین پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ حضور نے خواتین سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ مردانہ جلسہ گاہ میں خطاب فرماتے ہوئے عورتوں کو بھی مخاطب فرمایا۔

حضور کی تقاریر کے علاوہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، مولانا ابوالعطاء صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت محمد نے تبلیغ کے لئے کون سے ذرائع استعمال کئے۔

حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں۔

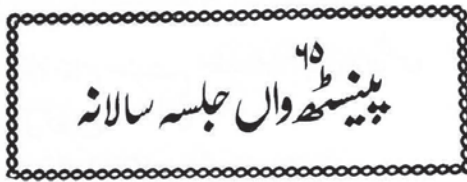
صاحبزادہ امیر الشہید

اخلاقِ فاضلہ کی حقیقت امۃ الحبیب صاحبہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ امۃ الرحمان صاحبہ عمر

احمدی مستورات کی ذمہ داریاں اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

لجنۃ اماء اللہ مرکزہ کی مساعی امۃ اللہ خورشید صاحبہ



منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء

ہم مقام۔ احاطہ نصرت گریز ہائی اسکول

پاکستان بھر کے علاوہ انڈونیشیا، چین، مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، ڈچ گیانا، ٹرینیڈاڈ، جرمنی، ہالینڈ، عدن، شام، فلسطین اور بھارت کے نمائندوں نے شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ

کا عملی سلوک ظاہر کر رہا ہے کہ تم یقیناً اس کے ہاتھ کاٹ لیا ہو اور وہ جس کا وہ خود محافظ

ہے۔ وہ دن جلد آنے والا ہے۔ جب تمہارے ذریعے دین حق (ناقل) کو فتح نصیب ہوگی
۲۶۔ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن دوسرے اجلاس میں جماعت سے خطاب
فرماتے ہوئے حضور نے سلسلہ خلافت پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا اگر تم خلافت حقہ
کے مناسب حال عمل کرتے رہو گے تو یہ عظیم الشان نعمت نہیں قیامت تک حاصل
رہے گی۔ اس نعمت کی قدر کرو اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ساری دنیا کو فتح کر کے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالو!

نیز حضور نے دوران سال ہونے والی جماعتی ترقیات کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۲۸۔ دسمبر کو جلسہ کی اختتامی تقریر حضور نے ”سیر روحانی“ کے موضوع پر فرمائی۔
یہ تقریر اس بابرکت سلسلہ کی دسویں کڑی تھی جس میں حضور نے قرآنی باغات کے موضوع پر روشنی
ڈالی حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دین حق (ناقل) کے عظیم الشان باغ کی نگہبانی آج تمہارے
سپرد کی ہے۔ پس دل و جان سے اسکی حفاظت کرو۔ آج احمدیت کے ذریعے اس
باغ کے پودے زمین کے کونے کونے میں لگا دیئے گئے ہیں!

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
صفات باری تعالیٰ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
مقام حدیث مولانا عبدالملک خاں صاحب
فیضان نبوت محمدیہ قاضی محمد نذیر صاحب

حیات بعد الہیات علوم جدیدہ ڈاکٹر میجر شاپنا نواز خاں صاحب
کی روشنی میں

تعلق باللہ حضرت مولوی غلام رسول راجپتی

وفات مسیح (زندگی بعد از) مرزا عبدالحق صاحب
واقف صلیب

خاتم الانبیاء کا مقام حضرت { حضرت مولانا جلال الدین شمس
سیح موعود کی نظر میں

مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کا ظہور ملک عبدالرحمن صاحب خادم
اہلی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
مغرب کی اسلام میں بڑھتی ہوئی لہجہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ضرورت خلافت مولانا ابوالعطاء صاحب

جلالہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ حضور نے عورتوں
سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۶ دسمبر کی افتتاحی تقریر ہی میں عورتوں کو بھی مخاطب
فرمایا اور ۲۷ دسمبر کی تقریر میں بھی احمدیہ بیت الصلوٰۃ ہالینڈ کا تذکرہ فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد اور
حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقریریں بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔
اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدی مستورات اور تبلیغ دین امینہ فرحت صاحبہ
خطاب بیگم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

برکات خلافت امتہ اللہ خورشید صاحبہ

پیشگوئی مصلح موعود مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت محمد کے اخلاق فاضلہ سیدہ بشری بیگم صاحبہ

حضرت مسیح موعود کی آمد کی عرض نصیرہ نہایت صاحبہ

اور آپ کا مشن

خلافت اسلامی اور اسکی برکات امتہ الرشید شوکت صاحبہ

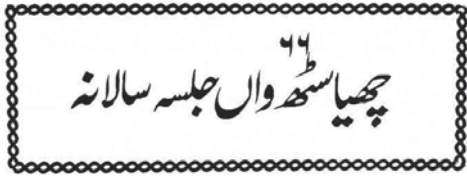
حضرت محمد کے عورتوں پر احسانات حلیمہ صاحبہ

حضرت فضل عمر کے ذریعے کارنامے حماتہ البشیری صاحبہ

اسلامی پردہ امتہ الرشید صاحبہ

ناصرات کی تحریک کی تالیف و مقاصد نسیم صاحبہ

اس جلسہ میں بعض ناصرات نے بھی تقاریر کیں۔



منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء

بمقام۔ احاطہ نصرت گرلز ہائی اسکول ربوہ

پاکستان بھر کے علاوہ بھارت، ہالینڈ، انگلستان، جرمنی اور مشرقی افریقہ
کے احباب بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ غیر احمدی احباب بھی کافی تعداد
میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ محکمہ ربوہ کی طرف سے اسپیشل ٹرینوں کا انتظام کیا گیا مگر
اس کے باوجود جمعگی کمی کی وجہ سے احباب بسوں کے ذریعے مرکز پہنچے۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ایمان اور اخلاص میں روز افزوں
زیادتی ہو رہی ہے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ قربانی اور اخلاص کے لاکھوں نمونے ہمیشہ
جماعت میں پیدا کرتا رہے۔

۲۷ دسمبر کو پہلے حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر احباب سے خطاب کرتے
ہوئے جماعتی کاموں اور تجربوں پر تبصرہ فرمایا۔ اور آئندہ سال کے پروگرام کی وضاحت

کرتے ہوئے وقف زندگی کی ایک نئی اور اہم تحریک پیش فرمائی۔
۲۸ دسمبر کو حضور کا اہتمامی خطاب گزشتہ کئی سالوں سے جاری "سیر روحانی"
کے موضوع پر تھا جس میں حضور نے عالم روحانی کے لنگر خانوں کی کیفیت بیان فرمائی۔ یہ
اس سلسلہ خطاب کی گیارہویں کڑی تھی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقادیر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب { حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
اسلامی حکومت اور مذہبی ادارہ { حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
عقائد احمدیت پر اعتراضات { شیخ عبدالقادر صاحب
کے جوابات

فیضان نبوت محمدیہ قاضی محمد نذیر صاحب

حیات مسیح کے عقیدہ کے نقصانات میاں عطاء اللہ صاحب

اشاعت دین مشرق و مغرب میں { صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
اور جماعت کی ذمہ داریاں۔

پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق حضرت مولانا جمال الدین شمس

امن عالم کے متعلق اسلامی تعلیم پر وقیصر قاضی محمد اسلم صاحب

ایمان باللہ کا انسان کے اخلاق { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
اور کردار پر اثر۔

حضرت محمد کی مخلوق الہی سے محبت مولانا ابوالعطاء صاحب

ان تقادیر کے علاوہ خالد اسماعیل بوزیر صاحب جرمن اور ڈاکٹر عبدالعزیز کپڑو

صاحب نواحمدی نے بھی انگریزی زبان میں خطاب کیا۔ نیز مولانا عبدالرحمان صاحب
خادم کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

اس دفعہ ہمارا جلسہ سالانہ بعض نمایاں خصوصیات کا حامل تھا۔ حضرت

خلیفۃ المسیح الثانی نے تفسیر صیغہ شائع فرمائی۔ جو قرآنی علوم کا بے نظیر روحانی تحفہ ہے

اس طرح حضور ہی کی توجہ سے امسال بتویب مندا احمد عنیل کی پہلی جلد شائع ہوئی۔

حضور نے جلسہ سالانہ کے اشغال کی عمومی نگرانی خود فرمائی۔

جلانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں

نیز حضر صاحبزادہ مرزا شریف احمد کی تقریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

حضور نے لجنہ سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۶ دسمبر کی افتتاحی تقریر ہی میں

ممبرات لجنہ کی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی تقادیر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی عرض مبارک بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

بچے اور نظم و ضبط فرخندہ شاہ صاحب

یخندہ کی اہمیت سیدہ نسیم شفیع صاحبہ

عورت کی ذمہ داریاں امتہ المجیدہ صاحبہ

دین حق (ناقل) اور احمدیت کی مبارک بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر

ترقی خلافت سے وابستہ ہے { محمد عبداللہ صاحب

عورتوں کا نصب العین اسلامی { نصیرہ زہرت صاحبہ

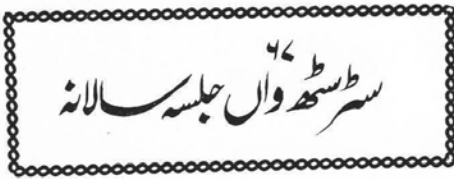
تعلیم کی روشنی میں {

برکات احمد سعیدہ قاری صاحبہ

تقریر حکمت صاحبہ

احمدی عورتوں کی تعلیم کا اعلیٰ منقصد حضرت سیدہ مہر کیا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ نے مستورات سے عمومی خطاب فرمایا۔



منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء

بمقام :- احاطہ نصرت گزہ ہائی اسکول

اس سال جلسہ سے پہلے غیر معمولی اشوک و سنجہ منتظمین کو بہت زیادہ محنت سے کام
لے کر لڑا۔ اسٹیج ازبہ تعمیر کیا گیا جس کا کھڑے پانی کو نکالنا۔ ابتداً جلسہ گاہ ۳۳۰ x ۲۵۰ مربع
فٹ کے رقبہ پر بنی تھی مگر جگہ کم پڑنے کی وجہ سے ۲۷ دسمبر کی شام اس میں توسیع کی گئی
تاہم ۲۸ دسمبر کو حضور کی تقریر کے دوران ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے جلسہ کے باہر میدان
میں بیٹھ کر تقریر سنی۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا: "عا کو کہ خدا تعالیٰ

اشاعت دین حق (ناقل) کے سلسلے میں ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرے اور اپنے فرشتوں

کو ہماری تائید میں لگا دے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے احسانات کو دیکھتے ہوئے اس کا

جنتا شکر کیا جائے کم ہے۔" نیز تبلیغی مساعی کے خوش کن اثرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو دو سکا اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے اہم

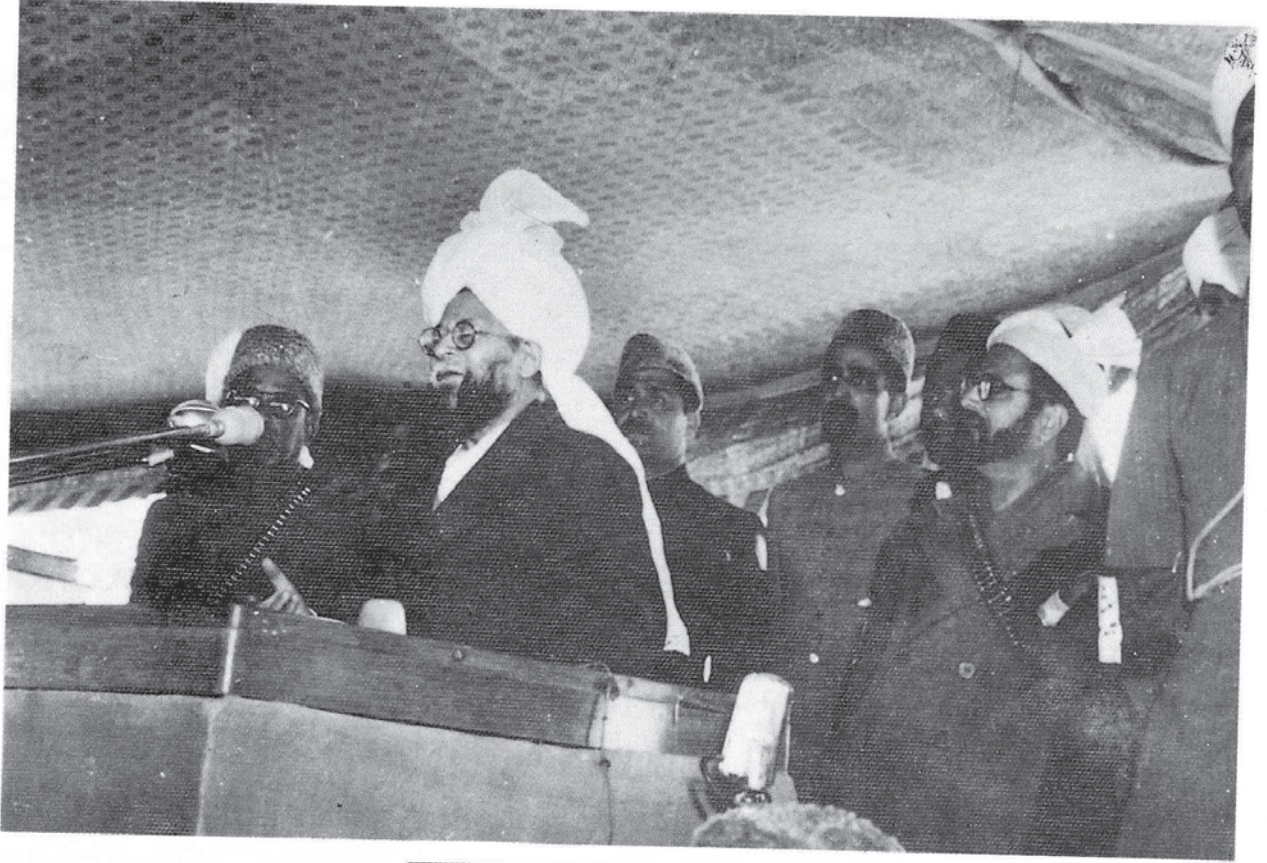
جماعتی امور اور بیرونی ممالک میں اشاعت دین اور اس کے خوش کن ثمرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے ۱۹۳۵ء کے جلسہ سالانہ سے شروع

کئے جانے والے روحانی مضمون "سیر روحانی" کے سلسلہ کا بارہواں اور آخری حصہ بیان

فرمایا۔ حضور نے اس میں عالم روحانی کے کتب خانوں کی کیفیت بیان فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید اپنے اندر ہر قسم کے مضامین رکھتا ہے جو بجائے خود کتب



حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا
جلد ۱۹۵۷ء سے خطاب



حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا
جلد ۱۹۵۷ء سے خطاب

جلسہ سالانہ مستورات

خاتونوں کا درجہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں تمام علوم کا ذخیرہ ہے اور یہ ایک جامع تاریخ بھی ہے۔ جس میں کل عالم کی روداد و روزانہ سے روزیہ تک کی محفوظ ہے۔

حضور نے فرمایا: "غرض قرآن کریم کے اندر جو عظیم الشان کتب خانے موجود ہیں۔ ان کی مثال دنیا کے کسی کتب خانے میں نہیں پائی جاتی۔ پھر دنیوی کتب خانے تباہ ہو بھی جاتے ہیں۔ لیکن قرآنی کتب خانہ وہ ہے جس کی دائمی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہو ہے۔ پس کیا دنیوی بادشاہوں کے کتب خانے اور کجا یہ روحانی کتب خانہ جو زمانہ کی دست برد سے کلی طور پر محفوظ ہے۔ اور قیامت تک محفوظ چلا جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے خاندانوں کا قیامت تک حافظ و ناصر ہو اور دین حق (ناقل) آپ کے ذریعے سے اور آپ کی اولادوں کے ذریعے سے قیامت تک بڑھتا ہے اور دنیا سے شرک اور بدعت مٹ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت پھر دنیا میں قائم ہو جائے اور ایسی مضبوطی سے قائم ہو کہ اسے مٹانے کی کوئی جرات نہ کر سکے،

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر جمیب	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
مذہبی رواداری	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح ناصری کا مقام	قاضی محمد نذیر احمد صاحب
تبلیغ دین بیرونی ممالک میں	شیخ مبارک احمد صاحب
معجزات حضرت مسیح موعود	میاں عطا اللہ صاحب
نبیوں کے سردار	حضرت مولانا جمال الدین شمس
اسلامی معاشرہ	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
زندہ مذہب اسلام	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
احمدیت کا اثر	حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان
سنت اور حدیث	مولانا ابوالعطاء صاحب

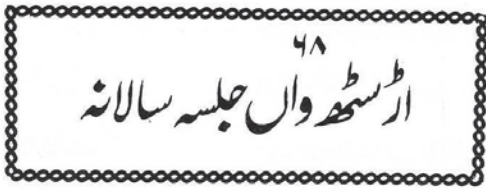
عالمگیر زبانوں میں تقاریر کے پروگراموں میں چالیس سے زائد زبانوں میں تقاریر ہوئیں جن میں اردو، فارسی، عربی، انڈونیشین، جاپانی، چینی، ترکی، روسی، اڑیہ، پہاڑی زبان، عبرانی، فرانسیسی، تامل، ہنگری، ایٹلیئن، ملیالم، بلوچی، ملتان، انگریزی، مارٹیس کی زبان کرکوی وغیرہ شامل ہیں۔

۲۶ دسمبر کو مجلس علمی جامعہ احمدریہ کے زیر اہتمام شبینہ اجلاس میں طلباء و جامعہ جمعیت تقاریر کی اہمال جلسہ سالانہ کے موقع پر جن نئی چیزوں کا اہتمام ہوا۔ ان میں سرفہرست دینی معلومات کے اہم نشستوں اور تبلیغی تصاویر کی عظیم الشان نمائش تھی۔ جسے وکالت بشیر نے ترتیب دیا تھا۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں جماعت احمدریہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے لٹریچر پر جس کی نمائش میں رکھا گیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان، میاں عطا اللہ صاحب اور حضرت مولانا جمال الدین شمس کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب و رپورٹ لیجنہ	حضرت مریم صدیقہ
اسلامی اخلاق	امتہ الرشید شوکت صاحبہ
نظامِ خلافت	مبارک صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحبہ
حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد	امتہ المجید
حضور کی دوسرے انبیاء کے مقابل میں خصوصیت	سیدہ حبیبہ صاحبہ
ہماری ذمہ داریاں	راشدہ صاحبہ خوشاب
رسول پاک (حضرت محمد) کی تعزیت قدسیہ	امتہ الممالک فریح صاحبہ
کا اثر صحابہ پر	
استثنائی مہیونہ صوفیہ صاحبہ نے پنجابی زبان میں خطاب فرمایا۔	



متفقہہ: ۲۲، ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء

(پاکستان میں عام انتخابات کی وجہ سے جلسہ دسمبر ۱۹۵۹ء کے بجائے ۱۹۶۰ء جنوری میں منعقد ہوا)

پاکستان کے علاوہ ہالینڈ، مغربی جرمنی، امریکہ، عدن، کینیا، ٹانگانیکا، شمالی لیبیا، مارٹیس، گھانا، سپر لیون، انڈونیشیا، فجی، چین اور بھارت کے احباب بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

۲۲ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جن میں حضور نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احباب جماعت کو روہ میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ نیز احباب جماعت کو نہایت زہریں اور اہم ہدایات سے نوازا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ احباب اپنی نسلوں کے اندر دین حق (ناقل) اور احمدیت کی محبت پیدا کرتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرانے لگے۔

۲۳ جنوری کو حضور نے جلسہ کا اختتامی خطاب فرمایا۔ اس تقریر میں حضور نے احباب سے دین کیلئے زندگیاں وقف کرنے اور دین حق (ناقل) کے جھنڈے کو قیامت دنیا

میں بند رکھنے کا تاریخی عبدالہاء اس عہد میں کلمہ شہادت کے بعد فرمایا۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد مبارک کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ نیز ۱۹۵۷ء کی حضور کی تقریر کی ٹیپ بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

خلافت کی برکات
امت الرشید فضل صاحبہ
انسانی زندگی کا مقصد
تصویر تہذیب صاحبہ
احمدی عورت کے فرائض
مسعودہ بیگم صاحبہ
قوم کی تعمیر کونجیو کجہ ہو
امت المحمید رحمن صاحبہ
نظام احمدیت کا پیدا کردہ شاندار انقلاب
صاحبزادہ امین القادریں
ترتیب اولاد اور تہذیب احمدیت
امت المحمید صاحبہ
بچپن کی تربیت
نصیرہ شاہنواز صاحبہ

حضرت سیدہ ام مہدیہ صاحبہ لجنہ مرکز بی بی نے مستورات سے عمومی خطاب فرمایا۔

۴۹ اہم ترین اجلاس

متفقہ ۲۴، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء

پاکستان کے علاوہ بھارت، ہالینڈ، جنوبی افریقہ، گھانا، لاہور، ایٹنڈیشیا، عدان وغیرہ سے بھی احباب تشریف لائے۔
۲۴ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب کو دعائیں کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی تحریک فرمائی۔
۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں خطاب کے لئے ناسازجی طبع کے باعث حضور تشریف نہ لاسکے لیکن حضور کی تحریر کردہ تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنی۔
حضور نے تحریر فرمایا: "دین حق ناقلاً کی ترقی اور اشاعت میں ہرگز کمی کے ساتھ حصہ لیا اور اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے لئے وقف کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد جو عظیم امان کام کیلئے وہ ایک لمبی اور مستقل جدوجہد کے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا۔ ضروری ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھا اور دنیا میں نیکی اور تقویٰ کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔"

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اسلام اور غیر مسلم رعایا
حضرت شیخ ناصر کا صلیبی موت سے بچنا
مولانا شیخ عبدالقادر صاحب
اور شرق میں وردہ جدید شواہد کی روشنی میں
مرزا عبدالحق صاحب
تقویٰ اللہ اور اس کے حصول کے ذرائع
عقائد احمدیت پر اعتراضات اور ان کے جوابات
قاضی محمد نذیر صاحب

"ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم دین حق ناقلاً اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف کریں گے اور ہر بڑھی سے بڑھی قربانی پیش کر کے قیامت تک دین حق ناقلاً کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔"

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعے دین حق ناقلاً کی اشاعت ہوتی ہے اور محمد رسول اللہ کا جتہ دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے، اسے خدا تر ہوں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔
اللہم آمین۔ (الفضل ۲ فروری ۱۹۶۰ء)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعلق باللہ
طوفان نوح
حضور اکرم اور عبادات
جماعت احمدیہ کی علمی خدمات
ہماری تبلیغی مساعی کا اثر ممالک غیر پر
ذکر حبیب
احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے حضرت
مسیح موعود کی نصائح
جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں
تفسیر سورۃ فاتحہ
حضور کے لئے دعا کی تحریک
اسلام میں خلیفہ کا مقام
آخری زندگی
پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغ اور رافضی
حضور کے خطاب سے پہلے حضور کی ۵۳ کے جلسے کی تقریر کا ریکارڈ ڈسٹا گیا

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب

مولانا ابوالعطاء صاحب

جلالہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی دونوں تقاریر میں حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت مولوی غلام رسول راجپوتی، حضرت سید محمد ظفر اللہ خان، حضرت

ستروان جلسہ سالانہ

مستقرہ ۲۴، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

پاکستان کے علاوہ چین، جاپان، سنگاپور، انڈونیشیا، فجی، مارشس مشرقی افریقہ، ناٹجریا، جرمنی اور انگلستان کے احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علالت طبع کے باعث جلسہ گاہ میں تشریف نہ لاسکے لیکن جلسہ کے لئے افتتاحی اور اختتامی پیغام خود لکھوا کر ارسال فرمائے۔

۲۴ دسمبر کو حضور کا افتتاحی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ سالانہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حقیقت نبوت قاضی محمد تیز صاحب

جماعت احمدیہ کے عقائد مولانا محمد یار صاحب عارف

جماعت احمدیہ اور تربیت مرزا عبدالحق صاحب

اسلامی پردہ اور اس کی اہمیت حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد

تبلیغ دین اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

ذکر حبیب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

ہستی باری تعالیٰ جدید سائنسی معلومات کی روشنی میں { پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے ایمان افروز واقعات { شیخ عبدالقادر صاحب

خلافت راشدہ مولانا ابوالعطاء صاحب

حضرت مسیح موعود کی پش گوئیاں حضرت مولانا جلال الدین شمس

خطاب حضرت چوہدری محمطفکر اللہ خان

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔

نیر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی گذشتہ سال کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا نیز مردانہ جلسہ گاہ میں ہونے والی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس، گیانی واحد حسین صاحب، مولانا ابوالعطاء صاحب اور

دعا کی اہمیت سیرت نبویؐ کی روایت کی روشنی میں

ذکر حبیب

اسلام کا عالمگیر غلبہ

دقت جدید کی اہمیت

ختم نبوت کی دائمی برکات

اسلام اور نیشنلزم

افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ

بہائی تحریک پر تبصرہ

حضرت مصلح موعود کی ۱۹۵۳ء کی تقریر "سیر روحانی" کا ٹیپ احباب کو سنایا

گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے آخری اجلاس میں مختصر لیکن دل سوز خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام عالمگیر زبانوں کے اجلاس میں

۵۰ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو شبیہ اجلاس میں علمی موضوعات پر تقریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دونوں تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، قاضی محمد تیز صاحب، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ - حضرت چوہدری محمطفکر اللہ خان، اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دقت زندگی کی اہمیت حضرت سیدہ مریم صدیقہ

جنت و دوزخ کی حقیقت حضرت سیدہ مہر آبا

تربیت مبارکہ تیز صاحبہ

حضرت مصلح موعود کے زمانہ بین بین حتی

(ناقل) کی ترقی نصرت جہاں صاحبہ

احمدی اخبارات میں مصباح کا مقام امتہ الرشیدہ صاحبہ

حضرت مسیح موعود کی جنت کے مفاسد جمیدہ بانو صاحبہ

جلسہ سالانہ کی اہمیت امتہ الممالک صاحبہ

وفات مسیح ناصری مبارکہ انجم صاحبہ

مسلمان عورتوں کے فضائل امتہ المحجیبہ صاحبہ

عورت ہی معاشرہ کی بنیاد ہے۔ صاحبزادی امتہ القووس

جماعت احمدیہ اور اس کی قیام کی تعرض امتہ الرشیدہ صاحبہ

پردہ مبارکہ کیجئے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

مولانا قاضی محمد نذیر صاحب نے جلسہ مستورات میں خطاب فرمایا۔

تو اہلین میں سے حمیدہ بانو صاحبہ، امیتہ الرشید شوکت صاحبہ، حمادہ البشیری صاحبہ، منور سلطانہ صاحبہ، امیتہ المنان صاحبہ، مبارکہ نیر صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ، حکمت صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آقا، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدیقا، صدر لجنہ مرکزیہ اور حضرت تیسو نواب مبارکہ بیگم نے تقاریر کیں۔

پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ مستورات کا افتتاح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے کرنا تھا لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کی وفات کے سانحہ کی وجہ سے پہلے دن تشریف نہ لاسکیں البتہ تیسرے دن تشریف لائیں اور مستورات سے خطاب فرمایا۔

اکہتر وال جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء

پاکستان کے علاوہ کویت، عدن، مشرقی افریقہ، سیرالیون، جرمنی اور کینڈے نیویا کے اجاب نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی عیالات طبع کی وجہ سے جلسہ میں خطاب کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ مگر خلیفہ وقت کے ارشادات کی شتاق جماعت کے لئے ۲۶ دسمبر کے افتتاحی اجلاس میں حضور کا تحریر کردہ پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا:

”دنیا کی بنیاد اس وقت آپ لوگوں سے وابستہ ہے۔ اس لئے اشاعت دین (ناقل) اور اشاعت احمدیت کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اپنے نمونے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کریں۔ ۲۸ دسمبر کو حضور کا افتتاحی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا:

”یہ امر اچھی طرح یاد رکھو کہ دین حق (ناقل) اور احمدیت کی خدمت ایک عظیم الشان نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرو اور اپنے آپ کو دین حق (ناقل) اور احمدیت کا سچا اور حقیقی پیرو بناؤ۔“

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے

نزدول مسیح قاضی محمد نذیر صاحب
اسلامی پردہ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
وعائیں خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
نوجوانوں کی تربیت مرزا عبدالحق صاحب

ختم نبوت کی حقیقت

خطاب چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ چرمئی
اسلام اور مفکرین مغرب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ حضرت مولانا جلال الدین شمس
ملایا اور اندیشہ شبہا کے مذہبی حالات مولانا محمد صادق صاحب سہاڑی
غیر شرعی رسوم اور ان کا ازالہ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
فضائل قرآن مجید مولانا ابوالعطاء صاحب
اتقائے انسانیت اور ہستی باری تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
احمدیت مشرقی پاکستان میں مولوی محمد صاحب
جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام اور اس کے نتائج صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
منکرین حدیث کے اقتراضات کے جوابات مولانا غلام باری صاحب سیف
ذکر حبیب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد (مضمون مولانا جلال الدین شمس نے پڑھا)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے جلسہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔
نیز درج ذیل تقاریر جو مردانہ جلسہ گاہ میں کی گئی تھیں ان کی ٹیپ ریکارڈنگ مستورات کے جلسہ میں سنائی گئی۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، مضمون از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد تقاریر
حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، حضرت مولانا
جلال الدین شمس، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد اور مولانا ابوالعطاء صاحب
جلسہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب حضرت نواب مبارکہ بیگم
محمد ہمت برہان محمد امتہ الثانی صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا داد احمد
تبلیغ کی اہمیت مبارکہ نیر صاحبہ
نظام خلافت حضرت سیدہ مہر آقا
حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ صاحبزادی امتہ القدوس
اسلام اور عیسائیت مبارکہ قمر صاحبہ (بیگم ڈاکٹر بشیر احمد)
احمدی توہین کے فرائض اور ذمہ داریاں امتہ الباری صاحبہ
سادہ زندگی سیارہ حکمت صاحبہ
تعلق باللہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ)
ذکر الہی امتہ المجید صاحبہ
۲۶ دسمبر کو موسم کی خرابی کی وجہ سے دوسرا اجلاس نہ ہو سکا

بہتر وائل جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی عدالت طبع کے باعث جلسہ گاہ میں تشریف نہ لاکے
۲۶ دسمبر کو افتتاحی اجلاس میں حضور کا تحریری پیغام حضرت مولانا جلال الدین
شمس نے پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں حضور نے جلسہ کے ایام و عداوں اور ذکر الہی
میں لیس کرنے اور آپس میں اخوت و محبت بڑھانے کی نصیحت فرمائی،
جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ختم نبوت کا صحیح تصور حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
وفات مسیح میں حیات دین حق (ناقل) ہے مولانا ابوالعطا صاحب
ظہور امام مہدی از روئے مسلمات اہل سنت { قاضی محمد نذیر صاحب
واہل تشیع
موازنہ مذاہب کے اصول اور دین حق (ناقل) پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شیخ عبدالقادر صاحب
ذکر حبیب ڈپٹی محمد شریف صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود مولوی محمد شریف صاحب
کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
اسلامی معاشرہ مولوی غلام باری صاحب سیف
احمدیت مشرق بعید میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
حضرت مسیح موعود کا عظیم الشان کام شیخ مبارک احمد صاحب
ذکر حبیب مولانا محمد حنی صاحب فاضل
زندہ خدا پر ایمان اور اس کے اثرات صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
عہد حاضر اور احمدی نوجوان مرزا عبدالحق صاحب
جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہموں کا ازالہ حضرت مولانا جلال الدین شمس

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور کا اختتامی پیغام حضرت مولانا جلال الدین
شمس نے پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ دین حق (ناقل) کی
ترقی کے لئے دالمانہ جدوجہد سے کام لو اور اپنی آئندہ نسلوں کو دین حق (ناقل) کا بہادر
سپاہی بنانے کی کوشش کرو۔

حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا
مجلس تمام الاحمدیہ کے زیر اہتمام شہینہ اجلاس میں عالمگیر زبانوں کے پروگرام
میں ۵۰ سے زائد زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام جو مردانہ جلسہ میں پڑھا گیا اس کی ریکارڈنگ
جلسہ مستورات میں سنائی گئی۔ تیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک تقریر کا ریکارڈنگ کیا گیا۔
مردانہ جلسہ گاہ سے درج ذیل تقاریر براہ راست سنائی گئیں۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس، مولانا عبدالعطار صاحب، حضرت صاحبزادہ حافظ
مرزا ناصر احمد، ڈپٹی محمد شریف صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، مولوی غلام باری صاحب سیف
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، گیانی واحد حسین صاحب، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد۔
نیز شیخ عبدالقادر صاحب، مولوی محمد شریف صاحب اور حضرت صاحبزادہ
مرزا بشیر احمد کی تقدیر ریڈ ریکارڈ پر سنائی گئیں۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

افتتاحی خطاب حضرت سیدہ نواب مبارک بیگم
احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب حاتمہ البشیری صاحبہ
حضرت مسیح موعود کا حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے عشق { امتہ الملائک صاحبہ
سادگی سعیدہ حبیب صاحبہ
اسلام میں عورت کا مقام زہرہ بیگم صاحبہ
پردہ کی اہمیت حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ مرکزیز)
ذکر حبیب مبارک قمر صاحبہ
تقدیر امتہ القدر صاحبہ
حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ مرکزیز) نے جلسہ سے اختتامی
خطاب فرمایا۔

تہتر وائل جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

پاکستان بھر کے علاوہ ٹانگانیکا، کینیا، یوگنڈا، غانا، جنوبی افریقہ، انگلستان،
ہالینڈ، جرمنی، عدن اور کویت سے احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام حضرت مولوی
جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے فرمایا: "لوہے عزم اور ارادہ کے ساتھ دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے
ہو جاؤ۔ اس وقت چین نہ لوجب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی عزت و عظمت پھر دنیا میں قائم نہ ہو جائے۔“
۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی پیغام بھی حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ

کر سنایا۔ حضور نے فرمایا:

”اپنی لگا ہی ہمیشہ اونچی رکھو اور آسمانی طائرین کر لپٹنے خدا کی
آواز سننے کی کوشش کرو۔“

نیز احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

جلد میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نیز درج ذیل تقاریر جو مردانہ جلسہ گاہ میں کی گئی تھیں ان کی ٹیپ ریکارڈنگ
مستورات کے جلسہ میں سنائی گئی۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، تقاریر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد، حضرت
مولانا جلال الدین شمس، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد، مولانا ابوالعطا صاحب، صاحبزادہ
مرزا رفیع احمد، مرزا عبدالحق صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا
طاہر احمد، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، شیخ مبارک احمد صاحب اور ڈاکٹر حشمت
اللہ صاحب۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پرورد اور ہماری خواتین	حضرت سیدہ مہر آپا
اسلام کی فوقیت دوسرے مذاہب پر	امتہ القدوس صاحبہ
سیرت حضرت مسیح موعود	امتہ المانک صاحبہ
دعا اور اس کی اہمیت	امتہ الرشیدہ فضل الہی صاحبہ
قرآن کریم اور ہماری زندگی	صاحبزادی امتہ النور
احمدیت دنیا کے کناڑن تک	حامتہ البشریٰ صاحبہ
کسر صلیب	مبارکہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحبہ
خطاب صدر لجنہ مرکزیہ	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
حضرت مسیح موعود کا عشق اپنے آقا	بشریٰ صدیقہ صاحبہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے	صاحبزادی امتہ الرشیدہ
اسلامی معاشرہ	مودودہ طلعت صاحبہ
اسلام اور مذہبی رواداری	رضیہ درد صاحبہ
اسلام ہی زندہ مذہب ہے	امتہ الحمید صاحبہ
سادہ زندگی	امتہ القیوم صاحبہ
صداقت حضرت مسیح موعود	امتہ القیوم صاحبہ

۱۹۶۴ء میں خلافتِ ثانیہ کے ۵۰ سال پورے ہونے پر صدر لجنہ کی
تحریک پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ڈنمارک میں بیت الصلوٰۃ کی تعمیر کے لئے
دو لاکھ روپے فراہم کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

اس بابرکت تحریک پر خواتین نے آٹھ ہزار روپے اسی وقت نقد ادا کر دیئے
جیکہ فوری طور پر ایک لاکھ روپے کے وعدے پیش کئے۔

یہ خلافتِ ثانیہ کے بابرکت دور کا آخری جلسہ تھا۔

۸ اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کے درمیان شبِ مسیح موعود کے فرزند
اللہ تعالیٰ کے موعود مصلح خلیفۃ المسیح الثانی نے وفات پائی (انا لله)

وانا الیہ راجعون)

۸ نومبر کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد سند خلافت پر چمکتے ہوئے

سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم { مولانا ابوالعطا صاحب

دین حق (ناقل) میں نبوت کا تصور اور
حضرت مسیح موعود { صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

حضرت مسیح موعود کیسی جماعت پیدا کرنا
چاہتے تھے۔ { مرزا عبدالحق صاحب

وفات مسیح ناصری علیہ السلام
نجات عیسائیت اسلام کی رو سے { مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری

ذکر حبیب
امریکہ میں تبلیغ دین حق (ناقل) { حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری

موجودہ زمانہ کے مذہبی رجحانات اور اسلام
مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی { صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

عقائد احمدیت اور ان پر اعتراضات
کے جوابات { شیخ مبارک احمد صاحب

منکرین ہستی باری تعالیٰ کے اعتراضات
کے جوابات { پرنسپل قاضی محمد اسلم صاحب

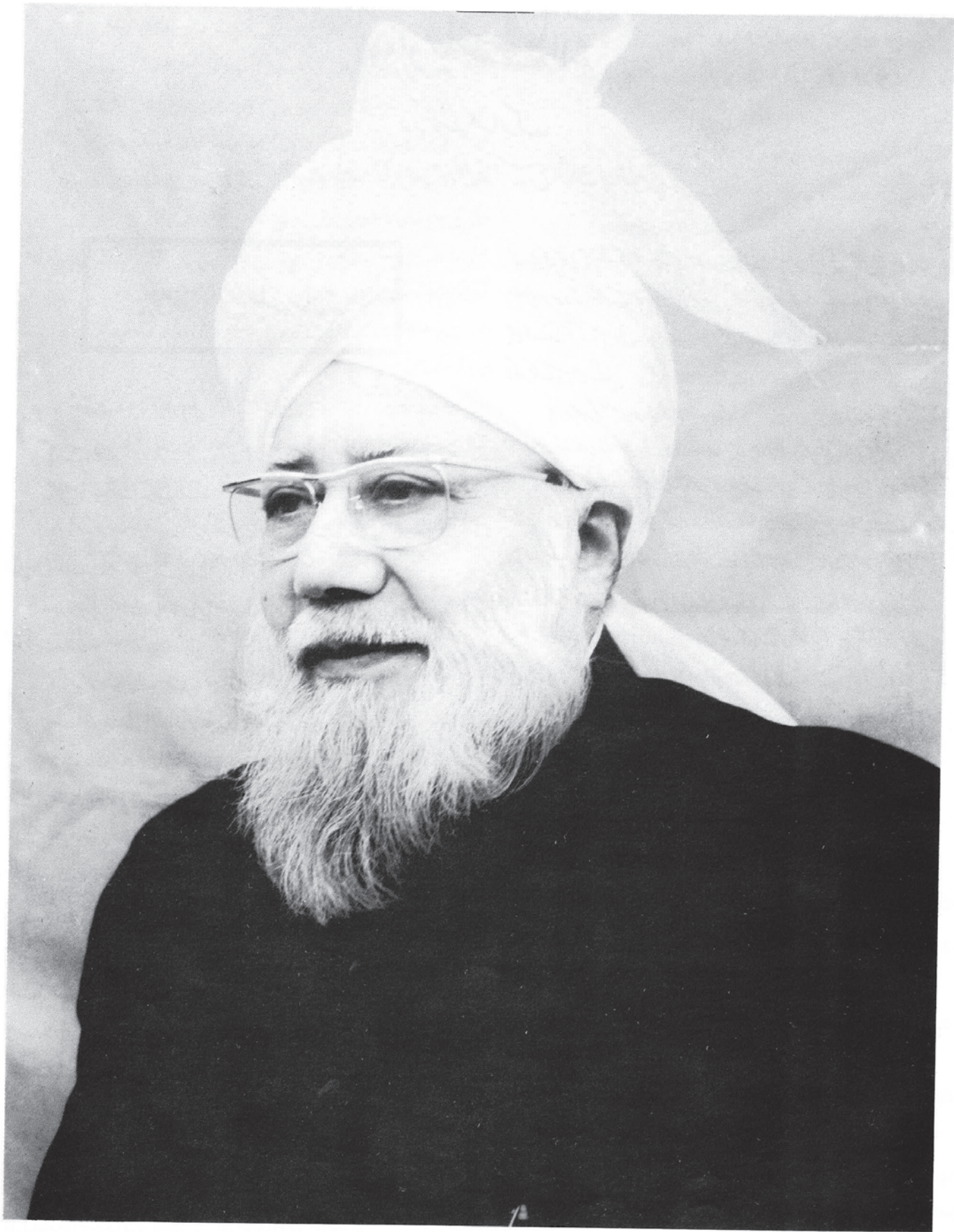
ذکر حبیب
سرزمین بنگال میں احمدیت کی صداقت { حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

اسلام کا اقتصادی نظام
صداقت حضرت مسیح موعود { محترم مولوی محمد صاحب

سوس لٹریچر ذہنی جانسن صاحب، جماعت احمدیہ غانا کے پرنسپل
جناب محمد آصف احمد پمیشن کیپ ٹاؤن کے محمد حنیف ابراہیمی اور ڈاکٹر انجینئر مشرفی اذلیقہ
کے کشیدی مصلح صاحب نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

جلد لائے مستورات

حضرت سیدہ نواب مبارک بیگم نے جلسہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔



حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقہ

رودادِ جلسہ سالانہ

در عہدِ مبارک

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مقدرہ



کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی یادگار کے طور پر فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کرنے کے لئے ۲۵ لاکھ روپے جمع کرنے کی تحریک کا اعلان فرمایا۔ ایک دن کے اندر انفرادی اور اجتماعی وعدے بہت سارے لاکھ تک پہنچ گئے۔

۱۹ دسمبر کو مجلس خدام الامجدیہ کے زیر انتظام عالمگیر زبانوں میں تقاریر کے شبینہ اجلاس میں ۴۰ زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ ۲۰ دسمبر کو شبینہ اجلاس میں مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور علمائے سلسلہ نے تقاریر کیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے لاہور سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی صوتی تصویر ریکارڈ کی اور مختلف مناظر کی تصاویر تیار کیں۔ چنانچہ ریڈیو پاکستان کے قومی خبروں کے سٹیٹن میں جلسہ کے اختتامی اجلاس اور بالخصوص حضور کی افتتاحی تقریر کی خبر نشر کی نیز قومی پریس میں بھی جلسہ کی کارروائی کی خبریں مع تصاویر شائع ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام: احاطہ لجنہ ہال

حضرت خلیفۃ المسیح ثالث کا ریکارڈ شدہ افتتاحی خطاب سنا یا گیا۔ چونکہ مردانہ جلسہ گاہ بیت الاقصیٰ منتقل ہو گئی تھی اس لئے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر براہ راست زبانہ جلسہ گاہ سے رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔ قاضی محمد نذیر صاحب، شیخ محمد احمد صاحب نظر مولانا ابوالعطاء صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کی تقاریر کی ٹیپ ریکارڈنگ مستورات کے جلسہ میں سنائی گئی۔

۲۰ دسمبر کو حضور نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا: "پہلی بات تربیت کے متعلق ہے، تربیت اولاد کی اصطلاح میں نہیں سمجھتا ہوں سائے گھر والے ہی شامل ہیں۔

دوسری بات جن کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ اپنے گھروں کو ماحول کو روحانی خوش حالی بخشنے کی کوشش کریں۔ آپ اپنا ماحول ایسا بنائیں کہ آپ سے متعلق رکھنے والے جب اپنا کام ختم کر کے گھروں کو واپس آئیں تو بسے اختیار خدائے تعالیٰ کی حمد کرنے لگ جائیں کہ اس نے ہماری بیویوں، ہماری ماؤں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں اور ہماری دوسری رشتہ دار عورتوں کو یہ توفیق بخشی ہے کہ انہوں نے اس گھر کو رحمت کا نمونہ بنا دیا۔

منعقدہ: ۱۹، ۲۰، ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء

پاکستان کے علاوہ مارشیس، یوگنڈا، نیروبی وغیرہ سے بھی احباب تشریف لائے۔

۱۹ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا اور پرنسپلز، ڈاکٹروں سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

۲۰ دسمبر کو دو سے زائد اجلاس میں حضور نے اہم جماعتی اور قومی امور کے متعلق تقریر فرمائی۔

۲۱ دسمبر کو حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پیغام از حضرت حافظ مختار احمد شاہ بھانپوری	حضرت مولانا جمال الدین شمس نے سنایا
مقام حضرت مصلح موعود	قاضی محمد نذیر صاحب
حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ	شیخ محمد احمد مظہر صاحب
مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں	مرزا عبدالحق صاحب
اسلام کا عالمگیر غلبہ	حضرت مولانا جمال الدین شمس
اشاعت اسلام کے وسائل	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
اسلام اور دیگر مذاہب	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت محمد ہی زندہ ہی ہیں	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
فضیلت عباد	شیخ مبارک احمد صاحب
خطاب	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
دینی عہدہ	مولانا ابوالعطاء صاحب

مغربی افریقہ میں تبلیغ دین حق زائل (حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد نے حضور مصلح موعود کی یاد میں ایک فنڈ قائم کیا)

تاہم باہرہ کرتینا وقت چاہیں دین کی خدمت میں صرف کر سکیں۔
تیسری بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ دعاؤں پر بہت زور دیتا ہے۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب	حضرت سیدہ نواب مبارک بیگم
پیشگوئی مصلح موعود	حضرت صاحبزادی امۃ القدوس
حضرت مسیح موعود کا عشق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے	حامیۃ البشریٰ صاحبہ
پرودہ	رضیہ درود صاحبہ
خلافتِ ثانیہ میں احمدی مستورات کی ترقی	امۃ الرحمان صاحبہ
حضرت مصلح موعود کے طبقہ نساوان پر احسانات	مسعودہ بیگم صاحبہ
حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں جماعت احمدیہ کا استحکام	بشریٰ صدیقہ صاحبہ
حضرت سیدہ مریم صدیقہ اور حضرت سیدہ مہر آپ کے خطابات بدرجہ	
ٹیپ سنے گئے۔ حضرت سیدہ نواب مبارک بیگم نے جلسے اختتامی خطاب فرمایا۔	

کو اپنی ذرائع کو اختیار کرنے کے نتیجے میں ملنے والی ناید و نصرت کا تذکرہ فرمایا۔
جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
پر وفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
تعلق یافتہ اور اس کے حصول کے ذرائع مولانا ابوالعطا صاحب
حضرت مسیح موعود کا آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق {
مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
قرآن کریم کا حسن و جمال صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
احمدیت پر اعتراضات کے جوابات شیخ مبارک احمد صاحب
بیرونی ممالک میں تبلیغِ دینِ حق (ماقبل) مولانا نذیر احمد صاحب مبشر
اور اس کے نتائج۔ مسیحی عقائد جدید انکشافات کی روشنی میں سید میر محمد احمد صاحب ناصر
مقام مسیح موعود۔ بزرگانِ امت کی نظر میں قاضی محمد نذیر صاحب لائبریری
مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
نظارتِ اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام ۲۶ جنوری کو شبینہ اجلاس میں علمائے
سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام عالمگیر زبانوں کے شبینہ اجلاس میں چالیس زبانوں میں تفتار ہوئیں۔

جلسہ مستورات

بمقام احاطہ لجنہ ہال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے بدرجہ
لاؤڈ اسپیکر سنٹی گھٹی ہیں۔

۲۷ جنوری کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔
حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
مخترم مولانا ابوالعطا صاحب اور محترم میر محمد احمد صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے
نشر کی گئیں نیز حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بھی خواتین سے خطاب فرمایا۔
اس جلسہ میں ہونے والی خواتین کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رسومات کے متعلق قرآنی تعلیم	حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صد لجنہ)
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	
بیشیت انسان کامل	امۃ الممالک صاحبہ
ہمارے معاشرے میں عورت کا کردار	حضرت سیدہ مہر آپا
دورِ حاضر اور ہماری ذمہ داریاں	سلمیٰ جبین صاحبہ کوئٹہ

پچھتر واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء

بمقام بیت الاقصیٰ ربوہ

۱۹۶۷ء کا جلسہ رمضان المبارک کی وجہ سے مؤخر ہو کر ۲۶، ۲۷، ۲۸
۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء میں ہوا۔
پاکستان ہجر کے علاوہ کینیڈا، انگلستان، جرمنی، اسپین، تنزانیہ، کینیا، کویت اور
بھارت سے بھی احباب تشریف لائے۔
۲۶ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور
بہت دُعا ئیں کیں۔
۲۷ جنوری کو حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد اپنے دوسرے
خطاب میں حضور نے اہم تنظیمی امور، دورانِ سال جماعت کی ترقی، علیہ دینِ حق (ماقبل)
کا جدوجہد اور اس کے خوش کن نتائج کا تذکرہ فرمایا۔
۲۸ جنوری کو اپنے اختتامی میں حضور نے حصولِ نصرتِ الہی کے ذرائع بیان
فرمائے اور صحابہ (حضرت محمد) رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں اور پھر حضرت مسیح موعود

ذکر الہی

رضیہ درو صاحب

صداقت حضرت مسیح موعود

شیخ مبارک احمد صاحب

خطاب

حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدیخہ)

ذکر حبیب

حضرت شیخ محمد امجد منظر

۱۹۶۲ء کے جلسہ لانہ پر خلافت ثانیہ کے پچاس سال پورے ہونے پر اظہار تشکر کے طور پر ڈنمارک میں ایک بیت الصلوٰۃ بنانے کے لئے دو لاکھ روپے کی تحریک کی تھی جو خواتین نے ایک سال میں پورا کر دیا۔ چنانچہ ۱۹۶۶ء میں بیت الصلوٰۃ ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ لیکن خرچ کا اندازہ پانچ لاکھ روپے لگایا گیا جس پر صدیخہ مرکز نے مزید وعدے اور ادائیگی کی تحریک فرمائی جس پر خواتین نے فوراً لیکس کہتے ہوئے نقد اور زر لویا اور وعدوں کی صورت میں عمل کیا۔

احمدیت نے دنیا کو کیا دیا۔
برکاتِ خلافت
یا جوج ماجوج اور ان کا انجام
بیرونی ممالک میں دین حق (ناقل) کی اشاعت
اقتصادی مشکلات کا حل اسلام میں
۱۱ جنوری کو بیت المبارک میں منعقد ہونے والے شہینہ اجلاس میں علماء سلسلہ کی گفتاریں ہوئیں۔

چھترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ۔۔۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء

۱۹۶۸ء کا سالانہ جلسہ مضاف المبارک کی وجہ سے مؤخر کر دیا گیا۔

بھارت، امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی، ہالینڈ، مشرقی افریقہ، مارشس، ڈوہی جزائر وغیرہ سے بھی احباب جلسہ میں شرکت لائے۔

۱۱ جنوری کو حضرت مسیح الثالث نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز حضرت مسیح موعود کی پرستش دعاؤں سے کیا جو آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کہیں آپ نے ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۱۲ جنوری کو حضور نے خطاب مجدد ارشاد فرمایا۔

نمازِ جود کے بعد حضور نے احباب جماعت سے دوسری مرتبہ خطاب فرمایا جنہوں کی تقریر غلبہ دین اور جماعتی ترقی سے تعلق رکھنے والے متفرق امور کے بارے میں تیز حضور نے اپنے سفرِ یورپ کے ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

۱۳ جنوری کو حضور نے جلسہ میں اختتامی خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں تہمید بیت اللہ کے مقاصد کی از سر نو تکمیل اور اس کے نو بنیادی تقاضے بیان فرمائے اور جماعت کو نو بنیادی خوبیاں جو صحابہ کرام (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) رضوان اللہ علیہم میں پائی جاتی ہیں۔ اپنے اندر پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی گفتار کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معرفت الہی اور اسکے حصول کے طریق
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع الی اللہ
احمدیت پر اعتراضات کے جوابات
مرزا عبدالحق صاحب
پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
قاضی محمد نذیر صاحب لاہور
مولانا عبدالمالک خان صاحب

جلسہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تینوں تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں نیز مولانا عبدالمالک خان صاحب، شیخ مبارک احمد صاحب، حضرت شیخ محمد امجد منظر اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔
۱۲ جنوری کو حضور نے زبانا جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔
جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب
خلافت سے وابستگی اور اسکی اہمیت
انسان کامل
دین حق (ناقل) کی نشاط ثانیہ اور ہماری ذمہ داریاں
مختصر خطاب
خطاب
آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم
تحریریک تعلیم القرآن
عہد رسالت (حضرت محمدؐ) کی مسلمان عورت
خطاب
حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لیجنہ مرکزہ)
حضرت سیدہ مہر آبا
مبارک نیر صاحبہ
سیدہ اختر صاحبہ
فاطمہ ام صاحبہ از امریکہ
حضرت سیدہ مصوٰیہ بیگم رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
صاحبزادی امتا القدوس
امتا المالک صاحبہ
نسیم سیدہ صاحبہ

روٹی پکانے والے نانبائیوں کے غیر متوقع طور پر کام سے انکار کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک پر اینٹار پینٹہ احمدی خواتین نے ۷۵ ہزار سے زائد روٹیاں پکائیں۔

ستترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء

پاکستان کے علاوہ انگلستان، ہالینڈ، سویٹزرلینڈ، کینیڈا، تنزانیہ، گھانا، سیرالیون، دوہی کویت، بھارت اور دیگر کئی ممالک سے احمدی احباب جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اجاب جماعت کو جلسہ

کے بابرکت ایام میں دعاؤں اور ذکر الہی میں مصروف رہنے کی نصیحت فرمائی

۲۷ دسمبر کو حضور نے خطبہ جمیعہ ارشاد فرمایا:-

ماز جو کچھ بعد اجاب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے دوران سال ہونے والے حال کے پیش نظر فضلوں کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کے اختتامی خطاب میں حضور نے سورۃ الحج کی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے

حقیقت مَحْتَدِیْجَہ جیسے علمی موضوع پر ایک نئے انداز میں خطاب کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا تذکرہ قرآنِ شریف و بزرگانِ سلف اور حضرت مسیح موعود کے فرمودات کی روشنی میں کیا۔

اس جلسہ میں علامتے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیرت حضرت مسیح موعود۔ علیا ظہر تربیت اولاد حضرت شیخ محمد احمد مظہر
خلافت راشدہ اور تجدید دین مولانا ابوالعطا صاحب
سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و مکتبہ دور پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب
احمد دین حق (ناقل) کی نشا ثانیہ شیخ مبارک احمد صاحب
بنوت محمدیہ کی تاثیرات قاضی محمد نذیر صاحب لاہوری
منکرین ہستی باری تعالیٰ کے شکوک کا ازالہ مرزا عبدالحق صاحب
فلسفہ دوم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
بلاد عرب میں مسیائیوں کے جدید رجحانات می محمود احمد صاحب ناصر
صداقت حضرت مسیح موعود۔ از نئے قرآن مولوی غلام احمد صاحب فرخ
مشرق بعیدہ کا تبلیغی جائزہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
اسلامی نماز اور دیگر مذاہب کی عبادتیں حضرت چوہدری محمد طہر اللہ خان

۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام شبینہ اجلاس میں ناگزیر

زبانوں میں تقاریر کا پروگرام ہوا۔

۲۷ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام شبینہ اجلاس میں مولانا ابوالعطا

صاحب نے بہایت اور اسلام کے موضوع پر اور مولانا نسیم سیفی صاحب نے بیوداہ و دس تحریک کے موضوع پر تقاریر کیں۔

جلسہ استوارات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام گفت و آراء پر مدانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔ نیز حضرت

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد۔ مولانا ابوالعطا صاحب۔ مولوی غلام احمد فرخ صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب کی تقاریر مدانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ کے پہلے دن حضور نے زنا نہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات

سے خطاب فرمایا۔ حضور نے قرون اولیٰ کی خواتین کی تعلیم قربانیوں کو بطور مثال پیش کرتے

ہوئے ارشاد فرمایا۔

”اے احمدی خواتین! اگر آپ نے بھی صحیح معنوں میں مومنہ، فائزہ، تائبہ، عابدہ اور صائمہ

بننا ہے تو صحیح معنوں میں دین حق (ناقل) اور احمدیت کے لئے قربانیاں پیش کرنے کو تیار ہو

جب ہیں۔ دین حق (ناقل) کے معنی پورے طور پر اپنی گردن کو خدا کے سامنے پیش کر دینے اور

قرآنی احکامات کی مکمل پیروی کرنا ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم خدا کے فیوض کو حاصل کریں اپنی

زندگیوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں ڈھال کر اور محبت کے تمام لوازم کے

ساتھ خدا اور اس کے رسول سے محبت کریں؛

جب خواتین میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول صاحبزادی امۃ القدوس
تعلق باللہ امۃ الممالک صاحبہ
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمیلہ عرفان صاحبہ
حضرت مصلح موعود کے کارنامے بشریحی بشیر صاحبہ
اسلام اور تزکیہ نفس حضرت سیدہ مہر آریا
مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا رجحان اور مغربی خواتین کی ذمہ داریاں حضرت سیدہ منصورہ بیگم
احمدی خواتین کی ذمہ داریاں حضرت سیدہ منصورہ بیگم

حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ

سوئٹزرلینڈ کی دو خواتین محترمہ جمیلہ صاحبہ اور شاہدہ صاحبہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ نے خواتین سے لجنہ کے احسن

پیساجس لک کے موقع پر یعنی ۱۹۷۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پانچ لاکھ روپیہ

اہم دینی اغراض کے لئے پیش کرنے کا منصوبہ لجنہ کے سامنے پیش کیا۔ یہ رقم چار سال میں اکٹھی

کرنا تھی لیکن تحریک کے فوراً بعد ہی تین لاکھ دس ہزار کے وعدہ جات ہوئے اور ساتھی تین ہزار

تھہ اور کچھ زیورات وصول ہوئے

اس چندہ تحریک خاص کی تحریک حضرت چھوٹی آپا صاحبہ نے تین مقاصد کو سامنے رکھتے

ہوئے پیش کی۔ (۱) کسی ایک زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ۔ (۲) دفتر لجنہ بال کی تعمیر و توسیع۔

لجنہ امداد اللہ کی پیساجس لک کی تاریخ کی اشاعت۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک پر جلسہ پرائیویٹ تقریباً چھ سو (۶۰۰) اور بلوہ

کی تقریباً چھ سو (۶۰۰) خواتین نے جبریاً قی طور پر ہزاروں روٹیاں پکا کر گھر خاتونوں میں بھجوائیں۔



مستعدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء

۲۶ دسمبر کی صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا اور

اللہ تعالیٰ کے حضور پُرموز دعاؤں کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

تربیتِ اولاد

صاحبزادی امتہ القدوس

۲۶ دسمبر کو حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

اختتامی خطاب

حضرت سیدہ مریم صدیقہ - صدر لجنہ مرکزیہ

۲۷ دسمبر کو جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے دوران سال ہونے والے خدا کے فضلوں اور اسکی تائید و نصرت کا تذکرہ اور خدا کے حضور تشکر کا اظہار فرمایا۔
۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے اپنی ۱۹۶۸ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر "حقیقت محمدیہ" کے مضمون کے تسلسل میں خطاب فرمایا۔

۹۹ انامی واں جلسہ سالانہ

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

متفقہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء
امریکہ، انگلستان، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، زمبیا، کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ
تاچیرایا، عدان اور سودی عرب احباب جلسے میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔
۲۶ دسمبر کے اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔
”ہم یہاں پر اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تفرجات کا مشاہدہ کرنے اور ایمان معرفت کو بڑھانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہمیشہ عاجزانہ راہوں پر گامزن رہو۔ اور اپنے قلوب کو خدا اور اس کے رسول کی حجت کی آگ سے روشن رکھو۔“

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مولانا غلام باری سیف صاحب
دعا اور اس کے آداب مرزا عبدالحق صاحب
ذکر حبیب مولانا عبدالملک خان صاحب
مفت اصدا حدیث قاضی محمد نذیر صاحب لاہور
میان بیوی کے حقوق و فرائض شیخ مبارک احمد صاحب
اسلام اور سوشلزم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
دین حق (ناقل) کی تائید میں حضرت مسیح موعود
کے تین نشانات مولوی سلطان محمود صاحب انور

۲۷ دسمبر کو جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے دوران سال اللہ تعالیٰ کی نازل فرمودہ نعمتوں اور فضیلتوں کا تذکرہ فرمایا۔

خلافت ثلاثہ کی تحریکیات مولانا ابوالعطاء صاحب
سیکنڈ نیویا میں تبلیغ دین حق (ناقل) کمال احمد یوسف صاحب
توہن لان جماعت کی ذمہ داریاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
حاضرین جلسہ ناٹجیر یا اور گھانا کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندگان نے بھی خطاب فرمایا۔
۲۶ دسمبر کی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام
عالمگیر زبانوں کا اجلاس ہوا جس میں ۲۱ زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ ۲۷ دسمبر کو نظارت اصلاح
ارشاد کے زیر انتظام شینہ اجلاس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۸ دسمبر کے خطاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع و اعلیٰ مقام اور فہم و ادراک سے بلا نشان پر روشنی ڈالکر حضور کی لعنت کے مقصد اور نشاۃ اولیٰ میں اکتیگیسیل اور نشاۃ ثانیہ کے وقت آخری زمانہ میں دین حق (ناقل) کے دنیا میں از سر نو غالب آنے اور موعودہ عالمگیر علیکے وسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو دنیا بھر میں دین حق (ناقل) علیہ اور ملت واحدہ کے قیام کے ضمن میں اکتیگیسیل کی طرف توجہ دلائی۔

احمدیت کی نئی نسل کی ذمہ داریاں مرزا عبدالحق صاحب
وحی اور الہام کے متعلق دین حق (ناقل) کا نظریہ مولانا ابوالعطاء صاحب
سیرۃ صحابہ (حضرت محمد) مولانا غلام باری سیف صاحب
خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں شیخ مبارک احمد صاحب
اور ان کے اثرات

جلسہ سالانہ مستورات

۲۶ دسمبر کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اختتامی خطاب اور پہلے اجلاس کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ ۲۶ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احمدی مستورات کی ذمہ داریاں کے موضوع پر محترمہ مبارک قمر صاحبہ اور اسلام کی اخلاقی حالت سے ہی مثالی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ کے عنوان پر رضیہ درو صاحبہ نے تقاریر کیں۔

جلسہ میں مولانا عبدالملک خان صاحب، میر محمود احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بھی خطاب فرمایا۔
۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام شینہ اجلاس میں عالمگیر زبانوں کا اجلاس ہوا۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواہنوں سے خطاب فرمایا۔ حضور نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے خواہنوں کو ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے اور خدا کا پیارا اور اس کا قرب حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

۲۷ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام شینہ اجلاس ہوا جس میں مختلف علمی موضوعات پر تقاریر کے علاوہ دو بیرون ملک کے نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔

اس جلسہ میں ہونے والی چند دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔
فلسفہ دعا حضرت سیدہ مریم صدیقہ - صدر لجنہ مرکزیہ
تعلیم القرآن حضرت سیدہ مہر آقا

جلد لائے مستورات

اہمیت واضح کرنے کے بعد اس کے بنیادی اور اہم اصولوں پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو اسوہ رسول کی پرہیزگاری سے متعلقہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات کا اپنے اپنے دائرہ میں مظہر بننے کی تلقین فرمائی۔ تاکہ ہم احسن رنگ میں غلبہ دین حتیٰ زائقہ کی عظیم ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں۔ اس جلد میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مختلف مذاہب میں خدا کا تصور	سید جواد علی صاحب
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا عبدالملک خان صاحب
مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نظر میں	مولانا نسیم سعفی صاحب
لسن دین کے معانی میں اسلامی تعلیم	مرزا عبدالحی صاحب
حضرت مسیح موعود کو مانا کیوں ضروری ہے	قاضی محمد تہذیب صاحب لالپور دی
نبوۃ محمدیہ کی فیض رسانی	شیخ مبارک احمد صاحب
ذکر صیب	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	صوفی بشارت الرحمن صاحب
موجودہ بڑھتی ہوئی عالمگیر بے حسنی کی وجوہ اور اس کا علاج	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ حسان
فضائل القرآن	حضرت مولانا ابوالعطا صاحب
حقیقت نماز	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

نیز دمشق سے شہریت لانے والے بزرگ السید امیر الحسنی صاحب نے عربی میں مختصر تقریر کی ۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ایک شہینہ اجلاس منعقد ہوا۔

جلد لائے مستورات

آنگلستان، ڈنمارک، امریکہ، افریقہ کے مختلف ممالک انڈونیشیا، عراق، کویت، سعودی عرب کی نمائندگان بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔

۲۶ دسمبر کا حضور کا افتتاحی خطاب اور بقیہ پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنائے گئے علاوہ ازیں مولانا عبد الملک خان صاحب، قاضی نذیر احمد صاحب، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ حسان اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے زبانہ جلسہ گاہ میں خواتین سے خطاب میں سورۃ النصر کی روشنی میں مومنین پر دو اہم ذمہ داریوں کا ذکر کیا۔ اول تہذیب و تہذیب کا ذمہ داری، دوم تربیت کی ذمہ داری۔

اس جلسہ میں ہونے والی تقریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

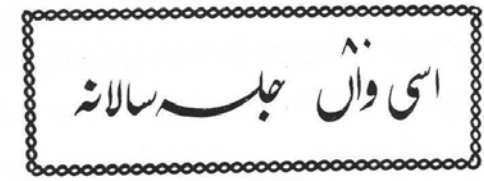
خطاب	حضرت سید مریم صدیقہ
عجبت الہی اور اس کے حصول کے ذرائع	خالہ ممبر کیر صاحبہ
کوئی دین محمد سائز پایا ہونے	نعمت علی صاحبہ
تذکیر نفس روح ایمان ہے	رضیہ درد صاحبہ
فضائل قرآن	سعیدہ احسن صاحبہ
احمدی مستورات کی ذمہ داریاں	نادرہ نصیر صاحبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب اور اجلاس اول کی تمام کاروائی تیز میر محمد احمد صاحب، مولانا عبد الملک خان صاحب، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ حسان، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد اور مولانا غلام باری سیف صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔ جلسہ ستوات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تقویٰ کا مفہوم	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
تربیت اولاد میں ماں کا کردار	رضیہ درد صاحبہ
اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ	علیہ صدیقہ صاحبہ
حقیقت دعا	صاحبزادہ امینہ القدوس
خلافت وحدت قوم کی جان ہے	بشریٰ بشیر صاحبہ
حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان احسان	حضرت سیدہ مہر پایا
خطاب	امینہ صاحبہ (سوشل ریٹڈ کی احمدی خاتون)
خطاب	حضرت سیدہ منصورہ بیگم
	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث



۱۹۶۱ء کا جلسہ سالانہ پاکستان اور تجارت کی جنگ کے باعث ملتوی کر دیا گیا۔



منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء

۲۶ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا ۲۷ دسمبر کو دو سے اجلاس میں حضور نے جماعت سے خطاب کرتے ہوئے اہم جماعتی امور کے تذکرہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا تذکرہ فرمایا جو خدا تعالیٰ جماعت پر کر رہا ہے۔ ۲۸ دسمبر - اختتامی خطاب میں حضور نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی

الْعَظِيمِ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِطَرَفِ سَكْتَةٍ
۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔
رَبَّنَا آفِرِعْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبَاتًا أَقْدَامَنَا وَنُصْرَتَنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ه
اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُصُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ
شُرُورِهِمْ ه

حضور کی خواہش اور تحریک پر اس جلسہ میں پہلی مرتبہ دنیا کے مختلف دور دراز
ممالک کی احمدی جماعتوں کے وفد شامل ہوئے چنانچہ اس سال امریکہ، ناٹجیریا، گھانا
سیرالیون، کینیا، مغربی جرمنی سوئزر لینڈ، ڈنمارک، سویڈن، مارشس، انڈونیشیا۔
ملائیشیا، انگلستان اور یوگوسلاویہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدیت کے مخالفین کی غلط فہمیوں کا جواب۔ مولانا جمال ملک خان صاحب۔

ہمارا زندہ خدا۔ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لاہوری۔

آزادی ضمیر کے علمبردار۔ مولانا ابو العطاء صاحب۔

تاریخ انبیاء علیہم السلام۔ میرے محمود احمد صاحب ناصر۔

دین حق (ناقل) کی نشاۃ ثانیہ خلیفۃ الرسول
سے وابستہ ہے { حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

شانِ حاکم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ شیخ مبارک احمد صاحب۔

اسلام اور شفقت علی خلق اللہ۔ مولانا غلام باری سیف۔

حضرت مسیح موعود... کے عجازی نشانات۔ مولانا محمد منور صاحب۔

حج کے احکام اور ان کا فلسفہ۔ مرزا عبدالحق صاحب۔

ذکر جدید۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد۔

حضرت فضل عمر کے متعلق چند یادیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر خان صاحب۔

ہدایت ہیولین صاحب نمایندہ مغربی جرمنی، رشید احمد صاحب نمایندہ امریکہ

عثمان کاکوردا نمایندہ کینیا، نمایندہ سوئیڈن عزت اولیوچ صاحب، نمایندہ مارشس

حفیف جواہر صاحب، ڈنمارک کے نمایندہ عبدالسلام ہیڈرس صاحب، ناٹجیریا کے حاجی

عبدالعزیز ابیولا، نمایندہ سوئزر لینڈ زبیر صاحب، غانا کے حاجی الحسن عطا، انڈونیشیا کے

یحییٰ یینتو صاحب اور سیرالیون کے این کے گامانگا صاحب نے حاضرین سے مختصر

خطاب کیا۔

۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام عالمگیر

زبانوں کا شبینہ اجلاس ہوا جس میں ۳۳ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں بیرون ممالک کے بعض نمایندگان

نے خطاب کیا۔

اکاسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں جماعت
کے احباب کو اپنی جان و مال و اولاد کو غلبہ دین کے لیے وقف کرنے کی تحریک کی۔

۲۸ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطاب میں احمدیت کے سو سالہ
پورے ہونے پر اور غلبہ دین حق (ناقل) کی صدی کے استقبال کے لیے جس میں ابھی سو سال
باقی تھے، نیز شاہت دین کے کام کو تیز کرنے اور نوع انسان کے دل خدا اور اس کے
رسول کے لیے جیتنے کے لیے ایک عظیم نشان منسوبہ صد سالہ احمدیہ جو بی فنڈ سیکم کا اعلان
فرمایا۔

اس منصوبہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ابھی دنیا میں بہت سے ایسے
ممالک ہیں جہاں ہماری منظم جماعتیں اور مشن قائم نہیں ہوئے اس لیے اس منصوبہ کے ایک
ابتدائی حصہ کے روسے تجویز ہے کہ کم از کم سو زبانوں میں دین حق (ناقل) کی بنیادی تعلیم کے
سزاجم کر کے بیرونی ممالک میں کثرت سے اشاعت کی جائے نیز فرمایا کہ ہمیں کئی جگہ نئے مشن
کھولنے پڑیں گے اور وہاں بیوت الصلوٰۃ بنانی پڑیں گی۔

اس عظیم منصوبہ کو باپ تکمیل تک پہنچانے کے لیے حضور نے ۱۰۰ کروڑ روپیہ کا فنڈ
میا کرنے کے لیے احباب جماعت کو تحریک فرمائی۔

اس منصوبہ کے روحانی پہلو کے لیے حضور نے عرصہ سولہ سال کے لیے جو پروگرام
تجویز فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب ایک نفعی
روزہ رکھیں جس کے لیے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری سہن میں کوئی
ایک دن مقرر کر لیا جائیگا۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کیے جائیں جو نماز عشا کے بعد سے کر نماز فجر سے پہلے تک
یا نماز ظہر کے بعد ادا کیے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار سورۃ فاتحہ کی دعا نورزد تیر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف، تسبیح و تحمید نیز استغفار کا درود روزانہ ۳۳، ۳۳، ۳ بار کیا جائے۔

درود اور تسبیح و تحمید کے لیے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

جلسہ لائے ستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقاریر نیز مولانا عبدالملک خان صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، سید محمود احمد ناصر صاحب، حضرت چوہدری محمد نظر اللہ خان صاحب اور اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ تم اس عظیم الشان بشارت کی حامل ہو کہ آخری زمانہ میں غلبہ دین حق (ناقل) تمہارے ذریعے مقدر ہے۔ یہ غلبہ دین ایمان کی شرط کے ساتھ مشروط ہے جس کے دو اہم اور بنیادی تقاضے اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول ہیں۔

اس جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب - حضرت نواب مبارک بیگم کا مضمون حضرت سیدہ مریم صدیقہ نے سنایا۔
رحمتہ العالین

شگفتہ اسلام صاحبہ

حضرت سیدہ مہر آبا

رضیہ در صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

نعیمہ سلمری صاحبہ

حضرت سیدہ مضمون بیگم رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

حضرت سیدہ مریم صدیقہ

خطاب

قریب چاند اور دل کا ہمارا چاند قرآن ہے

خطاب

افتتاحی خطاب

زندہ خدا اور سلسلہ وحی و امام

شان قرآن مجید

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی اور امت مسلمہ - قاضی مزید احمد صاحب لاہوری

مسئلہ جہاد از روئے اسلام

اسلام میں انسانیت کے بنیادی حقوق

رحمتہ العالین صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں کے

ساتھ سلوک

جماعت احمدیہ ایک خادمِ جماعت

صحابہ کرام حضرت محمد کے صبر و استقامت

کے نمونے

ذکر حبیب

دین حق (ناقل) کا بطلِ جلیل

احمدیت نے عالم دین حق (ناقل) کو کیا دیا؟

۲۷ دسمبر کو مجلس ختام الاحمدیہ کے زیر اہتمام عالمگیر زبانوں کا نشینہ اجلاس منعقد

ہوا۔ جس میں اکناف عالم سے آئے ہوئے احمدی وفدوں کے نمائندوں نے چالیس زبانوں

میں تقریریں کیں۔

اس سال عید الاضحیٰ کی مقدس تقریب جلسہ سالانہ کے ساتھ یعنی ۲۵ دسمبر کو ہوئی

چنانچہ جلسہ سالانہ کے لیے آئے ہوئے ہزاروں احمدیوں نے مرکز سلسلہ عید قربان منائی

اور قربانیاں کیں۔

جلسہ لائے ستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تمام خطابات نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

مولانا عبدالملک خان صاحب، مولانا عبدالسلام طاہر، سید محمد ناصر، مولانا ابوالعطاء

صاحب اور مولانا نعیم سیفی کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو صبح حضور نے جلسہ گاہ زنانہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب - حضرت سیدہ مریم صدیقہ، صدر لجنہ

احمدیت

صحابیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و

جرات کے نمونے

اسوہ حسنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود... اور عشق رسول

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طبقہ نسواں

پراحسانات

بیسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء

اس سال انڈونیشیا، آسٹریلیا، مارشس، مشرق وسطیٰ، یوگوسلاویہ، سوڈان، ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، قادیان سے احباب و فود کی شکل میں تشریف لائے۔

دوران سال ہونے والے واقعات احمدیت کے خلاف چلائی جانے والی ظلم و ستم سے بھرپور تحریک شج احمدیت کے پروانوں کے ذوق و شوق میں کوئی کمی نہ لاسکی اور احباب جماعت حسب معمول پہلے سے زیادہ جوش و جذبہ سے جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے اہم جماعتی امور کے بارے میں تقریر فرمائی۔ نیز دوران سال

ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے ہمارے عقائد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ
محترمہ نسیم امین صاحبہ صدر لجنہ امریکہ نے بھی بہنوں سے خطاب فرمایا۔

تراسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء

۲۶ دسمبر اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چند عظیم دہراتے ہوئے جماعت کو نصیحت فرمائی۔

"عاجزی اور دوسروں کے دکھوں کے ازالہ اور ان کی بے نفس خدمت کا جو رفیع الشان مقام نصیحت عطا ہوا ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھو۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی تھکے اندر کبر و غرور نہ پیدا ہو اور تھکے سر عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور جھکے رہیں۔"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے جماعت سے خطاب کرتے ہوئے علوم جدید کے علوم کے خلاف دین حق (ناقل) کے کامیاب دفاع کے لیے جو جوانوں کو علم اور معرفت میں ترقی کرنے کی ترغیب دلائی۔ آپ نے پوری قوم اور جماعت کے قابل طلباء کی برونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے لیے متعدد وظائف کا اعلان کیا۔ نیز دوران سال اہم جماعتی امور اور ترقیات کا ذکر کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہستی باری تعالیٰ حالات انبیاء کی روشنی میں۔ مولوی محمد منور صاحب

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی

واقعہ صلیب کی حقیقت

صلابت کے دو متمم با نشان نشان

خلافت حضرت ابو بکر صدیق رض

فلسفہ زکوٰۃ

حفاظت قرآن مجید

علامت ظہور مہدی

ذکر حبیب

آزاد می ضمیر اور مذہب اسلام

بیرون ملک سے آئے ہوئے درج ذیل نمائندگان نے جلسہ سے مختصر خطاب کیا اور اپنی جماعت کی طرف سے حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔

ڈنمارک کے عبدالسلام صاحب میڈسین (نوا احمدی) سیرالیون کے الحاج کمانڈا

یونگے صاحب جماعت احمدیہ یوگنڈا کے پریذیڈنٹ زکریا کریم صاحب جرمنی سے عبدالصبور صاحب۔ سرری لنکا سے قریشی عبدالسلام صاحب، امریکہ سے مظفر احمد مظفر صاحب انڈونیشیا سے مارٹو لوصاحب گھانا سے الحاج عطا صاحب برطانیہ سے لقمان ویننگ صاحب کینیڈا سے حسین صالح صاحب، بوگوسلاویہ سے عزت اولیٰ و ج صاحب، مارشلس سے مقبول احمد سوکیا صاحب اور ناٹیمبریا سے عبدالعزیز صاحب۔ جن بیرون از پاکستان جماعتوں نے پیغامات مبارک با دیجیجے ان کے نام جلسہ میں سنائے گئے۔

۲۷ دسمبر کو خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام شبینہ اجلاس میں اکناف عالم سے تشریف لانے والے احمدی جماعتوں کے نمائندوں نے دنیا کا ۴۸ ربانوں میں تقاریر کیں۔

جملہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور صاحبزادہ مرزا انس احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا: "خدا نے کہا ہے کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے

انسانی حیات طیبہ کے سامان کروں گا۔ دنیا اس کے ذریعے دین حق (ناقل) کی تعلیم کو اپناتے گی۔ اور اخلاقی دروہانی بیماریوں سے شفا پائے گی۔ ہم

ایک روحانی مجاہدہ کے نازک دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس دور میں سستی

خفت اور لاپرواہی کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ تم اپنی اصلاح کی کوشش

کو اور دعائیں کرو۔ کیونکہ تم دعا کے بغیر دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔"

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی عرض

اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ

اسلام زندہ مذہب ہے

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح اول

دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت

انسان کامل

پردہ

اسلامی معاشرہ

جماد

خطاب

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

امتہ الرقیقہ طاہرہ صاحبہ

نسیم سلمیٰ صاحبہ

امتہ النور صاحبہ

صاحبزادی امتہ الشکور

شگفتہ اسلام صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

حماۃ البشریٰ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

حضرت سیدہ منصورہ بیگم محرم حضرت خلیفۃ

المسیح الثالث

چوراسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ - ۱۰، ۱۱، ۱۲ دسمبر ۱۹۷۶ء

امریکہ - انگلستان - جرمنی - ہالینڈ - ماریشس - نايجيريا - غانا - انڈونیشیا - اسپین - ہنگری اور سنگھاپور کے نمائندہ وفد نے شرکت کی۔

۱۰ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا حقیقی علم حاصل کر کے اپنے قلوب کو اس کی خشیت و محبت سے معمور کرنے کی کوشش کرو۔ نیز فرمایا: ”ہم اپنے رب کریم کی رضا کے حصول کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار سے معمور ہو کر یہاں جمع ہوتے ہیں اس جلسہ کی فضا میں باہمی اخوت کا جذبہ بڑھتا ہے۔ قرب الہی کی راہیں کھلتی ہیں اور نفاق سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائیں۔“

۱۱ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے غلیظہ دین حق (ناطق) کی ہمہ کسلسلیں جماعت احمدیہ کی کامیاب جدوجہد اور اس کے شیریں ثمرات اور خوش کن نتائج پر بڑی ڈالی۔

۱۲ دسمبر کو حضور کی تقریر اہم علمی اور دینی معارف و نکات پر مشتمل تھی۔ جس کا لفظ لفظ الہام کامل یعنی قرآن عظیم کی بڑی اس کی اہمیت اور عظمت نشان اور اس کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت اور اس کے بے مثل و مانند ہونے پر کامل اور محکم القیبن کا مظہر تھا۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقابیر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اثبات ہستی باری تعالیٰ از صفات الہیہ مولانا عبدالمالک حان صاحب
عزوات النبی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید محمد مجتہد احمد صاحب
کا خلق عظیم

نجات کا تصور اور مسیحیت مولوی اشارت احمد صاحب بشیر
حقیقتہ المہدی مولانا ابوالعطاء صاحب
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں صوفی اشارت الرحمان صاحب
ختم نبوت کی دائمی برکات مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لاٹھوری
قیام نماز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

خلافت راشدہ پر اہم اعتراضات کے جوابات مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
احمدیت کی امتیازی نشان مولانا دوست محمد صاحب شاہد
رفقاء حضرت مسیح موعود مولانا غلام باری سیف صاحب

ذکر حبیب - محبت الہی، خدمت قرآن صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

بیرونی ممالک سے آنے ہوئے نمائندگان میں سے عبدالرحمان صاحب اسپین۔

اکم شریف صاحب انڈونیشیا - جے۔ جی عیسیٰ صاحب گھانا۔ عبدالمجید خان صاحب ہالینڈ۔ مظفر احمد ظفر صاحب امریکہ۔ ظفر اللہ الیاس صاحب نايجيريا اور البرکھان صاحب ماریشس نے بھی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

جلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام عالمگیر زبانوں کے شبینہ اجلاس میں مختلف زبانوں میں تقابیر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال امریکہ - ماریشس - انڈونیشیا اور جرمنی کی ۱۲ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تینوں خطابات نیز سید محمد مجتہد احمد صاحب - مولانا ابوالعطاء صاحب، صوفی اشارت الرحمان صاحب - حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد مولانا دوست محمد صاحب ہذا اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقابیر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۱۱ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضور زاناہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو اور اس طرح اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر کے خدا کی رضا کی جنت کو حاصل کرو۔“

جلسہ میں کی جانے والی تقابیر کی تفصیل حسب ذیل ہے

خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
دینی تعلیم کیوں ضروری ہے حضرت سیدہ مہر آبا
خطاب حضرت سیدہ منصورہ بیگم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داعیاً الی اللہ حمیدہ بالوصاحبہ
یازنہ و سراجاً منیراً

موجودہ دور میں احمدی خواتین کی ذمہ داریاں حمیدہ قدسیہ صاحبہ
احمدی مستورات اور علم دین شاہدہ عتیقہ صاحبہ
اخلاقیات کے متعلق اسلامی تعلیم صاحبزادی امۃ القدر کوس
دعا کی اہمیت رضیہ درد صاحبہ
آزادی نسوان اور اسلام نعیمہ سلہری صاحبہ

علاوہ ازیں عائشہ شہیدہ صاحبہ نمائندہ امریکہ - حسنی صاحبہ نمائندہ ماریشس - بیگم اکم شریف صاحبہ نمائندہ انڈونیشیا، سلمیٰ سعید صاحبہ نمائندہ انگلستان اور مونسہ صاحبہ نمائندہ ہنگری نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

۸۵ پچاسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء

نمائندہ فیض شمس الدین صاحب، نمائندہ مارشلس محمد تیموجو صاحب، نمائندہ جرمنی برٹن لیبیش
نیز ڈنمارک، غانا، ٹانجیریا اور سیرالیون کے نمائندوں نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔
نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام ۲۴ دسمبر کو شینہ اجلاس بیت الاقصیٰ
میں ہوا۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل صاحب، مجیب الرحمن صاحب اور عبدالجلیل صاحب
نے تقاریر کیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام عالمگیر زبانوں کے
شینہ اجلاس میں غیر ملکی احباب نے اپنی اپنی زبان میں مختصر تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تینوں خطاب نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، میر محمود احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا انس احمد کی تقاریر
مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔
حضور نے ۲۴ دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا۔
حضور نے فرمایا۔

”حقیقی عورت و شرف حاصل کرنے کا ذریعہ صرف قرآن کریم ہے۔ جو ہمیں
اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ دنیا کی ساری عورتیں مل کر بھی اللہ تعالیٰ کے پیار
کے ایک جلوہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ہر احمدی مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم
کے جملہ احکامات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرے۔“
جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اطہر	امتہ النبیٰ فضیلت صاحبہ
خلافت کی برکات اور اہمیت	صبیحہ مرزا صاحبہ
فضائل قرآن مجید	امتہ الرفیق صاحبہ طاہرہ
شاہدہ علیہ دین حق (ناقل)	امتہ الحفیظہ عابدہ صاحبہ
اسلامی نظریہ اخلاق	نعیمہ سلہری صاحبہ
صحابیات حضرت محمد کے نیک نمونے	امتہ الرفیق ظفر صاحبہ
سیرت حضرت نواب مبارک زنگیم	سیدہ نسیم سعید صاحبہ
حضرت مصلح موعود کی سیرت کے چند پہلو	رضیہ درو صاحبہ
خطاب	حضرت سیدہ مہر آریا
حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت کے چند پہلو	صاحبزادی امتہ القدوس
حضرت مسیح موعود... اور علیہ دین حق (ناقل)	نصیرہ صادقہ صاحبہ
خطاب	حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
علاوہ ازیں امریکہ، مارشلس، برطانیہ، ڈومینیکن ریپبلک، انڈونیشیا اور سویڈن کی خاتون نمائندگان نے جلسہ سے خطاب کیا۔	

پاکستان کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، غانا، ٹانجیریا، سیرالیون، انگلستان، جرمنی،
سویڈن، ڈنمارک، انڈونیشیا، ناروے، مارشلس، کینیڈا، فیجی، سوئٹزرلینڈ، ملائیشیا
بھارت، بنگلہ دیش، ہالینڈ، ایران اور ٹرنینیڈا کے احمدی احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ کل
۳۳ ملکوں کے احباب شریک ہوئے۔ ان میں تین وند بھی شامل ہیں۔ جو ۳۳ امریکہ سے
لوا احمدی، ۳۵ انڈونیشیا اور پھر غابون، دوستوں پر مشتمل تھے۔
۲۴ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کو جلسہ سالانہ
کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس جلسہ سے زیادہ سے زیادہ روحانی برکات حاصل کرنے کی
ضرورت پر زور دیا۔

۲۴ دسمبر کو دو پہر کے اجلاس میں حضور نے احباب کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور
فضلوں کا پیہم نذول یاد دلا کر انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔
۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا کہ انسانی پیدائش کی غرض
کو پورا کرنے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے چار بنیادی صفات کا رنگ اپنے
اندر پیدا کریں۔ آج کی دیکھی دنیا ایک ایسی جماعت کی محتاج ہے۔ جو محسن انسانیت
کے اسوہ پر عمل کر بلا امتیاز ہر ایک سے ہمدردی اور پیار کرے۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔	مرزا عبداللہ صاحب
ہستی باری تعالیٰ	عزوات النبی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
میر محمود احمد صاحب ناصر	میر محمود احمد صاحب ناصر
کا عظیم خلق	کا عظیم خلق
واقعہ صلیب اور نئی تحقیقات	شیخ عبدالقادر صاحب
آرہ ہے اس طرف اجرا لورپ کا مزاج	بشیر احمد خان صاحب رفیق
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی دربارہ	صاحبزادہ مرزا انس احمد
ڈاکٹر جان الیکٹر ڈرونی	ڈاکٹر جان الیکٹر ڈرونی
تفسیر خاتم النبیین اور بزرگان سلف	مولانا دوست محمد شاہ صاحب
میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا	مولانا عبدالملک خان صاحب
مسلمان عورت کا مقام اور خلق انسان	بشارت احمد صاحب بشیر
قدرت ثنائیہ	شیخ مبارک احمد صاحب
فلسفہ حج	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
ذکر حبیب	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
نمائندہ امریکہ مظفر احمد ظفر صاحب، انڈونیشیا نمائندہ شریف احمد صاحب۔	

۸۶ چھبیسویں سالانہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام - دفاتر صدر انجمن احمدیہ کراچی

پاکستان بھر کی خواتین کے علاوہ غیر ملکی وفد نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ امریکہ سے ۱۱ ممبرات، انڈونیشیا ۱۴ ممبرات، مارشس ۸ ممبرات، جرمنی ۳ ممبرات۔ ہالینڈ ۳ ممبرات۔ سپین ایک ممبر، گھانا ۲ ممبرات، سوڈان ایک ممبر اور جاپان سے ایک ممبر پرنسٹن وند جلسہ میں شریک ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تمام خطابات نیز مولانا اشاعت احمدیہ صاحب مولانا دوست محمد صاحب پڑ، مجیب الرحمان صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۴ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”قرآن کریم ایک مکمل شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی احکام پر عمل کر کے ہمارے لئے اسوۂ حسنہ چھوڑا ہے ہماری روحانی زندگی اور جماعت کی اجتماعی زندگی اسی میں ہے کہ آپ کا دامن مضبوطی سے تھام لیں نیز خواتین کو پردے کے حکم کی طرف توجہ دلائی اور نصیحت فرمائی کہ ازواج مطہرات کا نمونہ اختیار کریں۔“

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب میں حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات کا تذکرہ کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کو ان بشارتوں کے پورا ہونے کا ثبوت قرار دیا اور جلسہ کی برکات و اہمیت بیان کرنے کے بعد بہنوں کو نصائح فرمائیں۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب	حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
خطاب	حضرت سیدہ مہر آقا
تعلق باللہ	امتہ الممالک صاحبہ
خلافت حضرت مسیح موعود	امتہ الشکور پیر صاحبہ
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	صاحبزادی امتہ القدوس
الخیر کلہ فی القرآن	امتہ الحکیم لیلیٰ صاحبہ
اسلامی پردہ	رضیہ درد صاحبہ

علاوہ ازیں گھانا، جرمنی، مارشس، امریکہ، انڈونیشیا، سوڈان اور انگلستان کی خاتون نمائندگان نے جلسہ میں خطاب کیا۔

منعقدہ - ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء

انڈونیشیا۔ مارشس۔ امریکہ۔ ناہجیریا۔ کینیڈا۔ جرمنی۔ انگلستان۔ گھانا سنگاپور اور زیمبیا وغیرہ سے وفد جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا
”اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے ہمیں اور ہماری نئی نسلیوں کو اپنی اہم اور بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے“

۲۷ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے علیہ دین حق (ناقل) کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ اس کے خوش کن نتائج و ثمرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اپنی اختتامی تقریر میں حضور نے قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کی روشنی میں مہدی موعود مسیح محمدی کی بعثت کی اہمیت بیان فرمائی۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

خدا تعالیٰ کی صفت تکلم	مرزا عبدالحق صاحب
مسئلہ جہاد	مولانا عبدالمالک خان صاحب
مغربی افریقہ میں تبلیغ دین کی تاریخ	مولانا اشاعت احمد صاحب بشیر
وفات مسیح ناصری اور اچائے دین حق (ناقل)	مولانا دوست محمد صاحب شاہد
اسلام میں اختلافات کا آغاز	مجیب الرحمان صاحب
روزمرہ کے مسائل	ملک سیف الرحمان صاحب
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	شیخ مبارک احمد صاحب
عہد حاضر اور فیضان نبوت محمدیہ	محمد شفیع اشرف صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
فضائل قرآن کریم	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

ان کے علاوہ نمائندہ امریکہ مظفر احمد صاحب ظفر۔ نمائندہ ناہجیریا الحاج البرک صاحب۔ نمائندہ جرمنی ہدایت اللہ ہیلوش صاحب۔ نمائندہ مارشس ناصر احمد بونکیا صاحب۔ نمائندہ گھانا اسماعیل بی۔ کے ایڈ صاحب۔ نمائندہ سنگاپور عبد الحمید سائیکین صاحب۔ نمائندہ انڈونیشیا یحییٰ پنتو صاحب۔ نمائندہ انگلستان بشیر آرچرڈ صاحب۔ نمائندہ زیمبیا ادریس لومبا کاسا کاسا صاحب نے بھی اجاب جماعت سے خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام شبیدہ اجلاس میں اکتالیس عالم سے تشریف لائے والے احمدی اجاب کی دنیا کی چالیس سے زائد زبانوں میں ایمان فروز لغت زیر ہوئیں۔

ستائشی واں جلسہ سالانہ

پچودھویں صدی ہجری کا آخری جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء

اس سال انڈونیشیا، برطانیہ، مارشس، امریکہ، ہالینڈ، غانا، نائیجیریا، سنگاپور، ملائیشیا، ٹرینیڈاد، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، ایران، کینیڈا، جرمنی، یوگنڈا، سیرالیون اور اردن کے نمائندہ وفدوں نے شرکت کی۔ ان وفدوں کے ممبران کی تعداد ۵۵۰ (پنجاهتین) ۲۴ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

۲۵ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے دوران سال ہونے والی جماعتی تقریبات کا تذکرہ فرمایا۔ جماعت احمدیہ کو سائنسی میدان میں بلندیوں پر پہنچانے کے عظیم پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا "جماعت آدھی روٹی کھائے لیکن ذہین بچوں کو سنبھالنے سے غافل نہ ہو۔"

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا "جماعت احمدیہ کے سائے پر وگراؤں کا مقصد خدا کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے صد سالہ جوہلی منصوبے کی بنیاد تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے پر رکھی گئی ہے۔ ہمارا پروگرام قرآن کے گرد گھومنے والا ہے۔"

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت مولانا عبدالملک خان صاحب
سخوات النبی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
کا حلق عظیم

حضرت شیخ ناصری کی صلیبی موت سے نجات صاحبزادہ مرزا انس احمد
اور لٹرن کانفرنس کے عالمگیر اثرات

فلسفہ زکوٰۃ ملک سیف الرحمان صاحب

باغ احمدیت کے روحانی طور پر اکتاف عالم میں مولانا ندیر احمد صاحب مبشر

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

آیت خاتم النبیین کی تفسیر مولانا محمد شفیع اشرف صاحب

حضرت مسیح موعود کا علمی اعجاز مولوی فضل الہی صاحب انوری

صداقت حضرت مسیح موعود۔۔۔ از روئے قرآن مولوی چراغ الدین صاحب

ذکر حبیب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

جماعت احمدیہ کی ملی خدمات مولانا دوست محمد صاحب شاہد

بیرون پاکستان سے آنے والے درج ذیل نمائندگان نے جلسہ سے خطاب کیا۔
منظر احمد صاحب ظفر، امریکہ۔ ابراہیم موم ہالٹ، صاحب سکڈے نیویا۔ رمضان
صاحب، مارشس۔ محمد محمود شائے نو صاحب، نائیجیریا۔ عبدالرحیم صاحب، ملائیشیا۔
نذریا کونڈو صاحب، یوگنڈا۔ مصطفیٰ علیی ثابت صاحب، کینیڈا۔ حاجی حمزہ محمد سعید
صاحب، سنگاپور۔ ہنس پیٹر عبداللہ صاحب، جرمنی۔ میجلی پنتو صاحب، انڈونیشیا
طہ افریق صاحب، اردن۔ الفاشرف صاحب، سیرالیون۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں۔

اس سال امریکہ، مشرقی افریقہ، انگلستان، انڈونیشیا، سنگاپور، نائیجیریا۔

مارشس اور یورپ سے آئیواں ۴۱ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر پر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

صاحبزادہ مرزا انس احمد، مولوی محمد شفیع اشرف صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی

تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۵ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زنا ن جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات

سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے قرآن مجید کی رو سے عورت کے مقام پر مدلل روشنی

ڈالی اور بتایا کہ قرآن مجید اپنی تعلیم میں اصولی طور پر مرد عورت میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

غلبہ دین حق (ناقل) کی ہم میں احمدی عورت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ ترکیب

کا کردار

حضرت مسیح موعود کا عشق رسول صوفی

تفسیرہ صادقہ صاحبہ

صاحبزادی امۃ القادوس

پردہ

ہر نسل میں اعلیٰ اقدار کی ضرورت

رضیہ درد صاحبہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

شوکت گوہر صاحبہ

اسلام اور عورت

حضرت سیدہ مہر آبا

صداقت حضرت مسیح موعود

امۃ النصیر قادر صاحبہ

نوجوان احمدی نسل کی ذمہ داریاں

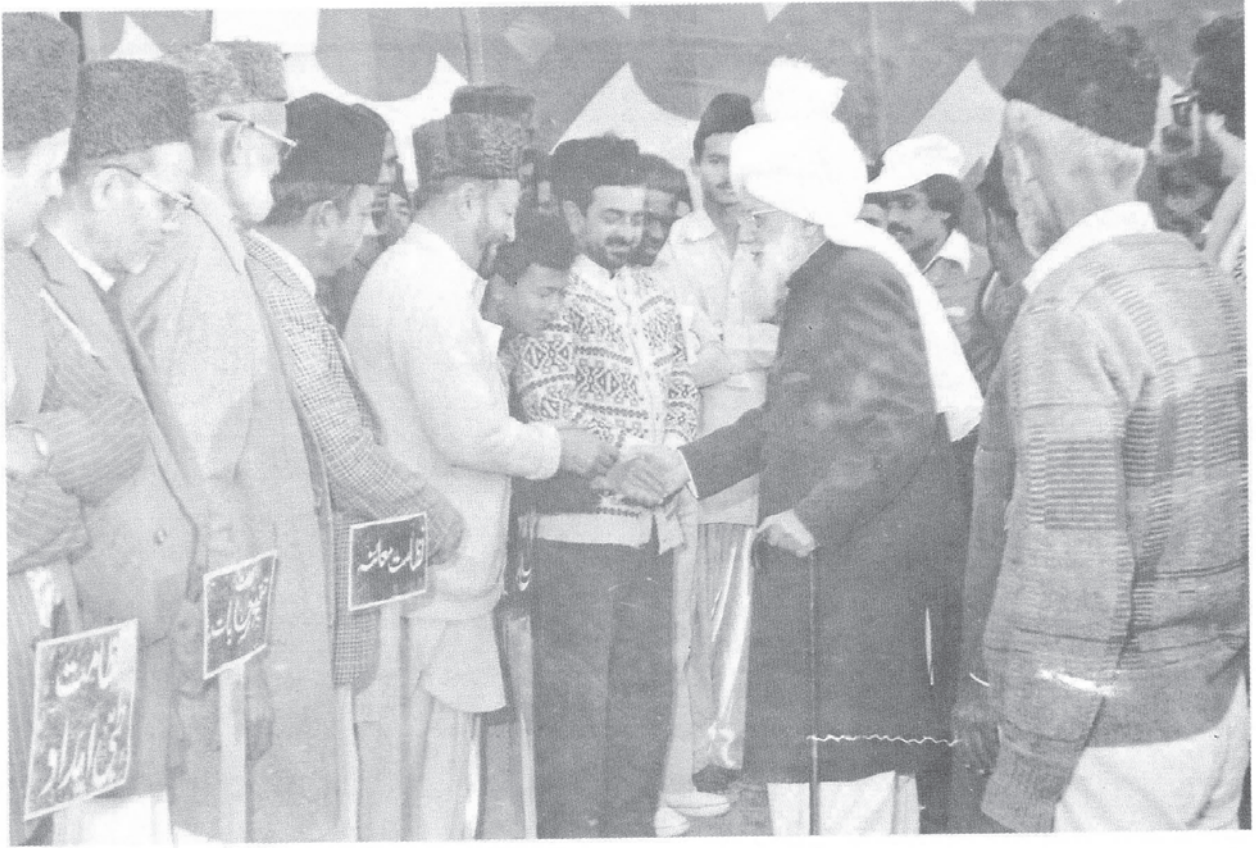
خالدا احمد صاحبہ

خلافت ثلاثی کی اہم تحریکات

امۃ الحلیمہ زاہدہ صاحبہ

قوا أنفسکم و اہلیکم نادراً

حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث



معاشہ انتظامات جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء



جلسہ سالانہ ربوہ کا ایک منظر

اٹھاسی واں جلسہ سالانہ

بیرونی ممالک کے وفد کے درج ذیل نمائندگان نے بھی جلسہ سے خطاب کیا
 مبارک احمد صاحب، ملائیشیا - عبدالسلام صاحب، ہیڈس ڈنمارک
 ظفر اللہ خان صاحب، فجی - محمد امین صاحب، سنگاپور - الحاج سینا الوحمہ، ناٹجیریا۔
 ضیف بن کیلس، گھانا - مظفر احمد صاحب، فجی - امریکہ - صدیق بن پنتو صاحب
 انڈونیشیا -

پندرہویں صدی ہجری کا پہلا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء

اس سال امریکہ - افریقہ - انگلستان - جرمنی - ماریشس - فجی - بنگلادیش
 انڈونیشیا - ہالینڈ - ناٹجیریا اور چین کی ۱۵ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی
 جن کے لئے انڈونیشین اور انگریزی زبان میں جلسہ کی کارروائی کا براہ راست ترجمہ
 کا انتظام تھا۔

اس سال انڈونیشیا - امریکہ - ناٹجیریا - ماریشس - سورینام - جرمنی - ملائیشیا،
 فجی - سیرالیون - غانا - ڈنمارک - ہالینڈ - برما - سنگاپور - سویڈن - کینیڈا - یوگنڈا -
 اور مصر کے وفد (کل ۱۲۵ اجاب) جلسہ میں شریک ہوئے۔ سیرالیون کے وزیر مملکت
 اور سیرالیون مسلم کانگریس کے پریذیڈنٹ آرتھور ایمل الحاج محمد موسیٰ مصطفیٰ صاحب (CBEMP)
 (بیچ احمدی) رپورٹ تشریف لائے اور جلسہ میں تقریر بھی کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر پر نیز مولانا عبدالملک خان صاحب
 حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد - مجیب الرحمان صاحب - دوست محمد شاہ صاحب
 اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔
 ۲۶ دسمبر کی صبح حضور نے زنانہ جلسہ گاہ تشریف لاکر متواتر سے خطاب فرمایا
 جس میں سورۃ بقرہ کی آیت فلا تخشوه و اخشو فی کی تفسیر بیان کرتے
 ہوئے۔ خدا کی صفات کی معرفت حاصل کرنے اور اپنی زندگیوں خدا کے پیار میں گزارنے
 کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کوئی
 ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کو حصول
 تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ آئندہ دس سال میں سکول کی عمر کا کوئی بچہ میرے
 سے پہلے سکول نہ چھوڑے۔ نیز حضور نے دوران سال مختلف ممالک میں جماعتی ترقیات
 کا جائزہ بھی پیش کیا۔ اور صد الرجو علی تحریک کے ثمرات کا بھی تذکرہ فرمایا۔

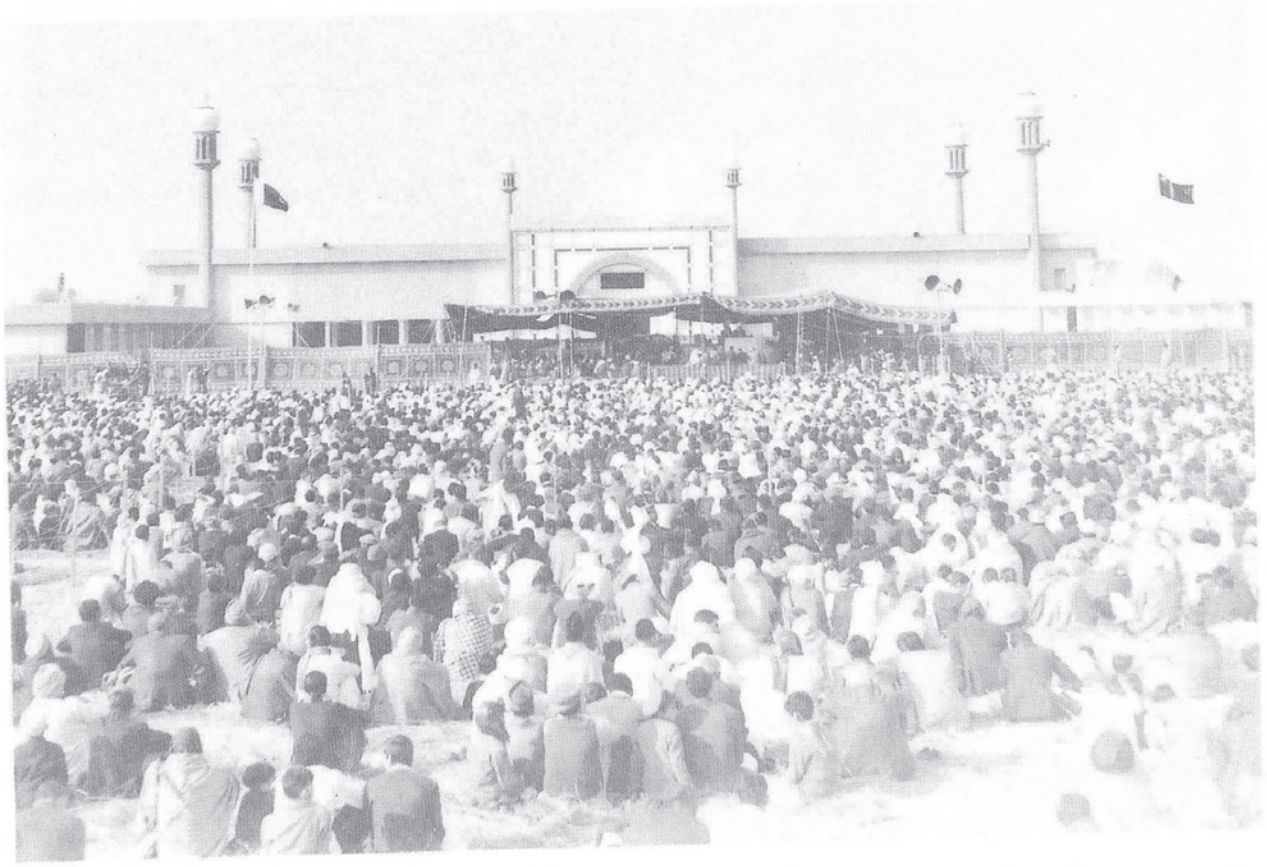
” ایک بہت ضروری اور بہت بنیادی پوائنٹ ہے جو میں آپ کے سامنے
 رکھتا ہوں یعنی یہ کہ سوائے خدا کے کسی کی خشیت تمہارے دل میں نہ ہو۔ اور وہ ہمارا
 رب ہے۔ وہ ساری عظمتوں والا ہمارا رب۔ وہ ساری قدرتوں والا ہمارا رب۔
 وہ ہر قسم کے احسان کرنے والا ہمارا رب۔ وہ حُسن کا سرچشمہ ہمارا رب۔ وہ رب
 جو اتنا پیار کرنے والا ہے۔ اتنا پیار کرنے والا ہے کہ جب ہم اس کی طرف جھکتے ہیں
 ہماری خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے پیار سے ہمارے گھروں کو۔ اپنے پیار
 سے ہمارے ذہنوں کو۔ دلوں کو۔ ہمارے سینوں کو بھر دیتا ہے۔ اس لئے میں نے
 کہا کہ ورد کرد بابر بار لآلہ الا اللہ۔ لآلہ الا اللہ۔ لآلہ الا اللہ۔ یہ لآلہ الا اللہ کا
 زمانہ ہے۔ لآلہ ہو جائے گا۔ غیر شائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت۔
 اللہ تعالیٰ سے پیار نوب انسان کے دل میں قائم کر دیا جائے گا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اجاب جماعت سے اختتامی خطاب فرمایا۔
 جلسہ کی جانے والی عملی سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
 نصرت باری اللہ تعالیٰ کی ہستی مولانا عبدالملک خان صاحب
 کا ثبوت ہے۔

جلسہ متواتر میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔
 دعا کی اہمیت و برکات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ
 خدا، رسول اور اولی الامر کی عظام حضرت سیدہ مہر آپا
 کے بارہ میں اسلامی تعلیم
 خطاب حضرت ریو منصور بیگم رحمہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
 اسلام میں پردہ کی اہمیت ریحان شاہین صاحبہ

عز و است میں حضرت محمد کا خلق عظیم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
 اسلام میں مالی قربانی کا فلسفہ مولانا سلطان محمود انور صاحب
 آداب ملک سیف الرحمان صاحب
 فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجیب الرحمان صاحب
 حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیٹیوں کی مولوی فضل الہی صاحب الزوری
 عالمی تغیرات کے بارے میں

سیرت حضرت مصلح موعود حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
 چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد
 جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن مولوی محمد شفیع اشرف صاحب
 سیرت صحابہ کرام (حضرت محمد) مولوی غلام باری سیف صاحب
 سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد



منظر جلسہ سالانہ ربوہ



جلسہ سالانہ ربوہ کا ایک اور منظر

تزیینت اولاد رضیہ درد صاحبہ

نوائین کا کردار اسلامی تعلیم کی روشنی میں شوکت گوہر صاحبہ

مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صاحبزادی امینۃ القدر

قرآن مجید ہمارے لئے مشعل راہ ہے راشدہ اشرف صاحبہ

علاوہ ازیں مارشس، امریکہ، انڈونیشیا، فجی، ناٹجیریا، بنگلہ دیش اور

جرمنی کی نمائندہ خواتین نے جلسہ سے خطاب کیا۔

عزرات میں حضرت محمد کا خلق عظیم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی وفاق مولوی عبدالسلام صاحب عمر

اور اس کے عالمی اثرات

وہ آیا منظر تھے جس کے دن رات مولوی چراغ الدین صاحب

بعض غیر ملکی نمائندگان نے بھی جلسہ خطاب فرمایا۔

کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت مصلح موعود مولانا دوست محمد صاحب شاہد

خلافت حقہ مولانا محمد شفیع صاحب اشرف

عہدہ حاضر کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں صاحبزادہ مرزا انس احمد

ذکر فقہائے حضرت اقدس حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

حیات الآخرت مولوی فضل الہی صاحب انوری

سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود مولانا نسیم سلفی صاحب

احمدی حضرت اقدس کی نگاہ میں مجیب الرحمان صاحب

۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتہام تیسرے اجلاس میں علمائے

سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام

عالمگیر زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال برطانیہ، امریکہ، غانا، جرمنی، سری لنکا، مارشس، انڈونیشیا

جزائر عرب الہند، جزیریہ افریقہ، بھارت اور ملائیشیا کی ۵۶ نمائندہ خواتین نے

جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تینوں تقاریر میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

مولانا دوست محمد صاحب شاہد، صاحبزادہ مرزا انس احمد، مولانا نسیم سلفی اور

مجیب الرحمان صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کی صبح حضور زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے

خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب سے قبل حضور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی

حاصل کرنے والی احمدی طالبات کو نعتیہ دیئے۔

اپنی تقریر میں حضور نے فرمایا۔ ”ہر چیز کو قبول کر اپنے دین کو غالب کرنے

کی ہم میں لگ جاؤ۔ اور عورتوں کو مردوں کے پہلو پہ پہلو اس ہم میں حصہ لینا چاہئے۔

یاد رکھیں تلوار کی دھار اتنی تیز نہیں ہوتی جتنی محبت کی دھار۔ یہ سستیاں ترک

کرنے کا زمانہ ہے۔ مرد اکیلا یہ کام سر انجام نہیں دے سکتا۔“

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیرت حضرت امان جان حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

نواسی وائے جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء

اس سال انڈونیشیا، ملائیشیا، سنگاپور، برطانیہ، جرمنی، امریکہ، کینسٹا

مارشس اور کئی افریقی ممالک کے وفد نے جلسہ میں شرکت کی۔ احمدی انجینئروں کی

ذاتی محنت و کاوش سے انگریزی اور انڈونیشین زبانوں میں ترجمہ کا بندوبست تھا۔

سواد سو اجاب کو تراجم نئے گئے۔ جلسہ کی وڈیو کیسٹ بنائی گئی۔ ایک افریقی ملک

نے اپنے خرچ پر جلسہ سالانہ کی کارروائی ریکارڈ کروائی۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور درود سوز

میں ڈوبی ہوئی دعا کروائی۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے پندرہویں صدی

ہجری کے پہلے سال میں نازل ہونے والے خدائی فضلوں کا تذکرہ فرمایا اور اجاب جماعت

کو ”ستارہ احمدیت“ کا خصوصی اعزاز عطا کیا۔

حضور نے ستارہ احمدیہ عطا کرتے ہوئے فرمایا۔

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کے طفیل امت محمدیہ نے چودہ صدیوں کے

اندھرتا سے زندہ نشان ایک یا دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں دیکھے اور ہجری

نے زبان حال سے اللہ اکبر کا نعروں لگایا اس لئے میں نے اس ستارے کے چودہ کونوں

میں اللہ اکبر لکھوا دیا ہے۔“

اس موقع پر حضور نے اجاب جماعت کو ستارہ احمدیت دکھایا اور چودہ صدیوں

کی طرف سے لآلہ الالہ اور اللہ اکبر کا ورد کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ”سبحان اللہ“ کے موضوع پر

اللہ تعالیٰ کی توحید اور ذات و صفات کا جامع تذکرہ تھا۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صفت عزیز اللہ تعالیٰ کی ہستی کی مولانا عبدالملک خاں صاحب

دلیل ہے



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (دورِ خلافتِ ثالثہ کا پہلا) جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (دورِ خلافتِ ثالثہ کا آخری) جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔

اذا سألک عما دی یعنی فانی قریب حضرت سیدہ مہر آریا
 اختتامی خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ
 چند غیر ملکی خواتین نمائندگان نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔ غیر ملکی خواتین
 کے لئے جلسہ کی کارروائی کا انگریزی اور انڈونیشین زبان میں براہ راست ترجمہ
 کا انتظام تھا۔

یہ خلافتِ ثالثہ کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔
 ۹۔ ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء کو ڈیبانی شہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد
 خلیفۃ المسیح الثالث نے وفات پائی۔
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
 ۱۰۔ جولائی ۱۹۸۲ء کو حضرت مرزا طاہر احمد نے خلافت پر متکلف ہوئے

حضرت مصلح موعود کی جماعت سے محبت صاحبزادی امّۃ القدوس
 ہستی باری تعالیٰ رضیہ دردمنا صاحبہ
 حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عظیم الشان شوکت گوہر صاحبہ
 معجزات
 آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ریحانہ شاہین صاحبہ
 طبقہ نسوان پر احسانات
 غلبہ دین حق کی مہم میں احمدی تریا خانم صاحبہ
 خواتین کی ذمہ داریاں
 پردہ کی اہمیت شگفتہ اسلام صاحبہ
 میرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ صاحبزادی امّۃ القدوس

در عہد مبارک

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے جماعت کے
 نظام اور مختلف نظارتوں کے کام کا تعارف اور وضاحت فرمائی اور دوران سال
 ہونے والے اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا
 ۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے عدل، کامیابیوں بیان فرمایا
 حضور نے فرمایا "آج دنیا کی ساری بیماریاں عدل کے فقدان کی وجہ سے ہیں۔ اگر
 ہم نے دنیا کو عدل کے قرآنی مفہوم سے آگاہ نہ کیا۔ تو دنیا جہالت میں مرجائے گی۔
 آج دنیا کو عدل کا نظام سچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے۔ کیونکہ
 آپ کا تعلق آسمان سے ہے"

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔
 اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا اسلامی تصور { مولانا دوست محمد صاحب شاہد
 عز و است میں حضرت محمد کا حافظ مظفر احمد صاحب
 خلق عظیم
 عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیاں عالم مسعود احمد صاحب دہلوی
 اسلام کے لئے لمحہ فکریہ
 احمدیت عاقبت کا حصار مجیب الرحمان صاحب
 اشاعت دین حق زلفہ زمین کے گناہوں تک مولانا نسیم سیفی صاحب

نوے واں جلسہ سالانہ

خلافتِ اربعہ کا پہلا سالانہ

منعقدہ۔ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء

اس جلسہ میں دنیا کے ۲۷ ممالک کے نمائندہ وفد نے شرکت کی۔

۲۴ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اختتامی خطاب فرمایا

حضور نے فرمایا

"کوئی دکھ کوئی غم نہیں جو ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اعلان
 سے باز رکھ سکے۔ آغاز دین حق کی باتیں کرتے ہوئے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار
 درود بھیجیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید دکھ دینے والوں کے خلاف بھی بددعا کرنے
 سے انکار کر دیا تھا"

پھر آپ نے صحابہ رسول رضوان اللہ علیہم کی یہ مثال قربانیوں اور کفایت کے

شدید ظلم و ستم کا تذکرہ فرمایا۔

المحراب
لجنة ابناء الله
كراچی
کے لئے پروفیسر
دعاؤں کے ساتھ
دبسم
سیدنا محمد
لندن
دیکم دسمبر 1991



سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احمدی متواتر کی ذمہ داریاں شوکت گوہر صاحبہ
 خلافت ثالثی کی اہم تحریکات نسیم سعید صاحبہ
 اسلام میں پردہ ریحانہ شاہین صاحبہ
 حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ثمرینہ ہاشمی صاحبہ
 جماعت احمدیہ کے فیصلے ترقی دین حق (ناقل) رضیہ درد صاحبہ
 قرآن ایک مکمل ضابطہ معیات ہے حضرت سیدہ مہر آریا
 خلافت کی اہمیت صاحبزادی امیر القادوس
 غلامین حق (ناقل) کی صدی کی تیاری کیلئے طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح
 احمدی خواتین کی تربیت اولاد کی ذمہ داریاں ثالث۔

حاکمیت محمدیہ کی عظیم تحلیلات مولانا سلطان محمود النور صاحب
 صداقت حضرت مسیح موعود اور قرآن مولانا عبدالماکب خان صاحب
 تفسیر آیت استخلاف مولانا عبدالسلام طاہر صاحب
 سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مولانا محمد شفیع اشرف صاحب
 ہجرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحبزادہ مرزا انس احمد
 ذکر حبیب مرزا عبدالحق صاحب
 غیر ملکی وفد کے نمائندگان نے بھی اجاب سے خطاب کیا۔

۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام شبینہ اجلاس بیت الاقنوی
 میں ہوا جس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام عالمگیر
 زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک تبلیغی
 نمائش لگائی گئی۔

۲۸ دسمبر کو تاریخ احمدیت میں پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندوں پر
 مشتمل مجلس شورعی سرٹے فضل عمر میں ہوئی جس میں ۲۴ ممالک کے نمائندگان
 نے شرکت کی۔

اکانوںے وال جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

مقام۔ بیت الاقنوی ربوہ

اس جلسہ میں انڈونیشیا۔ تائیچر۔ مارشس۔ امریکہ۔ ملائیشیا۔ کینیڈا۔ ٹرینیڈاڈ
 جرمنی۔ جنوبی افریقہ۔ برطانیہ۔ یوگنڈا۔ ہالینڈ۔ غانا۔ تنزانیہ اور مشرق وسطیٰ کے
 چار ممالک کے ۸۷ نمائندگان نے شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں عالم اسلام
 کے دکھ دور کرنے کے لئے دعاؤں کی خصوصی تحریک فرمائی۔ نیز فرمایا کہ ”ہم دوسروں
 سے محبت کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ محبت زندہ رہنے کے لئے ہوتی
 ہے۔ نفرت اس پر کبھی غالب نہیں آسکتی“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے ہم جماعتی امور
 اور دوران سال ہونے والے خدا کے فضلوں کے نتیجے میں جماعتی ترقیات کا تذکرہ فرمایا۔
 ۲۸ دسمبر کو جلسہ کے آخری اجلاس میں حضور نے ”عدل احسان اور ایثار ذی القربیٰ“
 کے موضوع پر اختتامی خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا۔

”دین کے معاملے میں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے جبر و اکراہ کو ختم کر دیا ہے
 لے احمدیو! پورے جذبہ سے کھڑے ہو جاؤ اور ساری دنیا میں عدل قائم کرنے
 کی کوشش کرو“

اسال پہلی بار ۲۷ دسمبر کو حضور کا خواتین سے خطاب تازانہ جلسہ گاہ سے
 براہ راست مروانہ جلسہ گاہ میں بھی منایا گیا۔
 اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جلسہ متواتر

مقام۔ عقب خلافت لائبریری (۲۸ دسمبر کو باش کی مسجد بیت المبارک میں ہوا)
 اس جلسہ میں امریکہ۔ تائیچر۔ غانا۔ انڈونیشیا۔ جرمنی۔ سری لنکا۔ مارشس
 فجی۔ سنگاپور۔ ملائیشیا اور پچ گیانا کی ۳۹ خواتین تشریف لائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تینوں خطابات مروانہ جلسہ گاہ سے سنے گئے نیز
 مولانا دوست محمد صاحب پڑ، مجیب الرحمان صاحب اور مولانا عبدالماکب خان صاحب
 کی تقاریر بھی مروانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور تازانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور متواتر سے خطاب فرمایا
 جس میں احمدی متواتر کو پردہ کی پابندی کرنے سے متعلق شدید تنبیہ کی۔ اور فرمایا
 کہ احمدی خواتین کو جذبہ قربانی اور اطاعت امام سے کام لے کر حقیقی پردہ اختیار کرنا
 چاہیئے۔ اگر کوئی عورت پردہ کے معیار پر پوری نہ اتری تو اس کے خلاف سخت ترین
 کارروائی کی جائیگی۔

خطاب سے قبل حضور نے تعلیمی منصوبہ کی اٹھویں تقریب میں ۶ طالبات کو
 نئے اور تفسیر صغیر کا تحفہ دیا۔

جلسہ متواتر میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
 حضرت محمد بنحیث معلم اخلاق ثریا خانم صاحبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے سُننے گئے۔ نیز۔
حافظ مظفر احمد صاحب، مسعود احمد جہلمی صاحب، مولانا دوست محمد صاحب شاہد،
مجیب الرحمان صاحب اور مولانا غلام باری سیف صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ
سے سُنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضور زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور منوراً
سے ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمی زندگی کے اسوہ حسنہ“ کے موضوع پر خطاب کیا
حضور نے فرمایا۔

”احمدی گھروں کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی جنت میں تبدیل کر دیں
معاشرہ کی حسین ترین جنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نازل ہوئی
آپ نے ہر انبوی نسل کے لئے گھر بلو زندگی کا بہترین نمونہ اپنے پیچھے چھوڑا یہ وہ زندہ سہنے
والے نمونے ہیں جو آج دنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ یہاں آپ عورت کو اس
کی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہیں وہاں اس کے حقوق ادا کرنے بھی سیکھیں“

جلسہ منورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔
نئی تہذیب کے بد اثرات اور اصلاحی
عورت کا کردار

حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ سیدہ ناصرہ ہارون صاحبہ

دعا کی اہمیت رضیہ درد صاحبہ

دعوت الی الخیر نسیم سعید صاحبہ

احمدی خواتین اور خلیفۃ تبلیغ ثریا خانم صاحبہ

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں عورتوں کی قربانیاں۔
امتہ الرشید سیال صاحبہ

اسلام کا عالمگیر تمدن حضرت سیدہ مہرآپا

جماعت احمدیہ اور نصرت الہی صاحبہ ادبی امتہ القدوس

مقصد زندگی اور اس کے حصول کے طریق۔
امتہ الشکور پیر صاحبہ

حقوق العباد طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح
الثالث

ہستی باری تعالیٰ صاحبزادہ مرزا انس احمد

غزوات میں حضرت محمد کا خلق عظیم حافظ مظفر احمد صاحب

بیرونی ممالک میں تبلیغ دین حق (منازل) مسعود احمد صاحب جہلمی

ظہور امام مہدی مولانا سلطان محمود اور صاحب

وفات مسیح پر اعتراضات کے جوابات مولوی عبدالسلام صاحب طاہر

عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات مولانا دوست محمد صاحب شاہد

پیشگوئی یا بت جان الیگزینڈر ڈوئی مہرزا عبدالحمید صاحب

مستقبل جماعت احمدیہ

اجتہاد اور ائمہ اربعہ کے نظریات مولانا شفیع اشرف صاحب

شجر احمدیت کے شیریں ثمار مجیب الرحمان صاحب

ذکر حبیب مولانا غلام باری سیف صاحب

علاوہ ازیں نمائندہ ناٹجیریا اے آئی یوسف صاحب، نمائندہ جنوبی افریقہ۔

غلام سعید صاحب، نمائندہ کینیڈا مصطفیٰ ثابت صاحب، نمائندہ امریکہ کچی شریف صاحب

نمائندہ تھزانیہ یوسف عثمان صاحب، نمائندہ انڈونیشیا منصور احمد صاحب اور

نمائندہ برطانیہ ناصر دارو صاحب نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام تہینہ اجلاس میں

عالمگیر زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام تہینہ اجلاس میں علمائے

سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

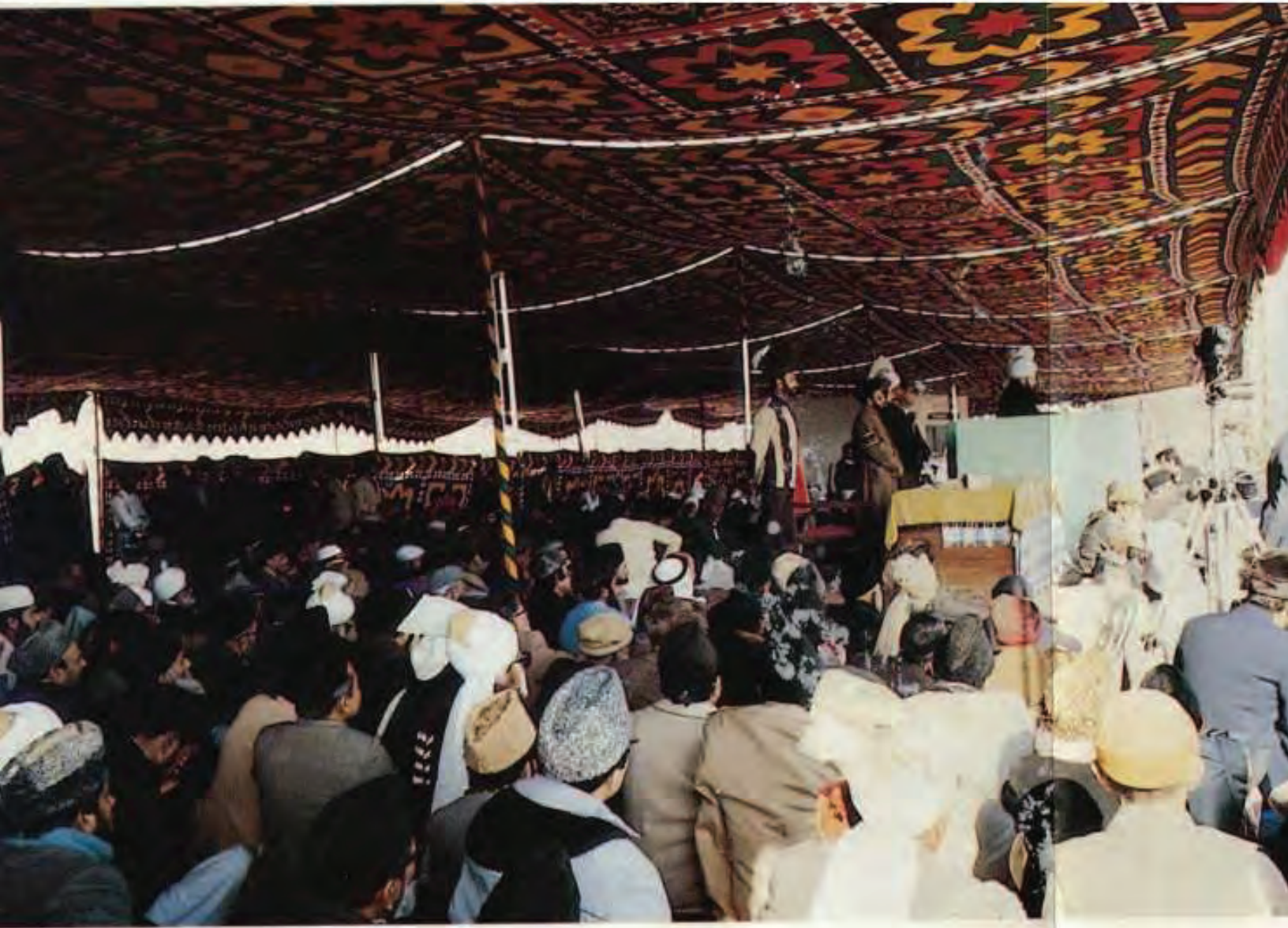
نیز احاطہ رفتار صدر انجمن احمدیہ میں تبلیغی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔

جلسہ لالیہ منورات

مقام۔ عقب خلافت لائبریری

اس جلسہ میں انڈونیشیا۔ مارٹیش۔ ناٹجیریا۔ غانا۔ امریکہ۔ جنوبی افریقہ۔

ہالینڈ اور انگلینڈ سے ۲۹ خواتین تشریف لائیں۔



گو پاکستان کے محبوب احمدی آج خلیفہ المسیح کا دیدار کرنے اور جلسہ میں شریک ہونے کے اردک پیٹے گئے ہیں لیکن دعا ہے
 کہ ایک دفعہ پھر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہمارے درمیان موجود ہوں اور ہم ایک دفعہ پھر پیٹھے بڑھ کر آبِ حیات
 سے جلا لائے کہ اسے بارگتے روایتے کو جو حضرت مسیح موعود نے آج سے ایک سو سال قبل شروع کی تھی پاکستان میں جاری
 ہوتے دیکھیں۔

جدید اقوام متحدہ کی تعمیر

(مولانا دوست محمد شاہد)

مؤرخ احمدیت

وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے۔

اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں (یعنی جو) (مجھے) اس تک جانے کی توفیق پائے اور جو انکار کرے تو (وہ) یاد رکھے کہ اللہ تمام جہانوں سے بے پروا ہے۔

اسی آیت سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ قرآنی یو۔ این۔ او کی مرکزی زبان عربی ہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں،

”جبکہ بیت اللہ تمام عالم کے لئے ہدایت پانے کا ذریعہ ہوا تو اس میں صاف اشارہ ہے کہ وہ ایسے مرکز پر واقع ہے جس کی زبان تمام دنیا کی زبانوں سے مشارکت رکھتی ہے۔ اور یہی اُمُّ الْاَلْسِنَةِ ہونے کی حقیقت ہے۔“ (مِثْقَاتُ النَّحْوِ ص ۹۹ حاشیہ)

قرآنی لیگ آف نیشنز کے چارٹر میں امن عالم اور حج کے ساتھ مقام ابراہیم کا نہایت گہرا اور دائمی تعلق ہے۔

مشہور ماہر معاصر محمد اقبال فرماتے ہیں۔

یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
ضمیمہ کہ ہے جہاں کا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ

اور جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

”حج کے پورے فائدے حاصل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ مرکز اسلام میں کوئی ایسا ہاتھ ہوتا جو اس عالمگیر طاقت سے کام لیتا، کوئی ایسا دل ہوتا جو ہر سال تمام دنیا کے جسم میں خونِ صالح دوڑاتا رہتا، کوئی ایسا دماغ ہوتا جو ان ہزاروں لاکھوں خدا داد فاصدوں کے واسطے سے دنیا بھر میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرنا، اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوتا کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا ایک

وَ اِنَّ صَلَاتِنَا مِنْ الْمُؤْمِنِينَ اَقْتَلَوْا فَاصْلِحُوا
بَيْنَهُمَا وَ اِنَّ لَكُمْ فِيْهَا لَعِبْرًا مَّا مَلَا اَرْضًا
فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبَغْيٰ حَتّٰى يَفْعَلَ اِلٰہُ اَمْرًا لَّہٗ قَاتِلٌ
فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے، تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان (دونوں ٹٹنے والوں) میں صلح کرا دو اور انصاف کو مد نظر رکھو اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ۱۹۲۳ء کی ویسٹ کانفرنس منعقدہ لندن کے دوران قرآن مجید کی سورہ حجرات آیت ۱۰ کی روشنی میں اسلامی لیگ آف نیشنز (یو۔ این۔ او) کا عظیم الشان انکشاف کر کے دانشورانِ مغرب کو حیرت میں ڈال دیا۔ قرآن مجید اس عالمی تنظیم کا حقیقی اور دائمی مرکز خانہ کعبہ کو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا
وَهُدًىٰ لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْہٗ اٰیٰتٌ بَلٰغٰتٌ مِّمَّا مَرَّ اَبْرٰہٖمَ
وَ اِسْمٰنَ وَ حَلٰلَہٗ كَانَ اٰمِنًا وَ بَلٰہُ عَلٰی النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنْ اَسْتَطَاعَ اِلَیْہٖ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفِيْرٌ
عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۹۷-۹۸)

سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا

مکمل نمونہ موجود ہوتا۔ اور ہر سال دنیا کے مسلمان دہاں سے دینداری کا تازہ سبق لے لے کر پلٹتے۔ مگر دائے افسوس کہ وہاں کچھ بھی نہیں۔ مدت ملے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پا رہی ہے۔ نالائقیت حکمران اپنے دین کے مرکز میں بنے والوں کو ترقی دینے کے بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اہل عرب کو علم، اخلاق، تمدن ہر چیز کے اعتبار سے لپٹی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ سر زمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا، آج اسی جہالت میں پتہ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے۔ نہ اسلامی اخلاق ہیں، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دُور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت، گندگی، طبع بے حیائی، دنیا پرستی، بد اخلاقی، بد انتظامی اور عام باشندوں کی ہر طرح گہری ہوئی حالت نظر آتی ہے۔ تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔“ (خطبات طبع ہفتم، ص ۱۹۵)

جماعت احمدیہ میں جلسہ لائے اور نظام خلافت جیسے روحانی آسٹی ٹوشنز قرآنی لیگ آف نیشنز اور یو۔ این۔ او کے معرض وجود میں لانے کے لئے ہی قائم کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود بانی سلسلہ احمدیہ نے، دسمبر ۱۸۹۲ء کو بذریعہ اشتہار فرمایا۔

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص نایافتی اور اعلیٰ کلمہ دین حق پر بنیاد ہے۔

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قویں طیارہ کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں املیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ... خدا تعالیٰ اس امت وسط کے لئے یمن یمن کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں نے مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۳-۴۲)

حضور نے الوصیت میں قدرتِ ثانیہ (خلافتِ احمدیہ) کا ذکر کرتے ہوئے پیشگوئی فرمائی۔

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا اورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت

رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچنے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔“

(الوصیت طبع اول صلا روحانی خزائن جلد ۲ ص ۳)

سیدنا حضرت مصلح موعود اپنے مشہور عالم بیکچر (ویسٹ کالفرنس منعقدہ ۱۹۲۴ء بمقام لندن) میں واضح لفظوں میں بتایا۔

”اسلام کے نزدیک حکومت اس نیابتی فرد کا نام ہے جس کو لوگ اپنے مشرک حقوق کی نگرانی سپرد کرتے ہیں۔ اس مفہوم کے سوا اسلام میں اور کوئی مفہوم اسلامی لفظ نگاہ کے مطابق نہیں۔ اور سوائے نیابتی حکومت کے اسلام اور کسی حکومت کا قائل نہیں۔ قرآن کریم نے اس مفہوم کو ایک نہایت ہی عجیب لفظ کے ساتھ ادا کیا ہے اور وہ لفظ ”امانت“ ہے۔ قرآن کریم حکومت کو امانت کہتا ہے۔ (سورۃ نساء آیت ۵۹) یعنی وہ اختیار لوگوں نے کسی شخص کو دیا ہو۔ نہ وہ جو اس نے خود پیدا کیا ہو۔ یا بطور مرنے کے اس کو مل گیا ہو۔ یہ ایک لفظ ہی اسلامی حکومت کی تمام کیفیات کو بیان کرنے کے لئے کافی ہے... ہم لوگوں کے نزدیک یہی طریق حکومت حقیقی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ جوں جوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے چلے جائیں گے، اپنی مرضی سے بلا کسی جبر کے خود اس طریق حکومت کی عمدگی کو تسلیم کر لیں گے اور بادشاہ بھی ملک کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے موروثی حقوق کو خوشی سے ترک کر دیں گے۔ اور اپنے حق کو اسی حد تک محدود رکھیں گے جس حد میں ملک کے دوسرے افراد کے حقوق محدود کئے گئے ہیں۔

چونکہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے صرف روحانی خلافت دے کر بھیجا تھا۔ اس لئے آئندہ جہاں تک ہو سکے آپ کی خلافت اُس وقت بھی جبکہ باوثبتیں اس مذہب میں داخل ہوں گی۔ سیاست سے بالارہنا چاہتی ہے۔ وہ لیگ آف نیشنز کا اصلی کام سرانجام دے گی اور مختلف ملکوں کے نمائندوں سے مل کر ملکی تعلقات کو درست رکھنے کی کوشش کرے گی۔ اور خود مذہبی اخلاقی تمدنی اور علمی ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ رہے گی۔ تاکہ پچھلے زمانہ کی طرح اس کی توجہ کو سیاست ہی اپنی طرف کھینچ نہ لے اور دین و اخلاق کے اہم امور بالکل نظر انداز نہ ہو جائیں۔

جب میں نے کہا جہاں تک ہو سکے تو میرا یہ مطلب ہے کہ اگر عارضی طور پر کسی ملک کے لوگ کسی مشکل کے رفع کرنے

کے لئے استمداد کریں تو ان کے ملک کا انتظام نیا بنا خلافتِ دہانی
کرا سکتی ہے۔ مگر ایسے انتظام کو کم سے کم عرصہ تک محدود رکھا جانا
ضروری ہوگا۔“ (احمدیت ص ۲۰۶)

جناب الہی کی طرف سے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
کو اپنے عہدِ خلافت کے آغاز ہی میں بتا دیا گیا۔ کہ دُنیا کے موجودہ نظاموں اور اربوں
کی بساطِ عنقریب اُلٹنے والی ہے اور ان کی جگہ قرآن مجید کا پیش فرمودہ نقشہ اُبھرنے
والا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ۵

بساطِ دُنیا اُلٹ رہی ہے جس اور پائیدار نقشے

جہانِ نو کے اُبھرنے ہیں۔ بدل رہا ہے نظامِ کون

کلیدِ فتح و ظفرِ تھمائی تمہیں خدا نے اب آسمان پر

نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں عالمگیر جماعت
احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے جدید اور قرآنی یو۔ این۔ او کی تعمیر کے لئے خصوصی تحریک
فرمائی۔ جو حضور ہی کے مبارک الفاظ میں درج کی جاتی ہے ۶

”یہ نظام کہنہ مٹا یا جائے گا۔ آپ یاد رکھیں اور اس بات پر

قائم رہیں اور کبھی محو نہ ہونے دیں۔ یہ اقوامِ قدیم جن کو آج اقوامِ متحدہ

کہا جاتا ہے ان کے اطوار زندہ رہنے کے نہیں ہیں۔ یہ تو ہیں یادگار

بن جائیں گی۔ اور عبرتِ ناک یادگار بن جائیں گی اور ان کے کھنڈرات

سے آپ ہیں۔ اے توحید کے پرستار وادہ آپ ہیں جو نبیِ عمارتیں

تعمیر کریں گے۔ نئی اقوامِ متحدہ کی عظیم الشان فلک بوس عمارتیں تعمیر

کرنے والے تم ہو۔ . . . جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ تم دیکھو گے

آج نہیں توکل دیکھو گے، اگر تم نہیں دیکھو گے تو تمہاری نسلیں یکجہاں کی اگر کل تمہاری
نسلیں نہیں دیکھیں گی تو پرسوں انکی نسلیں دیکھیں گی مگر یہ خدا کے مُنہ کی باتیں ہیں
اور اسکی تقدیر کی تحریریں ہیں جنہیں دنیا میں کوئی مٹا نہیں سکتا۔ آپ وہ مزدور ہیں
جنہوں نے وہ نبیِ عمارتیں تعمیر کرنی ہیں۔ نئی اقوامِ متحدہ کی بنیادیں تو دالی جا چکی
ہیں۔ آسمان پر پڑ چکی ہیں۔ ان کی عمارتوں کو آپ نے بلند کرنا ہے۔

پس اُن دو مقدس مزدوروں کو کبھی دل سے محو نہ کرنا جن کا نام ابراہیم
اور اسماعیلؑ تھا اور ہمیشہ یاد رکھنا اور اپنی نسلوں کو نصیحتیں کرتے چلے
جانا کہ اے خدا کی راہ کے مزدور رو! اسی تقویٰ اور سچائی اور خلوص کے

ساتھ، اسی توحید کے ساتھ وابستہ ہو کر اُسے اپنے رگ پلے میں
سراپت کرتے ہوئے تم اس عظیم الشان تعمیر کے کام کو جاری رکھو
گے ایک صدی بھی جاری رکھو گے، اگلی صدی بھی جاری رکھو گے۔

یہاں تک کہ یہ عمارت پائیدار بن جائے گی۔ اس عمارت کی تکمیل کا سہرا

جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈالی تھی۔ جن

کے ساتھ اُن کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام نے مزدوری کی تھی۔ خدا

کی تقدیر میں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے سر پر بانڈھا جا چکا ہے۔ کوئی نہیں ہے جو اس تقدیر کو بدل

سکے۔ ہم تو مزدور ہیں۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں

کے غلام۔ آپ کے خاک پا کے غلام ہیں۔“

(الفضل ۴، مارچ ۱۹۹۱ء ص ۵)

مٹ کے نقش و نگار دین کو یونہی ہے خوش دشمن حقیقت

جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا۔ اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

مٹ کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثار دین کو تازہ

خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

جلسہ لائے کے ثمرات

اُو لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
تو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَتَعُوذًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۗ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

وہ (عقل مند) جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے (ہستے) ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے
بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس (عالم) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو ایسے بے مقصد
کام کرنے سے اپناک ہے ہیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔
(ال عمران آیت ۱۹۲)

انتی کثرت کے ساتھ جماعتی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور دین حق ...
ناقل کے نام کو بلند کرنے کے لئے جمع ہونے کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔

(المصلح یکم جنوری ۱۹۵۵ء)

مندرجہ بالا بیان سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی یہ حدیث ہمارے ہی لئے خوشخبری ہے۔

لَا يَلْعَدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَفَّتْهُمُ السَّلٰلَةُ
وَعَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ
اللَّهُ فِي مَن عِندَهُ (مسلم)

(ترجمہ) جو جماعت ذکرِ الہی کے لئے جمع ہوتی ہے اُسے فرشتے آسمان سے
نازل ہو کر اپنے گہرے میں لے لیتے ہیں وہ اس میں شرکت کرنے والے (خوش
نصیبوں) کے گرد آگروا جاتے ہیں اللہ کی رحمت ان (خوش نصیبوں) پر چھا جاتی ہے
اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ان کا ذکر اپنے فرشتوں
سے کرتا ہے۔

جماعتی طور پر روحانیت اور تقویٰ کے معیار میں بلندی کے حصول کے لئے
جلسہ لائے ان گنت برکات کا حامل ہے۔ سب سے بڑا ثمر مومن اللہ کی

اجتماعی شکل میں قیام و تہجد جو محض الہی رضا جوئی کے لئے ہر وقت
کا بہترین مصرف اور عذابِ الہی سے ڈھال ہے۔ جلسہ لائے اجتماعی ذکرِ
الہی کا ایک روح پرور اور وجد آفرین نمونہ پیش کرتا ہے۔ رات کے پچھلے
پہر کی رحمت بار فضاؤں میں دہمہ کی شدید سردی میں فرزانے اپنے گرم بستر
چھوڑ کر کم عمر بچوں کو ساتھ لے کر نماز تہجد کے لئے بیوت الصلوٰۃ کی طرف
رداں ہو جاتے ہیں۔ قرآنی دعاؤں اور درود و سلام کی جیھی جیھی آوازیں تیز
تیز اٹھتے ہوئے قدموں کی آواز کے ساتھ مل کر عجب سماں پیدا کرتی ہیں فرشتے
تور کی پارس برساتے ہیں۔ نماز کے لئے بلائے کی دکش آوازوں کی گونج سے
بستی میں آسمان کی دستوں تک تہوج پیدا ہوتا ہے۔ امامِ وقت کی اقتداء میں
باجاماعت تہجد ادا ہوتی ہیں۔ بیوت الصلوٰۃ میں درس القرآن کا دور چلتا ہے
تقاریر کے روحانی مادے ہر طرف ہر لمحہ ذکرِ الہی اور ذکرِ رسول حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم سے منور ہوتے ہیں۔ تین دن کا روحانی ریفریشنگ کورس لقمائے الہی
کے حصول کی راہوں کو روشن کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشادِ گرامی ہے "انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ سے
محبت کرنے اور اس کے ذکر کو بلند کرنے کی مثالیں تو ہر جگہ مل جاتی ہیں مگر

دعا میں ہیں مامور خدائی حکم کے ماتحت مانگتا ہے اور جو دعائیں خدائی حکم کے ماتحت مانگی جائیں وہ پہلے سے ہی مقبول ہوتی ہیں اور دائمی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔ وہ انقلاب آفریں ہوتی ہیں اور متبعین کو فائز المرام کر دیتی ہیں۔ نسلاً لعنہا اپنی آنکھوں سے دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے فدائیانِ احمدیت اپنے ایمان میں تازگی محسوس کرتے ہیں جو بیچ امام آخر زماں کے ہاتھوں ہوئے گئے آج سد ابھار باغ کی طرح ثمر دار ہیں۔ جماعت کی تدریجی ترقی اسی فانی فی اللہ کی دعاؤں کا معجزہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاحی اور اختتامی دعا کے علاوہ بھی بہت سے موافق مل کے دعا کرنے کے میسر آتے ہیں۔ لاکھوں کے مجمع میں کوئی دین کی ترقی کوئی عاقبت کی خیر کوئی بچوں کی کامیابی کوئی بیماروں کی صحت کوئی اولاد کوئی دیگر مشکلات کے لئے دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ یہ ساری دعائیں مل کر کوشش پر جاتی ہیں تو دعائیں سننے والا خدا تعالیٰ قبولیت کے درکھول دیتا ہے پھر ان مانگنے والوں کی انگ انگ دعا ہر ایک کے حق میں قبول ہو جاتی ہے۔

امام وقت کی زیارت بجائے خود روحانی سیرابی کا ذریعہ بنتی ہے وہ ہمہ وقت مہبودوں سے لہے ہوئے درختِ احمدیت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔

ان دعاؤں سے زندہ اجاب ہی فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ فیضان کی یہ جاری و ساری نہرو فوات یا فتنگان کو بھی سیراب کرتی اور ان کی بلندئیں درجات کا باعث بنتی ہے۔ جلسوں میں معمولاً دورانِ سال وفات پانے والوں کے لئے دعا ہوتی ہے۔ بہشتی مقبرہ میں غیر معمولی دعاؤں کے سیلاب کا بہاؤ رہتا ہے۔ افراد و زمانہ ان مقابر کی زیارت اور دعا کے لئے جوق در جوق آتے ہیں۔ ان کے اسلام علیکم یا اہل القیور میں ہر وفات یافتہ بلا تخصیص شامل ہوتا ہے۔ قبرستانوں میں جلتے ہوئے کا ارشاد الہی صحیح معنوں میں نہیں تعبیل پذیر ہوتا ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان اور بلوہ پُرورد دعاؤں سے ہلکتا رہتا ہے۔ فضائیں کسی اور ہی پُرسکون جہان کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ یہی کشش کشش زائرین کا جو جم جمع رکھتی ہے۔ لوگ دوراں سال وفات پانے والوں کے اعزاء سے مل کر ان کا دکھ بانٹتے ہیں اور دیگر مسائل کے حل میں مدد دیتے ہیں۔

باہمی تعارف، میل ملاقات، تھلا ملا، علیک سلیک اور دید وادید سے ایک نیا جہاں پیدا ہو رہا ہے جس کی بنیادیں ٹھیکہ دینی اصولوں پر استوار ہیں۔ تفرقوں عداوت اور نفرتوں کے بواعث اپنی موت آپ مرنے لگتے ہیں۔ احمدیت کی چھاپ مشرق کے احمدی پر بھی ڈیہی ہی نظر آتی ہے جیسی مغرب کے احمدی پر یا شمال کے احمدی پر اور جنوب کے احمدی پر نظر آتی ہے۔ امتیازات کا رخ تقویٰ کی طرف مڑ گیا ہے چشم تصور آنے والے ایک رنگ دینی معاشرے کی جھلک جلسہ ہائے سالانہ پر دیکھ سکتی ہے۔ خدا نغالی کے فضل سے جماعت زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے ہر ملک میں پہنچ کر ان کو عملی نمونہ دکھانا مشکل کام ہے۔ جلسہ سالانہ کی شکل میں

ایسا انتظام ہو گیا کہ زمین کے کناروں سے اجاب اپنے اپنے ملکی لباس اور شکل و شامہت کے ساتھ مرکز میں آئیں اور چشم خود دیکھیں کہ الہی جماعتیں کیسی ہوتی ہیں۔ پھر یہ طیور اُڑ کر واپس اپنے مسکن میں جائیں تو ایسی خوشبو ساتھ لے جائیں جو ان کا ماحول معطر کرتی ہے۔

قرآنی ارشاد ہے۔

ترجمہ: ”کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ملک کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آئے ہیں۔“ (البرعد آیت ۴۲)

مختلف نسلوں رنگوں قومیتوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے افراد یکجا ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی محبت کے سائے میں بیک رنگ یک رخ جماعت معاشرہ جنم لیتا ہے۔ پرانے تربیت یافتہ افراد نو واردان کی تربیت کرتے ہیں۔ آنحضرت احمدیت میں ایک سی اقدار نمونہ پاتی ہیں اور جماعت روحانی لحاظ سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط و مستحکم ہوتی رہتی ہے۔ نئے سماجی تعلقات جنم لیتے ہیں نئے نئے استوار ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کثیر تعداد میں نکاح شادیاں برکات کا نیا باب کھولتی ہیں۔

سالانہ اجتماع مستقبل میں جہاں گیری کی تربیت جیتا کرتا ہے۔ تو نہالان جماعت نچتہ عمر تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ نئے نئے تجربات سے گزرتے ہیں۔ ان بزرگوں سے ملنے ہیں جن کے کارناموں کے متعلق کبھی سُننا یا پڑھنا ہوتا ہے۔ فراہمی آب و دان میں چھوٹی چھوٹی خدمات مستقبل کے جہاں بانوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ فرشتہ صفت بزرگ اور ننھے فرشتے دعائیں دینے اور دعائیں لینے سے ہمہ وقت روبرو خدا رہتے ہیں۔

مرکز سلسلہ کی ترقی اور اہل مرکز کی تربیت میں چلے ہم کردار ادا کرتے اہل مرکز در دیوار اور در دل وا کئے مقدمہ و رہبر استقام کے ساتھ جہان جلسہ کی مدارت کے لئے چشم براہ رہتے ہیں۔ لیسر لحاف چادری تیار ہو یا دایں مصالحے جمع کئے جائے ہوں مکانوں میں گنچائش نکالی جا رہی ہو مقصد صرف جہانوں کو آرام دینا ہوتا ہے کیونکہ میزبان اور مہمان دونوں مسیح کے حوالے سے محترم ہو جاتے ہیں۔ مہمانانِ مسیح موعود کو خود تکلیف اٹھانے کو کچھ آرام پہنچانا عین راحت محسوس ہوتا ہے جس کے گھر زیادہ مہمان ٹھہرے ہوں وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا ہے۔ اور جس گھر میں مہمان نہ ٹھہریں اُسے شدید کوفت ہوتی ہے۔ اہل مرکز کی شہری حقوق کے شعور (CIVIC SENSE) کی تربیت ہوتی ہے۔ گلی محلوں کی صفائی اور ٹریفک کنٹرول کا کام نوجوان ذوق و شوق سے کرتے ہیں۔ اجتماعی طور پر رضا کارانہ کام کرنے کی اتنی وسیع مثال رئے زمین پر کہیں اور نہیں ملتی۔ عام ماحول میں خوشگوار تبدیلی ظاہر کرنے لگتی ہے کہ مرکز میں کوئی پُر دقت تقریب ہونے والی ہے ادنیٰ اور ریڑھوں پر پرانی قیام گاہوں پر پہنچائی جاتی ہے۔ چکیاں مسلسل آنا بیستی ہیں۔ ایک طرف لنگر خانوں میں

تیاری ہوتی ہے دوسری طرف علمائے کرام شبانہ روز بہترین علمی مضامین کی تیاری میں مگن نئے سے نئے زاویوں سے دلائل کھوجتے ہیں۔ بازاروں کی چہل پہل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایسے مقامات جہاں سٹیاجوں کی کثرت سے آمدورفت ہو بڑے بڑے تجارتی مراکز بن جاتے ہیں۔ جلسہ لاند کا ایک نمونہ بھی ہے کہ جہان گرامی کی آمد سے ملک ملک کی اشیاء سے اہل مرکز کا اور ملکی مصنوعات کا بیرون ملک سے آنے والے مہمانوں سے تعارف ہوتا ہے۔ جس سے ملک کا نام روشن ہوتا ہے یا تاروں کا ماحول عام دنیاوی بازاروں سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ دیانتداری توکل اور تقویٰ کا معیار بہت بلند ہوتا ہے ہر عمر کے خریداروں کی لوہیاں خاص طور پر ایسی چیزوں کی طرف پکتی ہیں جنہیں وہ جلسہ لاند کی یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھ سکیں اور دوست احباب کو تحفہ دے سکیں۔

جلسہ لاند کے بابرکت موقع پر کتب سلسلہ کی نشر و اشاعت خرید و فروخت کا کام بھی عروج پر ہوتا ہے۔ صرف اسی ایک پہلو سے بھی جائزہ اندازہ ایمان کا باعث ہو سکتا ہے ۱۹۶۷ء کے جلسہ لاند میں طے ہوا تھا کہ اشاعت دین کے لئے ایک مطبع جاری کیا جائے جس کے لئے لوگ حسب استطاعت بخوشی چندہ دیں۔ ۹۲ دستوں نے ساڑھے پانچ پیسے سے دس روپے تک ماحوار چندہ لکھوایا جو کل ملکہ ایک مہینے میں ۷۰ روپے دو آنے چار پائی بنتا تھا۔ یہ ابتدائی جس کی تدریجاً ترقی کا عالم یہ ہے کہ کئی جدید پریس جماعت کی مطبوعات شائع کر رہے ہیں۔ جلسہ کے دو سے دن کی تقریریں جن مطبوعات کا تعارف امام وقت کی زبان مبارک سے ہو جائے وہ زیادہ اثباتی سے خریدی جاتی ہیں۔ جلسہ کے ایام میں جماعت کے اخبار رسائل کے لئے چندے جمع کر لئے جاتے ہیں۔ ثمرات کے ذکر میں علوم و ایمان میں ترقی اور دین کے مستقبل کو سنوارنے کی تدبیر بہت اہم ہیں۔ جید علماء کی تقاریر سے فیض رسانی سستی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے۔ بعض احمدی احباب جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ تقاریر کے توسط سے میدان مناظرہ و مباحثہ میں اپنے مقابل کو چاروں شانہ چیت کرنے کے مشاق ہو جاتے ہیں۔ امام وقت کی ربانی ترقی کا سال بہ سال جائزہ حمد و شکر کے ساتھ مقابلے کی رُوح پیدا کرنا ہے۔ نو واردان خود کو مضبوط زمین پر مہربان آسمان کے سامنے تلے محسوس کرتے ہیں۔ ایسے مجاہدین کو تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اٹھانا ہے ان کے لئے جلسہ لاند دعوت الی اللہ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ احمدی احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو جلسہ میں لے کر آتے ہیں اس طرح وہ براہ راست علمائے سلسلہ احمدیہ سے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد اور اختلافی مسائل پر مدلل جامع و مانع تقاریر سنتے ہیں۔ ہر احمدی شخص عالم اور فصیح الزبان نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ اپنا فریضہ دعوت الی اللہ مہمانوں کو لاکر کم حقد پورا کر سکتا ہے۔

کرہ ارض پر زمین کا کوئی حصہ اگر ایسا موجود ہے جسے صحیح اور مثالی دینی معاشرہ

کہا جاسکے تو وہ بلاشبہ احمدیت کے مراکز ہیں۔ مشاہدہ کرنا ہو تو جلسہ لاند پر آکر مہمانوں کو شہنشاہی طور گزرتے اور دعوت شہنشاہی دیکھ لیں۔ سادگی، درویشی، فقر اور فرزانگی کی اس سے بہتر مثال کہیں اور نہیں ملے گی۔ جلسہ ہر مرتبے کے احمدی کے لئے صرف بنیادی ضروریات کے ساتھ زندگی گزارنے کی مشق کرنا ہے۔ تکلفات سے اجتناب کی عملی تربیت دینا ہے۔ جسم و روح کا ضعف کمزوری اور کسل دور ہو کر ایک حالت انقطاع پیدا ہوتی ہے۔ اس دنیا کی لذات کو چھوڑ کر اخروی زندگی کی تیاری کا جوش پیدا ہوتا ہے۔

جلسہ لاند روحانی قوت کی ایسی پیڑھی ہے جو ہر سال نئے تعلق کی بجلی سے چارج ہو کر احباب جماعت کی ترقی کے سامان کرتی ہے۔ جلسہ کا کسی وجہ سے انعقاد نہ ہو سکا اس رُو میں تعطل کی بجائے اضافی قوت عطا کرتا ہے ۱۹۶۳ء میں جلسہ کے انعقاد سے حضرت مسیح موعود نے جماعت کے لئے زیادہ دعائیں کیں۔ الہی جماعت پر آزمائشوں کے کئی دور آئے۔ اگر جلسہ نہ ہوتا تو دل کا کرب دعاؤں میں ٹھہل گیا۔ انفرادی طور پر اگر کوئی شخص جلسہ پر شامل نہ ہو سکا تو اسوں اشکوں اور دعاؤں کی فریاد آسمان گیر ہوئی۔ جلسہ میں شمولیت کے شوق میں سوطرچ کی آزمائشوں سے گذرنے کی انفرادی داستانیں بجا کر لی جائیں تو اخلاص و قربانی کا بجز ذخار دکھائی دے گا۔ کہیں تو کرسی آڑے آئی تو استغنیائے دیا۔ کوئی بیمار ہے تو شافی خدا پر توکل کرنے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ تان شینہ کے محتاج نے بھی پیٹ کاٹ کر سفر خرچ جمع کیا مگر ابراہیمی طہور کی پرواز جاری رہی۔ جلسہ کی بندش بھی بے ثمر نہیں رہی۔ ایک در بند ہوا تو ہزار در کھل گئے۔ ایک ہی شجر ایمان کی شاخیں آسمانی پانی سے جگمگے ہو پاتے لگیں۔ قریہ قریہ ملک ملک چلے ہونے لگے اگر ہر جلسہ کی حاضری کو یکجا کیا جائے تو کئی گنا بڑھ جائے۔ اک سے ہزار اور وہ بھی بابرگ دبار بہ سب محض فضل خداوندی ہے۔ از دیاد ایمان کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہیے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے توسط سے یہ وعدہ سب اہل جماعت کے ساتھ ہے

إِنِّي مَعَكُمْ وَمَعَكُمْ أَهْلِكُمْ وَمَعَكُمْ كُلُّ مَنٍ أَحَبَّكُمْ

(الہام حضرت مسیح موعود تذکرہ ص ۵۴۹)

”میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہارے اہل کے ساتھ ہوں اور ان سب

کے ساتھ ہوں جو تم سے محبت کرتے ہیں۔“

محبت کرنے کا سلیقہ یہ ہے کہ کامل اطاعت کی جائے اور امام کے منشاء و احکامات کی رُوح کو سمجھ کر عمل کیا جائے۔ تاکہ الہی مدد شامل حال ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”الہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود ذمیوی مخالفت کے ایک

قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو

سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والی قوم کی پشت پر آجاتا ہے اور اس

کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک
 جگہ لگا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے پھر جس طرح سورج کے
 مقام کو دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا اسی طرح خدا تعالیٰ
 کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ کون سی قوم ترقی کرے گی
 ہاں یہ الہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد حیب قوم خراب
 ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ
 غائب ہو جاتا ہے پس کوشش کرو کہ تمہارا خدا تمہیں اور تمہاری اولادوں
 کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتد سایہ بنا دے اور تمہیں ایسی
 توفیق عطا فرمائے کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو ہمیشہ
 قائم رکھنے اور اس کو آگے بڑھانے کا موجب بنو تا کہ شمس والی دلیل ہمیشہ
 قائم رہے اور تمہارے لئے الہی نصرتیں ظاہر ہوتی رہیں اور انسانی تدابیر تمہارے
 مقابلہ میں ہمیشہ ناکام رہیں .

(تفسیر صغیر جلد ششم ص ۵۱)

”یہ (نان) تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کیلئے ہے“

نگر خانہ حضرت مسیح موعود

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۚ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا الصَّالِحِينَ ۗ

ترجمہ: ”یہاں تک کہ ہم نے انسان کو بہترین طور پر پیدا کیا تھا۔ پھر ہم نے اسے اس کے اصل حالت میں ہی لوٹا دیا، سوائے ان لوگوں کے جو نیک و صالح ہوں گے اور ان کو ہم نے بہتر بنا دیا۔“
وہ ہر ایک دور دراز راہ سے تیرے پاس آئیں گے اور انواع و اقسام کی نقد اور جنس تیرے لئے لائیں گے میں ایک جماعت کے دلوں میں الہام کروں گا تا وہ مالی مدد کریں پس وہ تیری مدد کریں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور ایک دنیا ہماری طرف رجوع لے آئے گی تب یہ کہا جائے گا کہ کیا یہ سچی نہ تھا جو آج پورا ہوا اور تجھے چاہیے کہ جب خدا کی مخلوق تیری طرف رجوع کرے تو تم نے ان سے پہلے ہی نہ کرنا اور نہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھکنا میں اپنی طرف سے دلوں میں تیری رحمت ڈالوں گا تو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پائے اور اپنے مقصود کیلئے طیار کیا جاوے۔ (روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۶)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ”سوا ایسا ہی ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد خدا نے دلوں میں میری رحمت اس قدر ڈال دی کہ علاوہ مالی مدد کے بعض نے میری راہ میں مزاج بھی قبول کیا اور وہ ہنسنا سنا بھی کئے گئے مگر کم نہ مارا اپنی جان میرے لئے چھوڑ دی مگر مجھے دھچکھوڑا میرے لئے دکھ اٹھائے اور صدمہ کوس سے رحمت کر کے قادیان آگئے۔“

(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۶)

اور ایسا ہی ہوا دست قدرت نے آپ کی طرف جگ کی مہار لوڈی خدائی مہمان کثرت سے قادیان کا رخ کرتے لگے۔

پھر فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایسا بچہ ہوتا ہے پر ہٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا۔

یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

یہ اس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے دھنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قیوم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسایگی میں آباد ہوئے ہیں۔ اور ان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفل ہوگا اور رزق کی پریشانی ہم کو پرانگند نہیں کرے گی۔ (قریباً ۱۸۷۰ء تک) حضرت مسیح موعود ص ۱۸۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالمیہ احمدیہ کا آفتاب علم دین طلوع ہوا تو متلاشیان حق کشان کشان اس رُخِ انور کے گرد جمع ہونے لگے۔ انتشار و حاینت کا زمانہ تھا کوئی متوالا خواب دیکھ کر حاضر ہوتا۔ کوئی کشف و القاد کے نتیجے میں سفر کرتا۔ کوئی مسیح کی آمد کی نشانیوں کو پورا ہوتے دیکھ کر تلاش میں نکل کھڑا ہوتا کوئی مضامین و کتب پڑھ کر نابھہ روزگار معتقد کی طرف آمادہ سفر ہوتا کوئی تحقیق و جستجو میں سرگرداں ہو کر آتا۔ غرض ہر سمت سے سعید رومیوں ایک ہی پیش قدمیوں کا طرف رواں دواں تھیں۔ ایک طرف خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا فرما رہا تھا تو دوسری طرف استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ خدا تعالیٰ تو واردان کی روحانی پیاس بجھانے کے ساتھ جسمانی سیر کی انتظام بھی کر رہا تھا۔ اسی دودھ سے جو چودہ سال پہلے ام القریٰ کی چھاتیوں میں اُترا تھا۔ اور صاحب کوثر کے توسط سے اُس کا فیضان اول و آخر کے لئے جاری کر دیا گیا تھا۔

حضرت آدمس کی زندگی کے اس دور کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اپنے دنیاوی مشاغل سے اتنا شغف تھا کہ حصول رزق کی طرف توجہ دینے کا مطلقاً وقت نہ تھا۔ پھر کوئی مستقبل ذریعہ آمد بھی نہ تھا۔ صاحب جائیداد بزرگوں کی اولاد تھے لیکن فطری سادگی اور خلوت پسندی کی وجہ سے نہ مخلصین جانے کا شوق تھا۔ نہ قوت لامیوت کے سوا کسی قسم کی خاطر کام و دہن کی طرف توجہ تھیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

ابتداء سے گوشہ خلوت رہا مجھ کو پسند

شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اس عظمت سے عار

پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا

میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

نادر و قیوم خدا نے مفلس فرمایا کہ آپ کو دنیا پر ظاہر فرمائے اور سجدید دین حتیٰ کا کام لے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدرمیر الہام آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

فَجَاءَ اَنْ تَعَانَ وَ تَعْرِفُ بَيْنَ النَّاسِ (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲ ص ۲۵۵)

اب وقت آگیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں نیک نامی سے شہرت دی جائے۔

نیز خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا مَّا يَتَوَنُّ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَا تَيْبُكَ

مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ - يَنْصُرُكَ رَبُّكَ اِنْ يَشَاءُ مِنَ السَّمَاءِ - اِذَا جَاءَ

نُصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ وَ اَنْتَ عَلَى اَمْرِ الرَّمَّانِ اِلَيْنَا اَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ وَ كَا

آپ خدائی تربیت یافتہ تھے آنے والے مہانوں پر کرم کی انتہا کرتے تھے منکسر مزاج، خلیق
ملنسار، دوسرت تواضع اور شدت سے محبت کرنے والے تھے ان صفات کے ساتھ وہ
اپنے ماننے والوں اور ماننے والوں کی کٹھنیں نہیں کرتے تھے۔ آپ کو مہانوں کی عزت نفس
ان کے ذوق و رُحان، اکل و شرب کی علاقائی عادات، ذہنی و جسمانی کیفیت کا اپنی فطری
ذکاوت سے جائزہ لیتے ہیں کوئی وقت نہ لگتا آپ مہانوں کا منہم چہرے سے استقبال
فرماتے۔ ان کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانا خود پرہیز کر لیتے اور عزت و تحکم سے رخصت
فرماتے۔ آپ کا انداز ایسا ہوتا کہ جانے والا جدائی کا دکھ محسوس کرتا اور آپ بھی اپنی بے تدری چھپا
نہ پاتے۔ اکرام ضعیف کے متعلق آپ کے علمی درس کے نمونے اور ارشادات اس بے مثال
کیفیت کا اندازہ لگانے میں مدد ہوں گے۔

آپ فرماتے ہیں۔

"میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لیے ہمیشہ
سایا کد کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان
کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرہ سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۱ ص ۵۸)

اسی سلسلہ میں آپ کا ارشاد ہے۔

"لنگر خانہ کے منتہم کو نایک کر دی جائے کہ وہ ہر شخص کی احتیاج کو مد نظر رکھے
مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ
رہتا ہو اس لیے کوئی دوسرا شخص لے لیا دیا کرے کسی کے میلے کپڑے
دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہیے کیونکہ مہمان تو سب
یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو ہنسنے اور ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا *
ایک ایسے موقع پر جب مہمان بڑی کثرت سے آئے ہوئے تھے آپ نے مہانوں کی تکمیل
ملاحظہ رکھنے کا اہتمام کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

"دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت

کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو
واجب اکرام جان کر تواضع کرو۔۔۔ تم پر میرا احسن ظن ہے کہ مہانوں
کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھنہ یا مکان میں
سردی ہو تو کٹڑی یا کونہ کا انتظام کرو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۱ ص ۲۶)

* حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مد نظر رکھیں۔ بعض اوقات کسی کو بیت الخلاء
کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سنہت تکلیف ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ مہانوں کے
ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لیے معذور ہوں مگر جن
لوگوں کو ایسے کاموں کے لیے قائم مقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت
نہ ہونے دیں۔۔۔؛ (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۱ ص ۲۵)

حضور مہانوں کی جملہ ضروریات کا کس نگر مند ہی اور تعہد سے خیال رکھتے تھے

اس کا اندازہ ذیل کے ایک فقرے سے ہو سکتا ہے جو اخبار الحکم نے آخری ایام کی ایک
بات کے عنوان سے ریکارڈ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"بعض اوقات مہانوں کو ایک چیز چاہیے مگر وہ نہیں ملتی تو یہ عزم میری
روح کو کھاتا ہے۔"

مہمان کا اکرام دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی معمولی مہمان نہ تھے بلکہ خدا
کے مہمان تھے خدا کے پیارے مسیح کے مہمان تھے ورنہ چند مہمانوں کا بھوکا سوجانا عرش کو
نہ ہلا دیتا ایک دن بس ناکریر وجود کی بنا پر بہت دیر سے کھانا ملا اور بعض مہمان تو بغیر
کھانا کھائے بھوکے ہی اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئے نہ تو انھوں نے شکایت کی نہ کسی
سے ذکر کوئی ان سے ہمدردی کرتا مگر جب انھوں نے صبر کیا اور کسی سے ذکر تک نہ کیا تو خود
رب العرش نے جس کے وہ مہمان تھے اپنے فرستادہ کو الامام کیا۔

"أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرِ."

بھوکے اور مضطر کو کھانا کھلاؤ صبح سویرے حضور نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ
بعض مہمان رات بھر بھوکے رہے اسی وقت حضور نے لنگر کے منتظمین کو بلایا اور بہت تاکید
فرمائی کہ مہانوں کی ہر طرح خاطر تواضع کی جائے۔

شروع میں جلسہ سالانہ کے مہانوں کا سارا خرچ حضرت اقدس خود برداشت کرتے تھے
اگرچہ وسائل کی کمی تھی مگر خدائی کفالت کے وعدوں پر اتنا توکل تھا کہ کبھی تردد نہ ہوا آپ
فرماتے ہیں۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آئے میں اس پر بوجھ بڑھتا ہے یا ایسا سمجھتا
ہے کہ میںاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شکر میں
مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہاں ہمارا خیال ہو جائے تو چاہے
مہمان کا تکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ یہیں تو دو دوستوں
کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص ۲۵)

حضرت منشی ظفر احمد کپور تھلوی بیان کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا ان دنوں جلسہ سالانہ کے لیے چندہ
جمع ہو کر نہیں جاتا تھا حضور اپنے پاس ہی سے صرف فرماتے تھے۔ میرا صاحب مہمانوں
نے آکر عرض کی کہ رات کو مہانوں کے لیے سالن نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے
کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے
میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہانوں کیلئے سامان ہم پہنچا دیا دو دن کے بعد پھر میر صاحب
نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لیے کچھ نہیں فرمایا کہ

"ہم نے ہر رعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا اب ہمیں ضرورت

نہیں جن کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔"

اگلے دن آٹھ یا نو بجے چھٹی رسال آیا تو حضور نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔

چھٹی رسال کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب مٹی آرڈر ہوں گے جو مختلف جگہوں سے

آئے ہوئے تھے سو سو پچاس پچاس روپے کے۔ اور ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں ممالوں کے لیے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں؛ آپ نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی کہ جیسا کہ ایک دنیا دار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا ان لوگوں کا اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے؛ (تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۲۷۷)

ایک دفعہ قحط پڑ گیا اور آٹا روپے کا پانچ سو گویا نگر کے خرچ کا فکرمو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ امام تسلی دی۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا

کیا خدا اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔

پھر نہ صرف حضرت اقدس کی ساری عمر بلکہ جماعت احمدیہ کی ساری عمر ممالوں کے لیے خرچ کی کبھی تنگی نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ انسان قلوب میں تحریک پیدا کرتا ہے اور وہ از خود روپیہ لاکر امام وقت کے قدموں میں رکھ دیتے ہیں کہ مسیح کے نگر کی خدمت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ ممالوں میں انصاف حضرت اقدس کی صداقت کی ایک واضح دلیل ہے۔

ذیل کے کچھ اقباسات سے نگر خانہ حضرت مسیح موعود کے ابتدائی حالات معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میں ایک گنم انسان تھا جو قادیان جیسے دیران گاؤں میں زواید گنمائی میں بڑا ہوا تھا پھر بعد اس کے خدانے اپنی پیش گوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع فرمایا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکر یہ بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں۔۔۔ اس آمدنی کو اس سے خیال کر لینا چاہیے کہ سالہ سال سے صرف نگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار ایک خرچ ہو جاتا ہے؛“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱، روحانی خزائن ۲۲، ص ۲۲)

پھر فرماتے ہیں۔

”یادہ زمانہ تھا کہ باعث تفرقہ و جہد معاش پانچ سات آدمی کا خرچ بھی میرے پر ایک بوجھ تھا اور یا اب وہ وقت آ گیا کہ بحساب اوسط تین آدمی ہر روز عیال و اطفال اور ساتھ اس کے کئی بڑا اور درویش اس میں روٹی کھلتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۳، روحانی خزائن ۲۲، ص ۲۴، ص ۲۵)

”رجوع خلائی کا اس قدر مجمع بڑھ گیا کہ بجائے اس کے کہ ہمارے نگر میں ساٹھ یا ستر روپیہ ماہوار خرچ ہوتا تھا۔ اب اوسط خرچ کبھی پانچ سو کبھی چھ سو ماہوار تک ہو گیا اور خدانے ایسے مخلص اور جان فشان ارادتمند ہماری خدمت میں لگا دیے کہ اپنے مال کو اس راہ میں خرچ کرنا

اپنی سعادت دیکھتے ہیں؛“ (انجامِ حقیم ۳۱۲)

۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء کے اشتہار سے اس وقت کے نگر خانے کے خرچ کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

”جو نگر کنزرت ممالوں اور حق کے طالبوں کی وجہ سے ہمارے نگر خانہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے اور کل میں نے جب نگر خانہ کی تمام شاخوں پر غور کر کے اور کچھ ممالوں کی خوراک اور مکان اور چراغ اور چارپائیاں اور برتن اور فرش اور مرمت مکانات اور ضروری ملازموں اور سقا اور دھوبی اور اچھنگی اور خطوط وغیرہ ضروریات کی نسبت مصارف پیش آتے رہتے ہیں ان سب کو جمع کر کے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ ان دنوں میں آٹھ سو روپیہ اوسط ماہوار خرچ ہوتا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۲۶، ص ۲۷)

قادیان تشریف لانے والے مہمان گرامی کے لیے حضرت مسیح موعود کی محبت بھری میزبانی

میں حضرت اتان جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا حسن تدبیر بھی شامل تھا بلکہ یہ کہنا سب سے کہ پہلی خاتون افسر نگر خانہ حضرت اتان جان ہی تھیں۔ مہمان حضرت حکیم مولانا نور الدین والے دالان اور شمال مغربی کوٹھڑی میں ٹھہراتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے ’الدار‘ میں (جو اس وقت بہت ہی مختصر مکان تھا) نو دس خاندان کچھ بیٹا ملی و پوجگان اس طرح رہتے تھے جیسے کوئی سرانے یا مہمان خانہ ہو۔ دائیں بائیں اور نیچے اندر باہر طرف مہمان ہی مہمان ہوتے تھے۔ اولاً حضرت اقدس نے مہمان خانے کے لیے دو کوٹھڑیاں بنوائیں دالان بعد میں بنا اس میں معمولی قسم کی پانچ چھ کڑی کی کرسیاں ہوتی تھیں ان دنوں قادیان میں کوئی ذریعہ معاش نہ تھا اجاب نگر خانے سے کھانا کھاتے تھے۔ ایک طویل عرصہ تک متواتر اس کے جملہ اخراجات و انتظامات حضور اور حضرت اتان جان نصرت جہاں بیگم کے ذمے تھے۔ خدا کے پیارے مسیح کا نگر اولاً گھر کے اندر ہی جاری ہوا رہا کھانا تیار ہوتا تھا ابتدا میں چپائیاں ہو کرتی تھیں جو گھر کے اندر ہی خادماں پکاتی تھیں ترقی ہوتی گئی تو توڑے کی بجائے لوہے پر کئی کئی عورتیں مل کر چپائیاں پکاتے لگیں۔ ۱۸۹۵ء میں نگر خانہ ’الدار‘ کے اس حصہ میں تھا جہاں تقسیم ملک سے قبل حرم اڈل سیدنا حضرت مصلح موعود کی ڈیوڑھی تھی جہاں مشرق کی طرف سے ’الدار‘ کے نچلے حصے میں داخل ہوتے ہیں۔ اس ڈیوڑھی میں ملک خادم حسین سائیں پکاتے تھے بعد ازاں نگر خانہ اس ڈیوڑھی کے ملحقہ شمالی کمرے میں منتقل ہو گیا۔ کھانے میں عموماً دال اور کبھی کبھی بہزی گوشت بعض اوقات ایک وقت دال اور دوسرے وقت (کسی بہزی کا) سائیں ہوتا تھا دال عموماً چنے کی دال ایسی پتی مگر لذیذ ہوتی تھی کہ کھانے والے پیالہ اٹھا اٹھا کر گھونٹ گھونٹ پی جایا کرتے تھے۔ آئے کی فراہمی میں حضرت میرزا ناصر نواب، حضرت جہاں عبدالرحیم قادیانی، حضرت میان کرم داد ملک غلام حسین حضرت جہاں عبدالرحمن قادیانی خدمت سر انجام دیتے تھے۔

کئی سال اس حال میں گزرے۔ سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ نگر نے بھی ترقی کی۔

گھر کی بجائے باہر انتظام کرنا پڑا۔ روٹی کے لیے تنور کا اور دال سالن کے واسطے دیچگیوں کی بجائے دو بڑے دیچگوں اور پھر دیگوں کا ہوا۔ (تخلص از... احمد جلد نم ۵، آبا ۱۹۵۱)

لنگر خانہ کی تعمیر

حضرت نواب محمد علی خاں کی روایت کے مطابق ابتدائی لنگر خانہ کی تعمیر ۱۹۱۲ء کے اواخر میں شروع ہوئی تھی۔ لنگر خانے کا مینو حضرت حکیم مولوی نور الدین نے تجویز فرمایا تھا اور کھانے کی مخصوص لذت ہماری دہلی والی حضرت اماں جان کے تجربہ اور ذہانت کی بدولت نصیب ہوئی۔

اولین خدمت گزار

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں لنگر خانہ کے خدمات بجالانے کی سعادت حضرت مسیح حضرت یعقوب علی عرفانی، حضرت حکیم فضل الدین، حضرت مفتی فضل الرحمن، حضرت قاضی امیر حسین، حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی، مدرسہ احمدیہ کے استاد اور بورڈنگ ہاؤس کے بہت سے طلباء کو حاصل رہی۔ جب حضرت اقدس اپنے آخری سفر لاہور پر روانہ ہوئے تو لنگر خانے کا انتظام مولوی محمد علی صاحب کے سپرد ہوا۔ (البدرد قادیان)

حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی ان ایام میں خدمت کو فرمایا کرتے ہیں۔
 " ۱۹۰۸ء کا جلسہ آیا ڈیوٹیاں لگائی گئیں مجھ ناکارہ کو بھی کسی لائق سمجھ کر سیدنا امام خیر الامام حضرت اقدس مسیح موعود کے ہمانوں کی خدمت بجالانے کا موقع دیا گیا چنانچہ اپنے آقاؑ نامہ لکھنے کی قلم کردہ اس یادگار کی تقریب پر انخلاص شوق اور محبت سے اس طرح خدا بجا لانے کی توفیق ملی کہ صدر انجمن احمدیہ نے بھی ایک ریزولوشن کے ذریعے اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور حافظ عبدالرحیم صاحب مالیر کو ٹیوٹیور کو دس روپے نقد انعام بھی دیا۔ میں اور حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم دونوں مل کر انتظام جلسہ میں خدمات بجالاتے رہے۔

مگر اس سے کہیں بڑھ کر وہ نعمت تھی جو میری حقیقی ماں سے بھی کہیں بڑھ کر مسند سیدۃ النساء، حضرت اماں جان (ناقل) نے ازراہ کرم اور عزیز نوازی یہ احسان فرمایا کہ خود چل کر عزیز خانہ پر تشریف لائیں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک دستار مبارک مجھے بطور تبرک سے کرنوازار (سیرت اماں جان ص ۲۹۳)

لنگر خانہ حضرت مسیح الاول کے دور میں

حضرت مسیح موعود کے خلیفۃ المسیح الاول کے منشا کے مطابق لنگر خانہ کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی نگرانی میں سے دیا گیا اور اس کے لیے سالانہ بجٹ ۱۲۰۶ روپے منظور ہوا خلافت اولیٰ میں جو بزرگ لنگر خانہ کے مہتمم تھے ان کے نام یہ ہیں۔ حضرت حکیم فضل دین بھیردی، حکیم محمد عمر صاحب، حضرت قاضی خواجہ علی۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۲۳)

دور خلافت اولیٰ میں مہمانان گرامی کے اضافے کے ساتھ ساتھ انتظامات میں بھی وسعت آئی گئی حضرت شیخ یعقوب علی، حضرت مفتی فضل الرحمن، قاضی امیر حسین صاحب، منشی برکت علی صاحب، ماسٹر مامون خان صاحب، ماسٹر عبدالرحیم صاحب، میاں غلام محمد صاحب، سیکھواں، منشی سکندر علی صاحب، قاضی عبدالرحیم صاحب، منشی محمد نصیب صاحب،

مولوی محمد علی صاحب، ماسٹر عبدالعزیز صاحب، ماسٹر محمد دین صاحب، میاں فخر الدین صاحب، ماسٹر فقیر اللہ صاحب، حضرت قاضی خواجہ جلی صاحب، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب، قاضی امیر حسین صاحب، مولوی محمد اسماعیل صاحب، میاں امیر احمد صاحب، مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور قادیان کی مقامی آبادی میں سے کچھ اصحاب لنگر خانہ کی خدمت، دیگر انتظام قیام و طعام میں پیش پیش رہے۔

عہد خلافت اولیٰ کے آخری جلسہ سالانہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خدمت مہمانان مسیح موعود تفویض کی گئی۔ آپ نے بہت قلیل عرصے میں سب انتظامات کیے دونوں وقت خود پاس کھڑے ہو کر دو ہزار کا کھانا تقسیم کراتے اور سب مہمانوں کے کھانا کھانے کے بعد گھر تشریف لے جاتے دن میں کئی بار انتظامات جلسہ کا معائنہ کرتے اور مناسب ہدایات دیتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۵۲)

خواتین کی قیام گاہوں میں قیام و طعام کا سارا انتظام حضرت سیدہ امان جان اپنے خاندان کی خواتین کے ساتھ سرانجام دیا کرتیں۔ لنگر خانہ کے متعلق امور میں آپ ذاتی دلچسپی لیتیں اور حضرت مسیح موعود کی یادگار کے خیال سے اس کا احترام کرتیں۔

لنگر خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں

دور خلافت اولیٰ میں جلسہ کے انتظامات اور لنگر خانہ کی عام نگرانی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اور مولوی محمد الدین صاحب کے سپرد تھی سینکڑوں احمدی ان کی معاونت کرتے تھے۔ ۱۹۱۶ء میں لنگر خانے کے موقع پر پانچ ہزار مہمان متوقع تھے ان کے لیے اخراجات کا اندازہ فی کس ایک روپیہ لگایا گیا اور چنہ کی اپیل کی گئی (تشیخہ الاذہان)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان مستعدی سے اسٹور کے لیے راشن کی خریداری فرماتے۔ ۱۹۲۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت میر محمد اسلمی کو افسر لنگر خانہ مقرر فرمایا۔ حضرت میر صاحب ہمہ صفت موصوف عالم باعمل خدا ترس اور عزیز پرور بزرگ تھے۔ اپنی دوسری اہم خدمات کے ساتھ ساتھ اس کام کے لیے موزوں ترین وجود ثابت ہوئے۔

حضرت میر محمد اسلمی صاحب مہمان خانہ کو صاف ستھرا رکھتے۔ بیماریوں اور بوڑھوں کا بطور خاص الگ اکرام تھا۔ سامان لنگر برتن دیگیں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جمع رکھتے مہمان خلعے کے خرچ کے لیے ایسے رنگ میں تحریک فرماتے کہ مخاطب اس کا بغیر نہیں شوق سے حصہ لیتے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں فخر محسوس کرتے۔ ہمیشہ سب سے آخر میں کھانا کھاتے۔ کھانے میں کسی قسم کا تکلف پسند نہ فرماتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا فرداً فرداً اجاب کی مزاج پڑوسی فرماتے اور ان کی تکالیف دور کرنے کے لیے مستعد رہتے۔ مہمان کی نفسیاتی کیفیت کا اندازہ لگا کر ضروریات مہیا کرتے۔

(مضامین مظهر)

۱۹۲۰ء میں لنگر خانہ کی عمارت کے لیے علیحدہ کمرے بنائے گئے آئندہ دو سالوں میں مزید توسیع کی گئی۔

۱۹۲۴ء میں سہولت کے خیال سے جلسہ سالانہ کے انتظامات

مختلف عہدوں اور مدت میں تقسیم کیے گئے۔ لنگر خانہ کا انتظام بدستور حضرت میر صاحب کے پاس رہا۔

حضرت مرزا غلام نبی صاحب مسگر امرتسری کو یہ سعادت حاصل رہی کہ جلسہ سالانہ کے لیے امرتسر سے دیکھیں قادیان بس میں لے کر جاتے شروع میں دیکھیں کرانے پر حاصل کی جاتیں، لانے لے جانے قلعی کرانے پر بہت اخراجات اٹھ جاتے آپ نے حضرت میر اسلمی صاحب کو تجویز دی کہ ہر جماعت کو ایک دیگ عطیہ دینے کی تحریک کی جائے۔ حضرت میر صاحب کو یہ تجویز پسند آئی اور فرمایا ”کیونکہ یہ تجویز آپ کی ہے اس لیے سب سے پہلی دیگ بھی آپ ہی دیں۔ چنانچہ آپ نے لنگر خانہ کو پہلی دیگ عطیہ لینے کا نثر حاصل کیا اس دیگ پر یہ الفاظ کندہ کروائے ”لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لیے۔ منجانب غلام نبی مسگر احمدی“

مستورات میں ۱۹۲۲ء سے مہمان نوازی کے فرائض حضرت سیدہ ام داود صاحبہ نے کمال محنت و جانفشانی سے ادا کرنے شروع کیے آپ کو کام کرنے اور کام کرانے کا بہت سلیقہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے دردمند مزاج دیا تھا مہمانوں میں کسی قسم کی تفریق پسند نہ کرتیں۔ آپ کی زیر تربیت تیار ہونے والی ٹیم زمانہ دوران تک احسن رنگ میں خدمات ادا کر کے گویا آپ کے فیضان کو متذکر رہی ہیں۔

حضرت میر اسلمی صاحب کے ساتھ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ، حضرت صاحبزادہ مرزا نثریف احمد، حضرت نواب محمد عبداللہ خان، ماسٹر علی محمد صاحب، ماسٹر محمد طفیل صاحب، حضرت مولانا نثار علی حضرت خان ذوالفقار علی خان، شیخ عبدالرحمن صاحب اور قاضی محمد عبداللہ صاحب، اچھے عرصے تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے حالات کا تیزی سے جائزہ لے کر کمزور حصوں کی نشاندہی فرماتے اور کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ہدایات سے نوازتے۔ جلسہ سالانہ کو یہ فضیلت ہمیشہ حاصل رہی کہ حضرت مسیح موعود اور ان کے خلفائے کرام بتقدیر نفیس ساے انتظامات کے مگر ان اعلیٰ ہوتے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مہمانانہ مسیح موعود کی خدمت کو عین سعادت سمجھتے اور ہر آنے والے مہمان کو خدا تعالیٰ کا خاص نشان قرار دیتے۔

۱۹۲۳ء کی جلسہ سالانہ کی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مہمانانہ جلسہ

کی کثرت دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور وہ دن یاد فرمائے جب حضرت اقدس خود دوسروں کے بھجوائے ہوئے کھانے پر گزارا فرماتے تھے۔ حضور نے فرمایا۔

”حافظ معین الدین صاحب حضور کے خادم جب گھر سے کھانا لینے جاتے

تو بعض اوقات اندر سے عورتیں کہہ دیا کرتیں کہ تمہیں تو ہر وقت

مہمان نوازی کی فکر رہتی ہے ہمارے پاس کھانا نہیں ہے حضور اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے اور خود چنبوں پر گزارا کر لیتے اس وقت کا نقشہ حضور نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَادِّ كَانُ الْكَلِي

فَصِيْرَتُ الْيَوْمِ مَطْعَامُ الْاَلْهَالِي

کہ ایک وقت وہ تھا کہ دسترخوان کے بچے کچھ ٹکڑے مجھے ملتے تھے مگر اب حالت یہ ہے کہ سینکڑوں خاندانوں کو اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ رزق دے رہا ہے گویا ایک وقت وہ تھا کہ گھر کی مستورات مہمان کو پوچھ سمجھتی تھیں اور کھانا لینے سے انکار کر دیتی تھیں اور حضرت نے آٹھ پھر روزے رکھے اور کجاہ وقت کہ جلسہ سالانہ پر ہزار ہا آدمی یہاں آتے ہیں اور ان کا رزق یہاں آنے سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور پوچھ گچھوں میں ایک منٹ بھی لنگر خانہ کی آگ سرد نہیں ہوتی۔

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

۱۹۲۲ء کے جلسے میں لنگر خانے کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ تین مقامات پر ۸

تین سو دن رات کام کر کے پونے چوبیس ہزار مہمانوں کا کھانا تیار کرتے تھے حضرت میر اسلمی کی خدمات کا زمانہ ۱۹۲۳ء تک تمتد ہے آپ کے عرصہ حیات کا بیشتر حصہ مہمانانہ حضرت مسیح موعود کی خدمت کرتے، لنگر کے نظام کو مضبوط و مستحکم کرنے میں گزر گیا یہ درویش صفت بزرگ اپنے چھپے تربیت یافتہ خادمین کی وسیع تعداد چھوڑ گئے جماعت احمدیہ کے وہ خوش نصیب جن کو حضرت میر صاحب کی رفاقت میسر آئی بڑے کرب انگیز سرور سے ان کو یاد کرتے ہیں ع

خدا رحمت کندایں عاشقان پاک طہیت را۔

۱۹۲۴ء میں تقسیم پاک و ہند کے بعد جبکہ ملکی حالات کے باعث جماعت کو

قادیان سے ہجرت کرنا پڑی قادیان میں لنگر خانے کا انتظام مستقلاً حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی نگرانی میں رہا۔

تقسیم برصغیر کے بعد جماعت احمدیہ عارضی طور پر رتن باغ لاہور میں منتقل ہوئی۔ رتن باغ کے ایک حصے میں لنگر خانہ کھول دیا گیا ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ناظر ضیافت مقرر ہوئے اور ان کی امداد کے لیے شیخ محبوب الہی صاحب کا تقرر ہوا۔ چونکہ کوئی خاص انتظام لنگر اور کارکنوں کا نہیں ہو سکتا تھا اس لیے پہلے آٹھ ماہ میں بازار سے قریباً سات ہزار کے نان خریدنے پڑے۔ سامان کی کمی کا یہ عالم تھا کہ قادیان سے صرف آٹھ دیکھیں منگوائی جاسکیں۔

۱۹۲۵ء کے آخر میں ناظر ضیافت کی ذمہ داری حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب

کو سونپ دی گئی۔ آپ کے ساتھ چوہدری حبیب اللہ خاں صاحب سجال نے کام کیا۔

(خلاصہ تاریخ احمدیت جلد ۱ ص ۲۷، ۲۸)

لنگر خانہ ریلوہ

دسمبر ۱۹۴۸ء میں جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ریلوہ میں پہلی عارضی عمارت کی تعمیر شروع ہوئی اس کے سات کمرے تھے ان میں سے ایک کمرے میں لنگر خانے کے لئے گندم کا اسٹاک رکھا گیا۔ اپریل ۱۹۴۹ء میں اس پہلی عارضی عمارت میں لنگر خانہ قائم ہوا۔ تاریخ احمدیت جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۴

۱۹۴۹ء کے مہانوں کے لئے اسٹیشن کے دونوں طرف ۵۰ بیرکین بنائی گئی تھیں ایک پہاڑی کے دامن میں لنگر خانہ قائم کیا گیا جہاں تمام مہانوں کے لئے کھانا تیار ہوتا اس جگہ ۲۵ تنور لگائے گئے تھے۔ پانچ ٹرک لنگر خانہ سے کھانا قیام گاہوں تک پہنچاتے۔ ریلوہ کے تق و دق میدان میں پانی کی فراہمی ایک بہت مشکل مسئلہ تھا اور کئی ہزار خرچ کر کے بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی تاہم حکومت کی مدد سے چند ٹینکرز میسر آئے جو پانی فراہم کرتے ان کے علاوہ متعدد مقامات پر پانی کے ٹمپ بھی لگا دیئے گئے تھے۔ جلسہ سے واپسی پر حضور کو ریلوہ میں پانی نکل آنے کی خوشخبری ملی۔ چنانچہ آئندہ سالوں میں مہانوں کو پانی کی فراہمی آسان ہو گئی۔

۱۹۴۹ء میں مہانوں کے قیام و طعام کا بندوبست حضرت سید محمود اللہ شاہ کے ذمہ تھا۔ لنگر خانے کے منتظم صوفی غلام محمد صاحب تھے۔ دن رات چالیس تنور گرم رہے اور ایک وقت میں ساٹھ ساٹھ دیگیں سالن وغیرہ کی تیار ہوتی رہیں مہانوں کی کثرت کی وجہ سے کام کی زیادتی کا بوجھ باورچیوں اور نانباٹوں پر پڑا۔ وہ بے ہوش ہو جاتے بعض اوقات کھانے میں کچھ تاخیر بھی ہوتی مگر مہانوں نے خندہ پیشانی سے برداشت کی۔

۱۳ اپریل سے ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء کی شام تک ۷،۳۷۱ مہانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ لنگر خانے کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کا بازار بھی لگا گیا مگر مہان اس قدر تشریف لائے کہ جس طرح لنگر خانے کا انتظام عاجز رہ گیا اسی طرح بازار میں بھی اشیائے ضرورت ختم ہو جاتی رہیں۔

حضور نے انتظامات جلسہ کے ہر شعبہ اور ہر پہلو کی ذاتی نگرانی فرمائی چنانچہ حضور لنگر خانہ میں تیار ہونے والی تقسیم طعام کی مشکلات کو حل کرنے اور دیگر ضروری اور فوری ہدایت کے لئے بعض اوقات خود تشریف لائے رہے چنانچہ ایک موقع پر رات کے ایک بجے اور ایک دن اڑھائی بجے دوپہر حضور لنگر خانہ میں تشریف لائے اور اپنی مفید اور ضروری ہدایات سے مشکل کشائی فرمائی۔ (تاریخ احمدیت ۱۳ صفحہ ۲۴۳-۲۴۴)

جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر پہلی مرتبہ مستورات کے لئے لنگر خانہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا جس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ مجموعی طور پر کام میں بہولت رہی مستورات نے اپنی لیاقت حسن کارکردگی اور تنظیمی صلاحیت کا نہایت خوش کن مظاہرہ کر کے ثابت کر دکھایا کہ جنرل ماہر اللہ کی زیر نگرانی تربیت حاصل کرنے والی مستورات نظم و ضبط میں اعلیٰ معیار پر پہنچ چکی ہیں۔ عورتوں کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی اگرچہ لنگر خانہ کا انتظام مردوں کے ہاتھ میں تھا لیکن مستورات منتظمین کی زیر ہدایت ہی اس کے جملہ انتظامات

پائیدار تکمیل کو پہنچے تھے وہ اپنی ضرورت کے مطابق کھانا تیار کر داتیں۔ مستورات کے لئے علیحدہ لنگر خانہ کا قیام ایک نیا تجربہ تھا جو لفظاً تعالیٰ خاطر خواہ طور پر کامیاب ثابت ہوا۔ (ریجنل قیام گاہ جلسہ لائے)

۱۹۵۶ء میں دارالرحمت کے لنگر خانہ کی منتقل عمارت مکمل ہو گئی۔ اس میں ۱۳ × ۲۵ کے چھ بڑے کمرے بنائے گئے۔ اس سال دارالصدر دارالعلوم اور دارالرحمت میں تین لنگر خانے کام کرتے رہے۔ لنگر خانوں میں سینٹ کی ہودیاں بسری، گوشت دھونے کے لئے تعمیر کی گئیں۔

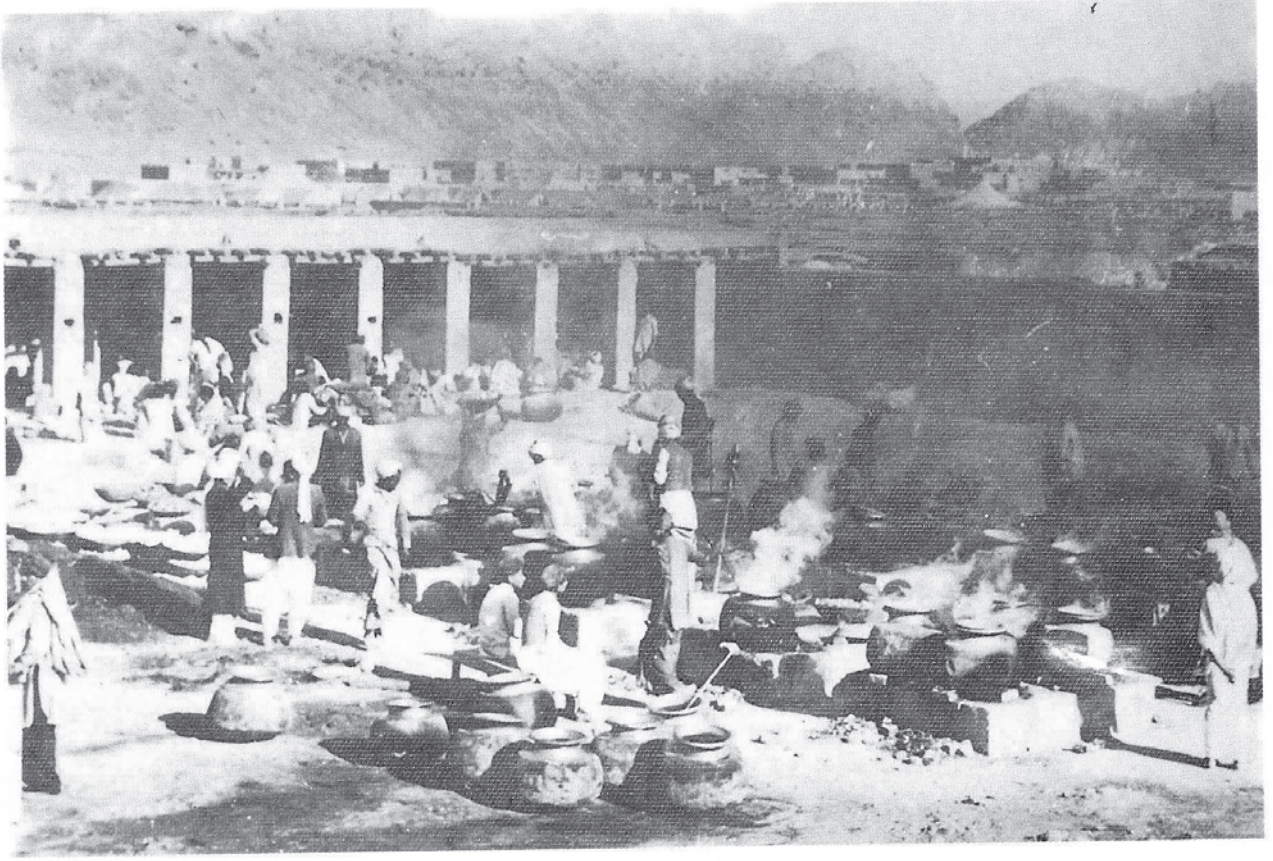
۱۹۶۰ء سے قبل جلسہ لائے کے تینوں لنگروں کے تنوروں پر کوئی چھت نہ تھی اور گریہ کے شامیانے لگا کر کام چلانا پڑتا تھا۔ یہ انتظام تسلی بخش نہ تھا اور ہمیشہ ہی اس سے تکلیف ہوتی تھی۔ ۱۹۶۰ء میں دارالصدر کے مرکزی لنگر کے تنوروں پر باقاعدہ چھت ڈالی گئی۔

۱۹۶۱ء میں لنگر خانہ نمبر ۲ واقع غلہ منڈی کے تنوروں پر چھت ڈالی گئی جبکہ محلہ دارالعلوم میں شامیانوں سے کام چلایا گیا البتہ شامیانے بانسوں کی بجائے بختہ ستونوں کے ذریعے بلندی پر لگائے گئے تاکہ آگ اور دھوئیں سے دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ریلوہ میں جدید لنگر خانہ کی عمارت کی بنیاد حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد نے رکھی۔ نصرت گز پر انٹری اسکول کی وسیع عمارت جو ۱۹۶۲ء میں تیار ہوئی تھی لنگر خانہ کے لئے مخصوص کر دی گئی۔ اس عمارت کے سات کمروں کو رانٹنگ پول میں منتقل کرنے کے علاوہ باورچی خانہ، سٹور اور کھانے کا ہال بنایا گیا۔ نئی عمارت کا رقبہ چار پانچ ہزار مربع فٹ تھا جبکہ ۲۵-۳۵ء میں تکمیل کے بعد پوری عمارت کا مجموعی رقبہ پندرہ سولہ ہزار مربع فٹ ہو گیا۔

لنگر خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں

۱۹۶۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ناظمین لنگر خانہ سید سعید احمد صاحب اور پروفیسر مرزا خورشید احمد صاحب کے ساتھ انتظامات کا جائزہ لیا دارالصدر کے مرکزی لنگر خانہ میں پہلی مرتبہ سوئی گیس سے کھانا تیار کرنے کا انتظام کیا گیا چنانچہ اس لنگر میں مسلسل کئی روز تک دن رات کام کر کے ایسے چولہے اور تنور تیار کئے گئے جن میں سوئی گیس ایندھن کے طور پر استعمال کی جاسکے۔ متری عبدالرحمن اور ان کے خفائے کا اور جامعہ کے ۱۶ سولہ ماہر نے مسلسل شب و روز محنت کی انہوں نے ۵۰ × ۴۰ فٹ کے رقبہ میں زمین کو کٹی کٹی فٹ گہرا کھود کر مٹی باہر نکالی اور پھر اس میں تنور لگا کر اس مٹی کو دوبارہ ان کے گرد بھرا نیز ان کے درمیان سوئی گیس کی پائپ لائنیں بچھانے اور اسے ریگولیشن کرنے والے آلات نصب کرنے کے لئے خاصے گہرے اور کشادہ راستے بنائے۔ حضرت صاحب نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور سید میر داؤد احمد صاحب افسر جلسہ لائے کو بوقت ضرورت نواتین سے روٹیاں بچھانے کا انتظام مکمل رکھنے



جلسہ سالانہ - کھانے کی تیاری کا ایک منظر



جلسہ سالانہ، لنگر خانہ میں کھانے کی تیاری کا منظر

کی تاکید فرمائی۔

۱۹۹۶ء میں روٹی پکانے کی دو مشینیں لگائی گئیں۔ چھوٹی مشین پر ایک وقت میں دو نانیاں کام کرتے تھے۔ حضور معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائے تو روٹی کی مشین چل رہی تھی۔ حضور نے سچی پکائی روٹیاں نکلتی ہوئی دیکھ کر اظہارِ مسرت فرمایا۔ بعض روٹیاں اٹھا کر اور چکھ کر روٹی کی کوالٹی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ دوسری مشین پر کراچی کے دو انجینئر فیضان احمد خان اور نعیم احمد خان صاحب دو ماہ سے مسلسل کام کر رہے تھے تو قحطی گئی تھی کہ دو ہزار روٹیاں فی گھنٹہ بغیر تانیائی کی مدد سے تیار ہوں گی۔ مشینوں کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول ریلوے میں پڑے تیار کئے گئے۔ میکینیکل بیچیدگیاں اور باریکیاں حل کرنے میں مندرجہ بالا دو انجینئر کا ساتھ فرانس ایم ایس سی کے طالب علم مرزا لقمان احمد صاحب نے دیا۔

۱۶ نومبر ۱۹۹۶ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ کے لئے نانائیوں کی فراہمی کی دقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جذبہ کو تحریک فرمائی کہ ایسا انتظام رکھیں کہ قومی طور پر خواتین پیڑھے اور روٹی بنانے کے لئے تیار ہوں آپ نے فرمایا:

”اگر ضرورت پڑے گی تو ہم اپنی بہنوں کو روٹی پکانے والی مشینوں پر بٹھا دیں گے۔ اپنی ماؤں کو بٹھا دیں گے اور اپنی بیٹیوں کو بٹھا دیں گے اور کہیں گے پیڑھے بناؤ اور روٹیاں لگاؤ تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قلعہ میں آنے والے مہانوں کو کھانا مل سکے اپنے گھروں میں جب مہمان آتے ہیں تو بعض دفعہ ایک ایک عورت دس دس پندرہ، پندرہ سیر آٹا گوندھ کر روٹیاں پکالیتی ہے تو خدا کے محمد کے مہدی کے گھر مہمان آئیں اور عورتیں باہر بیٹھی رہیں یہ تو نہیں ہو سکتا“

(الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء)

۱۹۹۳ء سے چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔

۱۹۹۷ء میں جماعت کے لئے مشکلات کا ایک نیا صبر آزما دور شروع ہوا۔ رحیم و کریم خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے سکینیت کے سامان بھی کئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو ایک مرتبہ پھر ”مَسْجِدُ مَكَانِكَ“ کا الہی حکم ملا اور اس حکم کے بحالانے کے سامان بھی بہم ہوتے گئے کثرت سے مہمان خانے تعمیر ہوئے جو جدید سہولتوں سے آراستہ تھے۔ اہل ریلوے نے اکثر و بیشتر اپنے مکانات کو وسعت دی اور مہانوں کے لئے زیادہ گنجائش نکالی۔

۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں اخبار الفضل لکھتا ہے۔

”اس سال جو اجاب لنگر خانہ حضرت مسیح موعود سے کھانا کھاتے رہے ان کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ تھی گذشتہ سال ۷۸ ہزار آٹھ صد تھی اس میں ریلوے کے وہ ہزار با احمدی شامل تھیں جو جلسہ کے ایام میں بھی لنگر خانہ سے کھانا نہیں لیتے“

۱۹۹۶ء کے جلسے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یٹا دلچسپ تبصرہ سنایا۔

حضور نے فرمایا

”گذشتہ سال جلسہ سالانہ ریلوے کی آبادی سمیت مہانوں کی تعداد ہمارے اندازے کے مطابق ایک لاکھ پچاس ہزار تھی۔ اتنے لوگوں کو وقت پر کھانا کھلا دینا خود اپنی ذات میں ایک معجزہ ہے لہذا ان کی ایک بڑی عورت جلسہ پر ریلوے آئی۔

جب اس نے لنگر خانہ دیکھا اور مہانوں کو وقت پر کھانا مہیا کئے جانے کے انتظامات کا مشاہدہ کیا تو وہ بہت حیران ہوئی اور کہنے لگی کہ اگر میں واپس جا کر یہ تیناؤں کرکس طرح تھوڑے سے وقت میں اتنے بڑے اجتماع کو تازہ پکایا ہوا کھانا مہیا کیا جاتا ہے تو میرے رشتہ دار یقین نہیں کریں گے اور کہیں گے یہ وہاں سے پاگل ہو کر آئی ہے“

(خطبہ نمونہ ۸ اگست ۱۹۸۰ء لندن)

جلسہ سالانہ لنگر خانہ کے انتظامات میں عموماً سات شعبے سات افسرانِ میزبانہ کے ماتحت ہوتے ہیں (۱) نظامت لنگر خانہ (۲) انتظام (۳) آٹا گندھوائی۔ (۴) انتظام روٹی پکوائی (۵) انتظام تقسیم روٹی (۶) انتظام دیگ پکوائی۔ (۷) انتظام تقسیم سالن اور انتظام پہرہ ہر لنگر خانے کا الگ چارٹ بنتا ہے اور اوسطاً ۶۰۰۰ ہزار رضا کار ڈیوٹی دیتے ہیں۔

۱۹۸۰ء تک چھ لنگر خانے کام کرتے رہے بیرونی ممالک کے مہانوں اور پڑوسی کھانے کا علیحدہ انتظام تھا۔

۱۹۸۱ء میں محلہ دارالین میں نیا لنگر خانہ تعمیر کیا گیا اس طرح لنگر خانے سات ہو گئے۔ نئے لنگر خانے میں سوئی گیس نہ ہونے کی وجہ سے لکڑی استعمال کی گئی اس میں ۳۶ تنوور لگائے گئے پڑوسی کھانے کا لنگر خانہ ملا کر کل آٹھ لنگر خانوں میں کام ہوا اس سال دیگوں کے لئے جو عطیات جمع ہوئے تھے ان سے ۲۶۰ دیگیں خریدی گئیں جو پہلی دفعہ ۱۹۸۰ء میں استعمال ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث انتظامات کا جائزہ لیتے اور ہدایات دیتے رہے۔ ۱۹۸۱ء میں ایک لاکھ پچاس ہزار افراد نے مسیح موعود کے لنگر خانہ سے کھانا کھایا۔

لنگر خانہ خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں ۱۹۸۲ء میں تو بڑے لنگر خانے

کام کرتے رہے ایک نیا لنگر خانہ دارالنصر عربی میں تعمیر کیا گیا جس میں دس ہزار افراد کے لئے کھانا پکھنے کی گنجائش تھی۔ روٹی پکانے کی مشینوں کی تعداد ۶۶ ہو گئی کریم منیر احمد صاحب کی سرکردگی میں روٹی پکانے والی مشینوں کے ساتھ آٹومیٹک یونٹ تیار کئے گئے اُس وقت تک ان مشینوں سے یہ کام لیا جاتا تھا کہ آٹا گوندھ کر اس کا پیسٹ بنا کر اور روٹی بنا کر مشین میں ڈالی جاتی تھی جس کو شین پکاتی تھی۔ آٹومیٹک یونٹ تیار ہونے کی صورت میں گندھا ہوا آٹا ڈالنے سے روٹی تیار ہو جاتی۔ مرزا غلام احمد صاحب اور مبارک مصلح الدین صاحب لنگر خانے اور مہمان نوازی کے جملہ انتظامات میں چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ کے ساتھ بطور نائب خدمات بجالاتے رہے۔

انڈیا میں بھی ہوگا۔ ایک جرمنی میں بھی ہوگا۔ ایک روس میں بھی ہوگا۔ ایک چین میں بھی ہوگا۔ ایک انڈونیشیا میں بھی ہوگا۔ ایک سیلون میں بھی ہوگا۔ ایک برما میں بھی ہوگا۔ ایک لبنان میں بھی ہوگا۔ ایک ہالینڈ میں بھی ہوگا۔ عرض دنیا کے ہر بڑے ملک میں یہ لنگر ہوگا۔
(”سیر روحانی“ جلد سوم ص ۱۲)

۱۹۸۳ء میں روٹی پکانے کی چودہ نئی مشینیں بنوائی گئیں۔ ایک نیا لنگر خانہ راجستھان شرقی میں تعمیر کیا گیا جس میں ایک وقت بیس ہزار مہالوں کا کھانا تیار کرنے کی گنجائش تھی۔ دو نئی مشینیں بیڑے بنانے کے لئے تیار کی گئیں۔ روٹی بنانے کے لئے آٹو میک مشین بھی بنائی گئی جو محرم منیر احمد خاں صاحب نے تیار کی۔
پریزیڈنسی لنگر خانے سمیت ۹ لنگر خانے کام کرتے رہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا
حضرت اتدس مسیح موعود نے جو نظام جماعت قائم فرمایا اس کی پانچوں شاخوں سے ایک نظام لنگر خانہ یا نظارت ضیافت تھی۔۔۔

گزشتہ اعداد و شمار کے مقابل پر اس سال کے اعداد و شمار بھی بتاتے ہیں کہ اس سال نمایاں اضافہ کے ساتھ مہمان تشریف لائے گزشتہ سال کل مہمان تین لاکھ تریسٹھ ہزار آٹھ سو چونتیس تھے اور اس سال چار لاکھ چونتیس سو پینتیس ہوئے بعض مہنتوں میں تو مہالوں کی تعداد اکانوے ہزار تک پہنچ جاتی رہی چونکہ ان کے لئے راشن کی دقت ہو جاتی تھی باوجود بار بار وسعت دینے کے پھر مہینہ ضرورت پیدا ہو گئی اور انشاء اللہ ابھی بھی پیدا ہوتی رہے گی۔ تو اس کے لئے ایک جدید بلاک تعمیر کیا گیا ہے جس میں بارہ بیڈروم ہیں ان میں ایک سے زائد مہمان ٹھہر سکتے ہیں اس طرح کھانے وغیرہ کے کمرے الگ۔ الگ بنائے گئے ہیں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء، الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۸۴ء)
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع علیہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اب جلعے کا یہ نظام دنیا کے بیس سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر انشاء اللہ ایک تاربان کا جلسہ اپنے ہتم کل اتنے جلعے پیدا کر دے گا کہ ۱۰۰ ممالک سے زائد میں ویسے ہی جلعے ہو کر سگے اور ہر ملک میں حضرت مسیح موعود کا لنگر جاری ہوگا پس چونکہ جماعت کو یہ نام بہت پیارا ہے اور مسیح موعود کے لنگر کے ساتھ ہی دل نرم ہو جاتے ہیں اور طبیعت میں بے شمار محبت جوش مارتی ہے اس لئے جلعے کو کارکنان کی کمی نہیں ہو سکتی؛

(خطبہ فرمودہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۹ء برطانیہ، مطبوعہ ۱ اکتوبر ۱۹۹۹ء الفضل)

ماہ رسال کی سوسالطوالرت پر ایک طائرانہ نظر سے کہیں زیادہ ایمان افزوز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ پرجلال پیش گوئی ہے جو روشن تر مستقبل کا نقشہ آکھوں کے سامنے لے آتی ہے۔

اگر احمدی اپنے ایمان پر قائم رہے تو یہ لنگر بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور کبھی نہیں مٹے گا کیونکہ اس کی بنیاد خدا کے مسیح موعود نے قائم کی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ تین سو سال کے اندر تیری جماعت ساری دنیا پر غالب آجائے گی اور تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا بلکہ تین سو سال کے بعد ایک لنگر امریکہ میں بھی ہوگا۔ ایک

جلسہ سالانہ ربوہ لنگر خانہ میں مشینوں کے ذریعہ روٹی پکوانی کا ایک اور منظر
مشین میں آٹے کے پیڑے بنا کر ڈالے جا رہے ہیں۔



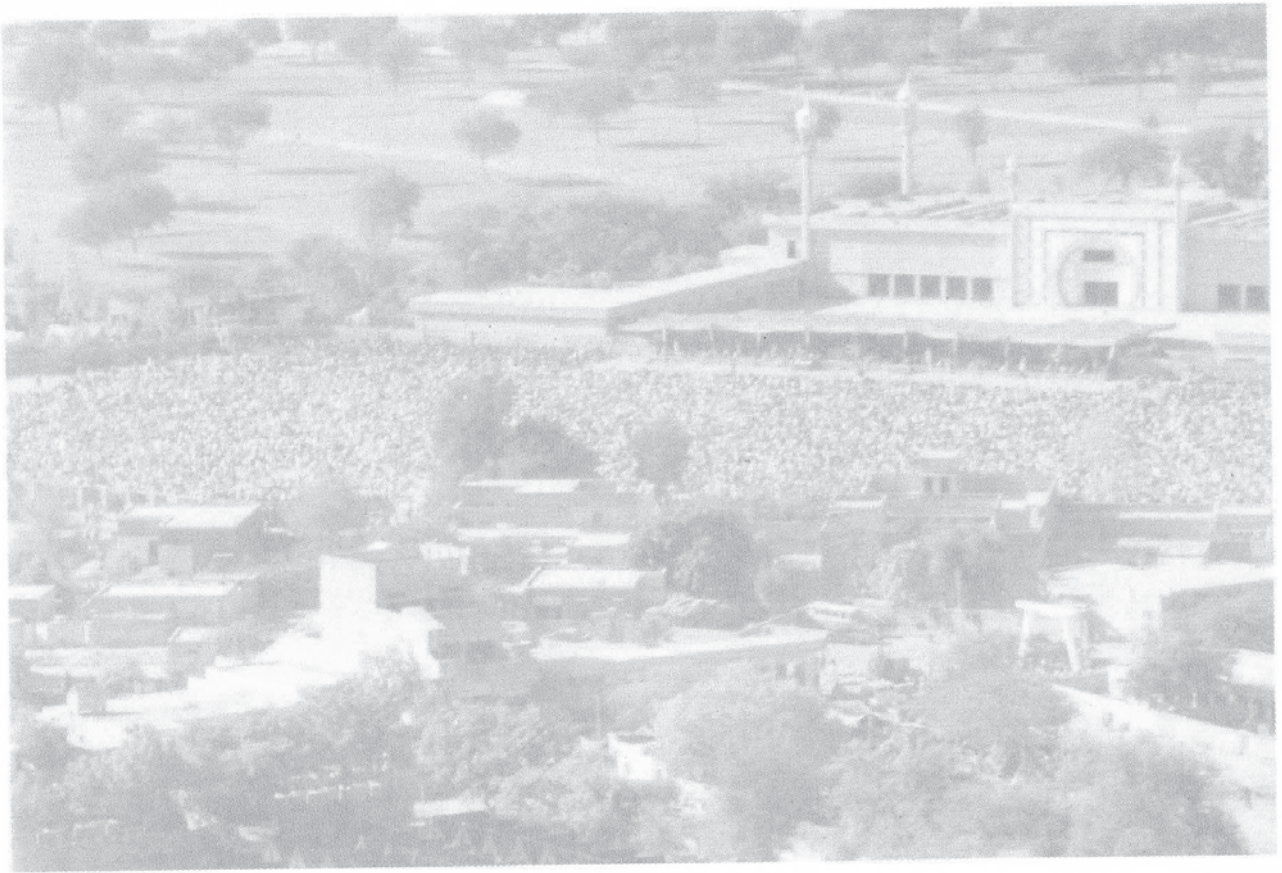
جلسہ سالانہ ربوہ لنگر خانہ میں مشینوں کے ذریعہ روٹی پکوانی کا ایک منظر
مشین سے روٹی پک کر نکال رہی ہے۔



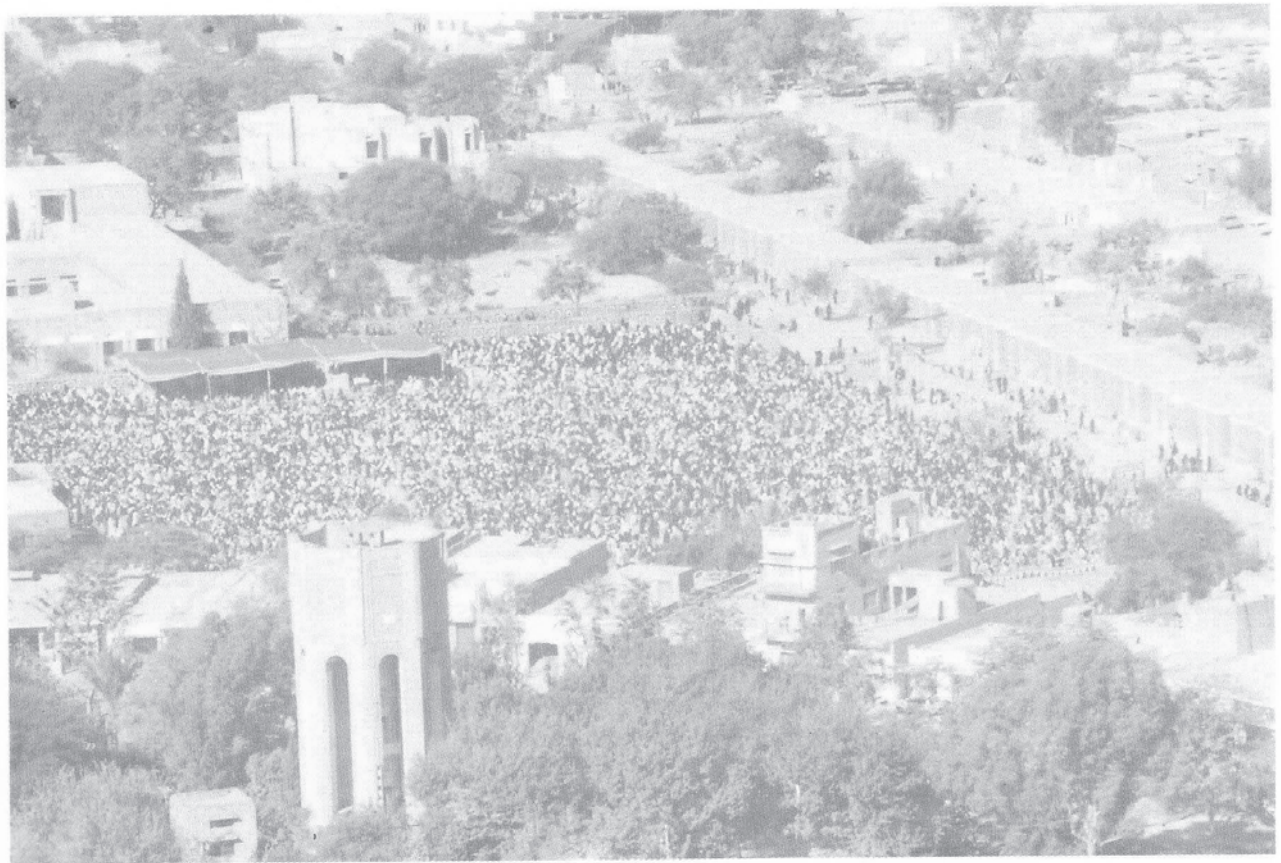
جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء کا ایک منظر



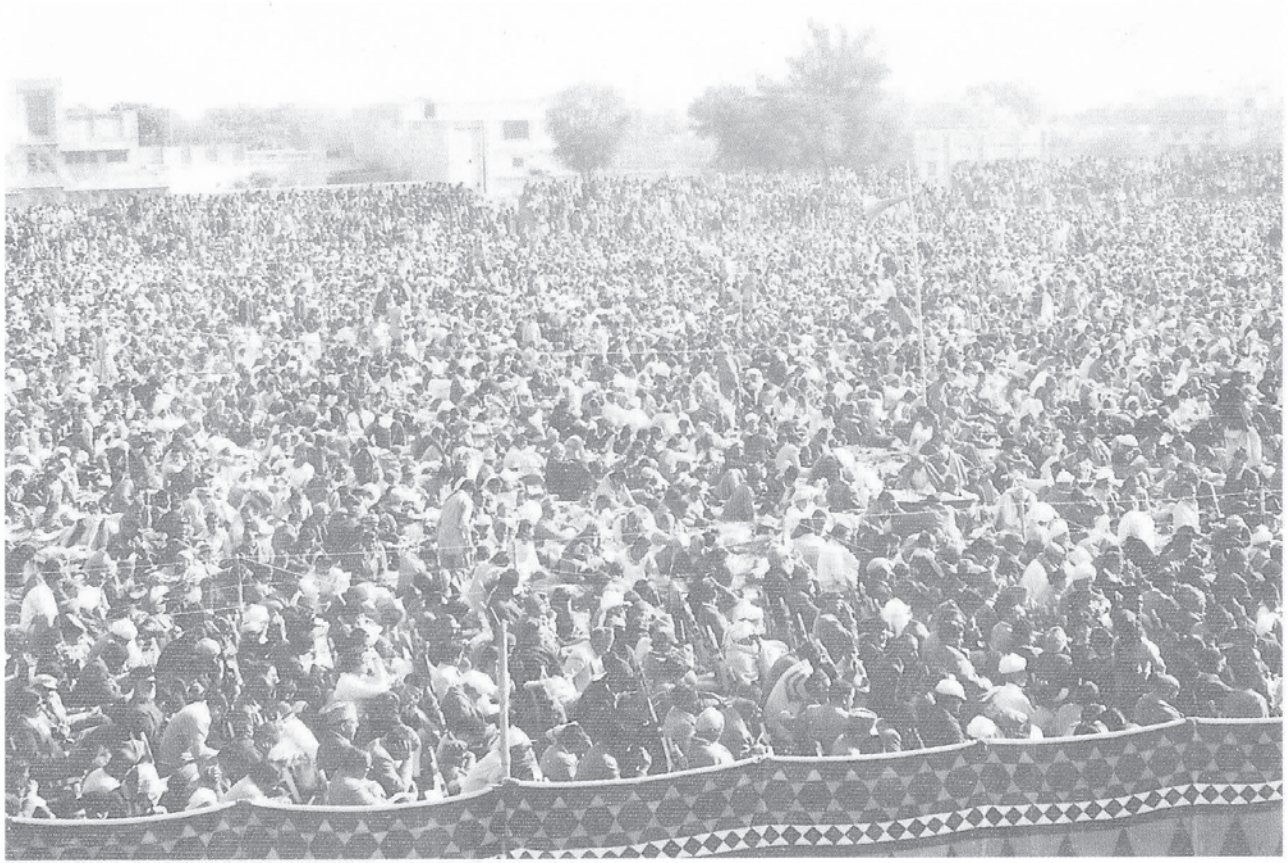
جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء کا ایک اور منظر



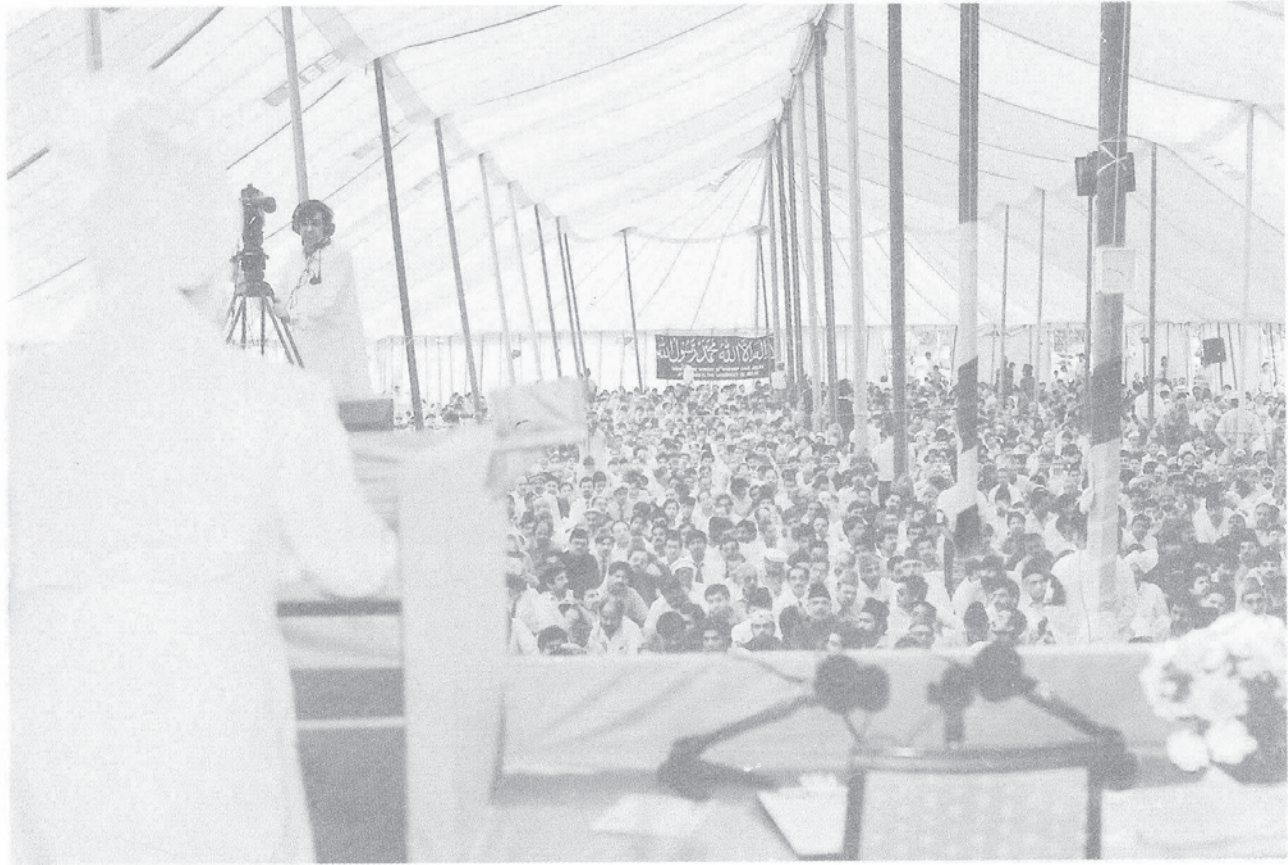
مردانه جلسه گاه رپوه (۱۹۸۳ء) کا ایک منظر



زنانه جلسه گاه رپوه (۱۹۸۳ء) کا ایک منظر



جلسہ سالانہ ربوہ کا ایک منظر



جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۱ء کا ایک منظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

خطاب فرما رہے ہیں۔

مختصر تاریخ جامعہ لاند

مستورات

نمبر شمار	سال	مہینہ	تاریخ	مقام	حاضر	مقام	حاضر
۱	۱۸۹۱ء	دسمبر	۲۷	بیت الاقصیٰ قادیان	۷۵		
۲	۱۸۹۲ء	دسمبر		قادیان میں ڈھاب کے کانسے	۵۰۰		
۳	۱۸۹۳ء	اکتوبر	ملتی	X	X		
۴	۱۸۹۴ء	دسمبر	۹	بیت الاقصیٰ قادیان	۹		
۵	۱۸۹۵ء	دسمبر	۹	دوبلا	۹		
۶	۱۸۹۶ء	دسمبر	۲۵ دسمبر تا ۳۱ دسمبر	دوبلا	۹		
۷	۱۸۹۸ء	دسمبر	۹	دوبلا	۹		
۸	۱۸۹۹ء	دسمبر	۲۸	دوبلا	۹		
۹	۱۹۰۰ء	دسمبر	۲۸-۲۷-۲۶	دوبلا	۵۰۰		
۱۰	۱۹۰۱ء	دسمبر	۲۷-۲۶-۲۵	دوبلا	۹		
۱۱	۱۹۰۲ء	اکتوبر	ملتی	X	X		
۱۲	۱۹۰۳ء	دسمبر	۲۷-۲۶-۲۵	بیت الاقصیٰ قادیان	۹		
۱۳	۱۹۰۴ء	دسمبر	۲۷-۲۶-۲۵	دوبلا	۲۵۰		
۱۴	۱۹۰۵ء	دسمبر	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶	دوبلا	۹		
۱۵	۱۹۰۶ء	دسمبر	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶	دوبلا	۲۵۰۰		
۱۶	۱۹۰۶ء	دسمبر	۲۸-۲۷-۲۶	دوبلا	۳۰۰۰	حضرت اندس کے دور کا آخری سال: جلسہ	
۱۷	۱۹۰۸ء	دسمبر	۲۸-۲۷-۲۶	دوبلا	۲۵۰۰	خلافت اولیٰ کا پہلا سال: جلسہ	
۱۸	۱۹۰۹ء	دسمبر	۲۷-۲۶-۲۵	دوبلا	۳۰۰۰	نئے	
۱۹	۱۹۱۰ء	دسمبر	۲۷-۲۶-۲۵	دوبلا	۲۵۰۰		
۲۰	۱۹۱۱ء	دسمبر	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶	دوبلا	۳۰۰۰		
۲۱	۱۹۱۲ء	دسمبر	۲۷-۲۶-۲۵	دوبلا	۲۵۰۰		
۲۲	۱۹۱۳ء	دسمبر	۲۸-۲۷-۲۶	بیت النور قادیان	۳۰۰۰	خلافت اولیٰ کے دور کا آخری سال: جلسہ	
۲۳	۱۹۱۳ء	دسمبر	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵	دوبلا	۲۵۰۰	دور شامیہ کا پہلا جلسہ: مستورات کا جلسہ	
۲۴	۱۹۱۵ء	دسمبر	۲۸-۲۷-۲۶-۲۵	تعلیم الاسلام کالج کے سنٹرل ہال	۴۰۰۰	تعلیم الاسلام کالج کے ہال کی گیلریاں	
۲۵	۱۹۱۶ء	دسمبر	۲۸-۲۷-۲۶	بیت النور قادیان	۵۰۰۰		
۲۶	۱۹۱۷ء	دسمبر	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵	دوبلا	۹	بیت الاقصیٰ قادیان	

۶	بیت الاقصیٰ قادیان	۵۰۰۰	بیت النور قادیان	۱۵/۱۴/۱۵	مارچ ۱۹۱۹ء	۲۷
۶	" " "	۷۰۰۰	" " "	۲۹/۲۸/۲۷	دسمبر	۲۸
۶	" " "	۷۰۰۰	" " "	۲۹/۲۸/۲۷	"	۲۹
۶	" " "	۷۱۹۲	" " "	۲۹/۲۸/۲۷	"	۳۰
۶	" " "	۹۰۰۰ تا ۹۰۰۰	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۳۱
۳۰۰۰	حضرت شیخ یعقوب علی صاحب کے	۱۲۰۰۰ سے زائد	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۳۲
۳۰۰۰ سے زائد	گھر کے صحن میں	۱۵۰۰۰	بیت النور قادیان سے ملحق میدان	۲۸/۲۷/۲۶	"	۳۳
۱۳۰۰۰ انگلستان	" " "	۱۱۳۸۳	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۳۴
۳۵۰۰ تقریباً	قادیان کے شرقی جانب بزرگ پور	۱۳۱۱۷	بیت النور قادیان سے ملحق تعلیم الاسلام	۲۸/۲۷/۲۶	"	۳۵
۳۵۰۰ تک	اندرون تصدیق قادیان	۱۳۰۲۰	اسکول کے گراؤنڈ میں	۲۸/۲۷/۲۶	"	۳۶
۳۵۰۰ تک	" " "	۲۰۰۰۰	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۳۷
۳۰۰۰ تک	" " "	۱۷,۳۱۶	" " "	۲۹/۲۸/۲۷	"	۳۸
۶	" " "	۱۷,۳۱۶	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۳۹
۷۰۰۰ تقریباً	" " "	۱۸,۷۷۶	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۴۰
۶	" " "	۲۰,۷۵۲	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۴۱
۴۰۰۰ تقریباً	قادیان سے مشرقی جانب ایک پڑھ دار	۱۹,۱۳۳	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۴۲
۶	مکان میں	۲۵,۰۰۰	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۴۳
۶	" " "	۲۱,۳۷۸	" " "	۲۷/۲۶/۲۵	"	۴۴
۶	" " "	۲۵,۸۵۶	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۴۵
۶	مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	۳۱,۸۲۰	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۴۶
۲۰۰۰	" " "	۳۲,۳۷۹	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۴۷
۸۰۰۰	بیت النور قادیان کے شمالی میدان میں	۳۹,۹۵۰	" " "	۲۹/۲۸/۲۷	"	۴۸
۹۰۰۰	" " "	۳۳,۰۰۰ سے زائد	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۴۹
۶	" " "	۲۷,۳۰۹	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۵۰
۶	" " "	۲۳,۷۶۰	" " "	۲۷/۲۶/۲۵	"	۵۱
۱۲۰۰۰	" " "	۲۷,۳۵۶	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۵۲
۶	" " "	۲۲,۶۰۰	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۵۳
۱۰۰۰۰ سے ۷۰۰۰	" " "	۳۳,۷۳۵	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۵۴
۸۰۰۰	" " "	۳۳,۷۸۶	" " "	۲۸/۲۷/۲۶	"	۵۵
	مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	۳۵,۰۰۰ سے زائد	لاہور میں جو دعائل بڈنگ رتن باغ	۲۸-۲۷	"	۵۶
	" " "	۳۲۵۰	کے قریب	۲۸	مارچ	۱۹۳۸ء
	" " "	۱۷۰۰۰	لاہور	۲۷-۲۵	دسمبر	۱۹۳۸ء
	ربوہ مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	۱۷۰۰۰	عقب بیت مبارک ربوہ	۱۷/۱۶/۱۵	اپریل	۱۹۳۹ء

۹	بروہ مراد بیلگاہ کے قریب	۳۰,۰۰۰	۲۸۰۳۴۰۳۶	دسمبر	۱۹۴۹ء	۵۸
۴۲۵۰	۹	۲۵,۰۰۰	" " "	"	۱۹۵۰ء	۵۹
۹	۹	۱۸,۳۳۶	" " "	"	۱۹۵۱ء	۶۰
۱۲,۶۰۰	۹	۲۹,۰۰۰	" " "	"	۱۹۵۲ء	۶۱
۱۰۳۳۳	۹	۳۱,۶۳۰	" " "	"	۱۹۵۳ء	۶۲
۶۳۰۸	۹	۹	" " "	"	۱۹۵۴ء	۶۳
۹	بچہ ہال کے احاطہ میں	۵۰,۰۰۰	نصرت گزرائی اسکول کی عملداری	"	۱۹۵۵ء	۶۴
۳۳۳۱۳۱	" " " "	۶۰,۰۰۰	کے احاطہ میں	"	۱۹۵۶ء	۶۵
۹	" " " "	۷۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۵۷ء	۶۶
۲۵,۰۰۰	" " " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۵۸ء	۶۷
۹	" " " "	۷۰,۰۰۰	" " " "	جنوری	۱۹۵۹ء	۶۸
۱۵,۰۰۰	" " " "	۷۵,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۶۰ء	۶۹
۹	" " " "	۸۵,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۶۱ء	۷۰
۹	" " " "	۹۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۶۲ء	۷۱
۹	" " " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۶۳ء	۷۲
۹	" " " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۶۴ء	۷۳
۹	" " " "	۸۰,۰۰۰	ملحق میدان بیت الاقصیٰ بروہ	۲۱.۲.۶۹	۱۹۶۵ء	۷۴
۹	" " " "	۸۵,۰۰۰	" " " "	جنوری ۱۹۶۶ء	۱۹۶۶ء	۷۵
۹	" " " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	جنوری ۱۹۶۷ء	۱۹۶۷ء	۷۶
۳۳۳۳۳۳	" " " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	دسمبر	۱۹۶۸ء	۷۷
۹	" " " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۶۹ء	۷۸
۹	" " " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۷۰ء	۷۹
۴	پاک - بھارت جنگ کی وجہ سے جب ملتوی کر دیا گیا۔				۱۹۷۱ء	
۳۵,۰۰۰	" " " "	۱,۲۵,۰۰۰	۲۸۰۳۴۰۳۶ مروانہ جگہ ملحق میدان بیت الاقصیٰ	دسمبر	۱۹۷۲ء	۸۰
۹	" " " "	۱,۲۵,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۷۳ء	۸۱
۹	" " " "	۱,۲۵,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۷۴ء	۸۲
۹	" " " "	" " "	" " " "	"	۱۹۷۵ء	۸۳
۵۳,۵۵۷	حضرت صاحبزادہ مرزا سید احمد صاحب	" " "	" " " "	"	۱۹۷۶ء	۸۴
۹	کے مکان سے ملحق گراؤنڈ میں	۱,۵۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۷۷ء	۸۵
۶۰,۰۰۰	ملاقات لائبریری کے عقب میں	۱,۱۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۷۸ء	۸۶
۴۵,۶۶۰	" " " "	۱,۷۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۷۹ء	۸۷
۳۵,۰۰۰	" " " "	۷۵,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۸۰ء	۸۸
۴۹,۶۶۰	" " " "	۲,۳۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۸۱ء	۸۹
۷۱,۶۶۰	" " " "	۳,۳۰,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۸۲ء	۹۰
۸۰,۷۳۱	" " " "	۲,۷۵,۰۰۰	" " " "	"	۱۹۸۳ء	۹۱

۱۹۸۳ء سے اس حال حکومت کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جیلے منعقد ہو سکے۔

قیام گاہیں

مردانہ قیام گاہیں

زنانہ قیام گاہیں

قادیان

قادیان

دارالمسیح

دارالمسیح

مدرسہ احمدیہ

دار حضرت خلیفۃ المسیح الاول

مہمان خانہ

مکان مرزا گل محمد صاحب

تعلیم الاسلام سکول

مکان مستری عبدالرحمان صاحب

دیگر عمارات سلسلہ

دارالبرکات میں قیام گاہیں بنائی گئیں

ربوہ

ربوہ

دفاتر صدر انجمن احمدیہ

نصرت گریز ہائی سکول

تعلیم الاسلام ہائی سکول

دارالانوار میں خیمہ جات

تعلیم الاسلام کالج

اسٹیشن کے قریب بیرکین

دارالضیافت

دفتر لجنہ ملحقہ برآمدے ہال

جامعہ احمدیہ و ہاسٹل

جامعہ نصرت عمارت و ہاسٹل

ایوان محمود

احاطہ لجنہ ہال میں بیرکین اور چھو لدریاں

دفاتر انصار اللہ

دارالضیافت کے عقبی حصہ میں مخصوص حصہ

مدرسۃ الحفظ

گیٹ ہاؤس برائے غیر ملکی خواتین

مختلف گیٹ ہاؤسز

لنگر خانہ سے ملحق ۶ بڑے کمرے

مستقل مہمان خانہ مستورات

مدرسۃ الحفظ میں نیا کیمپنگ گراؤنڈ

سلسلہ کی کمی عمارتیں

اہلیان ربوہ کے مکانات

اہلیان ربوہ کے مکانات

خیمہ جات بالمقابل دارالضیافت (پرائیویٹ قیام گاہ)

خیمہ جات بالمقابل دفاتر صدر انجمن احمدیہ (پرائیویٹ قیام گاہ)

خیمہ جات بالمقابل احاطہ جامعہ احمدیہ (پرائیویٹ قیام گاہ)

خیمہ جات دارالرحمت وسطی (پرائیویٹ قیام گاہ)

مہمان خانہ کراچی

دفاتر وقف جدید

مردانہ مہمان خانہ احاطہ بیت الاقصیٰ، جدید پریس

مردانہ مہمان خانہ دارالنصر، بیت النصرت

انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق ہر قسم کے کام کی نگرانی حضرت خلیفۃ المسیح خود فرماتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کا انتظام دو حصوں پر منقسم ہے۔ جن کے لیے دو افسران کا تقرر ہوتا ہے۔ ۱۔ افسر جلسہ گاہ۔ ۲۔ افسر جلسہ سالانہ۔

افسر جلسہ گاہ

جلسہ کی اصل کارروائی تقاریر کا انتظام اور جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات۔ نظارت دعوت و تبلیغ یا اصلاح و ارشاد کے ذمہ ہوتے ہیں اور ان تمام انتظامات کے انچارج افسر جلسہ گاہ کھلتے ہیں۔ افسر جلسہ گاہ کے ماتحت جلسہ گاہ کے انتظامات مختلف شعبوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور ہر شعبہ کا ایک علیحدہ منتظم نائب اور معاونین ہوتے ہیں۔

جلسہ گاہ کے مختلف شعبوں میں سیٹج، حلقہ خاص، تقسیم ٹکٹ سیٹج، حلقہ خاص، اندرون جلسہ گاہ، بیرون جلسہ گاہ، سپرہ، شعبہ صفائی، شعبہ آب رسانی، شعبہ خدمتِ خلق، شعبہ طبی امداد، شعبہ تعداد شماری، دفتر معلومات اور ترجمان برائے غیر ملکی مہمانان، وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔

جلسہ کے دیگر انتظامات کے ذمہ دار افسر جلسہ سالانہ کھلتے ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ

جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال، قیام و طعام اور جملہ دیگر ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری افسر جلسہ سالانہ کے فرائض میں شامل ہے۔

افسر جلسہ سالانہ کے ماتحت جلسہ کا کام مختلف شعبوں میں منقسم ہے اور ان شعبہ جات کے ناظمین اور منتظمین افسر جلسہ سالانہ کی ہدایت کے مطابق تمام کام سر انجام دیتے ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ کے تحت کام کرنے والی مختلف نظامتیں درج ذیل ہیں۔

شعبہ جات معلومات و فوری امداد :-

نظامت سپلائی :- اس شعبہ کے فرائض میں تمام اجناس اور جلسہ سالانہ کی ضروریات کے سلسلہ میں مہیا کی جانے والی تمام دیگر اشیاء کی سپلائی کی فراہمی شامل ہے۔

نظامت اسٹور :- اس نظامت کے ذمہ تمام نگرہوں میں اجناس وغیرہ کی تقسیم اور حسب ضرورت و ہدایت تمام اشیاء کا پہنچانا ہوتا ہے۔

نظامت طبی امداد :- جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر قسم کی طبی امداد کا مہیا کرنا اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

نظامت معائنہ یا انسپکشن :- اس شعبہ کے ذمہ جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ کرنا اور انتظامات میں کسی نقص یا کمی کی صورت میں افسر جلسہ سالانہ کو اس سے مطلع کرنا۔

نظامت مکانات :- اس شعبہ کے ذمہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانان کی رہائش کا انتظام ہے۔

نظامت معلومات :- اس شعبہ کے فرائض میں جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لانے والے اجاب کو جلسہ کے متعلق ہر قسم کی معلومات مہیا کرنا۔ گم شدہ اشیاء کی بازیابی اور ان کا اصل

مالکوں تک پہنچانا اور ہر قسم کی فوری امداد شامل ہے۔

نظامت استقبال و وداع :- اس نظامت کے کارکنان کے فرائض میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے اجاب کا خیر مقدم کرنا اور جلسہ کے اختتام پر انھیں الوداع کہنا۔

نظامت خدمت ریلوے اسٹیشن :-

نظامت خدمت اڈہ لاریاں :-

نظامت صفائی :- تمام قیام گاہوں کے لیے ہیونٹنٹا کی تعمیر اور ان کی بروقت صفائی اسی طرح شہر کی عمومی صفائی کا انتظام بھی اسی شعبہ کے ماتحت ہوتا ہے۔

نظامت آب رسانی :- جلسہ قیام گاہوں اور لنگر خانوں میں پانی کی فراہمی کا انتظام اس شعبہ کے سپرد ہوتا ہے۔

نظامت روشنی :- تمام قیام گاہوں، راستوں اور لنگر خانوں میں روشنی کا انتظام اس کے ذمہ ہوتا ہے۔

نظامت پرچی خوراک :- اس نظامت کے تحت مہمانوں کو کھانا کھانے کی مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچی خوراک جاری کی جاتی ہے۔

نظامت مہمان نوازی :- اس نظامت کے فرائض میں اپنے حلقہ کے مہمانوں کے قیام، طعام اور دیگر مجبوریات کا انتظام اور ان کی سہولت اور آرام کے سامان فراہم کرنا

شامل ہیں۔

نظامت تعمیرات :- جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق ہر قسم کی تعمیر کا کام اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

نظامت حاضری و نگرانی معاونین، نظامت سپلائی، نظامت پختہ سامان و ظروف، نظامت سونی گیس، نظامت محنت، نظامت گوشت، نظامت خدمتِ خلق۔

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر اوسطاً ۶۰۰۰ رضا کار بحسن و خوبی سائے معوضہ فرائض سر انجام دیتے ہیں ان کے علاوہ کچھ ریزرو میں بھی لکھے جاتے ہیں۔ بعض مہمانان خود خدمت کیلئے پیش ہو جاتے ہیں ہر سال ڈیوٹی ٹینٹ طبع کروائی جاتی ہے۔ جلسہ سالانہ سے قبل افسر جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح بنفس نفیس معائنہ فرماتے ہیں۔ جلسہ سے قبل ہدایات اور جلسہ کے بعد وصلہ افزائی اور دعاؤں سے کارکنوں کا دل بڑھاتے ہیں خدمتِ خلق کا اس سے وسیع اور شاندار مظاہرہ رونے زمین پر کہیں۔ موجود

نبی۔ الحمد للہ علی ذالک

لولائے احمدیت اور جلالہ

لولائے ماہینہ ہر سعید خواہد بود

ندائے فتح نمایاں بنام ماشد

حضرت مسیح موعود

چھندہ کسی بھی قوم کی سر بلندی، عظمت اور وقار کے اظہار کی علامت ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ کے افتتاح سے قبل لولائے احمدیت (جماعت احمدیہ کا جھنڈا) کا لہرایا جانا ایک اہم تقریب ہوتی ہے۔ (اس روایت کے آغاز تاریخ احمدیت میں) اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل کی سطور میں پہلے لولائے احمدیت کی تیاری کے مراحل اور اس کے لہائے جانے کی تقریب کی روایتیں دی جا رہی ہیں۔ جسے بشیر الدین صاحب عباسی نے ترتیب دیا ہے۔

طرح (رفقاء..... ناقل) ہی اچھی سی لکڑی تراش کر لائیں۔ پھر اس کو باندھنے کے بعد جماعت کے نمائندوں کے سپرد کر دیا جائے کہ یہ ہمارا پہلا قومی جھنڈا ہے۔ پھر آئندہ اس کی نقل کروائی جائے۔ اس طرح جماعت کی روایات اس سے اس طرح وابستہ ہو جائیں گی کہ آئندہ آنے والے لوگ اس کی تہذیبی و تاریخی اہمیت کی تیار ہوں گے (تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص ۱۵)

لولائے احمدیت کی تیاری کا کام :- کمیٹی کے سامنے جو کام درپیش تھے۔ ان میں سب سے اہم "لولائے احمدیت" کا تیار کرنا تھا جس کے مندرجہ ذیل پہلو قابل غور تھے۔

- ۱۔ جھنڈے کے ڈیزائن یعنی شکل کا فیصلہ۔
- ۲۔ حضرت مسیح موعود کے (رفقاء اور رفیقات..... ناقل) سے جھنڈے کے اخراجات کے لئے چہرہ وصول کرنا۔
- ۳۔ ان سے کپڑا تیار کرنا۔
- ۴۔ جھنڈے کی لمبائی چوڑائی کا فیصلہ کر کے اس کو بنوانا۔
- ۵۔ پول تیار کرنا۔
- ۶۔ جھنڈے کا نصب کرنا۔
- ۷۔ اس کو لہرانا۔

جھنڈے کے بارے میں مندرجہ بالا امور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کافی دقت طلب تھے اور یہ کام کمیٹی کے لئے بالکل نئی قسم کا تھا۔ اس لئے ہر مرحلہ پر اور آخر وقت تک کمیٹی کو مختلف قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمادی تھی جس کے ممبران حضرت مرزا بشیر احمد ایم لے، حضرت میر محمد الحق اور حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) تھے۔ اس کمیٹی نے نومبر میں اپنی رپورٹ تیار کر کے بھیجی جو حضور کی خدمت مبارک میں پیش کی گئی اور بالآخر حضور نے جھنڈے کی ایک معین شکل منظور فرمائی۔ احمدیت کے جھنڈے کی اہمیت :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ "اگر آپ ہم لوگ کوئی جھنڈا معین نہ کریں گے تو لوہا میں آنے والے ناراض ہوں گے اور کہیں گے کہ اگر

۱۹۲۹ء میں جماعت احمدیہ نے اپنے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کے سچاس سال پورے ہونے، سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ کی عمر کے پچاس سال تکمیل پانچواں اور حضور ہی کے عہد خلافت کے پچیس سال پورے ہو جانے کی خوشیاں جو ملی کی شکر میں منانے کا پروگرام مرتب کیا گیا اور اس طرح تین جوبلیاں شان و شوکت سے منائی گئیں۔

جوبلی کے پروگرام کی تشکیل و تکمیل کے لئے ایک سب کمیٹی حضرت ڈاکٹر میر محمد امینیل کی صدارت میں بنا لی گئی ممبران میں حضرت مرزا بشیر احمد ایم لے، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) اور حضرت مولوی عبدالمفتی شامل تھے اور کمیٹی کے سیکریٹری حضرت مولانا عبد الرحیم ورد تھے۔ کمیٹی نے ۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء کو شمل جارت تیار کر کے مجلس مشاوریہ میں نظارت علیا کی سب کمیٹی کو پیش کیا۔ ان تجاویز میں لولائے احمدیت کی تجویز بھی شامل تھی کہ جماعت احمدیہ کا کوئی مناسب جھنڈا مقرر کیا جائے جسے باقاعدہ طور پر جلسہ جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے نصب کرانے کی درخواست کی جائے۔

لولائے احمدیت سے متعلق تجویز کی منظوری :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خلافت جوبلی سے تعلق سب کمیٹی کی ہر ضروری تجویز پر خدام سے مشورہ کر کے فیصلے فرمائے۔ چنانچہ احمدیت کے جھنڈے کی نسبت فرمایا :-

"یہ تو ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا قائم رکھا جاتا تھا۔ بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ اب تک ترکوں کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا موجود ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں بھی جو ابھی احمدیت کا اہتدائی زمانہ ہے۔ ایسے جھنڈے کا بنایا جانا اور قومی شان قرار دینا جماعت کے انفرادی قومی جوش پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے (رفقاء..... ناقل) سے پیسہ پیسہ یا دھیلہ دھیلہ کر کے مخصوص (رفقاء..... ناقل) سے ایک مختصر رقم لے کر اس سے روٹی خریدی جائے اور (رفیقات..... ناقل) (حضرت اقدس) کو دیا جائے کہ وہ اس کو کاٹیں اور اس شکر سے (رفیق..... ناقل) درمی کپڑا تیار کریں۔ اسی

حضرت مسیح موعود کے رفقاً... (ناقل) ہی جھنڈا بنا جاتے تو کیا اچھا ہوتا میں نے حضرت مسیح موعود کے منہ سے ایک مجلس میں یہ سننا ہے کہ ہمارا ایک جھنڈا ہونا چاہیے۔ جھنڈا لوگوں کے جس ہونے کی ظاہری علامت ہے اور اس سے نوجوانوں کے دلوں میں ایک ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ

سہ لولے ما پنے ہر سعید تھا ہ بود

یعنی میرے جھنڈے کا پناہ ہر سعید کو حاصل ہوگا۔ اور اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنا جھنڈا نصب کریں تا سیدرو میں اس کے نیچے اگر پناہ لیں۔ یہ ظاہری نشانی بھی بہت اہم چیزیں ہوتی ہیں۔

لولے احمدیت کی تیار ہی ہیں حضرت مسیح موعود [حضرت اقدس کے فیصلہ شاورت کے ارتقاء اور رفیقات... (ناقل) کی مالی قربانی] کی تعمیل میں کمیٹی نے رفقے کو کام (حضرت مسیح موعود) سے چندہ کی اپیل کی اور اس فنڈ میں دفتر محاسب (قادیان) کے پاس تیس ہونے آئے تین پیسے جمع ہوئے لیکن پچھوسس کی گئی کہ اخراجات اس سے بہت زیادہ ہوں گے اس لئے مزید روپے لئے دوبارہ اپیل شان کی گئی اور ایک خاص محفل کے ذریعے کوشش کی اور قادیان اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں ان دنوں جو رفقے... (ناقل) حضور اقدس موجود تھے ان سے خاص طور پر چارٹے نمک کی رقم فراہم کی گئی اور بعض نے اس سے بھی زیادہ رقم عطا فرمائی اس طرح ایک سو تیس کے قریب روپے جمع ہو گیا

لولے احمدیت کیلئے رفقے کو کام کے [روٹی کی خرید کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ہاتھوں کا منت کمرہ روٹھے] اٹا کی یہ خواہش تھی کہ اگر ایسی کپاس مل جائے جسے حضرت مسیح موعود کے رفقے... (ناقل) نے کاشت کیا ہو تو بہت اچھا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس مبارک خواہش کو پورا فرمایا اور وہ اس طرح کہ حضرت میاں فقیر محمد امیر جماعت احیہ وخواص مسیح گورداسپور جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے قادیان تشریف لائے اور کچھ سوٹ حضرت اناں جان کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا کہ میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے ہاتھ سے سچ بویا اور پانی دیا ہے۔ اور پھر حیرت اور رفقے... (ناقل) حضرت مسیح موعود سے دھنوا یا اور اپنے گھر میں اس کو کٹوا یا۔ یہ سوٹ منجھنے پر حضرت مولانا عبد الرحیم دزد سیکرٹری خلافت کمیٹی نے امیر جماعت احیہ وخواص کو پیغام بھیجا کہ ان کے پاس اگر ان کی کاشت کی ہوئی روٹی میں سے کچھ اور ہو تو وہ بھی بھجوائیں۔ جس پر حضرت میاں عبدالرحمن قادیانی کے ذریعے مزید آٹھ دن سیر روٹی قادیان پہنچ گئی، جو محترم مولانا دزد نے حضرت سیدہ ام طاہر جنرل سیکرٹری لجنہ امان اللہ کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ بھیج دی کہ وہ رفقے... (ناقل) حضرت اقدس کے ذریعے حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت اس روٹی کا سوٹ تیار کروائیں۔ چنانچہ انہوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ طرہ المسیح موعود میں رفقے... (ناقل) سے سوٹ کٹوا یا۔ جس سے (رفیق) (ناقل) ہانڈگان کے ذریعے قادیان اور قونڈی میں کپڑا بنوا گیا۔ ان رفقے... (ناقل) میں سے ایک بزرگ حضرت میاں خیر الدین سے درمی بانف بھی تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص ۵۵۵)

جھنڈے کا پول :- اس معاملہ میں ممبران کمیٹی کو بہت غور و خوض کرنا پڑا۔ اور یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ پاپ کرانے پر لیکر کام چلایا جائے کیونکہ گولڈ ۲۲ فنڈ میں غلبہ نہ دیر بھی منی شکل تھی اور اس کے کھڑے کرنے کا سوال بہت بڑھا تھا۔ چونکہ وقت بہت محدود تھا اس لیے حضرت بابا کبر علی کی کوشش سے یہ کام خیر و خوبی انجام پانگا۔

جھنڈے کی بناوٹ وغیرہ :- جھنڈا سیاہ رنگ کے کپڑے کا تھا جس کے درمیان مینارۃ المسیح ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل سفید رنگ میں بنا لی گئی تھی۔ کپڑے کا طول اٹھارہ فٹ اور نو فٹ تھا اور اسے بند کرنے کیلئے جلسہ کے اسٹیج کے شمال مشرقی کونے کے ساتھ بائیں فٹ بلند آہنی پول پانچ فٹ چوتروہ بنا کر نصب کیا گیا تھا۔

لولے احمدیت لہرانے جانے سے پہلے جماعت دار اپنے اپنے [جھنڈوں کے ساتھ جلسہ گاہ میں داخل ہونے کا نظارہ]

۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء کو صبح سے عکافت چوٹی کی مبارک تقریب کا پروگرام شروع ہوا۔ تمام جماعتیں سائے نو بجے اپنی اپنی فرود گاہ سے جلسہ گاہ کی طرف آئے گئیں۔ ہر جماعت کے ساتھ اس کا جھنڈا تھا جسے دو آدمی اٹھائے ہوئے تھے اور جس پر اس جماعت کا نام اور بعض دعائیہ فقرات لکھے تھے۔ اس طرح مختلف علاقوں اور مختلف ممالک کی جماعتیں ڈرہمیں کے شہر پڑوسی، اور خاندانہ کے حصے گیت گاتے ہوئیں جلسہ گاہ میں پہنچیں۔

تمام جھنڈے جلسہ گاہ کی گیلریوں کے اوپر کے حصے میں کھڑے کر دیئے گئے، ایسے جھنڈوں کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۵۵۵) جلسہ گاہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اٹا ثانی نور اذہم قدس کی تشریف آوری :- وہ سچ کو سچا سناٹا پر حضور اقدس مسیح پر تشریف لائے۔ اس وقت اسٹیج کا سائبان آہار دیا گیا تاکہ تمام مجمع آسانی سے اس پر وقت و قدرت کا نظارہ کر سکے۔

لولے احمدیت بلند کیا گیا :- حضرت خلیفۃ المسیح اٹا ثانی نور اذہم قدس اسٹیج پر سے اتر کر ہر جگہ ۴۴ منٹ میں چترہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمام احباب رَبَّنَا لَقَدْ نَبَأْنَا أَنفَاكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اذہم نے کہا پڑھتے رہیں۔

یہ دُعا پڑھتے ہوئے اور اس نظارہ سے متاثر ہو کر بہتوں کا آنکھوں میں آنسو بھرنے اور آواز میں جنت پر رفت تھاری ہو گئی حضور اقدس ہی دعا وارت آگیز آواز میں آواز بلند ہوئے تھے۔ پہلے ہوئے پھر یہی کہ کھنے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی کبریا کی نعروں کے درمیان جھنڈے کی روٹی کو کھینچا اور جھنڈا اوپر کو بلند کرنا شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کے نعروں کے دوران میں پوری طرح بندی پر پہنچ گیا۔

قدرت الہی کا ایک عجیب کو شتم :- جھنڈے کے بلند ہوتے وقت ہوا بالکل ساکت تھی اور جھنڈا اوپر تک اس طرح پٹا ہوا گیا کہ اس کے نعروں نظر نہ آسکتے تھے لیکن اس کے اوپر پہنچتے ہی ہوا کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ پورا جھنڈا کھل کر لہرانے لگا اور حضور ہی کے بعد جب تمام مجمع نے اچھی طرح دیکھ لیا تو ہر اچھوٹے گٹھ اور حضرت خلیفۃ المسیح اٹا ثانی نے لولے احمدیت اپنے دست مبارک سے ہر جگہ کس منٹ پر سے ہانڈا... ہر جگہ گیارہ منٹ پر لہ کرنا شروع کیا اور حضور کے ہاتھوں کی تین مرتبہ کی جنبش سے ۲۰ بجکر بارہ منٹ پر جھنڈا پول کی اونچائی تک پہنچا۔ ۴۰ بجکر ۱۳ منٹ پر حضور نے جھنڈے

کی رسی کو ستون سے باندھا شروع کیا اور ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر باندھا ختم کیا۔
 لوٹے احمدیت بلند کرنے کے بعد جماعت سے اقرار :- لوٹے احمدیت بلند کرنے کے بعد حضور
 آقدس ایچ پر تشریف لے گئے اور پھر جماعت سے یہ اقرار لیا۔

”میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اور احمدیت کے قیام اس کی مضبوطی اور
 اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا ہوں گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر
 ممکن قربانی پیش کروں گا، کہ احمدیت یعنی حقیقی (دین حق) - ناقل، دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب
 رہے اور اس کا جھنڈا کبھی نہ گھون نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا ہے۔“

اللَّهُمَّ آمِينَ - اللَّهُمَّ آمِينَ - اللَّهُمَّ آمِينَ

ربنا تقبل منا، انك انت السميع العليم

احمدیہ جھنڈے کی حفاظت کا انتظام

جھنڈے کی حفاظت کے لئے حضور نے فرمایا :- اس وقت سے اس جھنڈے کی
 حفاظت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بارہ آدمیوں کا پہرہ مقرر کرے اور کل نماز جمعہ کے بعد اسے
 دو ناظروں کے سپرد کرے۔ جو اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے۔ وہ نہایت مضبوط تالہ میں رکھیں جس
 کی دو چابیاں ہوں اور وہ دونوں ملکر اسے کھول سکیں

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو پرچم احمدیت کو بلند سے بلند تر اور بلند تر سے بلند ترین رکھنے کی توفیق اور

سعادت عطا فرمائے۔ آمین

ذکر سالانہ جلسوں میں پڑھی جانے والی نظموں کا

ثاقب زبیری - لاہور

”کل صبح اٹھ بیٹھے آکر نظم لے جانا۔“ میری وہ رات کیونکر گزری ہوگی اور میں نے اپنی خوش بختی پر کیا کیا ناز کئے ہوں گے اس کا اندازہ اور احساس میرے سوا اور کون کر سکتا ہے!... بہر حال اگلی صبح وقت معینہ پر حاضر ہوا۔ حضور نے پیڈ کے ایک درق پر جس کا ایک کونہ مچھا ہوا اور غالب تھا۔ لکھے ہوئے چند اشعار میرے ہاتھ میں دینے کے بعد فرمایا۔

”ذرا مٹھو! میں مریم سے کہتا ہوں کہ انہیں صاف کر کے لکھ دیں۔ میں نے عرض کیا حضور میں پڑھ لوں گا۔“

حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا: ”مجھ سے تو کبھی کبھی اپنا کھا خود نہیں پڑھا جاتا تم کیسے پڑھ لو گے“

ادھر مجھے یہ زعم کہ میں تو سیشن کورٹ کی ملازمت میں پولیس اہلکاروں کی کھدھی کاغذوں پر پینسل سے لکھی ہوئی ضغینیاں پڑھ لینا رہا ہوں۔ میں نے پھر دُہی گزارش دُہرائی تو فرمایا۔

”اچھا کوشش کر دیکھو۔ اگر سائے اشعار ٹھیک پڑھ لئے تو انعام ملے گا۔“ میں نے جب اشعار پر دو دفعہ نظر دوڑالی تو اجازت ملنے پر تمام اشعار تحت اللفظ پڑھ کر سنا دیئے حضور خوش ہوئے۔ فرمایا: ”مٹھو میں تمہارا انعام لاتا ہوں۔“ اور چند منٹوں کے بعد حضور ایک پلیٹ پر شیشے کا ایک دودھ بھرا گلاس لے کر نمودار ہوئے۔ گلاس جالی دار نیپن سے ڈھکا ہوا تھا۔ فرمایا ”لو اسے پی لو“ اللہ سے خوش بختی۔ میں نے فوراً جالی ہٹائی اور پینا شروع کر دیا۔ دودھ گرم تھا۔ حضور نے میرا شوق اور میری بے تابی مچھاپتے ہوئے ہنستے ہوئے فرمایا۔

”دیکھو اس میں سے میں ہرگز نہیں پیوں گا۔ یہ سارا تمہارے ہی لئے ہے۔ آہستہ آہستہ پیو۔ دودھ گرم ہے۔ اگر گلا خراب ہو گیا تو کل میری نظم خراب پڑھو گے۔“ اس نظم کا مطلع تھا۔

معصیت دگناہ سے دل مرا داغدار تھا
پھر بھی کسی کے وصل کے شوق میں بیقرار تھا

احمدیت کے ایسٹج سے میرے نظم پڑھنے کے سلسلہ کا آغاز ۱۹۲۹ء میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے دوران میں بیت الاقصیٰ (قادیان) کے صحن میں منعقد ہونے والے اس خصوصی اجلاس سے ہوا۔ جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب سے قبل مجھے اپنی نظم پڑھنے کی اجازت مرکزی قائد خدام الاحمدیہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد نے ہزار چمکی ہوئی کے بعد عطا کی تھی۔ اُن کا کہنا تھا کہ حضور کی موجودگی میں معمولاً حضور ہی کا کلام پڑھا جاتا ہے اور اکثر وہ صاحب پڑھتے ہیں جنہیں حضور خود اجازت مرحمت فرمائیں جو صحیح التلفظ ہوں اور جن کا طرز ادائیگی پسندیدہ ہو۔ میرے عاجزانہ اصرار اور بسیار پر نظم دیکھ لینے کے بعد موصوف مجھے ”مشروط“ اجازت دینے پر آمادہ ہوئے شرط یہ تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نظم پڑھتے وقت ایسٹج کے سامنے بیت الاقصیٰ کی میزٹھپوں کی ایک بڑی پرکھڑے ہوں گے میں اُن کی طرف بھی دیکھتا رہوں۔ اگر وہ ہاتھ ہلا کر بیٹھ جانے کا اشارہ کریں تو میں نظم پڑھنا بند کر دوں۔ الحمد للہ کہ ایسا کوئی سخت پیش نہ آیا بلکہ جب حضور نے مجھ سے نظم کا یہ دوسرا شعر لفرمائش کریمانہ مکرر پڑھوایا کہ

زخمہ نور سے یوں چھپرے رباب ہستی
قلب بیتاب کا ہرزہ دُعا لے ساقی

تو حضرت صاحبزادہ صاحب وہاں سے غائب ہو گئے اور میں زیادہ اطمینان سے پڑھنے لگا۔ اس کے بعد حضور نے مزید تین چار شعر مکرر پڑھوائے

تمام راستے صاف ہو گئے

جس کے بعد بقیہ تعالیٰ اُسندہ کے لئے تمام راستے صاف ہو گئے اور میں اسی سال جب جلسہ لازم میں شرکت کے لئے قادیان آیا تو جماعت احمدیہ زبیرہ (ضلع فیروز پور) کی ملاقات کے دوران میں اس ناچیز کو شرف مصافحہ سے نوازتے وقت حضور نے فرمایا،

”کیا آپ پر سوں میری تقریر سے قبل میری نظم پڑھ دیں گے۔“ اللہ اللہ یہ کرم بے حساب کہ کونواں پیسے سے دریافت کرے۔ کیا تم میرے پانی سے اپنے کام و دہن کو سیراب کرنا پسند کرو گے؟ جو اب میں حضور حضور... کے الفاظ کے ساتھ ہی میری آنکھوں سے مسرت کے دوا آنسو بھی چھپک پڑے۔ حکم ہوا۔

اخلاق عالیہ کی ایک جھلک

اور پھر یہ اعزاز، یہ شفقت، یہ کرم یہ سعادت مجھ کو نہ نازا شس کے لئے
گو یا وقف و مختص ہو گئی، اور وہ بھی اس اخلاق عالیہ کے ساتھ کہ ہر سال دسمبر کے آغاز
میں مجھے پرابوٹ سیکریٹری صاحب کی طرف سے ایک "جسٹریڈ" الفاظ کا حضور فرماتے ہیں،
"کیا آپ اس سال ۶۷ یا ۶۸ دسمبر کو یا ۶۷، ۶۸ اور ۶۸ دسمبر دونوں دن
میری نظم یا نظمیں پڑھ دیں گے؟"

ہر حساس قاری بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ غلام کا کیا جواب ہوتا ہو گا۔ پھر
کرم نامہ آتا کہ ۶۷ دسمبر کو فلاں وقت آکر نظم لے جائیں
میرا معمول تھا کہ میں نظم شروع کرنے سے قبل تعارفاً کبھی "غلام محمود بزبانے
ثاقب" کبھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ترین منظم ارشادات "اور کبھی غلام الام
امام الکلام" کے الفاظ کہتا، جنہیں سنتے ہی سامعین مہربن کو گشس ہو جاتے اور مطلع
بیک مہربن گوش ہی ہوتے۔ عام طور پر حضور، ۶۷، ۶۸ اور ۶۸ دسمبر کے لئے دو نظمیں کہہ لیا کرتے
تھے لیکن جس سال صرف ایک نظم کہنے کی فرصت ملتی تو مجھے اپنی سلسلہ سے متعلق
کوئی نظم یا نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کے لئے ارشاد فرما دیا جاتا۔

قیام پاکستان کے بعد بھی

یہ سلسلہ قیام پاکستان کے بعد دارالہجرہ، ربوہ میں بھی حضور کی آخری عیادت
تک اسی اہتمام سے جاری رہا۔ یہاں تک کہ عیادت کے باعث ایک جلسہ لاندہ چھوڑ
۶۷ دسمبر کو خطاب کے لئے تشریف نہ لاسکے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے
اپنی جلال انگیز آواز میں کھی ہوئی تقریر پڑھنے سے قبل مجھے نظم پڑھنے کے لئے ارشاد
فرمایا میں نے تمہیں ارشاد میں حضور کی صحت کے لئے ایک دعا یا نظم پڑھی ہے عشاق
احمدیت نے بہتے ہوئے آنسوؤں سے سنا۔ لیکن مجھے خبر نہ تھی کہ ابھی ایک اور امتحان
سے بھی گزرنا باقی ہے۔ ۶۸ دسمبر کو حضور پاکسی میں میٹھ کر جلسہ میں تشریف لے آئے اور
تلاوت کے بعد اپنے محض ترین خطاب سے قبل فرمایا،
"ثاقب کو بلاؤ اور کہو کہ وہ اپنی گل والی نظم پڑھے۔"

حضور کی موجودگی میں حضور کی فرمودہ یا اپنی کوئی نظم پڑھتے وقت تو ایسے ہی
عجاب احترام، خوف اور خرد انبساط کی ملی کلیت قلب و ذہن پر مستولی رہتی
تھی۔ مگر آج تو صورت حال کا مٹا مختلف تھی۔ آج مجھے اپنے ان اشعار کو اسی مرکز حُسن
و خوبی کے سامنے پڑھنے کے مرحلے سے گزرنا تھا، جس کی صحت و نقاہت سے متعلق وہ
کہے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل کہ یہ مرحلہ جوں توں گزر گیا۔ میں نے وہ اشعار پڑھے اور
سننے والوں نے انہیں جیوں اور کراہوں کے ساتھ سنا۔ اس دعا یا نظم کے چند اشعار
ملاحظہ ہوں۔

چشم میگوں میں یہ دلدوز سی حسرت کیا ہے
دوئے روشنی پر پریشانی سی گہمت کیا ہے
تجھ کو دیکھا تو مجھے دل کو قرار آ ہی گیا
تیری بیمار نگاہوں میں بھی برکت کیا ہے
جس نے ہر سانس لیا دین محمد کے لئے
اس کی ہستی کے سوا میری ضرورت کیا ہے
شیخ افسردہ ہو پروانوں کی حالت معلوم
جانے اس کرب میں مالک کی مشیت کیا ہے
ساری دنیا کے مریضوں کو شفا سے یار رب
آج معلوم ہوا ہے کہ عیادت کیا ہے
لیکن ابھی تقدیریں تو وارد ہو کر رہتی ہیں۔ سیح موعود کا گرامی وار مجھ فرزند دلہند
ایک دن آسمان سے بلاوا آنے پر اپنے خانی حقیقی کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔

عہد خلافت ثالثہ کا پہلا جلسہ لاندہ

ابھی سلسلوں کے کام تو نہیں لگتے، اس سال کے آخر میں بھی سلسلہ لاندہ جلسہ
منصف ہوا اور نگاہوں نے کرسی صدارت پر سیدنا محمود کی بجائے آپ کے سپر کا مگر
سیدنا ناصر کو متنگن پایا۔ تلاوت کلام پاک ہو چکی تو ارشاد ہوا نظم پڑھو اور آپ کے
غلام نے یہاں ٹٹلوں کے منوال سے راج ذیل "نوحہ تاخیر مقدمہ" پڑھا۔
تو نے کی مشعل احساس فروزاں پیایے
دل بھلا کیسے بھلائے ترا احساں پیایے
پہلے بنش مرے بیگے ہوئے نغموں کو گداز
پھر میری رُوح پہ کی درد کی افشاں پیارے
اب نگاہیں تجھے دعوئیں بھی تو کس جاہاں
جانے کب پائے سکوں یہ دل ویراں پیارے
شکر ایزد کہ تیری گود کا پالا آیا
لے دامن میں لئے دولت عرفاں پیارے
بگڑ میں جس کے سرایت تیری تحنیل کی ضو
گفتگو میں بھی وہی حُسن نمایاں پیارے
دیکھ کر اس کو گی دل کی بھلا لیتا ہوں
آنے والے پہ نہ کیوں جان ہو قرآن پیارے
تیری کس شیخ کا پروانہ صفت ہوگا طواف
تیرے ثاقب کا ہے کب تجھ سے یہ چاں پیارے
اگلی صبح جب میں جلد گاہ میں پہنچا، تو ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے

تیرے پاس ناقب بے نوا ہیں یہ سب خدا کی اناتیں
اُسی در پہ جا کے کھجکا تو یہیں بھی 'دل بھی نگاہ بھی

مختصر لیکن بہترین تبصرہ

اس جلسہ ملاز پر حکومت نے جلسہ گاہ کے ارد گرد خصوصی پولیس خاص طور پر تعین کی تھی۔ نظم پڑھنے کے بعد میں نے بے تابانہ معائنہ کرنے والوں کے چہروں کو دیکھ کر محسوس کیا کہ جیسے میں نے اپنے دل ہی کی نہیں ان کے دل کی بات بھی کہی ہے۔ مگر اگلی صبح ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا۔ میں جلسہ گاہ کی اسٹیج کے پاس پہنچا تو ناظر صاحب اور مراد چودھری اور احمد صاحب باجوہ نے مجھے ایک طرف سے جا کر بتایا کہ ایک "ہنس پی" ہمیں رات سے ڈھونڈ رہا ہے۔ میں نے کہا "پاگل ہے اب ڈھونڈنے کا کیا فائدہ؟" نظم تو میں نے پڑھ لی۔ اس باخبر کو نظم پڑھنے سے پہلے مجھے ڈھونڈنا چاہیے تھا۔ مگر میں یہ بتائیں اس بات کا حضور کو علم تو نہیں ہوا؟ "جواب ملا۔ وہ تو میں نے بتا دیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ باجوہ صاحب نے مضطرب ہو کر حضور کو بھی پریشان کیا۔ میں نے کہا میں اسٹیج پر فلاں جگہ بیٹھوں گا اگر اب وہ ایس پی صاحب یا ان کا کوئی ماتحت پولیس انسپدر آئے تو مجھے بلوا لینا۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے مجھے باہر آنے کا اشارہ کیا۔ میں اسٹیج سے اُترا تو دیکھا کہ میرے ایک پُرانے شناسا ادب پرست پولیس افسر ہیں۔ قریب آئے اور ہم بڑی گرمجوشی سے جو ایک دوسرے سے لپٹے تو باجوہ صاحب کے چہرے پر المینان کی لہر دو گئی۔ میں نے حیرت سے پوچھا "شاہ جی! اتنے سارے پھول کیسے لگ گئے؟" آج ہم سات سال کے بعد مل رہے ہیں۔ کیا سات سال میں مجھ ایسے لائق پولیس افسر کا انسپکٹر سے ایس پی ہونا اچھے کی بات ہے؟" اسٹیج کے چھپے حضرت مولوی محمد دین صاحب کے لے جیب کھڑی تھی۔ مکرم باجوہ صاحب، حضرت چودھری احمد محمد صاحب، مولانا احمد خان نسیم، شاہ صاحب (ایس پی) اور خاکسار کو لے کر اُس میں جا بیٹھے۔ اور مہمان کی چائے اور خشک میووں سے تواضع کی۔

پھر شاہ صاحب اپنے ماتحت افسروں کے ساتھ راؤنڈ پر چلے گئے اور میں صبا گامیہ کا قصرِ خلافت پہنچا کہ حضور کی پریشانی دور کر دوں۔ اس وقت شاید ساکورت کی جماعت کی ملاقات ہو رہی تھی حضور نے مجھے دیکھا۔ میرے چہرے کا بغور جائزہ لیا کہ پریشان نہیں ہے پھر اشارے سے اپنے پاس بلایا دو منٹ کے لئے ملاقات روک دی گئی۔ میں نے سن دین سارا واقعہ بتایا تو حضور اپنے مزاج اور عادت کے خلاف بے ساختہ کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا۔

"تو تمہارا جہل میں ہوں؟" (لاہور کا ایک متقبل کالم ابن گیا۔ اس سے بہتر اور جامع تبصرہ اس صورت حال پر نہیں ہو سکتا۔)

حالاتِ حاضرہ کی عکاسی یہ ماہ و سال ہی ایسے تھے کہ ان سالوں

مجھے حضرت نواب مبارک بیگم صاحبہ کا یہ ارشاد پہنچا یا کہ

ناقب ہماری (خواتین کی) جلسہ گاہ میں آکر اپنی کل والی نظم پڑھیں۔

اس واقعہ کو پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ میں نے کل کیا کچھ کہہ دیا ہے اور سننے والوں نے اس نوحہ تاخیر مقدمے کو کون کونوں سے سنا ہے۔ مگر یہ مرحلہ میرے لئے کسی لئے کسی امتحان سے کم نہ تھا۔ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے ناظر صاحب محترم سے گفتگو کی کہ نظم ٹیپ ہو چکی ہے۔ آپ وہ ٹیپ، وہاں ہجوادیں، موقوف نے تو تعاون کیا۔ لیکن چند منٹوں کے بعد جواب آیا

جب ناقب موجود ہے تو ٹیپ ہو کیوں لکھا گیا جائے۔

جس کے بعد سرتابی و معذرت کی تمام جراتیں ختم ہو گئیں۔ پہنچا تو حضرت نواب مبارک بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہ نے ان الفاظ میں نظم کا تعارف کرایا۔

اب آپ ناقب زبردی صاحب کی زبانی ان کی دلوں کو اُسوں سے

دھو کر ان میں سے امام کی محبت بھرنے والی نظم سنئے۔

اور پھر نظم پڑھتے ہوئے میری ماؤں، بہنوئی اور بیٹیوں کی چھسکیاں میری ساعت سے نکرائیں۔ میرا دل اس وقت بھی اُنہیں سن رہا ہے۔

سیاست دین بن گئی

خلافتِ ثالثہ کے دور میں پاکستان کی سیاست نے ایسا رنگ بدل لاکہ دین کا لبادہ اوڑھ لیا۔ دلائل و براہین سے عاجز آئے ہوئے مولویوں کے طائفے نے حکومتی نظامِ گردشوں کا طوافِ شروع کر دیا اور بوالہوس مقتدر نے اپنے دورِ حکومت کو طوفانِ دین کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور قرآنِ کریم کے تمام فرامین کو بالائے طاق رکھ کر خدا کے جبار و قہار کے غضب کو کھاتے ہوئے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے کھوکھے باؤڑا کو غیر مسلم قرار دے دیا جس سے اس عاجز کی سرچ کا انداز تبدیل ہو گیا۔ جس ملاز اس سال بھی ہوا۔ دارفغان احمدیت مرکزِ سلسلہ میں جو قیام پانچھ سال ہو رہا ہے کہ میں نے حضرت سیدنا ناصر کے ارشاد پر حالِ حاضرہ پر یہ نظم پڑھی ہے

یہ سجا کر راستہ پر نظر ہے ستم کی رات سیاہ بھی

مگر اہل دل کو ہو فکر کیوں کہ جنوں ہے مثلِ راہ بھی

جو گزر گئی ہیں قیامتیں، نہ کہیں گے ان کی حکایتیں

کوئی کرے ظلم کی انتہا نہ کریں گے ہم کوئی آہ بھی

جو گلے تھے زخمِ وہ سی لے جو بولے تھے شکستِ پی لے

درِ شکوہ سلئے ہی بند ہیں نہ سُنو گے دل کی کراہ بھی

میں قبیلے دینِ بدی بھی ہوں درِ مصطفیٰ کا گدا بھی ہوں

میری فردِ جرم میں مہج ہو میرے سر پہ یہ نگاہ بھی

میں جس سالانہ پر ۲۰ دسمبر کو میرا حالات حاضرہ پر نظم پڑھنا معمول کا رنگ اختیار کر گیا جو ۱۹۸۲ تک جاری رہا۔ ان سالوں میں پڑھی جانے والی دو ایک نظموں کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

وہ جو گرد سی تھی جی ہوئی وہ جبین سے ہم نے اُتار دی
شبِ نیمِ اگرچہ طویل تھی شبِ نیم بھی ہنس کے گزار دی
ذبح کیا سکیں انہیں آنڈھیاں جو چراغِ ہم نے جلانے تھے
کبھی تو ذرا سی جو کم ہوئی تو ہوسے ہم نے اُتار دی
وہی ٹھہرے سوردِ کفر بھی جنہیں دین جاں سے عزیز تھا
وہی خار بن کے کشک ہے ہیں جنہوں نے فصل بہار دی

۲

ئے کی مانند ہر ایک جام میں ڈھلتے رہنا
ہم نے سیکھا نہیں ایمان بدلتے رہنا
ٹھوکر کی کھا کے بہر گام سنہلتے رہنا
دوستو! تم کو قسم ہے یونہی چلتے رہنا
خود بخود سے گی صدا تم کو کناروں کی ہوا
دل میں موجوں کی تڑپ لے کے چلتے رہنا
گلشنِ دین محمدؐ کے بھکتے چھو لو
لاکھ ہوں جو خزاں چھو تے چھلتے رہنا
اُور بھی آئیں گے ان راہوں میں کچھ سخت مقام
عزم کی شمع لئے سینوں میں چلتے رہنا

ایک اور سرکش

یہاں تک ۱۹۷۷ء میں مقتدر وقت پسِ زنداں پہنچ گیا۔ چنانچہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سیدنا ناصر کی اجازت سے ۱۹۷۷ء کے جلسہ سالانہ میں ۲۰ دسمبر کو ایک نظم ’انجام‘ کے عنوان سے پڑھی جس کے چند اشعار یوں تھے۔
فرمت ہے کے جو سوچ سکے پس نظر ان افسانوں کا
کیوں خوابِ طرب سب خواب لگے کیوں خون ہوا رمانوں کا
طاقت کے نشے میں چورتھے جو توفیقِ نظر جن کو نہ ملی
منہدم نہ سمجھے وہ نادانِ قدرت کے لکھے فرمانوں کا
پتے ہیں بالا خروہ اکِ دین اپنے ہی ستم کی پتلی میں
انجام بھی ہوتا آیا فرعونوں کا پیمانوں کا
جب زخمِ گلیں تو چہروں پر چھو لوں کا ستم لہرائے
فرزانوں کا اتنا طرف کہاں یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا

اے صبرِ درضا کے متوالو! اٹھو تو سہی، دیکھو تو سہی
طوفانوں کے مالک نے آخر فرخ پھیر دیا طوفانوں کا
لب آئے جو یار کی محفل میں جاں رکھ کے تحصیل پرائے

اس راہ پر ہر سو پہرہ ہے کم تھمیں کا نادانوں کا
اندھی کی طرح جو اٹھے تھے وہ گرد کی صورتِ میٹھے میں
بے میری لگا ہوں میں ثاقبِ انجام بلند الوانوں کا

۱۹۷۷ء کے اس جلسہ سالانہ میں جھنگ کے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کے علاوہ حکومت کی طرف سے ایک فوجی کرنل صاحب بھی اُن دنوں (۱۵ NOV ۱۹۷۷) تھے راولپنڈی کے ایک صحافی نے جو رپورٹنگ کے لئے بطورِ خاص آئے تھے، بتایا کہ نظم پڑھے جانے کے دوران حاضرین کے بے عجابا جوش و خروش اور نعرہ بازی کو دیکھ کر (جسے موصوف اشتعال“ سمجھتے تھے) کرنل صاحب بہت مضطرب تھے انہوں نے دو ایک دفعہ بڑے اضطراب سے کہا کہ ’جمع قابو سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ جب تیسری دفعہ بھی انہوں نے اسی رنگ میں اپنے اضطراب کا اظہار کیا تو ڈپٹی کمشنر (جھنگ) نے چند منٹ اور صبر و ضبط سے نظارہ دیکھنے کی استدعا کرتے ہوئے کہا۔

”آپ شاید اس جماعت کے مزاج سے واقف نہیں۔ نظم ختم ہونے کے بعد جو بھی اس کے امام مائیک کے سامنے آئیں گے۔
آپ کو یوں محسوس ہوگا جیسے یہاں کوئی بیٹھا ہوا ہی نہیں۔“

اور وہی ہوا جو نبی مرزا صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع کی ہر طرف ایک گھبر سنا سنا مچا گیا۔ جس پر کرنل صاحب نے بڑی حیرت سے کہا۔
”یکس ملک کے باشندے ہیں؟ کس قدر کنٹرول ہے انہیں اپنے جذبات پر“

۲۸ دسمبر کو نعتِ رسولؐ

روہ کے جلسوں میں ۲۸ دسمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی علمی تقریر کی رعایت سے نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتا تھا گو ۱۹۷۷ء کے بعد نعتوں میں بھی دلی کرب کا اظہار ہونے لگا تھا۔ ایسی نعتوں کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔
شعورے کے محمدؐ کے آستانے کا

مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانے کا
یہ میرا دل ہے دُنیا بھی دل ہی کہتی ہے
یہ ایک جام ہے یثرب کے بادہ خانے کا
مرے فیضِ ہستی کے ناخدا ہیں حضورؐ
مجھے نہیں کوئی اندیشہ ڈب جانے کا
نہے نصیب کر میرا تھو بھی کام آئے
مجھے جنوں ہے چراغِ حرمِ جلانے کا

زمانہ جتنے ستم چاہے توڑے ثاقب
دلوں سے عشقِ محمدؐ نہیں ہے جانے کا

ایک شعر یوں تھا۔

پڑی ہے دُھوم زمانے میں حُسنِ یوسفؑ کی
وہ عکس تیرے ہی سائے کا ہو بہو ہو گا

حضورؐ نے نعتِ دیکھی اور اُس پر معمول کی ایک نظر دوڑانے کے بعد مجھے
لوٹادی یہ فرما کر کہ ”ہاں پڑھ دیں“ اس کے بعد کوئی آدھ گھنٹے تک یہ علامِ خدمت
میں حاضر رہا۔ بالآخر حجبِ رخصت ہونے لگا تو فرمایا۔ ”وہ حُسنِ یوسفؑ والا کیا شعر
تھا؟“ میں نے پڑھا تو بڑے ہی کریمانہ لب و لہجے میں فرمایا

”حضرتِ یوسفؑ کی نبوت تو واقعی نبوت تھی عکسِ نبوت تو نہ تھی“

میں نے فوراً عرض کیا حضورؐ یہ شعر نہیں پڑھوں گا۔ فرمایا۔ ”ہاں نہ پڑھیں“
اس کے ساتھ ہی مجھ پر یہ تحقیقت بھی واضح ہو گئی کہ نگاہِ خلافت کس قدر حملہ اشعار
میں مضمر بنیادی مفہام کو پا جاتی ہے جس کے بعد میرا دل اپنی اس فکری لغزش پر
دیکھ کر استغفار کرتا رہا۔

ہر التجا سے پہلے ہر اک التجا کے بعد
آتا ہے لب پر نامِ محمدؐ خدا کے بعد
ہے ذاتِ حق حضورؐ کی صورت میں جلوہ گر
آئیے سب ہیں مانندِ مِصطَفٰیؐ کے بعد
ہے کون بد نصیب جو باندھے گا غیر سے
عہدِ وفا حضورؐ سے عہدِ وفا کے بعد
یارِ بے مجھے بنا دے درِ مصطفٰیؐ کی خاک
مانگوں گا اب نہ کوئی دعا اس دعا کے بعد
ثاقبؐ پہ ہو حضورؐ! کبھی وہ عطائے خاص
رہتی نہیں ہے کوئی طلبِ جس عطائے کے بعد

جہاں مہر و وفا کے قصبے۔ کمالِ صدق و صفا کی باتیں
جو ہو سکے تو سائے جاؤں تمہیں حبیبِ خدا کی باتیں
وہی ہیں اول، وہی ہیں آخر وہی ہیں طاہر وہی ہیں باطن
رہیں گی تاحشر اب زبانوں پہ خاتمِ الانبیاءؑ کی باتیں
میں داعیِ دینِ مصطفٰیؐ ہوں فدائیِ دینِ مجتہدیؑ ہوں
ڈرا سکیں گی نہ میرے دل کو کبھی سزا و جزا کی باتیں
قدمِ قدم ان کی رہنمائی جہاں جہاں ان کی روشنائی
فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اب تک سکوتِ غارِ حرا کی باتیں
مری لگن ان کا آستان ہے ہی تڑپ تو متاعِ جہاں ہے
کبھی تو ہوں گی شفیعِ محشر سے ثاقبؐ بے نوا کی باتیں

نگاہِ خلافت

خلافتِ ثالثہ کے دور میں جماعت کی مخالفت زیادہ ہونے لگی تھی۔ اور زبان
و قلم پر قدغوں میں آئے دن اضافہ ہوتا رہتا تھا۔ میرا معمول تھا کہ جلسہ میں پڑھی جانے
والی نظم ہو یا نعت میں کسی نہ کسی رنگ میں حضورؐ کو دکھا ضرور دیتا تھا حضورؐ کا غنڈ میرے
ہاتھ سے لینے رواری میں اُس پر ایک سرسری نگاہ دوڑتے اور کاغذ مجھے واپس دے
دیتے جس پر مجھے یہ وہم سا تھا کہ شاید حضورؐ صرف حُسنِ ظنی بھری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
پڑھتے نہیں جبکہ میرے دکھانے کا مقصد تو یہ تھا کہ چونکہ مجھے یہ اشعار حضورؐ کی موجودگی
میں پڑھنے ہیں اس لئے ان کی ذمہ داری حضورؐ پر بھی آسکتی ہے۔ اسی طرح ایک سال
میں نے اپنی ایک نعت حضورؐ کی خدمت میں مطالعہ و ملاحظہ کے لئے پیش کی جس کا

روداد جلسہ سالانہ

قادیان

عمدہ درویشی کا پہلا جلسہ سالانہ

حضرت سیدنا شیخ مودود نے ۲۳ دسمبر ۱۹۳۶ء کو خواب میں دیکھا تھا کہ "میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بھڑکا ہوا چل رہا ہے میں نے دیکھا کہ رات میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور یہ عجیبہ ہوا ہو کر چل رہا ہے جیسے ساپ چلا کر ہے ہمارا پس چلنے میں کوئی راستہ نہیں اور یہ بڑا بڑا فرقہ ناک ہے" ۱۱ ابر ۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء

یہ دو واقعہ اور معنی تیز دیا، اگرچہ سیدنا حضرت مصلح موعود کی ہجرت پاکستان سے بھی پوری ہو چکی تھی مگر اس کی عملی تعبیر کا ایک نہایت تلخ اور تلخ فرسایلو پہلی دسمبر ۱۹۳۶ء کے آخری ہفتہ تک یہ سامنے آیا کہ امن پسندی اور حکومت وقت کی اطاعت و وفاداری میں مشغور جماعت، جماعت احمدیہ اپنے مقصد سے باہر لاہور میں جلسہ کرنے پر مجبور ہوئی اور حضرت مصلح موعود جو اس مقدمے میں تقریباً حقیقی معنوں میں مدوج رواں تھے اس وجہ سے قادیان کے سالانہ جلسہ میں روفیہ فرزند ہوسکے کہ قادیان کے راستہ میں علی اور سیاسی مشکلات اور پیچیدگیوں کا ایک خوفناک سمندر حاصل ہو چکا تھا قبل ازیں اس تقریب پر شیعہ احمدیت کے نمائندوں نے ہر دوسرے بصر کے چاروں اطراف سے پہنچ جاتے تھے اور اس کی برکات سے ڈانڈا مٹھتے تھے مگر ۱۹۳۶ء کے سالانہ جلسہ قادیان میں پاکستان بلکہ ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے بھی کون احمدی شامل جلسہ نہ ہو سکا جو سلسلہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا اہم انجمن کا تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۴۳)

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

یہ جلسہ بیت اقصیٰ میں ہوا۔

جلسہ میں ۲۵۳ درویش اور ۹۲ غیر مسلم حضرات نے شرکت کی جلسہ کی کارروائی سننے والی احمدی خواتین صرف تین تھیں چار غیر احمدی خواتین اور ایک ننھی بچی نے بھی پردہ کے نیچے آجور آمد بیت کے شمالی حصہ میں بیٹھیوں کے ساتھ نصب کیا گیا تھا) سے جلسہ کی کارروائی سنی۔ جلسہ کا بیچ بیت کے شمالی حصہ میں نیچوں پر بنایا گیا تھا جس کا رخ جنوب کی طرف تھا اور اس پر حضرت مولوی عبدالرحمن جٹ اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد آشریف فرما تھے۔ جلسہ کا پروگرام صاحبزادہ مرزا خلیل احمد ناظر حوت و تبلیغ قادیان نے مرتب کیا تھا جلسہ کا سارا پروگرام نہایت درد و الماح تضرع اور اجتمالی سے پڑھا۔ جس پر نصیب زخمی دونوں سے لکھنے والی دعائیں عرض ہلائی گئیں۔

اس جلسہ پر حضرت مصلح موعود کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا جس نے جملہ حاضرین کے کرب و الم اور محرومی کے احساس کو فزوں تر کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اثنالی کا پیغام حضرت مولوی عبدالرحمن جٹ نے پڑھا کر سنایا۔ حضور نے فرمایا۔

"میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں جو فیصلہ آسمان پر موزمین سے رو نہیں کر سکتی اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔ سو سستی پاؤ اور خوش ہو جاؤ اور دعاؤں اور روزوں اور انکساری پر زور دو اور بنی نوع انسان کے بھردری اپنے دنوں میں پیدا کرو"۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء

جلسہ میں قادیان کے درویشوں اور غیر مسلموں کے علاوہ ہندوستان کے دوسروں علاقوں سے ۱۶۶ جناب تشریف لائے تھے۔ جن میں ایک غیر بائبل اور بائبل غیر از جماعت بھی شامل تھے۔ جلسہ پر حاضری زیادہ سے زیادہ ۱۶۰۰ رہی ان میں احمدی احباب ۲۵۰ تھے۔ ۲۷ دسمبر کو ۶ افراد پر مشتمل مختصر سا بچھڑے تھے جناب کا قافلہ قادیان پہنچا۔ اس جلسہ پر حضرت مصلح موعود حضرت امتاں جان اور حضرت صاحبزادہ بشیر احمد کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا۔

حضرت نواب مبارک بیگ صاحبہ کی نظم

خوش نصیب کہ تم قادیان میں رہتے ہو

بڑھی گئی تو دل کا درد نہ تھمتے والے آنسو بن کر بہ نہ سکا۔

حضرت امتاں جان نے پیغام بھیجا تھا۔

"میں ۱۹۳۷ء میں بیابانی جا کر قادیان میں آئی اور پھر خدا کی مشیت کے ماتحت مجھے ۱۹۳۷ء میں قادیان سے باہر آنا پڑا۔ اب میری عمر اسی ۱۹ سال سے اوپر ہے اور میں نہیں کہہ سکتی کہ خدائی تقدیر کا آئینہ کیا مقدمہ ہے مگر بہر حال میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔۔۔ چند دن سے مجھے قادیان خاص طور پر زیادہ یاد آ رہا ہے شاید اس میں جلسہ سالانہ کی آمد آمد کی یاد کا پرتو ہو یا آپ لوگوں کی اسی دلی خواہش کا محضی اثر ہو کہ میں آپ کے لیے اس موقع پر کوئی پیغام لکھ کر۔ مجموعاً میری سب سے بڑی تمنائیں ہیں کہ جماعت ایمان و اخلاص اور قربانی اور عمل صالح میں ترقی کرے اور حضرت مصلح موعود کی خواہش اور دعا کے مطابق

میری جہانی اور روحانی اولاد کا بھی اس میں داخلہ ہوتا

اقم محمود

رکن باخ لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء

اس جلسہ علمائے سلسلہ کی پندرہ تقریریں ہوئیں، محترم حکیم فضل الرحمن صاحب (افریقہ) اور محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب (امریکہ) نے بھی مختصر تقاریب کیں۔

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء

جلسہ میں قریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کی تقسیم ہند کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ اٹھ ہائی سال کے بعد ۵۶ پاکستانی احمدی شامل ہوئے۔ زائرین میں پاکستان کے قریبی ہائی کمشنر مقیم جہاندھر، ممبر جنرل راجہ عبدالرحمن صاحب کاہم قابل ذکر ہے جلسہ میں ۱۳۸، ہندوستانی احمدی تشریف لائے جن میں چار ستوات اور پانچ بچے بھی شامل تھے۔

حضرت مولوی عبدالرحمن جٹ امیر جماعت تفریان نے اپنی افتتاحی تقریر میں بعض مقدر احمدی اکابر کے پیغامات اور دنیا بھر کے احمدی مشنوں کے مراسلات سنائے۔ اڑیس ہندوستانی قافلہ کے امیر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے صدارتی تقریر میں بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیگر بابرکت ارشادات کے علاوہ مجھ کو یہ پیغام پہنچانے کے لیے فرمایا تھا کہ

"پسے رب پر بھروسہ رکھو اس کی کامل اطاعت کرو اس پر کامل یقین اور

اس کی کامل اطاعت کے ساتھ دنیا میں امن قائم ہو سکے گا"

علمائے سلسلہ کی تقاریب کے علاوہ محرم شیخ مبارک احمد صاحب اور محرم مولوی محمد مدنی صاحب امرتسر نے انگریزی میں تبلیغ دین کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ انجمن رسول اینڈ ملٹری گزٹ کے خصوصی نامہ نگار نے اس جلسہ کی مفصل روداد لکھی جو اس اخبار کی ۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں شائع ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۳)

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء

جلسہ میں ۳۵۰ مقامی درویش اور پاکستان سے ۹۰ افراد شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً حیدرآباد، بمبئی، بہار، یوپی، بنگال اور کشمیر سے ۲۵۰ احمدی احباب نے شرکت کی۔ ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں نو سو کے قریب غیر مسلم حضرات موجود تھے۔ شہر کے ہندو معزین کے علاوہ حکومت کے بعض اعلیٰ عہدے دار بھی شریک ہوئے۔ پروفیسر علی محمد صاحب سابق سفیر حکومت ہند متعینہ جگہ بھی تینوں دن جلسہ میں شامل ہوتے رہے۔

قواتین کے لیے حضرت علامہ ناسیہ محمد روز شاہ کے مکان میں جلسہ سنے کا انتظام تھا۔

۲۰ دسمبر کی رات کو ریت اقصیٰ میں محترم شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور کی صدارت میں ایک ترمیمی جلسہ ہوا۔

جلسہ کے اقام کی سب سے بڑی اور نمایاں خصوصیت وہ دعائیں، نمازیں اور جہاد میں یقین جو دارالمسیح کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے معمور رکھتی تھیں۔ بیت مبارک بیت اقصیٰ، دارالمسیح خصوصاً بیت المدعا، بیت الذکر اور بیت الفکر خشوع و خضوع سے نکلے ہوئی دعاؤں اور سناجاتوں کی آماجگاہ بنی رہیں۔ علاوہ ان میں صبح پانچ بجے صلوٰۃ میں باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی جس میں احباب بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے تھے۔ بہشتی مقبروں میں مزار حضرت مسیح موعود پر حاضر ہو کر دعا کرنے والوں کا بھی تاشا بندھا رہتا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجپکی کے پرائز خطابات حاضرین جلسہ کے لیے نیت ثابت ہوئے۔

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء

ہندوستان بھر کی جماعتوں کے علاوہ پاکستانی زائرین کا قافلہ بھی جلسہ میں شمولیت کے لیے قادیان پہنچا جلسہ سے ہندوستان کے علاوہ انگلینڈ، آئرلینڈ اور ہالینڈ کے بعض احمدی احباب نے بھی خطاب فرمایا

زنانہ جلسہ گاہ کے طور پر حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کا مکان استعمال کیا گیا۔ جہاں آدھیر اصوات کے ذریعے مردانہ جلسہ گاہ کی تمام کارروائی سنی گئی۔

۲۹ دسمبر کو ۱۰۰ خواجین کا علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوا۔ غیر مسلم خواتین کی تعداد تیس تھی۔ خواتین میں سے محترمہ امتا السلام صاحبہ، امیہ محمد یونس صاحبہ، اہلم اور مبارک محمد صاحبہ امیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحبہ اور صدر لجنہ امداد اللہ قادیان نے تقاریب کیں۔

پاکستانی زائرین کا قافلہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی امداد میں قادیان پہنچا۔ قادیان کے درویشوں کے لیے اور قادیان کے لیے ترستے ہوئے سہانوں کے لیے جلسہ سالانہ پر قادیان میں اجتماع نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا۔ سوز و گداز سے لفظ اللہ کے نطقے دیکھنے میں آئے۔

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

حاضری ۲۰۰ سے زائد۔

دوسو پاکستانی افراد کا قافلہ پانچ لاکھوں پر ۲۶ دسمبر کی درمیانی شب قادیان پہنچا۔ درویشان قادیان نے عملہ نھر آباد کی سڑک پر اُھلاؤ ڈھنڈاؤ مہرجیا کے نعروں سے استقبال کیا۔

غیر مسلم معزین اور سکھ احباب جلسہ کے ہر اجلاس میں ہزار ہا سو کی تعداد میں شریک ہوتے رہے۔ برصغیر کے علاوہ شام اور مشرقی افریقہ سے بھی مہمان آئے۔

جلسہ کے لیے وہی سے رنگینی پوسٹر طبع کروائے گئے جو قادیان کے علاوہ گورداسپور و حاروال، بنالہ اور امرتسر میں آویزاں کیے گئے۔ لاڈلہ اسپیکر خرید گیا جس کا انتظام محمد اسحق صاحب ننگل کے سپرد رہا۔ (اس سے پہلے کرانے کے لاڈلہ اسپیکر استعمال کیے جاتے تھے)

خواتین کا جلسہ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ کے مکان سے متصل عبد اللہ خان صاحب کے احاطہ میں ہوا۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

جلسہ پلنی جلسہ گاہ خواتین میں ہوا اور خواتین کے لیے اس کے بالمقابل ایک مکان میں انتظام تھا پاکستان سے ۱۵۱ مرد و ۱۵۱ کا قافلہ چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی امداد میں پہنچا۔ ہندوستان بھر سے ۲۰۵ احباب شریک ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی میں تلاوت نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اٹنی کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا۔ خواتین میں یہ پروگرام لاڈ اسپیکر کے ذریعے سنایا گیا۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

بھارت سے ۱۰۲۰ احباب اور پاکستان ۲۰۰ افراد نے بصورت قافلہ جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ انفرادی طور پر بھی کم و بیش ۱۸۰ احباب تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح اٹنی کا پیغام اور حضرت جہانگیر عبد اللہ خان صاحب قادیان کا مضمون "ذکر حبیب" پڑھا سنایا۔ خواتین کی تعداد ۲۶۰ سے زائد تھی جس میں ۳۰ غیر مسلم خواتین تھیں۔ خواتین کی جلسہ گاہ مولوی عبد المعنی صاحب کے مکان سے ملحق چار دیواری کے اندر بنائی گئی تھی۔ جلسہ کے متعلق خاطر پروپیگنڈا کیا گیا جس کا حکومت کی طرف سے نوٹس لیا گیا۔ ایک چٹھی کی نقل اخبار بدین میں شائع کرنے کے بھجوائی گئی۔

سٹی کانگریس کی طرف سے اخبارات کے نام چھٹی

جناب پریذیڈنٹ صاحب سٹی کانگریس نے مندرجہ ذیل چٹھی اخبارات کے نام بھجوائی جس کی ایک نقل اخبار "بدر" کو بھی بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے۔

شری مان ایڈیٹر صاحب "بدر" جے ہند سہرائی کر کے مندرجہ ذیل چٹھی شائع کر کے منگور فرمائیں۔

"تعمیر وطن کے بعد جہاں ہر ڈویژن میں صرف قادیان ہی ایسا قصبہ ہے جہاں ہندوؤں سکھوں کے علاوہ مسلمان بھی آباد ہیں قصبہ کی آبادی گیارہ ہزار سے زائد ہے اس میں مسلمانوں کی تعداد کم و بیش ساڑھے پانچ صد کے قریب ہوگی۔ سب لوگ بھائیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں پھر بھی کچھ ایسے ہیں جو نظر تانہ اس کے ماحول کو پسند نہیں کرتے۔ اس سال مقامی مسلمانوں نے (جو احمدی ہیں) اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ اس موقع پر ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور دیگر ممالک کے آدمی بھی شریک ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت کے لیے دعوت نامے جاری کیے گئے اور جن لوگوں کے پیغامات پڑھا کر سنائے گئے ان میں پنجاب اور اڑیسہ کے گورنروں کے علاوہ وزیر عظم پنجاب اور ان کے ساتھی اور ہائیکورٹ کے جج بھی شامل تھے۔ ضلع کے اعلیٰ افسران کے علاوہ بڑی بڑی شخصیتوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔ اس موقع پر جو تقریریں ہوئیں وہ اگرچہ روحانیت اور اتحاد پر مبنی تھیں ظاہر ہے کہ کسی کی دلانگیزی مقصود

تقسیم ملک کے بعد پہلا جلسہ تھا جس میں افتتاحی اجلاس سے اختتام تک لوٹے احمدیت لہر اٹارہ اور عشاق احمدیت والہانہ جذبہ سے سرشار ہو کر اس کی پاسبانی کا فرض ادا کرتے رہے۔

حضرت مولانا عبد الرحمن جٹ نے افتتاحی خطاب کیا۔ محرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اٹنی کا پیغام پڑھا کر سنایا۔ اہل قادیان کے لیے پیغام دراصل جماعت کے ہر فرد کو ممبر کرنے کے لیے تھا۔

"اپنے اندر ایک عظیم الشان تخیل پیدا کرو جلد سے جلد علم پیدا کرو جلد سے جلد تعلیم دین کا کام اپنے ہاتھ میں لو جلد سے جلد لٹریچر پکڑنے اور اس کو شائع کرنے کی کوشش کرو اور تم میں سے ہر شخص اپنے عمل میں تبدیلی پیدا کرے اپنے دل میں محبت الہی پیدا کرے اور اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے۔"

کاش! خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں ان باتوں کی عظمت اور اہمیت ڈال دے اور کاش! اس جلسہ پر تم ایک نئے وجود بن کر جاؤ۔ ملک کو روحانی دعوت دینے والے ملک کو روحانی ترقی بخشنے والے اور پھر ساری دنیا کے لیے مفید وجود ہونے والے بن کر جاؤ خدا کے وعدوں کو ساتھ لے کر جاؤ اور خدا کی مدد کو ساتھ لے کر آؤ آمین اتم آمین۔

مرزا محمود احمد

۱۸ دسمبر ۱۹۵۲ خلیفۃ المسیح اٹنی ۱۱ مارچ ۱۹۵۲ء جماعت احمدیہ راہوہ۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۴)

اس جلسہ میں حضرت شیخ یعقوب علی عمر فانی کی تقریر "ذکر حبیب"

سیٹھ معین الدین صاحب نے پڑھا کر سنائی۔

ملک احسان صاحب مغربی افریقہ۔ مولوی رشید احمد صاحب ڈانس جاردن۔ مولوی مقبول احمد صاحب انگلستان نے ان ممالک میں تعلیم دین کے لیے اپنی مساعی پر روشنی ڈالی۔ سلیم حسن الجبانی صاحب نے عربی میں تقریر کی۔

جلسہ میں علمائے مسلمہ کی ہر مغز تقاریر توجہ اور دلچسپی سے سنی گئیں۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

جلسہ کے لیے دہلی سے رنگین پوسٹر چھپوائے گئے جو گورداسپور دھارویال بنارہ اور امرتسر میں بھی اڈیزاں کیے گئے۔ دہلی ایروپی، سی پی، مدراس، مالابار، حیدرآباد دکن، بمبئی، بمبارڈیس اور پاکستان کے ۱۹۲ خوش نصیب ڈائریں کے قافلے چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی سعادت میں شرکت کی۔

برصغیر پاک و ہند کے علاوہ شام اور مشرقی افریقہ کے بعض احمدی دوست بھی شامل جلسہ ہوئے۔ علاوہ انہیں محرز طبقہ کے غیر مسلم احباب اور خواتین کی تعداد ہر اجلاس میں ایک ہزار سے بارہ سو کے گگ بھگ رہی۔

صاحبزادہ مرزا وسیم اھرنے پڑھ کر سنایا۔

۵ اور ۶ اکتوبر کی درمیانی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت تقریری مقابلہ کا ایک پروگرام ہوا اور ۷ اکتوبر کی درمیانی شب نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر انتظام بیت جبارک قادیان میں ایک تربیتی جلس منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات میں مردانہ جلسہ گاہ سے تقابیر کے علاوہ صاحب علم خواتین نے تقابیر کیں۔ ۸ اور ۹ اکتوبر کی درمیانی رات ناصرات الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوا۔

منعقدہ ۱۴، ۱۸، ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء

بھارت کے دور دراز علاقوں سے ۱۵۰ اجاب تشریف لائے گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی پاکستانی قافلے کو اجازت نہ مل سکی۔ مشرقی افریقہ سے پانچ اجاب تشریف لائے۔

دوران ایام جلسہ نماز تہجد باجماعت اور بعد نماز فجر بیت مبارک میں درس کا بھی روزانہ اہتمام رہا۔

بیت اقصیٰ میں بعد نماز فجر حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس بھی دیا جاتا رہا۔ خواتین کے جلسہ میں بیت بالینڈ کے لئے ہنگامی چندہ جمع کیا گیا۔

منعقدہ ۱۵، ۱۴، ۱۲ دسمبر ۱۹۵۹ء

برما، عدن، مشرقی افریقہ اور پاکستان سے تشریف لانے والے ۱۲۰ سے زائد اجاب نے جلسہ میں شرکت کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام محکم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کا پیغام حضرت مولانا عبدالرحمان جٹ نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کی دیگر تقابیر کے علاوہ شبینہ اجلاس میں ۲۰ زبانوں میں تقابیر ہوئیں جہانان گرامی کے قیام کا مجموعی انتظام مدرسہ احمدیہ، دارالسیح اور نصرت گریڈ اسکول میں کیا گیا تھا۔ (دبدر ۲۴ دسمبر ۱۹۵۹ء)

جلسہ مستورات میں مردوں کے پروگرام سے تقابیر سنائی گئیں۔ صرف دو اجلاس خواتین کے ہوئے جن میں گیارہ تقابیر ہوئیں۔

منعقدہ ۱۴، ۱۸، ۱۷ دسمبر ۱۹۶۰ء

پاکستان سے پرتے تین سوا اجاب شریک ہوئے۔ افریقہ، برما، یورپ اور بعض دیگر بیرون ممالک کے ۱۲۰ اجابوں نے شرکت کی۔

ہر طبقہ کے معزز علم دوست اور سنجیدہ مزاج ہندو اور کچھ دوست کثرت سے شریک ہوئے۔ بعض اعلیٰ سرکاری حکام بھی تشریف لاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

خیر احمدی عالم سید غلام نبی صاحب اور ایل سی گیتنا صاحب نے جماعت احمدیہ کے بارے میں نیک خیالات کا اظہار کیا۔

۱۴ دسمبر کو قادیان میں سکھ اور ہندو بھائیوں کی طرف سے پاکستان سے آئے ہوئے

نہ تھی لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں نے بلاوجہ فرقہ وارانہ مضا کو مکدر کرنے کے لیے جلسوں کا ہتھام کیا اور مضا کو مکدر کرنے کی کوشش کی نیز جلسہ سالانہ کی غلط رپورٹ "پرتاب" میں شائع کرادی علاوہ انہیں جلسہ کی رپورٹ (ریوینڈا) بھی اشتعال انگیز طور پر شائع کرائی گئی۔ یہ اقدامات قصبہ کے خوشگوار ماحول کو بگاڑنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دوسروں کی دل آزاری نہ کی جائے اور حکومت وقت کی وفاداری ہمیشہ پیش نظر ہے یہ بات بھی عیاں ہے کہ اتنی چھوٹی اقلیت اکثریت کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگا سکتی۔ اس لیے سٹی کانگریس کمیٹی قادیان ایسے لوگوں کی طرف سے کی گئی اشتعال انگیز پی کوپ نہ نہیں کرتی۔

جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے جس کے ماننے والے تمام ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں ان کے مرکز میں ان کو آرام اور سہولت پہنچانا چاہیے ملک اور نیشن کی عزت اور شہرت کو چارچاند لگانا ہے اور ہماری سبکو رپالیسی کا ہنر نیشوت ہے لہذا جو لوگ اس بین الاقوامی مرکز کی پراسن مضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں وہ ملک کے شیر خواہ نہیں بلکہ در پردہ دشمن ہیں۔ احمدیہ جلسہ سالانہ پرتو سولتیں لینے سے ہماری راج نیتی کی تمام ملکوں میں تعریف ہوگی۔

ہم اپنے ملک کے معززین ہی نہ خواہوں اور سرکاری افسران سے امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثر و رسوخ اور اختیار کو کام میں لا کر ایسی مشرانیک سرکات کو جو ہمارے امن، وا اتحاد کے لیے نقصان دہ ہیں روکیں گے اور فتنہ انگیز اور فرقہ وارانہ ذہنیت کے عناصر کو پھینچنے نہ دیں گے۔

منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

حکومت ہند نے دسہرہ کے انتظامات کا وجہ سے پاکستان سے قافلہ کی آمد کی اجازت نہ دی۔ جلسہ سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے سے برسات شروع ہو گئی قادیان ایک جزیرہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جلسہ سے ایک دن قبل ٹرین کی آمد صرف روک دی گئی۔ جو جلسہ کے انتظام کے روز شام کو بحال ہوئی۔ اہل قادیان کے لیے خوشگوار حیرت کا سامان اس وقت ہوا جب جلسہ کے آغاز سے ایک روز قبل ہندوستان اور پاکستان سے سینکڑوں اجاب کپڑوں اور سامان سمیت بھگتے ہوئے قادیان پہنچ گئے۔ پاکستان سے آنے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۴۴ اور ہندوستان سے ۱۵۳ اجاب تشریف لائے۔ درویشان قادیان نے ہاتھ رُکے ہوئے افراد کو کھانا پہنچایا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ایک اور نشان دکھایا اور مسلسل بارش یک دم ختم ہو گئی اور جلسہ روایتی وقار سے منعقد ہوا۔

منعقدہ ۶، ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ انڈونیشیا سے بھی بعض اجاب تشریف لائے۔ حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام حضرت

جلسہ مستورات میں ایک جرمین بہن نے حلقہ تجرش اسلام ہونے کے دلچسپ واقعات سنائے۔ ناصرات الاحمر کا پروگرام بھی ہوا۔

منعقدہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء

پاکستان اور ہندوستان کی جنگ کی وجہ سے یہ جلسہ دسمبر میں ملتوی کرنا پڑا تھا اور بعد میں ماہ فروری میں یہ جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ ہندوستان کے علاوہ بنگلہ دیش کے لوگوں نے بھی شرکت کی۔

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ فروری ۱۹۶۶ء

فلسطین، لندن، انڈونیشیا، گھانا، ناٹجیریا، لیونڈا، بلاویر، روس اور گھانا کے مہمان نے شرکت کی۔

منعقدہ ۲۰، ۱۹، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

اندرون ملک کے دور دراز علاقوں کے علاوہ بیرونی ممالک بنگلہ دیش، ناٹجیریا، غانا، لندن، کینیا، اور کینیڈا سے خاصی تعداد میں احباب تشریف لائے۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی ازیلیقہ، مولانا منور احمد صاحب سابق مری مشرقی ازیلیقہ اور محترم مولانا فضل الہی بشیر صاحب بھی جلسہ سالانہ پر تشریف لائے۔

منعقدہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ دسمبر ۱۹۶۴ء

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ انگلستان، ماریشس، اڈیلیڈ، پاکستان اور بنگلہ دیش سے احباب تشریف لائے۔ جلسہ حسب معمول جلسہ گاہ میں شروع ہوا مگر بارش کی وجہ سے تیسرے دن بیت اقصیٰ میں ہوا۔ افتتاحی خطاب کے بعد مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام سنایا۔ مرزا عطاء الرحمن صاحب انگلستان، محرم عبدالرحمن صاحب آندھرا، محرم بشیر احمد صاحب ماریشس، سردار نذیر احمد صاحب غانا ازیلیقہ اور چوہدری عنایت اللہ صاحب تنزانیہ نے ایمان افزوہ واقعات سنائے۔ اختتامی خطاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا تھا۔ ۱۵ دسمبر کی رات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ۱۹۶۳ء کے سالانہ جلسوں کی ٹیپ سنائی گئی اس سال حیدرآباد سے پہلی بار احمدی احباب ریلوے لوگی ریور روڈ کو آئے۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن دو بزرگ نقاد درویش حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب اور حضرت حافظ عبدالرحمن صاحب پشاوری وفات پا گئے۔

جلسہ مستورات میں دو دن پروگرام مراد جلسہ گاہ سے نشر کیا گیا۔ ۱۴ دسمبر کو مستورات نے تقاریر کیں۔

منعقدہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ دسمبر ۱۹۶۴ء

حیدرآباد اور میسور سے ریلوے کی دو بوگیاں مہمانوں سے بھر کر آئیں۔ بیڑنی ملک میں سے کینیڈا، ماریشس، سیلون، ناٹجیریا، امریکہ اور بنگلہ دیش سے مہمان آئے۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۶ء

ہندوستان کے مختلف صوبہ جات کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، جرمنی اور پاکستان

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۹ء

صبح کا اجلاس جلسہ گاہ میں اور شام کا بیت اقصیٰ میں ہوا۔ جلسہ کے آغاز میں مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل کی افتتاحی تقریر ہوئی بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام میراڈو احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی تقریر "جماعت احمدیہ میں تقاضا" کے موضوع پر تھی۔ جلسہ سالانہ مستورات، جنوری کو ہوا۔

(دبہ ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۶۹ء)

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء

ہندوستان بھر کے علاوہ پاکستان سے ۸۰ افراد کے قافلے۔ ایک سوئس احمدی اور جدیدہ میلون کے ایک بزرگ نے بھی شرکت کی۔

صدر قی تقریر "محترم حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے کی۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام" صوفی غلام محمد صاحب میرٹھ نے پڑھ کر سنایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دوسرا پیغام جو بذریعہ تازہ موصول ہوا مولانا شریف احمد صاحب یعنی نے پڑھ کر سنایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "دین حق ناقص" مجھے کیوں پیارا ہے" ۱۸ دسمبر کی رات بیت مبارک میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی بیت اقصیٰ میں حضرت مسیح موعود کی کتب کے درس کا اہتمام بھی ہوا۔

سے اجاب تشریف لائے۔ حاضرین جلسہ کی تعداد تقریباً تین چار ہزار تھی۔ افتتاحی خطاب کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام منایا۔ علمائے سلسلہ کی تعاریر کے علاوہ غیر ملکی معززین نے بھی خطاب کیا۔ محترم ظفر احمد صاحب ظفر اور محترم جمیل الرحمن صاحب امریکہ سے آئے تھے۔ محترم حافظ زبیر الدین عبد اللہ صاحب مری، مارشس اور محترم ہدایت اللہ جیش صاحب جرمنی نے بھی خطاب کیا۔ محترم شیخ ناصر احمد صاحب (سوٹزر لینڈ) محترم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب اور محترم سید شریف احمد صاحب منصورہ کینیڈا اور محترم سچو ہدیری خلیل احمد صاحب (امریکہ) نے بھی ایمان افزو واقعات سُنائے۔

۱۹ دسمبر کو بعد نماز فجر مہمانان گرامی کا تعارف کروایا گیا

۲۰ دسمبر کی رات مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔

جلسہ متواتر حضرت مولوی خزانہ علی صاحب کے مکان کے عزنی جانب تیار کردہ وسیع احاطہ میں ہوا۔ برطانیہ، افریقہ، امریکہ اور جرمنی سے مہمان بہنوں نے شرکت کی۔ لجنہ کی طرف سے صنعتی نمائش لگائی گئی۔ حاضری ۷۵۰ تک تھی

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء

قادیان کی سرزمین میں جلسہ پوری شان و شوکت کے ساتھ ہوا۔ ہندوستان کے شمال سے لے کر جنوب تک اور مشرق سے لے کر مغرب تک کی جماعتوں کے نمائندگان پہلے سے بہت بڑھ کر آئے۔ حیدرآباد اور یادگیر سے لوگیاں آئیں۔ ۱۶ ممالک سے اجاب تشریف لائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی خطاب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام منایا۔ صاحبزادہ صاحب نے سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی اور افتتاحی خطاب بھی فرمایا۔ غیر ملکی نمائندوں نے بھی خطاب کیا۔ ۲۰ دسمبر کو بعد نماز فجر بیت المبارک میں غیر ملکی مہمانوں کی ایک تعارفی تقریب ہوئی۔

جلسہ متواتر کی زیادہ تر کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ کراچی، مارشس اور انگلستان سے مہمان خواہین نے بھی خطاب کیا۔ ایک ہزار سے زائد خواہین نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء

قادیان کی توحید ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے۔ ۱۹ ممالک کے نمائندگان تشریف لائے۔ جلسہ کے پروگرام میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام منایا۔ یہ جلسہ خلافتِ رابعہ کے دو کاپیلا جلسہ تھا۔ ہر جہدی کا دل جانتا ہے کہ وہ قدرتِ ثانیہ کی برکات کے جاری و ساری ہونے کی سلسلِ عمل سے کس قدر تقویت پاتا ہے۔ تیرہ علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔ ان کے علاوہ بارہ غیر ملکی نمائندوں نے خطاب کیا۔

قادیان کے جلسوں کی ایک خوش کن روایت ہے کہ وہ آخری دن نماز فجر کے بعد غیر ملکی مہمانوں سے تعارف کا پروگرام رکھتے ہیں۔ ۱۸ اور ۲۰ دسمبر کو جالندھر اور امرتسر ٹیلی ویژن نے جلسہ سالانہ کی چھلیاں پیش کیں۔ جلسہ متواتر میں حاضری ۱۰۵۰ تھی مردانہ جلسہ گاہ کے پروگرام کے علاوہ صاحب علم خواہین کی پندرہ تقاریر ہوئیں۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء

ہزاروں اجاب شریک ہوئے ۱۹ ممالک سے نمائندے تشریف لائے حسب معمول پروگرام کے علاوہ درج ذیل غیر ملکی نمائندوں نے بھی تقاریر کیں۔ عبد الحمید راجیت (مارشس) علی یوسف صاحب (نائیجیریا) ظفر اقرن صاحب (اردن) علی قاضی صاحب (ٹرینیڈا) ڈاکٹر حلیم صاحب (انڈونیشیا) طارق احمد شریف صاحب (امریکہ) مصطفیٰ ثابت صاحب (کینیڈا) مظفر احمد ظفر صاحب (امریکہ) عبد اللہ صاحب (جرمنی) شفیع احمد صاحب (بنگلہ دیش) محمد اکرم صاحب (لیبیا) مائیکل کارک صاحب (لندن) ڈاکٹر نظام الدین صاحب (نائیجیریا)

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۸ء

ہندوستان کے تمام مختلف صوبوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ مارشس، نائیجیریا، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، انگلینڈ، انڈونیشیا اور پاکستان سے کل ۱۲۱ اجاب جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء

ہندوستان کے علاوہ مارشس، جرمنی، ڈنمارک، برطانیہ، امریکہ، پاکستان، بنگلہ دیش، اسرائیل، اردن، غانا، ہالینڈ، ٹرینیڈا، سوٹزر لینڈ، انڈونیشیا، سنگاپور اور ملائیشیا سے آنے والوں کی تعداد ۲۰۰ تھی۔

نوٹ: ۱۹۷۰ء، ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۵ء کے رپورٹس ہمیںے تاحالہ
موصولہ نہیں ہو سکے۔ (مرتب)

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۰ء

جلسہ پر بعض ممالک سے اجاب پہلی دفعہ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مثلاً نائیجیریا اور سوڈان اس طرح ۱۶ ممالک سے مہمان آئے۔ ذوق و شوق کا عالم دیدنی تھا۔ سینکڑوں کے اجتماع میں روایتی روح پرور جلسہ ہوا۔ حیدرآباد اور مدراس سے ریزرو لوگیوں سے سفر ہوا۔ باقی کارروائی حسب معمول ہوئی۔

جلسہ گاہیں

۱۹۹۲ء کا جلسہ جو بڑا جلسہ کہلاتا ہے۔ ڈھاب کے کنارے ایک وسیع چوڑے پر ہوا جو ڈھاب کی بھرتی سے جلسہ کے قریب ہی تیار ہوا تھا۔ یہی وہ چوڑے ہے جس پر بعد میں مدرسہ احمدیہ، مہمان خانہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مکان تیار ہوا مگر جلسہ کے وقت ان عمارتوں کی فقط بنیادیں اٹھی تھیں....

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ۱۹۲۷ء کے سالانہ جلسہ کے سوا باقی سالانہ جلسے بیت الاقطنی میں منعقد ہوئے۔ خلافت اولیٰ کے ابتدائی پانچ برسوں میں بھی ان کا انعقاد بیت الاقطنی میں ہی ہوتا رہا لیکن ۱۹۳۳ء سے ۱۹۲۳ء تک بیت لورڈ جلسہ گاہ رہی۔ اس کے بعد ۱۹۲۷ء میں سامعین کی کثرت کے پیش نظر بیت لورڈ سے باہر میدان میں اس مبارک اجتماع کا آغاز ہوا اور ۱۹۴۶ء تک ۲۲ جلسے اس سرزمین میں منعقد ہوئے ملکی تقسیم کے بعد قادیان میں پہلا جلسہ سالانہ دوبارہ بیت الاقطنی میں ہی منعقد ہوا اور پھر ۱۹۴۶ء میں باب الانوار کے پرانے جلسہ گاہ میں منتقل کر دیا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم)

ربوہ کا پہلا جلسہ بیت مبارک کے پیچھے حضرت مسیح موعود کے خاندان کی کوٹھیلوں کی جگہ پر ہوا تھا جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی کوٹھی تعمیر ہوئی۔ ۱۹۵۵ء سے مردانہ جلسہ گاہ نصرت گڑھ ہائی اسکول میں اور زنانہ جلسہ گاہ جامعہ نصرت میں بنی۔

جلسہ مستورات کا پروگرام زیادہ تر مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔ محترم مصباح النور قیوم صاحبہ رائڈ ویشیا۔ محترمہ الحاج عائشہ نظر میاں صاحبہ کینیڈا۔ شاہدہ ریاض صاحبہ لندن نے بھی خطاب کیا۔ حسب معمول صنعتی نمائش بھی لگائی گئی۔

منعقدہ ۱۹۱۸ء، ۱۹۲۰ء، دسمبر ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۰ء تک

اخبار و رسائل کی بے قاعدگی کے باعث مفصل رپورٹیں دستیاب نہ ہو سکیں مگر رپورٹیں جو موصول ہوئیں ان کا مضمون ایک سا ہے۔ جلسے کی تاریخیں ۱۹۱۸، ۲۰ دسمبر ہی رہیں۔ ۲۰ تک ممالک سے نمائندگان تشریف لاتے رہے۔ حضرت صاحبزادہ وسیم احمد صاحب اقتناحی خطاب اور حضور ایدہ الودود کا بیغام مناتے رہے۔ اختتامی خطاب بھی صاحبزادہ صاحب کا ہوتا رہا۔ غیر مسلم معززین بھی خاصی تعداد میں تشریف لاتے رہے۔ ہر سال کی رپورٹ میں یہ جملہ بھی موجود ہے کہ اس سال ماضی آج تک کے جلسوں میں سب سے زیادہ مہنگی ۲۰ جلسہ مستورات بھی حسب معمول ہوتا رہا۔

۱۹۱۹ء میں پاکستان سے ۸۰۰ احباب تشریف لائے۔ جلسہ گاہ محلہ ناصر آباد جو ہشتی مقبرہ کے قریب ہے کہ وسیع احاطہ میں تھی جبکہ مستورات کا جلسہ ہشتی مقبرہ سے ملحق باغ میں ہوا۔ جلسہ میں کچھ معززین کثرت سے آئے۔ ۱۹ دسمبر کی رات ایک عالمگیر محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ موملادھار بارش ہونے کی وجہ سے آخری دن مردانہ جلسہ بیت الاقطنی میں اور زنانہ بیت مبارک میں ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اقتناحی خطاب مختصر یا غیر ملکی زائرین نے بھی خطاب کیا۔ صدرالاجتناب تشکر کی تقریبات کی وجہ سے رونق دو بالا رہی۔

۱۹۹۰ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام (جو شابل اشاعت ہے) سنا گیا اور مہلجاہاب حاضر و غیہ حاضر یہ دعا کرتے رہے کہ قادرِ قیوم خدا حضور پر نور کی دلی خواہش پورے ہونے کے سامان فرمائے۔ تین سو تین سالانہ اپنی پوری شان سے خلیفۃ المسیح کے بابرکت وجود کے ساتھ قادیان دارالان میں منعقد ہو سکے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء قادیان

تخت گاہ مسیح خلیفۃ المسیح کے قدم چومنے کو بے قرار ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کا بیٹا جو اس وقت منصب خلافت پر مہنگن ہے تشریف لانے والا ہے ہم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کو اس جلسہ سالانہ میں شمولیت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کی آوازیں آواز ملا کر کہتے ہیں۔

بنائے مہبط الوار قادیان دیکھو

وہی صدا ہے۔ سنو! جو صدا سے اٹھی ہے

کنارے گونج اٹھے ہیں زمین کے جاگ اٹھو

کہ اک گز و صدا۔ اک صدا سے اٹھی ہے

اظہارِ تشکر

اس جملہ کی طباعت کے دشوار مراحل میں ہمارے ساتھ چر خلوص معاونت کرنے والے احباب کے نام بغرض دعا تحریر ہیں۔

ذکاء اللہ ڈھڑی (خوشنویس)

الوالحسن اعوان

محمد کلیم، طارق جاوید (خادم ڈرگ روٹی)

محمد اکرم نوشاہی (خادم النور)

عون علی صاحب (رائل کیلیڈرز) غیر از جماعت

رفیق احمد صدیقی صاحب " " "

علیم احمد صاحب " " "

جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء کی بڑی تصویر (پوسٹر) نیز

ٹائٹل کی تصویر کی ٹرانسپیرنسی

جناب سلیمان احمد طاہر صاحب

روداد جلسہ سالانہ برطانیہ

کے اس پروگرام میں خوشگوار تبدیلی کی گئی۔ آخری خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تھا۔ قاریان اور ریلوے سے باہر پہلی دفعہ وہاں مقیم خلیفۃ المسیح نے خطاب فرمایا۔ برطانیہ کی جماعت کے ہر فرد کو ریلوے آکر خلیفۃ المسیح کی زیارت اور مبارک آواز سننے کا موقع نہیں مل سکتا تھا۔ گدازدلوں، بہتے آشکوں اور قبول کرتے ہوئے دلوں کے ساتھ خوش نصیبوں نے پیارے آقا کا داعی الی اللہ کے موضوع پر بر ایک گھنٹہ خطاب سنا۔ حاضری تین چار سہزار تھی۔

منعقدہ ۵، ۶، ۷ اپریل ۱۹۸۵ء

یہ جلسہ نئے خرید کردہ یورپین سنٹر اسلام آباد واقع ٹلفورڈ سروسے میں منعقد ہوا۔ دنیا کے پانچ براعظموں کے کم و بیش ۲۸ ملکوں کے ۷ ہزار سے نامدا جاب نے شرکت کی۔ آسٹریلیا، جاپان، فجی، انڈونیشیا، ملائیشیا، سنگاپور، بنگلہ دیش، بھارت، پاکستان، ایران، مشرق وسطیٰ کے اکثر ممالک گیمبیا، سیرالیون، ناٹجیریا، غانا، کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا، زائیرے، لیبیا، زیمبابوے، مالیشیا، جنوبی افریقہ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، ہالینڈ، بلجیم، آئرلینڈ، فرانس، جرمنی، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، سپین، کینیڈا، امریکہ، ٹینیسیا کی آنا وغیرہ سے اجاب تشریف لائے۔

۵ اپریل کو بعد نماز جمعہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے ان افضال باری تعالیٰ کا ذکر فرمایا جو حضور کے انگلستان تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر فرمائے۔ اجاب جماعت کی پرجوش مالی قربانیوں اور یورپ و امریکہ میں مراکز کے قیام کا تذکرہ فرمایا۔ قرآن کریم اور کتب حضرت بانی سلسلہ کے تراجم، کیٹس و دینی لٹریچر کی اشاعت کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ اور جماعت احمدیہ برطانیہ کی بے لوث رضا کارانہ خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

۶ اپریل کو اختتامی خطاب میں حضور نے جماعت احمدیہ کے خلاف سناٹے شدہ قرطاس ایضاً کس مرکزی الزام کا جواب دیا کہ (نعوذ باللہ) جماعت احمدیہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ حضور نے اپنے موقف کی تائید میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور بزرگان سلف کے متعدد حوالہ جات پیش فرمائے۔

(ضمیمہ خالد اپریل ۱۹۸۵ء)

ٹلفورڈ کے نئے مرکز میں ہزاروں مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا گیا مہمانوں کی اکثریت کو گیسٹ ہاؤس (جو بودہ مشن ہاؤس) کے قرب و جوار کے احمدی گھروں میں مرکزی جلسہ کے طریق پر ٹھہرایا گیا۔ دو چنگھوں میں لنگر کا بھی انتظام تھا۔ ایک ٹلفورڈ ڈروسے

برطانیہ میں ایک ایسے وقت کے بعد جلسہ سالانہ کے انعقاد میں باقاعدگی ۲۹ اگست ۱۹۸۵ء کے جلسہ سے شروع ہوئی۔ اس جلسہ میں برطانیہ کی گیارہ جماعتیں شامل ہوئیں حاضری کم و بیش ستر سے اسی ہزار تھی۔ ابتدا میں جلسے مشن ہاؤس کے لان میں تقیات وغیرہ لگا کر ہوتے رہے بعد میں لان میں شامیانے لگائے گئے۔ یہ جلسہ دو دن کے ہوتے تھے۔ جیسے جیسے جماعت نے وسعت اختیار کی یہ جلسے پارکوں میں ہونے لگے جہاں حاضری دو اڑھائی ہزار تک ہو جاتی روٹنٹن پارک میں دو جلسے ہوئے۔

برطانیہ کے جلسوں کی نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ سرکردہ افراد جن میں ممبرز آف پارلیمنٹ کو نسلز، سیاسی، مذہبی، دانشور اور سرکاری حیثیت کے حامل افراد سمیت کھلے دل سے شامل ہوتے رہے اور جلسہ سے بھی خطاب کرتے رہے۔ خاص طور پر حضرت جوہری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی شرکت اور خطابات اہل برطانیہ کے لئے نعمت ثابت ہوتے رہے۔

۱۹۸۵ء میں پندرہواں جلسہ سالانہ کریں فورڈ پارک ہسلو برطانیہ میں منعقد ہوا ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یورپ، افریقہ، امریکہ اور انگلستان کا دورہ فرما رہے تھے اہل برطانیہ کی خوش بختی کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ برطانیہ میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء کے جلسہ میں جو وہاں کے لارڈ بیرک کی صدارت میں ہوا۔ حضرت صاحب نے رونق افروز ہو کر پچوں میں العمامت تقسیم فرمائے اور خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”میں نے سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تندر سے مطالعہ کیا ہے اس سے میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور ایک غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو.... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام نے لوگوں کے دلوں کو محبت پیارا اور ہمدردی سے جیتا تھا اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

برطانیہ میں جلسہ ہائے سالانہ کی روایت کا اسیواں سال تھا۔ ۲۴، ۲۵ اگست ۱۹۸۲ء کو منعقد ہونے والے جلسہ کا پروگرام مرتب ہو چکا تھا۔ اہل برطانیہ گمان بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اس جلسہ کو کیا تاریخی اہمیت حاصل ہونے والی ہے یہ جلسہ اپنے پروگرام کے مطابق TOLWORTH RECREATION CENTRE میں مگر اس طرح

مشن ہاؤس۔ سچی پکائی کا انتظام تھا جبکہ سالانہ اور چادری رضا کار خود پکاتے تھے۔ بلوہ کے لنگر خانہ کے عادی افراد کو دال اور آلو گوشت کی پیچھے روسٹ مرغ دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوئی پرالی کی بجائے فوم کے گدے تھے۔

جلسہ گاہ زمانہ و مرداد کے لئے دو بڑی مارکیٹوں کی گیش تھیں اور چالیس کاروانہ کرانے پر لے گئے تھے۔ اُردو تقاریر کا انگریزی، عربی اور انڈونیشین زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کے جملہ انتظامات جماعت احمدیہ انگلستان اور دوسرے ممالک سے آئے ہوئے رضا کاروں نے انجام دیئے۔ نمائش کتب کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ ان میں سب سے نمایاں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم تھے۔

منعقدہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء

یہ جماعت برطانیہ کا اکیسواں جلسہ تھا حضور ایدہ الودود نے تینوں دن خطاب فرمایا اجاب جماعت نے مجموعی طور پر دس گھنٹے اپنے آقا کے خطابات سنے۔

۲۵ جولائی کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ ”خدا کا بے حد شکر اور فضل و کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور دیوانے دنیا کے ایسے ایسے دور دراز ملکوں سے جو مشرق کا کنارہ اور ایسے ایسے ملکوں سے جو مغرب کا کنارہ کہلاتے ہیں اور ان جگہوں سے جہاں مشرق اور مغرب کا امتیاز منکمل ہے۔ وہاں سے اللہ کے ذکر کے لئے تشریف لائے ہیں اور حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام ”یہ تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤ گا“ بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔“ (ضمیمہ تحریک جدید جولائی ۱۹۸۶ء)

۲۶ جولائی کو حضور نے عورتوں سے خطاب فرمایا جس میں عورت کے مقام پر روشنی ڈالی اور عورت کے حقوق کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔

(عورتوں کے خطاب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی آزادی کی جو تحریک چلائی وہ عالمی زندگی کو جنت بنانے والی ہے جبکہ موجودہ آزادی نسوان کی جو تحریک مذہبی جہنم کی طرف لے جانے والی ہیں۔ دین حق نے عورت کے حقوق کی مکمل حفاظت کی ہے اور عورتوں کو مرد کے ساتھ برابری کا حق دیا ہے۔ (ضمیمہ خالد اگست ۱۹۸۶ء)

۲۷ جولائی جلسہ کے آخری اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے قتل مرتد کے عقیدہ کی قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اور اس کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خطاب کے آخر میں حضور نے افراد جماعت کو پاکستان کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے تمام مصیبت زدگان کے لئے بیواؤں کے لئے اور مظلوموں کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

کتابوں اور دیگر لٹریچر کی نمائش لگائی گئی۔ تعداد حاضرین ۵۰۰۰ سے ۶۴۸۰ تک

منعقدہ ۳۱ جولائی تا ۲ اگست ۱۹۸۶ء

بمقام: اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ

۳۱ جولائی جلسے کا پہلا دن جمعہ کا دن تھا حضور ایدہ الودود نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد شام چار بجے حضور جلسہ کا تشریف لائے۔

اس جلسہ کی اہم بات یہ تھی کہ جلسہ گاہ مختلف قوم کے چھٹے بھی لہرائے گئے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ پہنچ کر رب سے پہلے بولنے احمدیت لہرایا۔

حضور نے افتتاحی خطاب میں فرمایا ”دنیا کا ہر مذہب اور اس کے ماننے والے قابل احترام ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان اصول ہے جو صرف قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ جو شخص حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا اس پر کفر کا فتویٰ ہی لگے گا لیکن یہ نہیں کہ وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ خدا چاہتی ہے کہ چھٹوں کے ملے گا جو تقویٰ کے اس معیار پر اترتا ہے وہ دین کے پیغام کو جب بھی سنے گا اس کو قبول کرے گا۔

یکم اگست کو دوسرے اجلاس میں اجاب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے ذہبیا کے کوٹے کوٹے میں جماعت احمدیہ کی تیز رفتار ترقی کا ایمان افزہ تذکرہ فرمایا۔

اس وقت خدا کے فضل و کرم سے ۱۴ ممالک میں احمدیت داخل ہو چکی ہے۔ گزشتہ تین سال میں ۲۰۶ نئے خاندانے خدا اور مرکز نماز قائم ہوئے ایک سال میں ۲۵۸ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۷ ممالک میں ریڈیو اور ٹی وی پر جماعت کے پروگرام نشر ہوئے۔ افریقہ میں ۱۸ ممالک میں ۱۶۲ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ امریکہ، مالمیوین، غنا، مڈیبین، اور آئرلینڈ میں عمارت اور قطععات خریدے گئے۔ ۱۴۰۰ ایکسٹنشن تیار کی گئیں، ۱۶۸ اخبارات میں جماعت کے بارے میں لکھا گیا۔ حضرت صاحب کے خطبات اور مجالس عرفان، انٹرویوز ۱۰۹ گھنٹے ٹی وی پر دکھائے گئے۔ تین نئی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے ہوئے پریس قائم کیا گیا۔

۲ اگست کو افتتاحی خطاب میں قرآنی تعلیمات کی رو سے عدل کا مضمون بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ کے عہدوں کو پورا کرنے والوں کو سب کچھ عطا کیا جاتا ہے۔ عہد شکنی اس قدر قابل نفرت عادت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی یہ علامت بیان کی ہے: ”آخر میں حضور نے اجاب جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ”دعاؤں کرتے ہوئے آئیں اور دعاؤں کرتے ہوئے جائیں ہمارا اوڑھنا چھوڑنا دعا دعا ہی ہونا چاہیئے۔“

اسلام کی تعلیم بڑی حسین ہے بڑی دلکش ہے لیکن اس پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے کیونکہ اس پر انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر عمل نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کے لئے دعا کی بہت ضرورت ہے اور آپ کا آخری قدم خدا کی جانب بڑھنا چاہیئے اس لئے جب تک وہ خدا توفیق ندم سے اس وقت تک خدا تعالیٰ کی طرف انسان کا قدم نہیں بڑھ سکتا

اس لئے دعا کریں اور دعائیں کریں اور دعائیں کریں۔

(ضمیمہ انصار اللہ اگست ۱۹۸۷ء)

یکم اگست کو مستورات سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ”مغرب کا نظام عورت مرد کی برابری کے نام پر عورت پر ظلم کر رہا ہے۔ عورتوں پر کمائی کرنے اور گھر کا نظام چلانے کی دوہری شکل عائد کر رکھی ہے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق کمائی کرنا مرد کا کام ہے اس لئے اسے قوام کہا گیا ہے (ضمیمہ مصباح اگست ۱۹۸۷ء)

یکم اگست کو ٹوشنگ کے رکن پارلیمنٹ نے انگریزی میں تقریر کی یہ گذشتہ سال جلسہ میں تشریف لائے تھے اور تقریر کی تھی اس تقریر میں انہوں نے جماعت کے تمام عالم میں پھیلنے کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ جماعت بہت ہی سہل ہے اور پارلیمنٹ کے ممبر کی طرف سے حاضرین کی خدمت میں سلام عرض کیا اور پنڈال سے باہر جوتے اتارنے ممالک کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ جماعت عالمی جماعت ہے اور ان کو متحد کرنے والا صرف ان کا ایمان ہے۔

اس جلسہ پر حضرت صاحب کا منظوم کلام، ہجر گزیدہ لوگوں کو توڑ پایا گیا۔ تم چلے آئے میں نے جو آواز دی، تم کو مولانا نے توفیق پر واز دی پر کریں، پر شکتہ جو پیچھے پڑے رہ گئے دوستان کیلئے ایسے طاثر بھی ہیں جو کہ خود اپنے ہی آئیٹانے کے تنکوں میں محصور ہیں ان کی بگڑی بنا میرے شکل کشا، چارہ کر کچھ علم بے کساں کے لئے

ایک زبردست نشان

”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“

(ضمیمہ انصار اللہ ص ۱۱۰)

منعقدہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جولائی ۱۹۸۸ء

افتتاح سے قبل سواتین بجے حضرت صاحب زادہ مرزا طاہر احمد حلیفہ اربع الراح جلسہ گاہ کے اس حصے میں تشریف لے گئے جہاں ۱۱۷ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے یہ جھنڈے ان ملکوں کے تھے جن میں جماعت احمدیہ کے افراد موجود ہیں۔ اس جگہ تشریف لے جا کر حضور نے اپنے دست مبارک سے لوٹے احمدیت لہرایا۔ بعد ازاں حضور زبردست دینی نعروں کی گونج میں جلسہ گاہ کے پنڈال میں داخل ہوئے اور اجاب کلام کو اپنے زندگی بخش خطاب سے نوازا۔

حضور پرنور نے فرمایا

”آج امام جماعت احمدیہ دُنیا کے ایک سو سترو ممالک کا امام بن چکا ہے یہ جلسہ تاریخ احمدیت کی پہلی صدی کے آخری سال کا جلسہ ہے اس پہلو سے اسے ایک خاص تاریخی اہمیت حاصل ہے لیکن اس پہلو سے بھی یہ جلسہ عظیم معمولی اہمیت حاصل کر گیا ہے کیونکہ یہ احمدیت کی صدی کے اس آخری

سال کا جلسہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل اور نصرت کے ساتھ تمام معاندین احمدیت کو مابلہ کا چیلنج دینے کی توفیق عطا فرمائی...“

۲۳ جولائی جلسے کے دوسرے دن ۱۱۷ ممالک میں جماعت احمدیہ کی برق رفتار ترقی کا ایمان افزہ جائزہ ارشاد فرمایا ”دوران سال ۱۹۸۷ء میں جماعتیں، ۱۰۷ نئی بیوت الذکرہ ۱۷۵ نئے مراکز احمدیت، سیرالین میں ۹۴ دیہاتوں کے پوسٹل چھ ہزار افراد کا قبول احمدیت، چار نئی زبانوں میں ترجمہ قرآن شائع ہوا تحریک وقف توہمیں ۲۵۵ پتے پیش کئے گئے۔ سینگال میں چند سالوں میں ۶۰ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

۲۳ جولائی کو صبح کے اجلاس میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ”قرآنی تعلیمات کی رو سے عورت کے بلند و بالا مقام ماں کے قدموں میں جنت رکھ کر بتا دیا کہ ماں کے ذریعے خدا تک پہنچا جاسکتا ہے“

۲۴ جولائی کو افتتاحی خطاب عدل واحسان اور اتنا دہی القرنی کے بانی میں تھا۔ حضور نے فرمایا

”انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے حقوق کے لئے قرآن کریم نے کھلی کھلی واضح تعلیم نہ دی ہو۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر اور حکمت بیان نہ فرمائی ہو اور پھر عملاً وہ تعلیم آپ کی زندگی میں جاری نہ ہوئی ہو۔ تمام تعلیم جو ہم قرآن میں دیکھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں اس کی تفسیر ہوتی ہے اور اس تعلیم کو ہم صحابہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملوں میں ڈھلتے ہوئے بھی دیکھتے ہیں۔ قرآن کریم قول کے عدل میں سب کتابوں سے ایک منفرد کتاب ہے“

حضور نے تینوں دن مجموعی طور پر گیارہ گھنٹے خطاب فرمایا

۲۴ جولائی عبداللہ صاحب کا دن تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا اور سب احمدیوں کو مبارک باد دی۔

اس جلسہ میں ۲۸ ممالک کے ۵۱۱۹ افراد نے شرکت کی۔ ۵ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی ریڈیو نے جلسے کی خبر اور مکرم منیر الدین صاحب شمس مرینی سلسلہ کا انٹرویو نشر کیا۔

منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء

بمقام: اسلام آباد تلفورڈ سروس برطانیہ

جلسہ میں شرکت کے لئے متعدد حکومتوں نے اپنے نمائندے بھولنے ۱۲ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے لوٹے احمدیت لہرایا اور پڑھ گشتائی کی تقریب کے فوراً بعد جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ افتتاحی اجلاس کے موقع پر مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک کے وزراء اور کینیڈا کے بعض ممبران پارلیمنٹ، میسرز نیوزی لینڈ کے مورہی قبیلہ کے چیف اور کئی دیگر

معززین شامل تھے۔

۱۱ اگست ۱۹۸۹ء کو افتتاحی خطاب میں حضور نے فرمایا

”جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے اور دنیا کے ایک سو بیس ممالک میں جماعت احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر منا رہی ہے۔ اس موقع پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیغام جس طرح دنیا کے کونے کونے تک پہنچا اس کا ذکر انسان کو سراپا احمد سے بھر دیتا ہے۔“

۱۲ اگست کو خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

”ماں باپ کے متعلق اسلام کی تعلیم اگر دنیا میں رائج ہو جائے تو انسانی معاشرہ بہت ہی زیادہ حسین ہو کر اظہر ستارہ ہے۔“ حضور نے عورت پر آنحضرت ﷺ کے احسانات کا بھی تذکرہ فرمایا اور اسلام میں عورت کے حقوق کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۱۳ اگست کے دوسرے اجلاس میں اجاب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے

جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا کے انعامات اور جماعت احمدیہ کی ترقیات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ احمدیت کی ترقی کی رفتار میں حیرت انگیز صورت پیدا ہو چکی ہے خدا نے آنا کچھ دیا کہ میرے تصور کی انتہا بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ جو بلی کے سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ بیعتوں کی خواہش کا اظہار۔ افریقہ کی حکومتوں میں پائی جانے والی انسانیت اور شرافت قابلِ داد ہے۔

۱۴ اگست کو افتتاحی خطاب میں حضور نے صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلے میں

مختلف ممالک میں اپنے دوروں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ”آج احمدیت ساری دنیا میں احسان اور عورت کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے۔ میرا جو بلی کا پیغام ایک عالمی پیغام ہے جو ہر قسم کے ظلم اور فساد کی نفی کرتا ہے۔“

(الفضل ۱۶ تا ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء)

اس جلسہ کی ایک خصوصیت رفیق مسیح حضرت مولوی محمد حسین صاحب کی

تشریف آوری تھی جنہیں خاص طور پر حضرت صاحب نے بلا یا تھا۔ آپ نے فرمایا۔

”ہماری اصل عورت اس بزرگ کی ذات میں ہے جس نے بانی سلسلہ کی صحبت پائی تھی آپ ان کی برکتیں حاصل کریں تاکہ آئندہ صدی میں ان برکتوں کو پھیلانے والے بن جائیں اور وہ صدی ان تابعین سے برکت پائے جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء سے برکت پائی ہو۔“

منعقدہ ۲۶، ۲۸، ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء

برطانیہ کا سلور جو بلی جلسہ

۲۷ جولائی کو افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

”خدا کی قسم اگر یہ ملک بچ سکتا ہے تو صرف دعاؤں سے۔ پاکستانی احمدیوں نے بے مثال جرأت صبر اور استقلال کا مظاہرہ کیا ہے۔ حضور نے پُر جلال الفاظ میں فرمایا۔“

”آج بھی اگر توبہ کر دو تو ہماری دعائیں جن پر تم نے ظلم توڑے ہیں۔ خدا کی قسم آج بھی تمہیں بچا لیں گی... ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک راہ اور صرف ایک راہ کہ یہ توبہ کریں اور اگر موت آج بھی گئی ہو تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ احمدیوں کی دعا سے موت ٹل جائے گی اور ملک بچ جائے گا۔“

۲۸ جولائی کو حضور نے فرمایا۔ اس سال ایک لاکھ تیس ہزار افراد احمدی ہوئے

۱۲۴ ممالک میں احمدیت مستحکم طور پر قائم ہو چکی ہے۔ ایک سال میں ۳۴۳۳۳ نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ ۱۴۸ نئے جماعتی اخبار و جرائد کا اجراء ہوا۔ ۳۴ ممالک کے ریڈیو۔ ۲۸ ممالک کے ٹیلی ویژن نے جماعت کے بارہ میں پروگرام نشر کئے۔ تحریک وقف نو میں پانچ ہزار بچے شامل ہو چکے ہیں۔

۲۹ جولائی کو افتتاحی خطاب میں فرمایا

”جماعت احمدیہ عالم انسانیت کے لئے آخری پناہ گاہ ہے۔ ہم کم دریں مگر وہ خدا کے در نہیں جس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ ہمارے ہتھیار محبت اور دلائل کے ہتھیار ہیں۔ ہم قوموں کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مارنے کے لئے نہیں۔“
برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ ہیو گو سومرن، Waverlay کے میئر اور کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ نے خطاب کیا۔ حاضری۔ تقریباً ۸ ہزار

منعقدہ ۲۴، ۲۶، ۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء

۲۴ جولائی کو اسلام آباد میں میڈیا حضرت امام جماعت احمدیہ مزار طاہر احمد صاحب

نے سائٹھے چھارے بنائے احمدیت لانے کے بعد جلسہ سالانہ کیلئے کے افتتاح فرمایا

افتتاحی تقریر میں حضور نے نظام قدرتِ بناہ سے وابستگی، اللہ کی رستی کو مضبوطی

سے پکڑنے اور نظام جماعت کی اطاعت کی ضرورت اور اہمیت کا مضمون بیان فرمایا

افتتاحی اجلاس میں ۴۴ ممالک کے ۲۵۰ نمائندے شامل تھے جن میں سے

۲۳۱ کا تعلق انگلستان کے علاوہ دوسرے ممالک سے تھا۔ حضور کی

تقریر کا ترجمہ یک وقت سات زبانوں میں کیا جا رہا تھا اور گیارہ مختلف ممالک

میں اجاب جماعت اپنی اپنی جگہ براہ راست حضور کا افتتاحی خطاب سن

رہے تھے۔



رودادِ جلالہ

اسے جلسہ کو معمولی جلسوں کے طور پر خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کو خالصہ تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ (دیوبند) پر بنیاد ہے۔ اسے سلسلہ کو اینٹ خدا تعالیٰ سے اپنے ہاتھ سے رکھو ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کیے ہیں جو عنقریب اسے میرے آملیوں کو کیونکہ یہ اسے قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اٹھو نہیں ہے۔
(مجموعہ اشتہار جلد اول)

ایک آسمانی درخت وجود کے شاخیں جہاں بھی نمودیر ہوئیں ایک سے اٹھانے سے ایک ہی رنگ دلو اور برگ دبار سے پھیلتے چلے گئیں۔ ہر زمینوں ان کے لیے ذرخیز ہو گئے ہر قسم کو آب و ہوا انھیں سے اسے آگے۔
کیونکہ ان کے تخم ریزی کو کرنے والے کے ہاتھ معمولی انسانوں کے ہاتھ نہیں تھے۔ ان کے لگنے ہوئے درخت ہر سمت ہر دم بڑھتے چلے جائیں گے۔ دنیا کے کوئی طاقت نہیں جو انھیں روک سکے۔

قبضہ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
پھیرے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"اب جلسے کا یہ نظام دنیا کے ۲۰ سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر انشا اللہ تعالیٰ ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل اتنے جلسے پیدا کر دے گا کہ ۱۰۰ ممالک سے زائد ویسے ہی جلسے ہوا کریں گے اور ہر ملک میں حضرت مسیح موعود کا لنگر جاری ہوگا۔"
(خطبہ جمعہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء)

دنیا کے جن ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان کے نام اور جن سن سے جلسہ کا آغاز ہوا درج ذیل ہیں۔ ان میں سے بعض ممالک میں مسلسل جلسے نہیں ہو سکے مگر جلسہ کی روایت جاری ہے حضرت مسیح موعود کا لنگر جاری ہے اور جماعت ہر لمحہ ہر لحاظ سے ترقی پذیر ہے۔

ملک	سن آغاز	ملک	سن آغاز	ملک	سن آغاز
بنگلہ دیش	۱۹۲۳ء	نا بھجریا	۱۹۵۰ء	جرمنی	۱۹۷۶ء
ماریٹنس	۱۹۲۳ء	تنزانیہ	۱۹۶۱ء	کینیڈا	۱۹۷۷ء
فانا	۱۹۲۳ء	برٹش گی آنا	۱۹۶۳ء	بھین	۱۹۷۸ء
انڈونیشیا	۱۹۲۷ء	برطانیہ	۱۹۶۳ء	سری لنکا	۱۹۷۸ء
مشرقی افریقہ	۱۹۳۴ء	لائبیریا	۱۹۶۷ء	جاپان	۱۹۸۱ء
کینیا	۱۹۳۵ء	آئیوری کوسٹ	۱۹۶۸ء	ہالینڈ	۱۹۸۱ء
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۱۹۳۸ء	فجی	۱۹۷۰ء	سوئٹزر لینڈ	۱۹۸۳ء
سیرالیون	۱۹۴۹ء	گیبیا	۱۹۷۵ء	مسر نیام	
				ٹرنینڈارڈ	

ماریشس

۱۹۲۳ء ۲ نومبر دارالاسلام روزہل میں پہلا سالانہ جلسہ ہوا۔ لمبے تعطل کے بعد دسمبر ۱۹۵۲ء میں دوسرا سالانہ جلسہ ہوا۔ پھر جنوری ۱۹۵۳ء دارالاسلام کے نئے ہال میں سالانہ جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد اسماعیل مینر صاحب، احمدیہ بھنوی صاحب اور احمد حسین صاحب سوکھ نے تقارکین۔ اس کے بعد ۵ جنوری ۱۹۶۹ء کو سالانہ جلسہ ہوا جس کی افتتاحی تقریر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے کی اس جلسہ میں وزیر صحت اور بینک آف ماریشس نے تقاریر کیں۔ ان کو لٹریچر پیش کیا گیا۔ ۱۹۷۰ء میں یکم اور دو اگست کو جلسہ ہوا۔ جلسہ کا افتتاح مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

”ہم سب احمدی افراد کو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے جب تک دین حق (ناقل) کا پیغام دنیا کے کونوں تک نہیں پہنچا لیتے“

جلسہ کے دوران تراجم قرآن اور کتب کی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا اور گورنر جنرل سر آر تھریونارڈ ولیمز کو قرآن کریم انگریزی کا تحفہ دیا گیا جلسہ میں بعض ہندو اور عیسائی حضرات بھی شامل ہوئے۔ (الفضل ۳، جنوری ۱۹۷۱ء)

یکم دو، اکتوبر ۱۹۸۳ء بمقام روزہل ماریشس جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حاضری ۲۰۰۰ تھی۔ قائم مقام وزیر اعظم عزت ماب سرگیشیاں جیواں صاحب نے شرکت کی۔ چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی، چوہدری شہیر احمد صاحب وکیل اہمال اول نے بھی شرکت کی۔ ملکی ٹی وی نے جھلمکیاں دکھائیں۔

گھانا

۱۹۲۳ء میں اسپام کے مقام پر ۲۳، ۳۰، ۳۱ اگست کو ساری جماعتوں کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اگلے سال ۱۰، ۱۱، ۱۲ جنوری ۱۹۲۴ء کو اسپام میں پھر ایک کامیاب جلسہ کیا گیا۔ یہ جلسہ شروع میں سالٹ پائڈ سے باہر کی جماعتوں میں ہر سال باقاعدگی سے کیے جاتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں سالانہ جلسہ کما سی شہر میں منعقد ہوا تیسواں جلسہ ۸، ۹، ۱۰ جنوری ۱۹۵۴ء کو ہوا جس میں ۱۵۰۰ اجاب شریک ہوئے اس کے بعد عموماً جنوری میں سالٹ پائڈ میں جلسے ہوتے رہے۔ سالٹ پائڈ کے جلسوں میں مرکزی جلسوں کی طرح مہمان خوش و خوش سے حمد کے ترانے گاتے ہوئے لاریوں میں بھر بھر کرتے ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں جلسہ کے شرکاء کی تعداد ۵۰۰۰ سے زائد تھی۔ ۶، ۷ جنوری ۱۹۷۹ء میں بمقام سالٹ پائڈ گھانا منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکاء کی تعداد ۲۰،۰۰۰ تھی۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکاء کی تعداد ۳۰،۰۰۰ تھی۔

۱۰، ۱۱، ۱۲ جنوری ۱۹۸۱ء میں جلسہ سالانہ میں ۳۰،۰۰۰ افراد نے شرکت کی۔

گھانا کے جلسوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہاں بغیر کسی تعصب کے اعلیٰ ترین

سرکاری عہدے دار شریک ہوتے اور پیغامات ارسال کرتے ہیں ذرا تلخ ابلاغ پر دفاتر طریق پر تشہیر کرتے ہیں۔

۱۲، ۱۳، ۱۴ جنوری ۱۹۷۵ء میں شرکاء جلسہ کی تعداد ۴۰ ہزار تھی۔ سیکرٹری آف سیٹھ اور پیرا ماؤنٹ چیفس نے شرکت کی گیارہ لاکھ سے زائد سیڈیز مالی قربانی پیش کی۔ ٹیلی وژن، ریڈیو اور اخبارات نے وسیع پیمانے پر خبریں شائع کیں، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پرچمال پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

”یہ خدا کی تقدیر ہے کہ افریقہ دین حق کی نشاۃ ثانیہ میں خاص رول ادا کرے میں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج دین حق کے قلعہ میں داخل ہوں گے میری آنکھ دین حق کے جھنڈے کو بلند ہوتے اور کفر کے جھنڈوں کو سرنگوں ہوتے دیکھ رہی ہے“

انڈونیشیا

۱۹۲۳ء ۲۳، ۲۴، ۲۵ دسمبر جماعت احمدیہ پاڈانگ نے پہلا کامیاب جلسہ کیا جس میں بہت سے دیگر مسلمانوں اور علماء نے شرکت کی اس جلسہ کی خبر دہاں کے کثیر الشاعت اخبار ”راڈیو“ میں شائع ہوئی۔ یہ سب سے پہلی غیر تھی جو جماعت کے بارے میں کسی اخبار نے حرات کر کے شائع کی۔ اس اخبار کے ایڈیٹر عبدالوہاب تھے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے علماء کی علمیت پر مؤثر تبصرہ شائع کیا اور عوام الناس کو احمدیت اور احمدیوں کی مخالفت سے باز رکھنے کی تلقین کی۔

(الفضل قادیان ۳، فروری ۱۹۲۸ء)

۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ۱۹۵۲ء کو انڈونیشیا کا چوتھا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حضرت مصلح موعود کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (ساریخ احمدیت ۱۵، ص ۳۵۷) ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء بمقام جی ساروا (بوگور) مغربی جاوا میں انڈونیشیا کا ۲۶واں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ دو ہزار افراد نے شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (الفضل ۱۵، اپریل ۱۹۷۹ء)

۱۰، ۱۱، ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو انڈونیشیا میں ۲۹ جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تقریباً ۳۰ ہزار احمدیوں نے شرکت کی۔ حکومت کے ایک نمائندے نے شرکت کی۔

انڈونیشیا کی مشہور اخبارات نے اس جلسہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔ ۲۷، ۲۸، ۲۹ افراد نے اس جلسہ میں احمدیت قبول کی۔ (الفضل ۸، مئی ۱۹۸۲ء)

جماعت ہائے مشرقی افریقہ

۱۹۲۴ء میں نانگانیکا کی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح ہوا طول و عرض سے تشریف لائے ہوئے حمدیداران کی ایک میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ ہر سال ایک کانفرنس ہو کرے۔ چنانچہ پہلی سالانہ کانفرنس ۱۹۲۵ء میں نیروبی میں منعقد ہوئی۔ جس میں

کینیڈا، ننگا، نیکا، یوگنڈا سے اجاب نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں معززین سلسلہ شیخ مبارک احمد صاحب ریٹس التبلیغ، مولوی نورالحق نور صاحب، شیخ امری عبیدی صاحب اور شیخ صالح صاحب شریک ہوئے۔ (ریپبلو آف ریجنلر اگست ۱۹۸۳ء)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

۱۹۸۸ء ۵ ستمبر بروز اتوار ڈیٹن میں پہلا سالانہ کنونشن ہوا۔ شاہانہ احمدی خواتین نے خود تیار کیے سرکڑے کے ذریعے اعلان کیا گیا ایک سرکڑہماٹوں کی رہائش اور طعام اور باقی پروگرام پر شاہانہ کی قیام و طعام کا انتظام جماعت ڈیٹن نے کیا۔ اس کنونشن میں شکاگو، پٹس برگ، انڈیانا پوس، کلیولینڈ، فیکسٹاؤن، ڈکائن، ہوم سٹیٹ، نیویارک کنساس سٹی سینٹ لیوئس اور ڈیٹن کے ۹۰ اجاب نے شرکت کی۔

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ء)

۱۹۸۹ء ۱۸ ستمبر کو دوسری سالانہ کانفرنس پٹس برگ میں ہوئی جس میں حضرت جوہدہ ری محمد ظفر اذہان نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعے روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ انسانی کا خصوصی پیغام جو پوری خلیل احمد ناصر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا۔

”آج سے ۲۹ سال پہلے میں نے مفتی محمد صادق صاحب کو جو حضرت مسیح موعود کے پرانے رفقاء میں سے ہیں آپ کے ملک میں (دین حق) کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا تاکہ وہ آپ کے سامنے خدا تعالیٰ اور ہدایت کا راستہ پیش کریں اس وقت شایدان کی باتوں کو ایک بوڑھے مجنوں کی بڑ سمجھا گیا مگر آخراں آواز کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے وہ لوگ پیدا کئے جو امریکہ میں سچائی اور صداقت کے علمبردار ہوئے“

(الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

اس کے بعد مختلف شہروں میں ہر سال جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ اخبارات ریڈیو ٹیلی ویژن پوری دلچسپی لیتے ہیں۔ بعض دفعہ علمائے سلسلہ کے انٹرویو شائع ہوتے ہیں ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ کے الگ الگ اجلاس ہوتے ہیں۔ ۵۴ ستمبر ۱۹۸۸ء واشنگٹن ڈی سی ہونے والا جلسہ سالانہ امتسائی شاندار تھا امریکہ کے مشرقی ساحل سے مغربی ساحل تک پھیلی ہوئی ۲۵ جماعتوں کے ۵۰ نمائندے شریک ہوئے۔

۲۳ اگست ۱۹۸۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا پیغام سنایا گیا جس میں آپ نے کتاب فتح اسلام ان ربانی سلسلہ احمدیہ مطبوعہ ۱۹۸۱ء کا ایک حوالہ درج فرمایا۔

”دین حق (ناقل) کے لیے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آپ کا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے (امام) وہ وقت دور نہیں بلکہ

بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فرجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے؛ ۲۴ جون کو احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے نصیحت فرمائی۔

”احمدی خواتین! ایسا نمونہ پیش کریں کہ دین حق ہونے والے اعتراضات جھوٹے ثابت ہو جائیں۔۔۔ احمدی عورت بامقصد زندگی بسر کرتی ہے اسے دنیا کی گھاگھی میں حصہ لینے سے کوئی نہیں روکتا۔۔۔ حصول لطف کے طریق کا ترخ پاکیزگی، لطافت اور نفاست کی طرف موڑ دیا جائے“

(الفضل ۳۱ جولائی ۱۹۸۹ء)

جون ۱۹۸۹ء میں امریکہ کے سالانہ جلسہ جو پورٹورسٹی آف میری لین بالٹی مور میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے ۲۵ جون ۱۹۸۹ء کو اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی۔

”خودکشی کی جانب بڑھتے ہوئے معاشرہ کو بچانے کی بھرپور جدوجہد کریں۔۔۔ اخلاقی اقدار کے احیاء کا کام صرف اور صرف احمدیوں کے ذریعے پورا ہو سکتا ہے۔۔۔ دینی تعلیم کو اپنی زندگیوں کے سانچے میں ڈھال کر ساری دنیا کے لیے نمونہ بن جائیں۔۔۔ میاں بیوی کے تعلقات اور مالی معاملات میں بہتری کے لیے بھرپور کوشش کریں“

(الفضل یکم اگست ۱۹۸۹ء)

سیرالیون

۱۹۸۹ء ۱۲، ۱۳، ۱۴ دسمبر کو کے مقام پر پہلا جلسہ سالانہ ہوا جس میں سیرالیون میں پھیلی ہوئی ۳۳ جماعتوں کے ۱۹ اجاب نے شرکت کی سیرالیون کے مقامی اخبار ’بزرور‘ OBSERVER میں خبریں شائع ہوئیں۔ اس وقت سے لے کر اب تک ہر سال باقاعدگی سے جلسے ہو رہے ہیں سیرالیون کے مسلم زعماء اور حکومت کے وزراء بھی ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں نامور شخصیتوں میں سے ایم ایس مصطفیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا۔

”موجودہ وقت میں مسلمانوں کی مشکلات کا صحیح حل صرف جماعت احمدیہ ہی پیش کر سکتی ہے اس جماعت کی کوششوں جدوجہد کا ثمر ہے کہ آج نہ صرف سیرالیون بلکہ تمام مغربی ممالک میں دین حق (ناقل) ہمیں تیزی سے پھیلنا ہوا نظر آ رہا ہے مغربی ممالک میں عجمت احمدیہ نے بیوت تعبیر کی ہیں جن میں سے بعض کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ یہ جماعت ایک فعال جماعت ہے اور شاعرت دین کا صحیح جذبہ اور جوش ان میں پایا جاتا ہے۔ (فائل تاریخ سیرالیون ص ۱۱۲، ۱۱۳)

۱۹۷۹ء کے جلسہ کی اخبارات ریڈیو اور ٹی وی نے وسیع پیمانے پر شاعت کی۔
 ۱۹۸۰ء میں حاضری دو ہزار تک پہنچ گئی۔ وزیر پیراڈنٹ چیف اور اسلامی
 تنظیموں کے لیڈر بھی جلسوں میں شامل ہوتے رہے۔ ۱۹۸۰ء میں ۳۰ افراد نے جلسہ
 کے موقع پر احمدیت قبول کی۔

۶ تا ۸ فروری ۱۹۸۱ء کے جلسہ میں صدر مملکت ڈاکٹر سیاس کا سٹیونز نے اپنے
 پیغام میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ جلسہ سالانہ آپ کی جماعت کے اس مثبت عمل کا بیڑہ
 ہو گا جو کہ آپ نے اس ملک میں مذہب کی ترقی کے لیے روا رکھا ہے۔"

اس جلسہ کے موقع پر ۲۵ افراد نے بیعت کی۔ ۵ تا ۷ فروری ۱۹۸۲ء کے جلسے
 میں ۱۰ افراد نے بیعت کی۔ حاضری دو ہزار تھی۔ ۳ تا ۶ فروری ۱۹۸۳ء کے جلسے میں
 غیر از جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے جنہیں شہر کے چیف اور امام بگورہ بھی
 تھے۔ امام صاحب نے بتایا کہ انھیں خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زیارت ہوئی، آنحضرت نے فرمایا کہ احمدی حق پر ہیں۔ انھوں نے کانفرنس میں یہ روایہ
 سنائی اور احمدیت قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔

وزیر تعلیم (جو بفضل خدا احمدی ہیں) جناب ابوبکر کھانہ نے بھی خطاب کیا۔
 ۶ افراد نے جلسہ کے دوران احمدیت قبول کی۔

(الفضل ۲۱ مارج ۱۹۸۳ء)

۸ تا ۱۰ فروری ۱۹۸۵ء کا جلسہ پہلی دفعہ احمدیہ اسکول بوکی بجائے کھلی جگہ
 پنڈال میں ہوا۔ پہلی دفعہ کارروائی کی ڈیڑھ گھنٹہ تیار کی گئی۔ خواتین کا علیحدہ پروگرام
 تھا۔ ۹ افراد نے بیعت کی۔ اس جلسے میں پیراڈنٹ چیف گیمبیانے ایک اجلاس
 کی صدارت کی۔

تشریحی

۱۹۷۵ء ۶، ۷، ۸ اگست دارالسلام میں پہلی سالانہ کانفرنس کا انعقاد ہوا جس
 میں اکثر افریقی احمدی شریک ہوئے۔ کانفرنس کی کارروائی سواحیلی زبان میں تھی۔
 اخبار مانگانیکا سٹینڈرڈ نے اس کانفرنس کی خبر شائع کی۔ پھر ۱۹۷۶ء میں سالانہ
 کانفرنس ہوئی اس وقت سے اب تک ہر سال باقاعدگی سے مختلف شہروں میں
 جلسے ہوتے ہیں۔

۱۹۷۴ء ۲۳، ۲۴، ۲۵ اگست دارالسلام میں ساتویں کانفرنس کے موقع
 پر حضرت امام جماعت التالٹ کا پیغام پڑھا گیا۔

"پس اس اجتماع میں انفرادی اور اجتماعی دعاؤں پر بہت زور دیا اور
 تسبیح و تہجد استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھیں اللہ تعالیٰ
 آپ کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔ اپنے قول و فعل کا جائزہ لیں
 اور نئے سرے سے خدائی وعدے کے بعد غلبہ دین (حق) ناقول)

کے دن کو قریب تر لانے کے لیے ہر قربانی پیش کرنے کا عزم کریں
 اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے کاموں میں برکت ڈال جائے تو اپنے
 اعمال کو قرآن و سنت کے مطابق بنائیں جن غلطیوں میں ہو کر پہلے
 مسلمان نقصان اٹھا چکے ہیں۔ ان کا اعادہ نہ ہونے دیں۔

(الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۳ء)

۱۹۷۶ء ۲۸، ۲۹، ۳۰ ستمبر مکنوگو کے مقام پر ہونے والے گیارھویں
 جلسہ سالانہ میں ایک افریقین احمدی مکرم ابراہیم چیمبومی نے مثال جرات کا مظاہرہ
 کرتے ہوئے میں مسلح شہرپندوں کے شرکاء مقابلہ کیا۔ ۱۰ الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۷۶ء
 ۵ افراد نے بیعت کی۔

لائسبریا

۱۹۷۶ء ۵ نومبر قصبہ پیگ سے میں ایک روزہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ
 کے صبح اور شام دو اجلاس ہوئے جس میں غیر از جماعت بھی شریک ہوئے چار
 بیعتیں ہوئیں حضرت خلیفۃ المسیح کا پیغام پڑھ کر سنا گیا۔

(تحریک جدید دسمبر ۱۹۷۶ء)

۳، ۴ دسمبر ۱۹۷۸ء اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ الابلین نے اپنے پیغام میں حضرت
 بانئ سلسلہ کا پیغام دہرایا۔

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توجید اختیار کرو دوسرے
 آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں
 کے لیے کرامت ہوا (تہمت) تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر
 اللہ نے تمہارے دلوں میں پیدا کر دی یا در کھولت ایک
 اعجاز ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص ۴۸)

آپ نے دعا کی "اللہ کرے کہ دعاؤں کے ذریعے خدا تعالیٰ کے رحم کو جوش
 میں لائے ہوئے آپ دعوت الی اللہ میں آگے سے آگے بڑھتے رہیں اور لائبریا
 میں عظیم الشان روحانی تغیر پیدا کریں" آمین۔

(ہفت روزہ النصر لندن ۲ دسمبر ۱۹۷۸ء)

آئیوری کوسٹ

۱۹۷۶ء ۱۳، ۱۴ اپریل پہلا جلسہ سالانہ ہوا پھر کچھ تعطیل کے بعد ۲، ۳
 مئی ۱۹۷۶ء احمدیہ دارالذکر آبی جان میں کامیاب جلسہ ہوا پھر تین سال کے بعد
 ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۸۵ء کو آبی جان میں جلسہ ہوا جس میں بیس جماعتوں کے احباب
 نے شرکت کی۔ جلسہ کی ریڈیو، ٹی وی سے تفسیر کروائی گئی حاضری اٹھائی تین صد
 رہی غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

(فائل تاریخ آئیوری کوسٹ)

۱۹۸۶ء کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا۔

گیمبیا

۱۹۸۵ء مئی ۲۸، ۲۹، ۳۰، مابین پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس کے لیے حافظ بشیر الدین عبیدانہ صاحب نے بہت محنت کی۔ اپنی بیماری کی وجہ سے خود جلسہ میں شریک نہ ہو سکے جلسہ تہذیبیہ فرینس FERA FENI کے کیونٹی ہال میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ گیمبیا کے صدر ابراہیم مہو صاحب نے کی اور افتتاحی تقریر یو لوی واڈوا احمد حنیف صاحب قائم مقام امیر جماعت نے کی ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح اٹا نٹ اور وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا کارروائی کی تفصیلی خبر ریڈیو گیمبیا پر نشر ہوئی۔ (فائل تاریخ گیمبیا والفضل)

جرمنی

۱۹۸۶ء میں ہیبرگ میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ۱۹۸۶ء سے جلسے فریکلفٹ میں ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۶ء میں حضور نے دعا فرمائی کہ وہ اجرا جو سرزمین عرب پر گزرا تھا غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاؤں سے جرمنی کی سرزمین پر بھی گور جائے۔ (ضمیمہ تحریر یکم جنوری ۱۹۸۵ء)

۱۹۸۵ء کا جلسہ ناصر باغ گلاؤس گیزارڈ باغ میں ہوا جس میں ۳۵۰۰ اجاب اجاب شریک ہوئے۔ ۵۰ افراد جن کا تعلق جرمنی اور عرب سے تھا بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔

جرمنی کے جلسوں کے جہان ہائے خصوصی نور احمد ہوسٹاڈ (ناروے) عزت اولیوچ صاحب (سوڈن) منیر الدین صاحب شمس (انگلستان) امیر مسعود احمد صاحب ڈنمارک عزت مآب سفیر خانا غاملاؤیل لی با یقوبو (غانا) مبارک احمد صاحب ساقی (انگلستان) اکرم الہی ظفر صاحب اسپین) عبدالحکیم اکل صاحب (ہالینڈ) کمال یوسف صاحب (ناروے) مصطفیٰ ثابت صاحب (انگلستان) نعمان نوین صاحب (انگلستان)

۱۲ تا ۱۴ مئی ۱۹۸۹ء کے جلسے میں ۱۹ ممالک کے ۹ ہزار افراد نے شرکت کی۔ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ارشاد فرمایا۔ جلسہ گاہ میں شیخ پر قادیان کے مینارۃ المسیح کے نمونے پر ڈانس بنایا گیا تھا۔ یہ احمدیت کی نئی صدی کا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح شرکت فرما رہے تھے۔ آپ نے جماعت جرمنی کو گزشتہ کامیاب صدی پر اظہارِ فخر کے طور پر سوویتوں کو تذکرہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ۱۴ مئی کو خواتین سے خطاب میں دین حق میں عورت کی عظمت کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے رحمی رشتوں کی نگہداشت اور سوسائٹی میں باہمی محبت کو فروغ دینے کی طرف توجہ دلائی۔ ۱۴ مئی کو اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا۔

• اگر آپ نے اپنی فریبوں کو دور کیا تو دعوت الہی اللہ میں ناکام نہیں گے

نئی صدی میں خدا تعالیٰ کی تقدیر حالات کو بدل رہی ہے۔ ایسے درد سے دعا کریں کہ وہ تقدیر بہت سے نازل ہو جائے جس کے ہم دیر سے منتظر بیٹھے ہیں! (الفضل جولائی ۱۹۸۹ء)

شام کی مجلس عرفان میں ۱۸ ملکوں سے تعلق رکھنے والے ۳۵۰ افراد موجود تھے۔ ۲۴ افراد اور ایک فیملی نے بیعت کی۔ لوکل ٹی وی پر اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔

کینیڈا

کینیڈا میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ دسمبر، ۱۹۸۶ء کو ٹورنٹو میں منعقد ہوا جس میں تقریباً ۵۰۰ اجاب نے شرکت کی۔

کانفرنس کا افتتاح عطا اللہ کلیم صاحب مرئی انچارج امریکہ نے کیا حضرت خلیفۃ المسیح اٹا نٹ اور وکیل التبشیر صاحب کے بیانات پڑھا کر سنائے گئے۔ مکرّم مومنی حضور احمد صاحب بشیر مرئی انچارج کینیڈا کے علاوہ بعض دوستوں نے علمی اور تربیتی تقاریر کیں ریڈیو نے کانفرنس کی رپورٹ بڑے اچھے پیرایہ میں نشر کی۔

کینیڈا کے جلسوں کو یہ خصوصیت حاصل رہی ہے کہ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات مفصل خبریں دیتے رہے۔ مزید برآں مقرروں کے انٹرویوز بھی نشر کرتے رہے۔ ۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ کے متعلق جو ۳۱ جولائی ویکم اگست کو منعقد ہوا ٹی وی پر پنڈمنت کا پروگرام دکھایا گیا۔ یہ ایک انٹرویو کی شکل میں تھا جس میں منیر الدین شمس صاحب نے جماعت کا تعارف اور تاریخ بیان کی۔ اس دوران ٹیلی ویژن پر حضرت مسیح موعود اور خلفائے کرام کی تصاویر پیش کی جاتی رہیں۔ ۱۹۸۳ء کے جلسہ کی حاضری ۶۰۰ تھی۔

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا

قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار

کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد

لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

اس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر

جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرور روزگار

(دُشمن)

یوم احتجاج کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا ارشاد

اور کہا جائے کہ

اے ہمارے رب! ہمارے نزدیک تو ساری عظمتیں تیری ہی ہیں اور ہم تیرے سوا خیر اللہ کے عظمتوں کی کلیتہً نفی کرتے ہیں۔ ایک کوڑی کی بھی نہیں پڑا نہیں دنیا کی عظمتوں کی۔ اور ہمارے نزدیک صرف تو اعلیٰ ہے اور ہر چیز تیرا اجوا اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جسو ملے اور لا مانا کام و نامراد ہونے والا ہے۔ پس تیرے حضور ہم اس دنیا کی عظمتوں کے دعوے کرنے والوں کے خلاف احتجاج کرتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک تو سوائے تیرے کسی کو عظمت حاصل ہے نہ کسی کو علو حاصل ہے۔ پس اس روح کے ساتھ اس جذبہ کے ساتھ ۲۶ دسمبر کو یوم احتجاج بنا دیں اور سارے عالم میں احمدی حمید الرحمن بن کر خدا کے حضور یہ احتجاج کی آواز بلند کریں!

بیت الفضل لندن میں ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کے خطبہ کے آخر میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ایک تحریک کی جس میں فرمایا کہ ۲۶ دسمبر کو اللہ تعالیٰ کے حضور یوم احتجاج منایا جائے۔

حضور نے فرمایا: میں ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں آپ کو پتہ ہے کہ جلسہ سالانہ مکزیق کے ایام قریب آرہے ہیں اور گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی جو ۲۶ دسمبر کو ہونا تھا تو ہرے ذہن میں خیال آیا کہ ہم اس دن اپنا احتجاج کا دن منائیں۔ حضور نے اعلان فرمایا تمام دنیا میں سب احمدی احتجاج کریں مگر کوئی ایک لفظ بھی احتجاج کا خیر اللہ کے سامنے نہ ہو۔ اس دن روزہ رکھا جائے۔ اس دن جماعتوں کی جائیں۔ دن کو بھی عبادت کی جائے رات کو بھی عبادت کی جائے اور تمام تراحتجاج رب اعلیٰ کے حضور کیا جائے۔ رکوع میں بھی احتجاج کیا جائے اور سجدوں میں بھی احتجاج کیا جائے

جلسہ سالانہ کے مقررہ ایام اہل ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں میں گزارے

نفسی روزہ، ذکر الہی، نماز تہجد باجماعت اور دیگر عبادات کا اہتمام

طور پر تیار کردہ درس بھی دیے گئے۔ ان درسوں میں نماز کی اہمیت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات عالیہ اور ائمہ جماعت احمدیہ کے فرمودات کے اقتباسات شامل تھے۔

اس روز کی مناسبت سے نظارت اصلاح و ارشاد نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے تازہ خطبات، بابت تحریک نماز اجاب میں وسیع بیان پر تقسیم کرائے۔ اجاباً نے خصوصی دعاؤں اور عبادات و نوافل اور تسبیح و تہجد میں یہ دن گزارا اور اس طرح کسی غیر اللہ کے سامنے جسے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ یوم احتجاج منایا۔

ربوہ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی اجاب جماعت نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے ماتحت یہ دن دعاؤں اور ذکر الہی میں گزارا اور روزہ رکھنے کے علاوہ خصوصی دعاؤں اور درسوں کا اہتمام کیا۔

جلسہ سالانہ مقررہ تاریخوں یعنی ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کے تینوں دن ربوہ میں نماز تہجد باجماعت خانہ ہائے خدا میں ادا کی گئی اور تینوں دن خصوصی دعاؤں اور درس و تدریس کا التزام جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعوے کر وہ محض اپنے فضل کرم سے ابتلا کا دور فتح نمایاں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے۔ اپنے دین کو چار دانگ عالم میں جلد سے جلد سر بلند کرے اور ہم اجاب جماعت احمدیہ کو دن رات اپنے رب کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جانے کی توفیق بخشے۔ آمین

روزنامہ "الفضل" ربوہ

ربوہ ۲۶ دسمبر آج یہاں اہل ربوہ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء کا انعقاد نہ ہو سکنے پر زمینیں رکاوٹوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حضور یوم احتجاج منایا گیا۔ آج کے دن خصوصی عبادات اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا نیز اہل ربوہ نے آج نفل روزہ بھی رکھا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اجاب جماعت احمدیہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور یوم احتجاج منائیں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ربوہ کے تمام محلوں میں خانہ ہائے خدا میں اعلانات کر دیے گئے جس میں اس دن کے پروگرام کی تفصیلات بیان کی گئی تھیں آج کے دن کا آغاز گھر میں روزہ رکھنے کے لیے سحری کھانے سے ہوا محلوں میں اطفال الاحمدیہ نے تین ساڑھے تین بجے سے صبح علی کے ورد کرتے ہوئے اجاب کے گھروں پر دستکیں دے کر انھیں سحری کھانے کے لیے بیدار کیا۔ گھروں میں روزہ رکھنے کا اہتمام کیا گیا۔ بہت سے اجاب نے گھروں میں نوافل ادا کیے۔ صبح پانچ بجے کے لگ بھگ تمام خانہ ہائے خدا میں نواز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ اجاب اس تہجد اور ذوق و شوق سے خانہ ہائے خدا میں نواز تہجد کے لیے حاضر ہوئے کہ ربوہ کے خانہ ہائے خدا میں تنگی کا احساس پیدا ہو گیا۔ شہید سحری کے باوجود سچے جوان بوڑھے تہجد کی نماز ادا کرنے دیوانہ دار خانہ ہائے خدا میں چلے آئے اور نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر یوم احتجاج منایا۔ اجاب کی گریہ زاری سے لرزہ طاری ہو جاتا تھا تو تین تین گھروں میں نماز تہجد ادا کی نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد جملہ اجاب خانہ ہائے خدا میں رہے۔ نصف گھنٹے بعد چھ بجے صبح نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ جس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی تازہ تحریک نماز کے بارے میں خصوصی

جستہ

انسانی فطرت کبھی پورا باغ دیکھ کر اطمینان نہیں پاتی کبھی ایک گلے سے ٹھیکے دل کے نشا نے پرگنتی ہے۔ لہذا باغ کے ساتھ چند انوکھی کلیات پیش کی جا رہی ہیں۔ گلشنِ احمد کے رنگا رنگی کو اپنے تمام تر وسعت کے ساتھ پیش کرنا ممکنات کے حدود میں نہیں رہا لہذا چند واقعات سے اندازہ لگا رہیے۔ جذب و قبول کرنے والے ذہنوں کے لئے سلسلے کا لٹریچر ایسے خراسان سے بھرا پڑا ہے۔

جن کا خیال و گمان نہ تھا

”ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں بوجہ قلت آمدنی مسگر خانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم۔ اس لئے دعا کی گئی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت مہارت سے میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہو گا۔ اُس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی پنجابی زبان میں دقت مفرہہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت کام آنے والا تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعے سے ادھر کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲۲ ص ۳۴۶)

جماعت کی ترقی

حضرت مسیح موعود ۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر میر کے لئے تشریف لے گئے تو جلسہ پر آنے والے مہمان بھی آپ کے ساتھ چل پڑے۔ رستہ میں لوگوں کے پاؤں کی ٹھوکریں گھنے کی وجہ سے آپ کی جوتی بار بار اتر جاتی اور کوئی غلصہ آگے بڑھ کر آپ کو جوتی پہنا دینا جب بار بار ایسا ہوا تو حضرت مسیح موعود دکھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہماری زندگی ختم ہونے کے قریب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جو ترقی مقدر کی ہے وہ اُس نے نہیں دکھا دی ہے۔

(اقتصادی خطاب حضرت مصلح موعود بر موقع جلسہ سالانہ، مطبوعہ الفضل، ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء)

بنفس نفیس

”میری آنکھ نے پھر ایک حیرت افزا چیز دیکھی جو کانوں کے ذریعے پیش ہوئی تھی۔ حضرت اماں جان بنفس نفیس لنگر خانہ میں تشریف لے جاتی ہیں اور وہاں کے انتظامات کو دیکھتی ہیں اور اپنی تسلی کرتی ہیں پھر اپنے ذاتی اخراجات سے ایک پلاؤ کی دیگ مہمان خواتین کے لئے تیار کرواتی ہیں۔ سوال پلاؤ کی ایک دیگ کا نہیں آرام ضیف کے اس وصف کا ہے جو حضرت مسیح موعود کی زوجیت کے ساتھ آپ کو ملا۔ مہمانوں

جلسہ سالانہ پر مہمانوں کے لئے سر بائی بستروں کی کمی تھی۔ بیچ بخش فیروار نے حضرت اقدس سے بستر منگوا کر مہمانوں کو دیئے ان بستروں میں حضرت اقدس کا بستر بھی چلا گیا۔ حضور کے لئے ایک اور بستر منگوا گیا۔ حضور نے فرمایا یہ کسی دوست کو دے دو۔ میرا کیسے مجھے تو اکثر ات کو نیند نہیں آتی سردی کی وہ رات حضور نے اس طرح گزارا کہ ایک صاحبزادہ پر جو غالباً حضرت مصلح موعود تھے ایک شتری چوٹا اڑھا یا ہوا تھا اور خود حضور بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور اس طرح وہ رات گذر گئی۔

(مضامین منظر ۹)

آپ سکر اہ تھے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: ”ایک دن آپ (حضرت مسیح موعود۔ ناقل) نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے کیونکہ اب اخراجات کے لئے کوئی روپیہ پاس نہیں رہا۔ پھوڑی دیر کے بعد آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو اس وقت آپ سکر اہ تھے واپس آنے کے بعد پہلے آپ کمرہ میں تشریف لے گئے اور پھر پھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے اور والدہ سے فرمایا کہ انسان باوجود خدا تعالیٰ کے متواتر نشان دیکھنے کے بعد بعض دفعہ بطنی سے کام لیتا ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ سنگر کے لئے روپیہ نہیں اب کہیں سے قرض لینا پڑے گا مگر جب میں نماز کے لئے گیا تو ایک شخص نے میلے کپیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ آگے بڑھا اور اُس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی میں اس کی حالت کو دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے مگر جب گھر آکر اُسے کھولا تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکل آیا۔“

(تفسیر صغیر ص ۳۲ جلد ہفتم)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد روایت کرتے ہیں کہ ”والدہ صاحبہ نے ذرا شروع میں سب لوگ مسگر سے ہی کھانا کھاتے تھے خواہ مہمان ہوں یا یہاں مقیم ہو چکے ہوں مقیم لوگ بعض اوقات اپنے پسند کی کوئی خاص چیز اپنے گھروں میں پکالیتے تھے مگر حضرت صاحب کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ اگر ہو سکے تو ایسی چیزیں بھی ان کے لئے آپ ہی کی طرف سے تیار ہو کر جاویں اور آپ کی خواہش رہتی تھی کہ جو شخص جس قسم کے کھانے کا عادی ہو اس کو اسی قسم کا کھانا دیا جاسکے۔“

(سیرت حضرت اماں جان ص ۶۷)

کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت اماں جان کی سیرۃ کا باب بہت وسیع اور اس کی شاندار مثالیں بے شمار ہیں۔۔۔ پھر یہی نہیں آپ اسٹیشن پر تشریف لے جاتی ہیں اور اپنی موٹر کو اس وقت مہمان عورتوں کو شہر لے جانے کے لئے پیش کر دیتی ہیں اور خود اسٹیشن پر کھڑی رہتی ہیں۔ (نوٹ: از حضرت یعقوب علی عرفانی المحکم ۱۴ جنوری ۱۹۳۷ء)

جو دور ہے ہیں

”ایک دفعہ قادیان جیسے کے موقع پر گیا ہوا تھا۔ آپ جلسہ گاہ سے آکر نماز مغرب و عشاء بیت المبارک میں پڑھانے تھے۔ جب آپ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا آج میں جلسہ گاہ میں جانے کے لئے موٹر میں سوار ہو کر سڑک کے راستے جا رہا تھا اور لوگ مولوی شیعہ علی صاحب کے مکان اور شفا خانہ نور کے پاس پگڈنڈی کے راستے جا رہے تھے میری موٹر کی آواز سن کر پگڈنڈی پر جانے والے لوگوں میں سے کچھ لوگ دوڑنے لگے تا جلدی سے جلسہ گاہ پہنچ جائیں۔ میں نے ان کی طرف دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ اے خدا! جو لوگ دوڑ رہے ہیں تیرا فضل بھی ان پر دوڑ کر آوے۔ لیکن الہی تصرف عجیب رنگ میں ظاہر ہوا کہ دوڑنے والوں میں سے بعض لوگ ہلکے چلنے لگے اور ہلکے چلنے والوں میں سے بعض لوگ دوڑنے لگ گئے۔“

جو حضرت مصلح موعود... ناقل

(تجلی قدرت از الحاج مولوی قدرت اللہ تنوری ص ۱۳۵ اندازاً ۱۹۳۵ء کا واقعہ)

میری مریم

حضرت مصلح موعود اپنے ایک مضمون ”میری مریم“ میں حضرت سیدہ اُمّ طہر ص ۱۱۱۱
موجودہ کا محبت بھرا ذکر فرماتے ہوئے لکے نمایاں وصف مہمان نوازی کو باس الفاظ خراج
تحسین پیش فرماتے ہیں۔

”مہمان نوازاں ہمارے درجہ کی نہیں ہر ایک کو اپنے گھر میں جگہ دینے کی کوشش کرتی ہیں اور حتیٰ الوسع جلسہ کے موقع پر گھر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کا ننگر سے کھانا نہ منگو اتیں خود تکلیف اٹھاتیں۔ بچوں کو تکلیف دیتیں لیکن مہمان کو خوش کرنے کی کوشش کرتیں۔ بعض دفعہ اپنے پاس قدر بوجھ لاینتیں کہ میں بھی خفا ہونا کہ آخر ننگر خانہ کا عملہ اسی غرض کے لئے ہے تم کیوں اس قدر تکلیف میں اپنے آپ کو ڈال کر اپنی صحت برباد کرتی ہو آخر تمہاری بیماری کی تکلیف مجھے ہی اٹھانی پڑتی ہے مگر اس بارہ میں کسی نصیحت کا ان پر اثر نہ ہوتا۔ کاش اب جبکہ وہ اپنے رب کی مہمان ہیں ان کی یہ مہمان نوازی ان کے کام آجائیں اور وہ کریم میزبان اس وادی غرمت میں جھٹکنے والی روح کو اپنی جنت الفردوس میں مہمان کر کے لے جائے۔“ (الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء)

”جسوں پر بھی وہی ہماری میزبان ہوتی تھیں۔ حالانکہ جلسہ لانہ پر ان کی مصروفیت کا جو عالم ہوتا تھا اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صبح کا ناشتہ

وہ جلسہ گاہ پر جاتے ہوئے راستہ میں کرتی تھیں۔ جلسہ لانہ پر دارالامین کے اندر اور باہر لڑی پڑے قادیان میں مہمان ہی مہمان ہوتے تھے مگر موصوفی مہمان نوازی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ہر شخص سمجھتا تھا کہ ان کی تمام تر توجہ و عنایات کا واحد مرکز صرف اس کی ذات ہے جلسہ گاہ کا انتظام ان کی پوجش اور دینگ آواز کا مہمان منت ہوتا تھا درنہ گاہوں سے جمع شدہ مجمع کو سنبھالنا آسان امر نہیں۔“

روایت از محترم بیگ صاحبہ حضرت سیّدہ عبداللہ الدین سکندر آباد۔ (کن)

(سیرۃ اُمّ طہر ص ۱۱۱)

ایک بابرکت روایا

”غالباً ۱۹۱۹ء کی بات ہے کہ میں جلسہ لانہ کی تقریب پر قادیان پہنچا رات کو میں نے روایا دیکھی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے گھر میں رہتا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قیام گاہ بھی دارالامین ہی ہے اس وقت حضرت ابراہیم نے مجھے ایک ڈبیر جو خالص مشک سے بھری ہوئی تھی عطا فرمائی میں نے اس میں سے کچھ مشک کھائی اور پھر اس ڈبیر کو جیب میں ڈال لیا۔ مشک بہت ہی عمدہ اور خوش ذائقہ تھی اس کے بعد میں حضرت ابراہیم کے سامنے آیت اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا پڑھ کر عرض کرتا ہوں کہ منصب امامت کا عطا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس وقت جب میں نے زیادہ توجہ سے دیکھا تو حضرت ابراہیم کی جگہ سیدنا محمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظر آئے۔ دو سے دن جلسہ سالانہ میں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پرمعارف لیکچر جو عرفان الہی کے موضوع پر تھا ہوا نماز ظہر و عصر کے بعد حضور کا لیکچر شروع ہوا اور عشاء کے وقت تک جاری رہا جب تقریر ختم ہوئی تو حضور نے اونچی آواز سے میرا نام لے کر ارشاد فرمایا کہ ”مولوی غلام رسول راجیکی صاحب نماز مغرب و عشاء پڑھائیں لیکن لوگ تھکے ہوئے ہیں۔ اس لئے نماز مختصر پڑھائی جائے۔“

(روایت از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حیات قدسی ص ۱۱۱)

دُعائیں شریکت

جلسہ لانہ ۱۹۵۰ء کے موقع پر جب آپ نے قافلہ زائرین کو یکے کمال الدین کے پاس ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں تو آپ نے کشف میں حضرت اقدس کی زیارت کی پھر حجب قادیان میں داخل ہو کر حضرت اقدس کے مزار پر قافلہ درویشاں سمیت آپ نے دعا کرائی تو پھر آپ نے کشف دیکھا کہ حضرت اقدس تشریف لائے ہیں اور حضور کے دست مبارک میں ایک طشت میں پلاؤ ہے اور حضور نے وہ طشت آپ کو پکڑ دیا اسی طرح اس جلسہ لانہ میں بیت الاقصیٰ میں آپ دعا کر رہے تھے تو پھر آپ پر کشفی حالت طاری ہوگئی آپ نے دیکھا کہ حضرت اقدس بھی دعائیں شریک ہوئے ہیں۔

(حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحب... احمد حلیہ ششم ص ۱۲)

* حضرت مسیح موعود

وہ چاند سے مکھڑے والا

”میرے دل نے خواہش کی کہ حضور سیدنا مسیح پاک کو دُور سے تو دیکھ لیا ہے مگر نزدیک بیٹھ کر دیکھنے کا موقع مل جائے تو کیا ہی خوش قسمتی ہے ابھی اس خیال ہی میں بیت لافٹی کے آخری حصہ میں نماز جمعہ کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ وہ چاند سے مکھڑے والا خوشبو سے معطر دلبر آتا ہے اور عین میرے اور میرے بھائی حافظ ملک محمد صاحب کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور میں شکر مولیٰ میں لگ جاتا اور جبریت میں پڑ جاتا ہوں کہ یہ نماز چیز بندہ اور یہ نعام الہی یہ میرے دل کی خواہش تھی یا بجلی کی تاریقی کہ جس نے بندہ نواز کے دل پر اثر کیا اور بندہ کے پاس لاجبائیا مجھے اس جلسہ (۱۹۰۷ء) میں حضرت اقدس کی دونوں روز دونوں تقاریر سننے کا موقع ملتا ہے۔ ایک روز حضور میر کے لئے نصیب سے باہر تشریف لے جاتے ہیں اور بالارادہ بڑے بازار میں سے اپنے گرد بھیر سمیت باہر چلے جاتے ہیں تاکہ قادیان کے ہندو سکنین کو یہ نظارہ دکھلایا جائے کہ یہ چھوٹا سا گاؤں اور یہ جم غفیر اور یاد گرایا جائے کہ حضور کا الہام یا تون من کل فیہ عقیق کیسی صداقت کے ساتھ پورا کیا ہے؟

(روایت از ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب ... احمد جلد ششم ص ۹)

شہادت کی انگلی کی شہادت

جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء سے چار پانچ روز پہلے حضرت حافظ حامد علی صاحب، منشی امام الدین پوری صاحب کے پاس آئے اور حضرت میاں صاحب (حضرت مصلح موعود) کا پیغام دیا کہ جلسہ سالانہ کے لئے لکڑی کا انتظام کریں ... منشی صاحب کی طبیعت بہت جو شیلی تھی فوراً لکڑی کے انتظام میں مشغول ہو گئے۔ اور تین چار دن میں حسب ضرورت لکڑی بھجوا دی بس اسارا دن خود کھڑے رہ کر لکڑی کٹواتے اور گڈوں پر لہوا کر قادیان بھیجتے۔ خود بڑھیوں کے ساتھ لکڑی کٹوانے میں مدد دے رہے تھے کہ واپس ہاتھ کی شہادت کی انگلی کٹ گئی اپنی اولاد کو یہ اسارا واقعہ سنا کر خوش ہوا کرتے تھے بعد ازاں منقل طور پر قادیان میں رہائش اختیار کرنے کے بعد کئی سال تک جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ بطور افسر دیگ بیرون نصیب خدمات سرانجام دیتے رہے۔

(..... احمد ص ۱۲)

قیمتی تحفہ

تحریر از مکرم نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

”میں اپنے کمرے میں تنہا لیٹا ہوا تھا۔ بانی صاحب کے دو فرزند نصیر احمد بانی و شریف احمد بانی کمرے میں داخل ہوئے اور میرے ہاتھ میں ایک پیکٹ دیتے ہوئے کہا کہ آبا جان نے قادیان سے آپ کے لئے تحفہ لایا ہے۔ کھول کر دیکھا تو خشک روٹی

کے ٹکڑے تھے اور گڑ بھنا بانی صاحب نے یہ روٹیاں ہمان خان سے لی تھیں اور گڑ کسی غریب درویش بھائی سے خریدیا تھا۔ ذرا قصور فرمائیے مرحوم کو دیار مسیح سے کیسی عقیدت تھی اور آپ سمجھتے تھے کہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود کے لنگر کی روٹی سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کیا دیا جاسکتا ہے۔“

روٹی کی لذت

”کئی شاید سمجھتے ہوں کہ اتنی لذت نہیں ملتی جتنی ان کی گھر کی روٹی میں ملتی ہے لیکن میں تو بہت لذت آتی ہے ... سب سے زیادہ مزے دار روٹی جو میں نے عمر میں کھائی ہے وہ تازہ گرم گرم تنوری روٹی تھی جو جلانے کے طور سے نکلی اور میں نے بغیر سون کے کھائی اور ساتھ پانی پی لیا۔ بہت سے کھانے میں نے کھائے ہیں۔ اب بھی اس روٹی کی لذت دل میں سرور پیدا کرتی ہے حالانکہ اس وقت نہ جلسہ ہو رہا ہے اور نہ وہ تنور چل رہا ہے۔“

(خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء)

روٹی کے ٹکڑے

جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور حضرت میر محمد اسحق صاحب کے متعلق رقم طراز ہیں:

”ایک دفعہ کا واقعہ ہے لنگر خانہ میں روٹی ختم ہو چکی تھی۔ اور سیالکوٹ کے کسی معزز زمیندار نے کھانا کھانا تھا اس نے آپ کے پاس شکایت کی کہ روٹی ختم ہو چکی ہے۔ اور مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ اسی وقت اس کے ساتھ لنگر خانہ تشریف لے گئے۔ کھانے کی میز پر کافی تعداد میں بکھرے ہوئے بچے کچھ ٹکڑے پڑے تھے ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ چودھری صاحب! کھانا تو موجود ہے۔ آئیے میں اور آپ دونوں کھائیں۔ چنانچہ آپ نے یعنی ٹکڑے اکٹھے کر لئے اور پہلے خود کھانا شروع کر دینے سائن تو موجود تھا ہی روٹی کے قائم مقام ٹکڑے جمع ہو گئے۔ آپ کو دیکھ کر اس معزز ہمان نے بھی وہ ٹکڑے کھانا شروع کر دیئے۔ اللہ ھمصل علیٰ محمدین دعٰ علیٰ الٰہ محمدین (الفرقان ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۱ء)

قوم کے خادم

میاں اللہ دتہ صاحب سپاہی پشتریا لکوٹ حضرت میر محمد اسحق صاحب کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

”میں ملازمت کی حالت میں ایک دفعہ قادیان جلسہ دیکھنے آیا۔ میں رات کے کسی حصہ میں قادیان پہنچا تھا۔ میں اس وقت ناصر آباد میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ صبح کا وقت تھا کہ میں دودھ لینے کے لئے شہر میں گیا۔ راستہ میں کیا دیکھا کہ احمدیہ اسکول کے پاس حضرت میر صاحب مجھے ملے اور میں نے السلام علیکم کہا۔ آپ کا گلا

بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے السلام علیکم کا جواب دیا اور اٹھائے سے قریب آیا۔ میاں اللہ دتہ اُدیسرے ساتھ۔ میں اُن کے ساتھ سٹور میں گیا۔ آپ نے ۴، ۵، ۶ لوٹے اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھائے میں نے بھی لوٹوں کا ایک ٹوکہ سر پر اٹھایا۔ جہاں تک میرا خیال ہے آپ افسر جلسہ تھے۔ آگے آگے آپ جاہے تھے پیچھے پیچھے میں جا رہا تھا۔ ہم احمدیہ اسکول پہنچے اور لوٹے دھو کرنے کی جگہ پر رکھ دیئے۔ اس طرح لوگوں کے دھو کرنے کی تکلیف دور ہو گئی۔“ (ستمبر اکتوبر القرآن ۱۹۶۱ء)

مجھے اب بھی یاد ہے

”مجھے اب بھی یاد ہے شروع شروع میں جب جامعہ نصرت کے میدان میں جلسہ ہوا کرتا تھا۔ غالباً حضرت صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد میں باہر نکلا کیونکہ میں افسر جلسہ سالانہ تھا اور مجھے دوسری ڈیوٹیوں پر جانا تھا۔ ایک صاحب جن کو میں ذاتی طور پر جانتا تھا کہ وہ کبھی تھی یا اس سے بھی زیادہ امیر تھے۔ انہوں نے ہاتھ میں ایک کبس پکڑا ہوا تھا اور ساتھ اُن کی بیوی تھی وہ اڈے کی طرف سے چلے آئے تھے میں سمجھ گیا کہ یہ تو ابھی پہنچے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا۔

آپ کے لئے رہائش کی جگہ مقرر ہے ؟
کہنے لگے ”ہیں اب جا کر تلاش کروں گا۔“

میں نے سوچا یہ اب کہاں تلاش کریں گے... میں نے اُن سے کہا ”یہ میں آپ کے لئے تلاش کرتا ہوں۔ میں اپنے گھر میں ایک جگہ گیا۔ گھر والوں سے پوچھا کوئی کمرہ یا کوئی ڈرائنگ روم خالی ہو گا کہ کوئی بھی خالی نہیں پھر ہم دوسرے گھر گئے حتیٰ کہ تیسرے گھر میں تلاش کرتے کرتے ایک چھوٹا سا غسل خانہ ٹاپ کمرہ تھا جس میں گھر والوں کی کچھ چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا۔ کیا یہ کمرہ آپ کے لئے ٹھیک ہے ؟
کہنے لگے ”بڑا اچھا ہے الحمد للہ ہم اس میں بڑے آرام سے رہیں گے۔ میں نے وہ کمرہ خالی کر دیا۔ دپٹے کی ایک پنڈت منگوائی اور وہاں ڈلوادی“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مطبوعہ الفضل ۵ دسمبر ۱۹۵۸ء)

لے دپٹے دراصل بوجوں والی گھاس ہوتی تھی جو کاٹ کر بچھاتے تھے اور جو تکلیف دہ ہوتی تھی پھر جلانے کے مہانوں کو آرام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین کو کہا یہاں چاول اگا کر نہ پہلے تو یہاں چاول نہیں ہوتا تھا۔

صرف امام کے لئے

”پچھلے سال آنے والوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے ایک بڑا دلچسپ واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں میں بڑش ایسی اسلام آباد (پاکستان) میں بیٹھا ہوا تھا اور ایمگریشن کا آفیسر ایک لڑھی عورت کے ساتھ اتر پورے رہا تھا جو کہ تعلیم یافتہ بھی معلوم نہیں ہوتی تھی معر عورت تھی سادہ سی غریب سی جب اس نے بہت سے سوال کئے اور دیرانیئے لگا تو چانک اس کو خیال آیا کہ اس سے پوچھوں کہ اس کا کوئی رشتہ دار تو نہیں کیونکہ وہ

کہہ رہی تھی کہ میں تو اپنے امام کو ملنے جا رہی ہوں۔ اس نے کہا بی بی تمہارا کوئی رشتہ دار بھی وہاں ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں میرا ایک بیٹا ہے فلاں جگہ رہتا ہے تو اسی وقت ایمگریشن افسر کے کان کھڑے ہوئے اور اس نے کہا کہ یہ تو بہانا بنا رہی ہے۔ اپنے بیٹے کے پاس ٹھہرنے کے لئے اور وہاں مینٹیننس لینے کے لئے جا رہی ہوگی۔ یہ بڑی بڑی بات اس کے دل میں پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ اچھا یہ کیوں نہیں کہتی۔ امام امام کیوں کہہ رہی ہو یہ کیوں نہیں کہتی کہ میں اپنے بیٹے سے ملنے جا رہی ہوں۔ اس کا جواب سنئے کہتی ہے

دہشتے متا اس طرح بے اختیار اس کے منہ سے دڑھکے منہ نکلا کہ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ اس جذبات کی وجہ سے کہتی میرا پتر تیس سال دا او گئے اے۔ میں مڑ کے اوس پاس سے کدی نظر نہیں کیستی۔ میرا امام اے جیدے لمی میں بے قرار ہو گئی اُن کس بیٹے کی بات کہہ رہے ہو ۳۰ سال سے میرا بیٹا وہاں ہے میں نے کبھی اس ملک کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ ہاں جب سے میرا امام گیا ہے میں بے قرار ہو گئی ہوں اور بے چین ہو گئی ہوں۔“

(خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ جلسہ برطانیہ ۱۹۸۸ء)

سادہ سی ترکیب - کامیاب تجربہ

چند سال پہلے میں نے گھر میں ایک بڑی اچھی ترکیب دیکھی تھی لیسترنے کی، وہ بڑی سادہ سی ترکیب ہے، اگر اسے اختیار کیا جائے تو وقتی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ انہوں نے پرانی کھاد کی بوریاں دھو کر اس سے غلاف بنا لئے اور ان میں پرالی بھری اور ان کو اوپر نیچے سے ٹھیک کر کے ایک طرف رکھ لیا اور جب اُن کے مہان آنے جن کے پاس لیسترو وغیرہ نہیں تھے تو ان کو اس کی توشکیں دے دیں اور جو زائد توشکیں ہیں وہ اوپر لینے کے کام آجاتی ہیں چنانچہ اس طرح ڈبل لیسترنے گئے۔ میں نے جب اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نہایت ہی کامیاب تجربہ ہے نرم بھی رہتا ہے اور گرم بھی اس توشک کو دیکھ کر مہان بہت خوش ہوئے۔“

(خطبہ ۴ نومبر ۱۹۵۸ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ مطبوعہ الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۸۳ء)

اولاد کے لئے باپ کا گھر

”یہاں کا جسمانی دسترخوان یعنی لنگر بھی آپ کی خدا تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہے جو نمان فرشتہ آپ کے روحانی باپ کو اس کے اور اس کے درویشوں کے لئے دے گیا ہے۔ اس کی بھی قدر کریں اور ان ایام میں خصوصاً درویش صفت بنیں گھر آپ کا ہے اولاد کے لئے باپ کا گھر اپنا ہوتا ہے۔ سال بھر کے بعد بچھڑی ہوئی اولاد باپ کے دسترخوان پر جمع ہوتی ہے تو کس قدر خوش ہوتی ہے خواہ اپنے گھر میں کسی بھی خوشحال ہوں خصوصاً بیٹیاں باپ کے گھر رکھی سوکھی بھی ملے تو اس کو نعمت جان کر خوشی سے کھاتی ہیں۔ وہ خوشی اپنے گھر کبھی محسوس نہیں کر سکتیں تو اس کا بھی خیال ہے کہ آپ ہی مہمان ہیں اور آپ ہی میزبان یہ مبارک روٹی آپ کو مسیح موعود

بی کھلا ہے ہیں۔“

(تقریر حضرت نواب مبارک گیم جیلد ۱۹۶۱ء)

تبرک

”یہاں اگر خراب روٹی بھی کبھی ملے تو آپ کے لئے ہزار ٹا کھانوں سے زیادہ مبارک ہے اور جو اس میں مزہ آپ کو آئے وہ دنیا کی کسی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمت میں بھی نہ پائیں۔ اس ننگر کے تو کھڑے بھی تبرک ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ ننگر کا کھانا بھی اندر گھر میں پکتا تھا اور جلسہ کی روٹی ہمارے صحن میں پکنا تو کئی سال تک مجھے بھی یقینی طور پر یاد ہے۔ اس وقت وہ بھی ایک بہت بڑی رونق نظر آتی تھی پھر اس کو اللہ تعالیٰ نے وسیع سے وسیع ترکیب اور کرے گا۔ اب ننگر کے تورا ایک جگہ کی بجائے کئی جگہ بنتے ہیں اور کئی جگہ سے روٹی تقسیم ہوتی ہے کام بڑھ گیا ہے۔ مگر آپ ہمیشہ وہی تصور کریں کہ آپ دارالسیح موعود کے خاص مہمان ہیں۔ آپ میں سے بہت کم لوگوں کو معلوم ہو گا کہ حضرت سیح موعود کے پوسے گھر کا نام ”دارالامن“ آپ کا رکھا ہوا تھا۔ جیسا کہ مختلف کمروں کے نام بیت الذکر اور بیت الفکر وغیرہ آپ نے سنے ہوں گے۔ تو جہاں بھی آپ لوگ اس سلسلہ میں جمع ہوں۔ اپنے کو اسی طرح ”دارالامن“ میں سمجھیں اور امن و محبت کو شعار بنائیں۔ حضرت سیح موعود نے ننگر بہت محبت سے اپنے مہمانوں کے لئے جاری کیا اور اس کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں۔ اور اس سے آرام پائیں۔ ننگر کا کام قریباً بہت آخر زمانہ تک آپ کے ہاتھ میں ہی تھا۔ مجھے یاد آتے ہیں۔ وہ دن کہ میاں نجم الدین بیصرے دلے جو منظم ہوا کرتے تھے۔ اتنے اور اتنے کہ آنا ختم ہے یا دوسری چیزیں تو آپ جلدی سے جو رقم موجود ہوتی ان کو دیتے اور فرماتے کہ جائیں اور سامان لیں کہیں مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ ایک دفعہ کا خوب یاد ہے مجھے کہ آپ نے جیب اور اپنے رُمالوں کی گرہیں کھول کھول کر پیسے جتنے نکلے میاں نجم الدین کو پکڑا دیئے اور فرمایا اس وقت ہی نکلا ہے۔ صرف ۳۲ روپے کچھ آنے اور کچھ پیسے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزار بار پر نوبت پہنچتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اس کا شکر کریں اور دعائیں کریں کہ تمام روحانی برکات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ ظاہری ننگر بھی کہ یہ بھی ایک نشان ہے بڑھتا چلا جائے۔“

حضرت نواب مبارک گیم (تاریخ لجنہ جلد سوم ص ۱۲۴)

ایک نصیحت ایک تنبیہ

مستورات میں مہمان نوازی کے قرائض حضرت ام داؤد صاحبہ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۵۱ء تک ادا کرتی رہیں۔ ۱۹۵۲ء کے جلسہ لانڈیر پر آپ بیمار تھیں مگر مہمانانِ سیح کے ساتھ قلبی تعلق کا اندازہ اُن کی اس تحریر سے ہونا ہے جو باوجود بیماری کے آپ نے کارکنات کے لئے تحریر فرمائی۔

”سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے اس جلسہ کو بخیر و خوبی سے اختتام تک پہنچایا اور میں مہمانوں کی خدمت عطا کی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک لمبے عرصے سے ہم جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کرتے چلے آئے ہیں مجھے وہ دن بھی یاد ہے جبکہ قادیان میں حضرت اماں جان کے مکان کے نیچے حصے میں صرف چنڈا ایک مہمانوں کے سامنے دسترخوان بچھا کر اور قطاریں بنا کر کھانا کھلوا دیا تھے لیکن اب وہی حضرت سیح موعود کے مہمان ہزار بار کی گنتی میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے اپنے اس کام کے لئے ہمیں نوازا اور نہ دنیا میں کر دروں کر دروں مخلوق بھری پڑی ہے ہم نہ ہوتے تو کوئی اور لوگ اس کام کو سرانجام دینے والے ہوتے اس شکر یہ میں کہ اپنے اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب فرمایا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ کام کو نیک نیتی اور اخلاص سے کریں اور آئندہ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ ہو کر ہے گا لیکن اگر ہماری نیتوں میں اخلاص نہ ہوگا اور ہم اس کام کو آئندہ بہتر بنانے کی کوشش نہ کریں گی تو ہم ثواب سے محروم ہو جائیں گی۔“

(تاریخ لجنہ جلد دوم ص ۲۹۶)

کایا پلٹ گئی

”ایک دفعہ ننگر خانہ میں رات کو بارش ہو گئی۔ نانبائی اور پرٹے بنانے والی عورتیں ایک دم اٹھ کر اندر کو بھاگیں کام رک گیا بڑی پریشانی ہوئی۔ میں نے سب خدام و اطفال، بچوں بوڑھوں بڑوں کو بلایا اور کہا کہ جس کو جو چیز میسر آتی ہے وہ اٹھائے اور ان نانبائیوں کے سر پر چھتری کے طور پر پکڑے لے لے بارش اس کو نہ بھگوتے چنانچہ پھر کام شروع ہو گیا اور ساری رات قریباً اسی طرح گزری... صبح کو مجھے ایک مولوی صاحب مجھے ملے مجھے دیکھتے ہی بھاگ کر مجھ سے پلٹ گئے اور چھوٹے ہی کہا میں نے بیعت کر لی ہے میں حیران ہوا کہ یہ تو بڑے کٹر اور متعصب قسم کے شخص تھے اور سندھ میں (مخالفین۔ ناقل) کے پیش روں میں سے تھے ان کی کایا کیسی پلٹی انہوں نے بتایا کہ جب رات کو بارش ہوئی تو میں یہ دیکھتے آیا کہ دیکھیں اب احمدی کیا کرتے ہیں۔ میں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ احرامات تحت کارکن سب کنایاں اور پائیں لے کر نانبائیوں کو بارش سے بچا رہے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر میری ایسی کایا پلٹ گئی میں نے کہا کہ میں لازماً بیعت کر دوں گا۔ میں نے باقی رات بڑی بے چینی سے کاٹی اب صبح بیعت کر کے آ رہا ہوں۔“ (حضور اُس وقت افسر جلسہ تھے)

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث الغضل ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء)

حضرت مصلح موعود کا اندازِ خطابت

(مرزا عبدالرحیم بیگ)

حضرت مصلح موعود خلیفہ المسیح الٹانی کے اندازِ خطابت و تقاریر کے بارے میں بتانا کوئی آسان بات نہیں اور ساتھ ہی سامعین کی کیفیت بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن جو کچھ آنکھ نے دیکھا۔ ذہن میں اُترا اور قلبی کیفیت پیدا ہوئی اس کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

لوگوں کو اس وقت کا شدت سے انتظار رہتا جب حضرت مصلح موعود نے تقریر کرنی ہوتی۔ پھر جو افراد جلسے کے دوران کسی ضرورت کے تحت باہر چلے جاتے تھے وہ وقت سے پہلے جلسہ گاہ میں پہنچنے کی کوشش کرتے۔ اور ساتھ ہی یہ خواہش بھی ہوتی کہ آگے جگہ مل سکے۔ لیکن نظم و ضبط کا یہ عالم کہ جس کو جہاں بھی جگہ میسر آتی بیٹھتے چلے جاتے۔ پھر جب وقت تنگ ہونے لگتا تو اکثر دیکھا گیا کہ شیدائی گلیوں میں دوڑتے ہوئے پہنچنے۔ بزرگوں اور کمزوروں کے قدم بھی تیزی سے پڑتے۔ ساتھ ہی یہ خوف بھی رہتا کہ تقریر شروع نہ ہو جائے اور ایسا نہ ہو کہ کچھ سننے سے محروم رہ جائیں۔ گویا پرلٹانے تھے جو شمع کے گرد جمع ہونے کے لئے ترپتے نظر آتے۔ جب حضرت مصلح موعود جلسہ گاہ میں تشریف لاتے۔ تو عاشقانِ خلافت کے چہرے دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے۔ خوشی مسرت و فرحت کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی چمک دلی کیفیت کو ظاہر کرتی۔

تلاوتِ قرآنِ پاک میں سوز اور اثر ایسا کہ دلوں کی کیفیت بدل جاتی۔ اور عالم پر سکنت طاری رہتا۔ پھر جب تقریر شروع ہوتی تو موضوع کے مطابق اس کی باریک سے باریک جزئیات کو بھی مدنظر رکھتے۔ قرآنی علوم کے اسرار و رموز کے درکھتے چلے جاتے۔ دقیق سے دقیق مسئلہ منطقی انداز میں سمجھایا جاتا۔ اور کیسا ہی خشک اور مشکل مضمون ہو۔ آپ اس میں دلچسپی پیدا کر دیتے۔ عام فہم، آسان الفاظ، دلچسپ واقعات پھر بر محمل مزاح کی کیفیت پیدا کرتے ہوئے لطائف کا بیان جو اکثر تاریخی نوعیت، اقوام کے مزاج اور انسانی فطرت کو ظاہر کرنے والے ہوتے جس سے سامعین کے ذہن تازہ اور بٹش ہتے یوں عارفانہ انداز میں ثقیل سے ثقیل موضوع پر ہمیشہ گرفت مضبوط رہتی اور تسلسل قائم رہتا۔

بسا اوقات خطاب گھنٹوں پر محیط ہوتا۔ لیکن دلچسپی کا وہی حال جو شروع میں تھا آخر تک برقرار رہتا۔ تھکان، گھبراہٹ یا بے چینی جو عام طور پر طویل تقاریر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی بھی دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ ہمیشہ یہ تاثر ملتا کہ آپ بولتے رہیں اور یہ سلسلہ ختم نہ ہو۔

آپ مضامین کے لحاظ سے اپنی آواز کو پُر جوش انداز میں بلند کرتے تو فضا نعروں میں بدل جاتی اور بعض امور پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دلانے کی غرض سے ان کو اتنے عروج پر لے جاتے کہ طبیعت پر اثر انداز ہوتے ہوئے دلوں کو گرماتی ہوئی ذہنوں میں اترتی چلی جاتی۔ اور ہمیشہ ہی تقریر کے بعد ہر شخص اس کے اکثر حصے دہراتا ایک دوسرے کو توجہ دلانا کہ کیا نکتہ بیان فرمایا۔ اور یہ بات تو اس سے پہلے سمجھ میں ہی نہیں آتی تھی اور یوں دیر تک بلکہ دلوں ہمیں تک امامِ وقت کا ذکر ہونا رہتا۔ جن خوش نصیب افراد کو آپ کی تقاریر سننے کا موقع میسر آیا۔ وہ اس بات کے یقیناً گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ فدائیت، رسولِ خدا کے بارے میں عاشقانہ انداز اور اُمتِ مسلمہ کے لئے درد اور ٹرپ ان میں نمایاں تھا

تربیت کے موضوعات جن میں اخلاق و کردار کی تعمیر ان کے باریک درباریکہ حقائق اور چشم پوشی کر دینے کی وجہ سے جو مسائل پیدا ہو جاتے ہیں ان سب کا ذکر پھر ان کی اصلاح کے طریق اپنانے کے گوشے کچھ ہی تو بتایا جاتا۔ اور یوں قوم کو زندہ کرنے کی اُمتگ کا ظہور ہوتا۔ اس کے علاوہ جب اقوام عالم پر بات ہوتی تو ان کے ماضی، حال اور مستقبل کیوں بیان فرماتے کہ گویا آپ کے سامنے ہر ملک و قوم کے حالات اس کی تاریخ اس کا پس منظر ان کی خوبیاں اور خامیاں اور کمزوریوں کے پیدا ہونے کے اسباب کہاں کہاں کردار میں جھول تھا اور کہاں سے اخلاقی بیماریوں نے حملہ کیا اور کیوں وہ بڑھی اور کہاں پر اصلاح ہوئی یوں معلوم ہوتا کہ سماجی دنیا کی طرزِ معاشرت، تہذیب و تمدن اور علم و انداز پر دسترس کی وجہ سے کہ آپ گویا ان میں ہی رہتے بستے رہے ہیں۔ کبھی روس کا مستقبل اور کبھی یہ کہ امریکہ و چین میں یہ ہوگا۔ برطانیہ کے لئے کیا مسائل پیدا ہونے والے ہیں۔ افریقی اقوام کیوں اور کیسے دوسری اقوام پر اثر انداز ہوں گی۔ اور اُمتِ مسلمہ کے لئے یہ کچھ مقدر رہے۔ گویا علوم کا بہتا ہوا دریا تھا جو اپنی روانی میں ذہنوں کو سیراب کرنا چاہتا۔ آپ کی تقاریر پُر مغز، مدلل، حقائق سے پر، عارفانہ نکلام، منطقی و فلسفہ کے دقیق مسائل پر عام فہم انداز گویا سامعین کی طبائع کو قائل کر دیتے۔ ایسا سحر جو دلوں اور ذہنوں کو بدلنے ہوئے ہر طبقہ فکر کے انسان کو سیر کرنا لیکن معلوم کے حصول کی ٹرپ اور تشنگی بڑھ جاتی جو ہر لفظ کو جذب کرنے کی قوت عطا کرتی

خدا تعالیٰ اس مقدس وجود پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

اک وقت آنے کا کہ کہیں گے تمام لوگ

اُمت کے اس فدائی پر رحمتِ خدا کرے

افسر ہائے جلسہ سالانہ

۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور خود ہی اس کے جلسہ انتظامات فرمائے۔ ذیل میں ان اجاب کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہیں مختلف جلسہ ہائے سالانہ کے انتظامات کی ذمہ داری سپرد کی جاتی رہی۔ وہ عام طور پر صدر انتظامیہ کیبی، منتظم یا ناظم کہلاتے تھے بعد میں افسر جلسہ سالانہ کہلائے۔ یاد ہے ابتداء میں حضرت مسیح موعود اور آپ کی رحلت کے بعد قدرت تائیکے مظاہر بنفس نفیس جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں راہنمائی اور نگرانی فرماتے رہے۔

حضرت قاضی محمد عبد اللہ
سید محمد اللہ شاہ صاحب
حضرت خان صاحب منشی برکت علی
میال عبد المنان عمر صاحب
حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
سید میر داؤد احمد صاحب
چوہدری حمید اللہ صاحب تا حال

حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین

حضرت میر ناصر لوہاب

حضرت شیخ یعقوب علی تراب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمد احمد

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

حضرت میر محمد اسحاق

شیخ عبدالرحمان مصری صاحب

خان صاحب مولوی فرزند علی

حضرت قاضی محمد عبد اللہ

تقسیم ملک کے بعد جلسہ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا اسکیم احمد منتظم اعلیٰ یا افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے افسران کے اسما درج ذیل ہیں۔

مندظمین جلسہ گاہ مردانہ

مندظمتات جلسہ گاہ زنانہ

حضرت چوہدری فتح محمد سیال
حضرت مولوی عبد المنعم
حضرت سید ولی اللہ شاہ
حضرت خان حامد حسین شاہ
حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد
حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
مولانا عبد الملک خان صاحب
مولانا سلطان محمود آور صاحب

حضرت سیدہ امم طاہرہ
حضرت سیدہ سارہ بیگم
حضرت سیدہ مریم صدیقہ
حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم
فرخندہ شاہ صاحبہ
بشری البشیر صاحبہ
اسماء طاہرہ صاحبہ
صفیہ عزیز صاحبہ

جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر اجلاسات کی صدارت کی سعادت حاصل کرنے والے اجاب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
حضرت سید زین العابدین دلی اللہ شاہ	حضرت مفتی محمد صادق	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
حضرت شیخ رحمت اللہ تاجر	حضرت میر محمد اسحاق	حضرت مولانا جلال الدین شمس
حضرت سیٹھ عبد اللہ الدین سکندر آبادی	حضرت منشی فرزند علی	حضرت شیخ محمد حسن حج کانپور
حضرت چوہدری فتح محمد سیال	حضرت مولانا عبد الماجد بھگلپوری	حضرت پکیتان غلام محمد
حضرت چوہدری نعمت اللہ	حضرت سید حامد حسین شاہ	حضرت ذوالفقار علی خان
حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد	حضرت قاضی محمد اسلم	حضرت ابو الہاشم خان
ملک خان صاحب لون	نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن	چوہدری اسکند اللہ خان صاحب
چوہدری عبد اللہ خان صاحب	چوہدری محمد دین صاحب	سیٹھ عبد الحمی صاحب

چوہدری احمد مختار صاحب	چوہدری احمد مختار صاحب	حضرت مرزا عبدالملک
شیخ بشیر احمد صاحب	شیخ بشیر احمد صاحب	پروفیسر علی احمد صاحب ایم اے
شیخ محمد احمد صاحب مظہر	شیخ محمد احمد صاحب مظہر	میر محمد بخش صاحب
چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب	چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب	صاحبزادہ مرزا مظفر احمد
حافظ جمال احمد صاحب	حافظ جمال احمد صاحب	مولوی اختر علی صاحب ڈپٹی سیرمنڈنٹ پولیس ٹونگہر
شیخ مبارک احمد صاحب	شیخ مبارک احمد صاحب	پروفیسر سید اختر احمد صاحب اور نوی
حافظ صالح محمد الدین صاحب	حافظ صالح محمد الدین صاحب	سید فضل احمد صاحب پٹنہ
سید محمد نور عالم صاحب امیر کلکتہ	سید محمد نور عالم صاحب امیر کلکتہ	سید محمد معین الدین صاحب
صوفی غلام محمد صاحب	صوفی غلام محمد صاحب	مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل
بابو تاج الدین صاحب	بابو تاج الدین صاحب	مولانا عنایت اللہ صاحب
سید میر داؤد احمد صاحب	سید میر داؤد احمد صاحب	قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
سید نبیارت احمد دیکل	سید نبیارت احمد دیکل	سلطان احمد صاحب ظفر

جلتیں سالانہ کے مواقع پر اجلاسات کی صدارت کی سعادت حاصل کرنے والی خواتین

حضرت سیدہ نواب امۃ المحفیظہ بیگم	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم	حضرت نصرت جہاں بیگم (اماں جان)
حضرت سیدہ مریم صدیقہ	حضرت سیدہ مہر آپا	حضرت سیدہ ائم ناصر
بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق	حضرت نیرہ منصور بیگم مرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث	حضرت سیدہ ائم طاہر
استغنی بیگم صوفیہ صاحبہ	سیدہ فضیلت صاحبہ	بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
بیگم صاحبہ سیدہ عبد اللہ الدین صاحب	بیگم صاحبہ میر محبوب علی خاں صاحب	بیگم صاحبہ شاد علی خان صاحب
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	سیدہ نعیر بیگم حضرت مرزا عزیز احمد	بیگم صاحبہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
بیگم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ	مجیدہ بیگم اہلبہ چوہدری شبنواز صاحب	بیگم صاحبہ سید عزیز اللہ شاہ صاحب
بیگم صاحبہ مرزا نور شید احمد صاحب	سلیمہ بیگم صاحبہ کراچی	صاحبزادی امۃ السلام
صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب	امۃ الحی صاحبہ اہلبہ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور	بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور
سیدہ بشری بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب	بیگم صاحبہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	صاحبزادی امۃ الباسط
امۃ اللہ بیشرہ صاحبہ حیدرآباد	بیگم صاحبہ ملک محمد اسماعیل صاحب	بیگم صاحبہ سیدہ محمد صدیق صاحب بانی
رکشیدہ سعید صاحبہ صدر لجنہ امریکہ	سیدہ امۃ القدوس صاحبہ اہلبہ صاحبزادہ مرزا ایم احمد صاحب	ناصرہ بیگم صاحبہ مدراس
صاحبزادی امۃ البصیر	اعظم الشا صاحبہ حیدرآباد	خدیجہ یونٹو صاحبہ انڈونیشیا
صاحبزادی امۃ النصیر	عائشہ شریف صاحبہ امریکہ	فرحت الدین صاحبہ
		رضیہ ظفر صاحبہ امریکہ



On the Auspicious Occasion of the Hundredth Annual Convention
Ahmediyya International Association

1891-1991

AL-MEHRAB

LAJNA IMAILLAH KARACHI



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

IN THE NAME OF ALLAH, THE MOST GRACIOUS, THE MERCIFUL

AL-MEHRAB

On the Auspicious Occasion of

The Hundredth Annual Convention

1891 - 1991

Ahmediyya International Association

By

LAJNA IMAILLAH KARACHI

(For the members of Ahmediyya Association only)

Editor Incharge: Amtul Bari Nasir

Translators: Mahmooda Ama-tus-Sami Wahab
Surayya Hamza
Lt. Commander (Rtd.) Abdul Momin

Publisher: Tariq Mahmood Badar
1370/15, F.B. Area,
Karachi-75950, Pakistan.

Says, The Almighty Allah

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أُولَٰئِكَ
تُؤْمِنُونَ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَبْطِغِينَ فُلُوبِي قَالَ فَخَذْنَا لِعِيسَىٰ مِّنَ
الطَّيْرِ فَمُضَاهِنَ إِلَيْكَ ثُمَّ أَجَعَلْنَا عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
جُزْءًا مِّنْهُمُ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمَاتِ اللَّهُ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ۝

In the name of Allah, the most Gracious,
the Merciful

And *remember* when Abraham said. 'My Lord, show me how Thou givest life to the dead.' He said, 'Hast thou not believed?' He said, 'Yes, but *I ask this* that my heart may be at rest.' He answered, 'Take four birds and make them attached to thyself. Then put each of them on a hill; then call them; they will come to thee in haste. And know that Allah is Mighty, Wise.'

(Al-Baqara 261)

Says, our Holy Prophet Mohammad (peace be upon him)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَكُفِّرُوا عَنِّي عَلَى الشَّلْحِ
فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيِّ

When you find the Mahdi, perform bai'ah (pledge of allegiance) at his hands. You must go to him, even if you have to reach him across icebound mountains on your knees. He is the Mahdi and the Caliph of Allah.

(Ibn Maajah)

Says, The Promised Messiah

Look, how the Lord God
Has made the whole world
Bow down before me,
In deep respect !
He found me obscure,
Quite unknown ;
But He has carried my fame
All over the globe !

Just
Whatsoever I had desired ;
Whatsoever I had longed for ;
Just whatsoever was my aim
And object, even all that
He has granted to me !
I was a poor man, with little
Resources; but He bestowed
On me an immense wealth,
Which cannot be counted !

Out of the blessings
Of this world,
There is not one,
In His grace,
And great munificence,
He has not granted
To me !

(Translated from Urdu)

ANNOUNCEMENT

This hand bill was published by the Promised Messiah on December 30, 1891 at the end of the first Jalsa Salana (annual convention) of Jama'at Ahmadiyya, to inform the members of Jama'at about holding of second Jalsa (1892).

All the sincere members of the Jama'at who have entered the covenant of Ba'it with me, the major aim of this Ba'it is that love for the worldly things should extinguish from the hearts, while at the same time the Jama'at should acquire more knowledge and advance in realization of God and love for the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of God be upon him), and such a severance with the world should take place that the journey for the hereafter should not seem abominable. But in order to achieve this object, it is necessary to stay in company and spend a part of the life in this path, so that with the will of God by witnessing the divinity of some definite manifestation, some weakness, infirmity or indolence might be removed. And having attained perfect belief, fervor and zeal for divine love should be created. So always be concerned and anxiously seek God's divine help and guidance, and until such favorable turn of circumstances does not take place you must meet me off and on. Because making a covenant of Ba'it and not bothering to meet, such a Ba'it does not vouchsafe blessings, and it would only amount to fulfilling a formality. And since for some people because of weakness of disposition or lack of means or the long distance, it is not possible that they should come and stay in company, or take the trouble of coming several times in the year for visiting, the hearts of most of the people lack the provocation to undergo discomfort or face great harm or damage. Hence it seems advisable that 3 days in a year should be fixed for such a meeting in which all the sincere members provided they are healthy and have the time and if no strong impediments stand in their way should be able to be present on the fixed dates. So in my opinion it should be better to keep 27th December to 29th December i.e. after today will be 30th December 1891. In future if 27th December comes in my life, people should try as far as possible to come on these dates in order to hear divine speeches and to participate in prayers. And in this meeting such information about the truth will be related which is necessary for the promotion and advancement of faith, belief and the knowledge of God. Particular endeavor will be made to the best of one's ability in the elevated court of the most merciful Allah that, He may draw them to Himself, and accept them, and purify them and transform them. Another advantage of these meetings would be that all the new sincere members who have come in the fold of the Jama'at during the year would be able to meet their fellow brethren. And with this casual acquaintance, the bond of friendship, love and introduction will keep on developing. During this period if any fellow brother dies, prayers for the salvation and deliverance of his soul will be held in this meeting. An effort will be made with prayers to the most Glorious Allah that He may purify all the brethren spiritually and remove from them their unfamiliarity, coldness and differences. And in this spiritual convention there will be many other spiritual advantages which will come to light from time to time with the will of God. It would be appropriate for people with less means that they should plan for attending this convention. If with a little domestic economy they put by a little for the journey every day every month then without any difficulty they would have enough money for this journey, in a way then they would be travelling without any cost. People who accept this proposal should inform me right now so that a separate list of such names can be made who would try their best to come on these fixed dates and who make a firm resolve for the rest of their lives that they would attend this convention with heart and soul, except in the case of such hindrance or impediment that might make it impossible to undertake the journey. All the friends who attended this religious consultation meeting held on the 27th December, and faced the difficulties of the journey just for the sake of Allah, may God reward them and bless them for each step that they took for reaching here. *Amen.*

يَا أَحْمَدُ بَارَكَ اللهُ فِيكَ

O Ahmad! God has put His blessings in you

FULFILLMENT OF PREDICTIONS IN THE FORM OF ANNUAL CONVENTIONS

The sayings of prophets are apparently ordinary words but in reality they are inspired words. Their dreams come true and their dreams and revelations have different manifestations of meanings and their foretellings, given in revelations, are signs of great truths and they are fulfilled with grandeur at their destined time.

In the present times, the great 'Mujadid' (rivalist) of the True Faith, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani lived a contented life in an ordinary, remote village, unknown to the outside world. God chose him, made him known to the world and revealed many a sign in support of his truthfulness. One of these was the sign of "prosperity". A single man attracted attention of the world. Piety, family and followers, knowledge and wealth all prospered. This tidings fulfilled itself in many ways and will continue to do so.

In the following lines, a few predictions/signs are being related which were given to Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, the Promised Messiah and have come true in the form of the "Annual Convention", as a source of enriching belief and will continue doing so Inshallah.

The Promised Messiah, while relating a dream of 1874, said,

"I saw an angel in the form of a boy sitting on a high platform, holding a wholesome naan (bread) in his hand. It was shining bright. He gave it to me and said, 'This is for you and your companions.' (darvesh). This dream is of the time when I was not known and had no claim, neither had I any company of followers. Now I have a company of a good many people who have put faith above worldly things and made themselves 'darvesh'. They have, further, migrated from their homes, leaving their relations and friends behind and have come to stay in my neighbourhood. From the 'bread' I interpreted that God Himself would look after me and my companions for our needs, and the worry of food will

not distract us. It has been so thereafter."

(Nazool-e-Masih Pg 206, Roohani Khazain Vol 18, Pgs 584, 585)

This dream was fulfilled in such a way that the "free kitchen" of the Promised Messiah never ceased to function for a single day. Millions of people are benefiting from both, the spiritual inspiration and physical existence of this free kitchen.

In 1881 God Almighty named him "Bait-Ullah", this being a prediction that people from all over the world will converge for the convention.

In 1882, God Almighty inspired him to say this prayer,

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

(Tazkara Pg. 47)

"O God! leave me not alone. Thou art the best of successors."

God then gave him tidings for acceptance of this prayer and for granting prosperity and large number of followers. God Almighty revealed to him in the same revelation,

وَلَا تَعِزُّ لِحَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَسْمُ مِنْ النَّاسِ

(Tazkara Pg. 52)

"Remember, a time will come when people in large numbers will come to you, you must not be impolite to them and don't get tired by their large number."

Again there was a revelation:-

وَوَسِّحْ مَكَانَكَ

"Expand your house"

The Promised Messiah explained,

"It is clearly told in this revelation that the day is near when visitors will crowd to such an extent that it will be difficult for all of them to meet you. Don't express any displeasure and don't get tired of meeting them. God be praised! What a great Prediction! This was revealed 17 years earlier when I had only 2 or 3 visitors, and that too occasionally. This shows God's knowledge of the future."

(Siraj-e-Munir Pg. 63, 64)

In 1883 it was revealed:-

"I love you. I shall give you a large party of _____ (Deen-e-Haq)."

(Tazkara Pg. 103)

Then again in 1883 God Almighty addressed him thus,

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمَ

(Tazkara Pg 105)

"Peace be upon you, O Abraham."

And the "Ibrahim" of the present age says,

"I am sometimes Adam, sometimes Moses, sometimes Jacob and Abraham as well. I have many generations."

(Dur-re-Sameen).

These are tidings proclaiming the assembly of different races and nations at one center.

In 1886 there was another glad tidings:-

"God will take your message to the corners/ends of the world."

"God will give you complete success and all your desires will be fulfilled. I will increase the number of your sincere and loving devotees. Their number will grow _ _ _ _ _ . The time is coming, rather it is very close when God will implant your love in the hearts of nobles and kings to the extent that they shall seek blessings from your clothes."

(Tazkara Pgs. 141, 142)

During the Annual Convention of the Ahmadiyya Community, U.K., in 1987, two kings from Nigeria accepted Ahmadiyyat and received benediction from the Promised Messiah's clothes.

This prediction has been fulfilled in the literal sense previously, and in future too it will continue doing so.

In 1892 God revealed.

"Days of success will come and gifts will reach you from far and wide."

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فِجِّ عَيْبِق

(Tazkara Pg. 201)

In 1897, God Almighty again revealed about the ever increasing number of visitors.

وَسِّحْ مَكَانَكَ يَا تُونَّ مِنْ كُلِّ فِجِّ عَيْبِق

(Tazkara Pg. 297)

The Promised Messiah interprets it as,

"Expand your house as people from far off places will come to visit you. I have seen this prediction come true as visitors came over from Peshawar to Madras. But this very prediction was repeated which means that hereafter the prediction will come true with greater number and force.

وَاللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَانِعَ لِمَا أَرَادَ

God Almighty does what He Wills and

there is none to stop Him from what He Wills."

(Advertisement 17 Feb 1897)

One hundred years have gone by since the establishment of the Promised Messiah's Community. The convention of people from Peshawar to Madras, the number which made the Promised Messiah happy, has now expanded to 126 countries of the world. People from all over the world come to present their very lives.

In 1899, there were these tidings:-

إِنَّا أَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوعًا يَا إِبْرَاهِيمَ

"O Abraham, We shall grow crops for you during spring."

The Promised Messiah says,

"Zroo is plural of Zra and Zra in Arabic is used for spring crops i.e. wheat, barley etc. _____ It seems to suggest, why are you worried? There will be plenty of crops for you i.e. We shall make provision for all your needs."

(Tazkara Pg. 340, 341, Supplement to the Taryaq-ul-Qaloob Pgs. 2, 4)

The Promised Messiah relates,

"Once there was a famine and flour was sold at 5 sears for one rupee. There was revelation about the expenses of the "Free Kitchen."

أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ

"Isn't God enough for his servants."

In 1900, the Immortal God revealed,

إِنِّي حَاشِرُ كُلِّ قَوْمٍ يَا تُونَكُ جُنْبًا وَإِنِّي
أَنْزَلْتُ مَكَانَكَ نَارِيْلُ مِنْ أَلَلهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ

(Tazkara Pg. 391)

"I will send crowd after crowd from different nations to you. I have lit up your house. These are the words of the Almighty God who is all Powerful and Merciful."

There were glad tidings in 1906,

أُرِيْعُكَ وَلَا أُجِدْحُكَ وَأُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا

"I shall bless you and shall not destroy you . and shall raise a large people out of you."

It was revealed 14 times on different occasions,

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فِجِّ عَمِيْقٍ - وَيَأْتُونَ مِنْ
كُلِّ فِجِّ عَمِيْقٍ

"Gifts will be presented to you from far off places and so many people will come to you that the paths will be pitted."

Today, from near and far off, people bearing the rigours of journey, come with tokens of love of God, love of the Holy Prophet, truth, piety, humility and modesty. The Promised Messiah is the only one on earth on whose call people flock together in love. That history making, victorious General, who adorned the heavenly throne, had the support of the Omnipotent God. That great achiever left behind him a healthy and living, ever developing community.

God Almighty promised him,

"The Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) is the leader of all prophets. God will put right all your efforts and shall give all that you have wished for. The Almighty God will pay attention to this _____ .

_____ I will exhibit my brilliance, I will raise you through My Omnipotence. A person was sent to warn and admonish, the world did not accept him (his warnings) But God will accept him and will prove his righteousness forcefully.

(Tazkara Pg. 641)

QADIAN DAR-UL-AMAAN

The House of Refuge and Protection

Qadian is a Town, situated near Batala in District Gurdaspur, in the Province of East Punjab, India. During the reign of the Mughal Emperor, Muhammad Zaheer-ud-Din Babar, an ancestor of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Founder of the Ahmadiyya Movement, Mirza Hadi Baig, an esteemed Chief came to this area from Samorkand, in 1530 A.D. (i.e. 938 Hijra), alongwith 200 of his subordinates and family members. This place at that time was a forest land, about 50 miles north-east of Lahore. Here, he laid the foundation of a State by the name of 'Islampur', which flourished till 1802 A.D. Even during the period of the Promised Messiah's great grand father, Mirza Gul Mohammed, this State, popularly known as 'Islampur Qazi Majhi', consisted of almost 85 villages. However, due to the incessant attacks of the Sikhs, its parameters were considerably reduced.

Owing to its religious atmosphere, this town held a prominent status in this region. During Mirza Gul Mohammed's period, there were about 100 religious scholars, men of God and Huffaz-e-Quran⁽¹⁾ in Qadian, who received fixed allowances for their personal upkeep. Each one from among the servants, dependents and relatives offered the daily prayers regularly. This regularity in the performance of prayers was observed to such an extent that even the flour grinding women used to pay particular attention to their daily, as well as, Tahajjud⁽²⁾ prayers. The Afghan Muslims, living in the surrounding areas considered it a holy place due to the piety and purity of its people. It was considered a peaceful and blessed place where truth, justice and fear of God prevailed.

During the period of the Promised Messiah's grand father, Mirza Ata Mohammed, due to some will of God, this region was conquered by the

(1) those who learn the entire Holy Quran by heart.

(2) an optional prayer offered after midnight.

Sikhs. Only Qadian was left in his possession. The town of Qadian was structured on the pattern of a fortress with four turrets and a 22 feet wide rampart on which 3 carriages could be driven easily at a time. A couple of soldiers and a few cannons were used for keeping guard. Around the rampart was a deep and wide ditch which later on became a moat, after being filled with water and came to be known as "dhaab". A group of Sikhs called the "Ram Gariah", occupied Qadian through deception and razed to ground all the beautiful mosques and residential buildings. They ruined the gardens and burned the library to ashes. The people of Qadian, including the ancestors of the Promised Messiah, were forced into exile.

Towards the end of the Sikh ruler Maharaja Ranjeet Singh's reign, five villages were returned to Mirza Ghulam Murtaza, the Promised Messiah's father. With the passage of time, the name 'Islampur Qazi', was reduced to only 'Qazi' and locally changed first to 'Qadi' and then to 'Qadian'.

This seemingly ordinary village with its dramatic past held no apparent worldly distinction. But the love of the Creator chose it to be the foundation stone on which the new world order was to be based in future. Centuries old proofs exist of its being a holy and blessed locale. Its reference is also found at a number of places among the traditions of the Holy Prophet (Peace and blessing of Allah upon him) from which its location can be ascertained.

يُخْرِجُ نَاسًا مِّنَ الْمَشْرِقِ فَيُؤْتِنُونَهُ لِسَهْدِي سُلْطَانَهُ

(Kanz-ul-Aamal Vol. 7, Pg. 186)

"The people on the east of Arabia will set up the spiritual sovereignty of the Mehdi in their own country."

يُخْرِجُ الْمَهْدِيَّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدَاعُ وَ
يُصَدِّقُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَجْمَعُ أَصْحَابَهُ مِنْ أَقْصَى
الْبِلَادِ عَلَى عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَةِ
عَشَرَ رَجُلًا وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ مُخْتَوِمَةٌ فِيهَا
عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِأَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَائِهِمْ

(Jawahir-ul-Asrar manuscript, written by Sheikh Ali Hamza Bin Ali Malik-ut-Tusi, Irshadat-e-Faridi (Vol. 3, Pg. 70):

"The Mehdi will be commissioned from a place called Kadaa and God Almighty will verify his claim. He will be blessed with the company of 313 exalted companions in likeness of the companions in the Battle of Badar, whose names and addresses will be noted down in an authentic book."

عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَخْرَجَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ
عَصَابَةٌ لَعَنُ الْإِهْتِدَادَ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعِ عَيْبِي
ابْنِ مَرْثِيَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(Nisaei Kitab-ul-Jihad Pg 496 Musnid Ahmad and Kanz-ul-Aamal)

"There are two such groups among my disciples who will be saved from the fire. One group is the one which will be engaged in battle in Hind (India) and the other will be that of the assistants of Jesus-son of Mary".

إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْثِيمَ يَنْزِلُ عِنْدَ
الْمِنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ
(Saheeh Muslim)

"When God Almighty will commission Masih Ibn-e-Mariam, he will descend on a white minaret, of Damascus".

يُخْرِجُ رَجُلٌ مِنْ قَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ
الْحَارِثُ حَرَاثُ
(Mishkat, Chapter 'Ashiat-us-Saat' Pg 471)

"A person would rise from this side of the canal. He will be called a landlord".

As a corollary to these venerable sayings, identification of a village named 'Kadaa' is

revealed, which is located in Hind (India), towards the east of Damascus, by the side of a river or a canal, where the Imam Mehdi (the Promised Messiah) would manifest himself. He would belong to the landed gentry and would be blessed with 313 companions, in likeness of 'the Companions' (of the Holy Prophet) whose names and addresses would be recorded in an authentic book.

The map of East Punjab confirms that Qadian is situated between river Ravi and river Bias. It also lies between two big canals, the Batala canal and the Qadian canal, originating from Madhupur.

Reference is also made about this sacred place in the books of other religions:-

- The Vedas mentions the place Qadian as 'Qadoon'.

(With reference to mantar 3, Saukat 97)

- The place of the appearance of the Promised Messiah is near a bounded rivulet.

(With reference to mantar 7, Saukat 137)

- Hazrat Baba Guru Nanak says, "There will appear a land lord, a hundred years after us, in Pargana (sub district) of Watala (Batala).

(Janam Sakhi, Bhai Bala Wali Waddi Sakhi, Pg 251. Printed by Mufeed-e-Aam Press, Lahore).

- The Bible says, "O People! _____ pay attention _____ who established the Truthful from the East. Called him to follow His footsteps, placed nations at his disposal and put Emperors under his sway".

(Bible Isheah 41:2)

- The Lord says, "I called out his name from the place from which the sun rises and he will come and trample rulers like slime.

(Bible Isheah 41:25)

As soon as the 14th Century Hijra commenced, this village witnessed the arrival of a bright full moon. This desolate place filled up with Godly and pious people. Mosques, printing press langarkhana (guest house) post office, educational institutions were established and started functioning. Different types of construction works began. With the spread of the message of Ahmadiyyat, Qadian started gaining international repute. This

centre of the True Faith (Din-e-Haq) started training workers for spreading the message of God. This village, lit up with the glory of constant prayers and gatherings in God's name became a "House of Refuge" in the truest sense of the word.

At the time of the partition of the sub-continent in 1947, Qadian was included in Indian territories. Hazrat Mirza Bashiruddin Mehmood Ahmad, Khalifatul Masih II decided that inspite of this division, the permanent centre of Ahmadiyyat will be maintained at all costs. Hence, at the time of migration to Pakistan, at his call, hundreds of Ahmadis offered their services for staying back in Qadian for the purpose of guarding this permanent centre of the community. Finally, with his approval, 313 volunteers settled down in Qadian. They were called the Darveshan-e-Qadian. Thousands of mosques, holy places and religious centers of East Punjab were destroyed and uprooted, but the white 'Minara-tul-Masih' of Qadian continued to raise the sweet voice of truth around. The people of Qadian were given only the 30th part of the total area. The important buildings remained with the Ahmadis, whose repair, maintenance, extension and renovation continues even today. Although a great number of Ahmadis live in Qadian, yet the Hindus and Sikhs hold a dominating majority. This peaceful village is the chief centre of all the Ahmadiyya missions established in different cities of India. Ahmadis have good relations with the local people. Qadian has come into existence to stay till eternity. The vicissitudes of time cannot stop it from flourishing, because God, in His love, has promised so.

Qadian's future and glad tidings from God:

Revelations of the Promised Messiah

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

"That God, who has assigned you the imparting of the knowledge of the Holy Quran, will bring you back (to Qadian)."

(Kitab-ul-Barria Pg 183, Roohani Khazain Vol 13 Pg 201)

- "I will expand Qadian to such an extent that people will say Lahore too existed once". (Tazkara Pg 815)

- "A day is going to come when Qadian will shine brightly like the sun to confirm that it is the place of a true person".

(Dafi-ul-Bala)

- "It has been revealed to me that this place will be so thickly populated that the population will spread upto the river Bias".

(Ref: Alfazal, 14th August 1928)

- "I was shown in a revelation that Qadian has grown into a big city with shopping centers extended into the distance far beyond anyone's imagination. Shops in highrise buildings of 2 or 4 stories or even higher, with raised platforms of very high quality construction. Prosperous looking Seiths (business men), who add to the splendor of the market, are seated and in front of them are piles of gems, rubies, pearls, diamonds, coins and sovereigns. Different kinds of shops are glittering with a variety of merchandise".

(Tazkara: Pg. 419-420)

Introduction of a few holy and historical places of Qadian.

Bait-ul-Fikr

It is that blessed room which the Promised Messiah used for study and writing purposes. It was here that he wrote his outstanding book, Braheen-e-Ahmadiyya. He had the following revelation in 1882 about this very room:

الَّذِي جَعَلَ لَكَ سَهْوَةً فِي كُلِّ أَمْرٍ بَيَّنَّتِ الْفِكْرَ

(Braheen-e-Ahmadiyya Part 4, Pg 559, Roohani Khazain Vol. Pg 666)

Bait-ud-Dua

This is a room adjacent to Bait-ul-Fikr which the Promised Messiah built for his private prayers on 13th March 1903. He named it "Bait-ud-Dua" and prayed to God that He may make this room a house of peace, of victory over enemy through luminous arguments and enlightened reasoning.

(Zikar-e-Habib by Hazrat Mufti Mohammed Sadiq)

The room of the Promised Messiah's birth

It is that blessed room in the ancestral home 'Al-Dar' of the Promised Messiah, the founder of the Ahmadiyya Movement, which was filled with divine light and blessings on Friday,

14th Shawwal, 1250 Hijra i.e 13th Feb 1835 at the time of morning prayers, due to his birth.

Aqsa mosque and Minara-tul-Masih

It is the mosque, whose portion with domes along with its small open space was constructed by the Promised Messiah's father, Hazrat Mirza Ghulam Murtaza, about 6 months before his death. Later on, its first extension was made during the Promised Messiah's lifetime in 1900, the second and third extensions were made during the periods of the first and second successors respectively.

In accordance with the tradition of the Holy Prophet

إِذْ أَلَعَتِ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ نَزَلَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ
شَرْقِيًّا مَسْنُونًا

(Saheeh Muslim),

the Promised Messiah laid the foundation of the "Minara-tul-Masih" with his own hands, in its spacious courtyard on 13th March 1903. It was completed in December 1916, during the period of the second successor.

Mubarak mosque

The Promised Messiah started the construction of this mosque, adjacent to Bait-ul-Fikr in 1883. The first extension was carried out in 1907 and second in 1944 due to increased requirements of the Jama'at. An outstanding tidings about this mosque among the various divine inspirations of the Promised Messiah is,

مُبَارِكٌ وَمُبَارَكٌ وَكُلُّ أَمْرٍ مُبَارَكٌ يُجْعَلُ فِيهِ

(Braheen-e-Ahmadiyya Part 4, Pg 559 Roohani Khazain Vol 1, Pg. 667)

"Everything done in it is blessed as it is itself blessed and a blessing".

There were five revelations about it, including this great revelation,

فِيهِ بَرَكَاتٌ لِلنَّاسِ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَتْ أَمِنًا

(Maktoobat, Vol 1, Pg 55)

"There are blessings in it for people and whosoever enters it will be in peace".

Chamber of redspots miracle

It is that chamber where, on Friday, 10th July, 1885, while the Promised Messiah was relaxing after the morning prayers and Hazrat Maulvi

Abdullah Sanori was also present, when the miracle of the sprinkling of red drops took place.

(Surma Chashm-e-Arya)

Promised Messiah's Langar Khana (Free Public Kitchen)

During the lifetime of the Promised Messiah, his own residence served as guest house, as well as a Free Public Kitchen. In view of the ever-increasing requirements of the community, separate rooms were built in 1920 (during the period of Hazrat Khalifatul Masih II). Further extension was carried out in 1921-22. During 1965-66, the present building was constructed on modern lines in place of the old ones.

Bait-ur-Riazat

In this room, which was used as a sitting room for men, the Promised Messiah, towards the end of 1885, observed fasting secretly for 8 to 9 months. As a result of which, the Almighty God blessed him with astonishing manifestations and revelations. During these manifestations, besides meetings with previous prophets and saints, he also had the honour of seeing the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) while awake.

Bahishti Maqbara

1. The blessed grave of the Promised Messiah

The last resting place of the Promised Messiah is within the boundary of this graveyard, which was laid with predictions and glad tidings from God. By the side of the Promised Messiah's grave rests Hazrat Khalifatul Masih I.

2. The Place of expression of Quadrat-e-Sania

It is the place in the garden belonging to the Promised Messiah, where (as narated by Hazrat Bhai Abdur Rehman Qadiani on 27th August 1908) after the death of the Promised Messiah, the community unanimously took its Oath of Allegiance at the hands of Hazrat Khalifatul Masih I. Thereafter, he led the Janaza Prayer of the Promised Messiah.

3. Shah Nasheen

It is related that the Promised Messiah used to come to his garden during the mulberry season and sit with his companions, while talking and discussing religious and intellectual subjects, he used to eat fresh fruit. Initially, it was a platform made of mud. Later in 1972, a concrete 'Baradari' was constructed in its place.

Jalsa Salana's (Annual Conventions) Progressive Stages

The creation of modern United Nations

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
فَإِنْ بَغَتَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْآخَرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي
حَتَّى تَفِيَّ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○

And if two parties of believers fight against each other, make peace between them; then if after that one of them transgresses against the other, fight the party that transgresses until it returns to the command of Allah. Then if it returns, make peace between them with equity, and act justly. Verily, Allah loves the just.

(Al-Hujurat 10)

In 1924, an address by Hazrat Khalifat-ul-Masih II, the Muslih Maud during the Wembley Conference, on the concept of an Islamic United Nations as expounded in the Holy Quran (49:10) greatly impressed the western intellectuals. Quran holds the Ka'abah (House of God) to be the absolute and eternal center of a universal organization for mankind. Thus, it is revealed

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَ
هُدًى لِّلْعَالَمِينَ ○
فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مِّمَّا بَرِهِيَوهَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ
أَمْنًا وَبَلَّغْ عَلَى النَّاسِ حِجَّةَ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ○

Surely, the first house founded for all mankind is that of Makkah, abounding blessings and guidance for all peoples.

In it are manifest signs; it is the place of Abraham; and who so enters it, is safe. And pilgrimage to the house is a duty which men—those who can find a way thither—owe to Allah. And who so ever disbelieves, let him remember that Allah is surely independent of all creatures.

(Al-Imran 97, 98)

This verse categorically establishes that the centralized language for this Quranic UNO is 'Arabic'. Thus the Promised Messiah, the founder of the Ahmadiyya movement, in his book Minanur-Rahman, says:-

"And when Ka'abah remains the source of guidance for the whole world, the discernible indication is that the center is situated in a place of which the language resembles the language of the whole world. This very fact proves the truth that Arabic is the mother of all languages."

(Minanurrahman Pg. 89.)

In the Quranic charter of the League of Nations, world peace and pilgrimage have a deep and lasting relationship with the station of Abraham.

Moulana Moudoodi writes

"In order to derive the full benefits of pilgrimage, it was necessary to have a controlling hand in the centre of Islam that could activate the universal power (of mankind); to have a pulsating heart to bear into souls, year after year, the animating energy of righteousness; and above all a brain to contemplate means of communicating the message of Islam throughout the world through millions of

travelling pilgrims; or at least there could prevail an example of the complete Islamic way of life wherefrom Muslims could return with refreshed knowledge of religion. But lamentably this does not exist. Since ages Arabs have been lapsing into ignorance. The inefficient rulers instead of improving their lots, successively tried to abase them. With regard to knowledge, morality and culture, they remain cast down to an appalling condition. As a result, the land wherefrom the light of Islam had once spread all over the world, has now reverted to the pre-Islamic era of ignorance. Today there remains neither the knowledge of Islam, nor Islamic morals and way of life. Faithfuls cover long distances to the holy land with great expectations only to encounter ignorance, filth, greed, immodesty, Materialism and mismanagement, causing them to crumble into despair.

(*Khitabat, Ed 7 Pg. 195*).

The spiritual institution of Khilafat and the Annual Convention (Jalsa Salana) are meant to establish a Quranic League of Nations and the United Nations. Thus, the founder of Ahmadiyya movement declared through a hand bill in December 1892.

This Convention (Jalsa Salana), backed by divine support and based on propagation of Kalima, should not be considered as an ordinary human gathering. The foundation stone of this institution is laid by the Almighty God Himself. He has prepared Nations which will ultimately merge in it in the near future, because, it is an act of All Powerful the God against Whose Will stands nothing.

Time is nearing, infact has drawn close when for the sake of this community of moderates Allah will establish an agreeable course; the very course that Quran has brought: the very course that prophet Mohammed (Peace and blessings be upon him) had indoctrinated to his disciples (Blessed be they); the very

guidance—the truthful, the martyrs and the righteous have always received. This will come to pass: surely it will, "surely it will". Hearken ye who have ears. Blessed are those who pursue the righteous path.

(*Collective posters binding (Pg. 342 and 343)*).

The Promised Messiah speaking about the 'Institution of Khilafat' in Ahmadiyyat in his book *Al Wasyat*, prophesied

"God Almighty wills all souls endowed with good nature, living in various parts of the world, be it Europe, be it Asia, to be attracted to the oneness of God and be collected on the platform of the one and only religion"

(*Al-Wasyat Ed.1 Pg.6*).

Hazrat Musleh Maud, Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmed in his famous Wembley conference lecture clearly said,

"A Government in Islam as considered by Islam is the nomination of a person in whom the people have vested their diverse personal interests, to be taken care of. No concept other than this is in agreement with the Islamic point of view. Islam does not agree to any system of government other than a representative government. The Holy Quran has expressed this concept in the form of a peculiar word, Amanat, meaning 'Given in trust'. The Holy Quran gives the name Amanat to a government (Sura Nisa, Verse 59). It means an authority vested by the people in a certain person. Neither is the authority self established nor is it by way of legacy. The one word 'Amanat' is sufficient to explain all aspects of an Islamic government. As far as we are concerned this very system is a true government. And we hope that as people progressively associate with Ahmadiyyat they will accept the credibility of this system of government of their own free will without any coercion. Even the kings reciprocate by voluntarily denying their legacies in the interest of the state; and will limit their right and be consistent with

the over all national standard. Since the Promised Messiah had been commissioned by Allah only for spiritual vicegerency, his Khilafat would prefer to remain independent of politics as far as possible, even when rulers enter the fold of Ahmadiyyat. He will carry out the basic functions of the League of Nations by meeting the representatives of the various nations and thereby trying to improve their mutual relations. His personal devotion will however, be directed towards religious, moral, cultural and educational reforms, so that as in the olden days, his devotion would not be absorbed exclusively by politics, resulting in the neglect of important matters of religion and ethics.

When I said "as far as possible", I meant that an exigency of any country would warrant an assistance at any time to overcome difficulties; spiritual Khilafat can administer it temporarily through representatives. However, it will be important to limit such an administration to a minimum possible period."

(Ahmadiyyat Pg.206).

The Almighty Allah foretold our beloved Imam, Hazrat Khalifatul Masih IV at the inception of his Khilafat that the world order and 'isms' are about to be toppled and in its place there will appear guidance as proclaimed by the Holy Quran.

Hazrat Khalifatul Masih IV dwelt on the same subject in a Friday sermon in 1991 and proposed the establishment of a modern Quranic United Nations. The following is the translation of his blessed words.

"This old organization shall be annulled. You remain fore-warned and continue to hold this conviction and hold it unabatedly that the principles of these old Nations, now known as the United Nations are not worthy of sustenance. These Nations will become historical ruins, rather gruesome reminders of the past. Behold, it will be you, O, ye servants of the One and Only

God, it will be you, who will raise new mansions over these historical ruins; you will be the builders of a new United Nation, on whom this great mission has been entrusted. You will witness sooner or later, and if not you, your progeny will witness it in the near future, or at the most the next generation. These are words of the Divine Being and these are written statements of His proclaimed destiny in the world which cannot be erased by any. You are the labourers who have been entrusted to raise those new mansions. The foundation of the new United Nations has already been laid in the divine planning in heaven. You are only to raise the mansions. So let not the names of those holy workers, Abraham and Ishmael vanish from your hearts. Remember for ever and persistently continue to advise your children, O, ye labourers for a holy cause! patronise the cause of TAUHEED (Belief in one God) with piety, truthfulness and sincerity and impregnating this motto in your blood and fiber will continue to construct this great mansion. You will continue to raise it in the next century and the century there after until the complete structure is accomplished. The credit of the pride of accomplishment of this great mansion whose foundation had been laid by Hazrat Abraham accompanied by his son Ishmael has been predestined to go to Hazrat Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him). No body can this alter. We are only humble workers and servants of the Holy Prophet Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him)."

(Alfazal March 4, 1991. Pg. 5).

JALSASALANA

(Annual Convention)

1891 to 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
1st	1891	December	27	Aqsa mosque	Qadian	75	
2nd	1892	-do-	27-28	Near Dhab (Water pond)	-do-	500	
3rd	1893	Cancelled by the Promised Messiah
4th	1894	December	?	Aqsa mosque	Qadian	?	
5th	1895	-do-	?	-do-	-do-	?	
	1896	Cancelled due to Internatinal Relegions Conference, Lahore
6th	1897	December	25 to January 1	Aqsa mosque	Qadian	?	
7th	1898	-do-	?	-do-	-do-	?	
8th	1899	-do-	28	-do-	-do-	?	
9th	1900	-do-	26,27,28	-do-	-do-	500	
10th	1901	-do-	27, 28	-do-	-do-	?	
11th	1902	Cancelled due to spread of plague
12th	1903	December	26, 27	Aqsa mosque	Qadian	?	
13th	1904	-do-	29, 30	-do-	-do-	250	
14th	1905	-do-	26,27,28,29	-do-	-do-	?	
15th	1906	-do-	-do-	-do-	-do-	2,500	
16th	1907	-do-	26,27,28	-do-	-do-	3,000	Last Jalsa in life of the Promised Messiah
17th	1908	-do-	-do-	-do-	-do-	2,500	First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih I
18th	1910	March	25,26,27	-do-	-do-	3,000	
19th	1910	December	-do-	-do-	-do-	2,500	
20th	1911	-do-	26,27,28,29	-do-	-do-	3,000	
21st	1912	-do-	25,26,27	-do-	-do-	3,500	
22nd	1913	-do-	26,27,28	Noor mosque	-do-	3,000	Last Jalsa in life of Hazrat Khalifatul Masih I
23rd	1914	-do-	25,26,27,28,29	-do-	?	-do-	3,500	?	First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih II and first Jalsa attended by ladies
24th	1915	-do-	25,26,27,28	Taleem-ul-Islam College Central Hall	Galleries	-do-	4,000	400	
25th	1916	-do-	26,27,28	Noor mosque	?	-do-	5,000	?	
26th	1917	-do-	25,26,27,28,29	-do-	Aqsa mosque	-do-	?	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
27th	1919	March	15,16,17	Noor mosque	Aqsa mosque	Qadian	5,000	?	
28th	1919	December	26,27,28,29	-do-	-do-	-do-	7,000	?	
29th	1920	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	7,000	?	
30th	1921	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	7,192	?	
31st	1922	-do-	26,27,28	-do-	Sh. Yaqoob Ali Irfani's house	-do-	9,000	?	
32nd	1923	-do-	-do-	Ground adjacent to Noor mosque	-do-	-do-	12,000	3,000	
33rd	1924	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	15,000	3,000	
34th	1925	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	11,384	3,000	
35th	1926	-do-	-do-	-do-	East side road of Qadian	-do-	12,117	3,500	
36th	1927	-do-	-do-	-do-	Inside the town	-do-	13,020	3500	
37th	1928	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	20,000	5,000	
38th	1929	-do-	27,28,29	-do-	-do-	-do-	17,316	3,000	
39th	1930	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	17,316	?	
40th	1931	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	18,776	7,000	
41st	1932	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	20,752	?	
42nd	1933	-do-	-do-	-do-	A house to the east of Qadian	-do-	19,143	6,000	
43rd	1934	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	25,000	?	
44th	1935	-do-	25,26,27	-do-	-do-	-do-	21,278	?	
45th	1936	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	25,856	?	
46th	1937	-do-	-do-	-do-	Near gents' Jalsagah	-do-	31,820	?	
47th	1938	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	32,479	6,000	
48th	1939	-do-	26,27,28,29	-do-	Ground in south of Noor mosque	-do-	39,950	8,000	Khilafat Jublee Jalsa
49th	1940	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	24,000	9,000	
50th	1941	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	27,209	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
51st	1942	December	25,26,27	Ground adjacent to Noor mosque	Ground in South of Noor mosque	Qadian	23,760	?	
52nd	1943	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	27,256	12,000	
53rd	1944	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	22,600	?	
54th	1945	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	33,435	9,000	
55th	1946	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	39,786	8,000	Last Jalsa in the united Subcontinent
56th	1947	-do-	27,28	Ratan Bagh near Jodha Mal Building		Lahore	6,250	?	First Jalsa in Pakistan
Suppliment	1948	March	28	-do-	-do-	-do-	4,250	?	Suppliment Jalsa to enable those to attend who could not come at December's Jalsa
Lahore Jama'at's	1948	December	25,26	-do-	-do-	-do-	17,000	?	This was named as Jalsa of Jama'at Ahmadiyya Lahore, Hazrat Khalifatul Masih II attended the Jalsa
57th	1949	April	15,16,17	Behind Mubarik mosque		Rabwah	16,000	?	First Jalsa at Rabwah the new centre of Jama'at
58th	1949	December	26,27,28	-do-	-do-	-do-	30,000	?	
59th	1950	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	25,000	6,250	
60th	1951	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	18,446	?	
61st	1952	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	29,000	12,600	
62nd	1953	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	31,630	20,344	
63rd	1954	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	?	6,308	
64th	1955	-do-	-do-	Compound Nusrat Girls School	Compound Lajna hall	-do-	50,000	?	
65th	1956	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	60,000	14,000	
66th	1957	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	70,000	?	
67th	1958	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	25,000	
68th	1960	January	22,23,24	-do-	-do-	-do-	70,000	?	
69th	1960	December	26,27,28,	-do-	-do-	-do-	75,000	15,000	
70th	1961	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	85,000	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
71st	1962	December	26,27,28	Compound Nusrat Girls School	Compound Lajna hall	Rabwah	90,000	?	
72nd	1963	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
73rd	1964	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	Last Jalsa in the life of Hazrat Khalifatul Masih II
74th	1965	-do-	19,20,21	Aqsa mosque	-do-	-do-	80,000	?	First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih III
75th	1967	January	26,27,28	-do-	-do-	-do-	85,000	?	
76th	1968	-do-	11,12,13	-do-	-do-	-do-	10 000	?	
77th	1968	December	26,27,28	-do-	-do-	-do-	100,000	25,000	
78th	1969	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
79th	1970	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
	1971		Cancelled due to war between Pakistan and India	
80th	1972	December	26,27,28	Aqsa mosque	Compound Lajna hall	Rabwah	125,000	45,000	
81st	1973	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
82nd	1974	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
83rd	1975	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
84th	1976	-do-	10,11,12	-do-	Ground adj. to house of Mirza Aziz Ahmed	-do-	125,000	54,557	
85th	1977	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	150,000	?	
86th	1978	-do-	-do-	-do-	Ground behind Khilafat Library	-do-	110,000	60,000	
87th	1979	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	170,000	65,660	
88th	1980	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	175,000	45,000	
89th	1981	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	220,000	69,600	Last Jalsa in the life of Hazrat Khalifatul Masih III
90th	1982	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	220,000	71,600	First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih IV

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
91st	1983	December	26,27,28	Aqsa mosque	Behind Khilafat Library	Rabwah	275,000	80,721	From 1984 onward Jalsas could not be held in Pakistan as permission was not granted by the Government of Pakistan.
	1984	

Q A D I A N

56th	1947	December	26,27,28	Aqsa mosque	Qadian	315	First Jalsa after partition. No person other than residents of Qadian could attend the Jalsa. * Other than Qadian
57th	1948	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,400	?	
58th	1949	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,260	?	
59th	1950	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,597	?	
60th	1951	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,125	?	
61st	1952	-do-	-do-	-do-	?	-do-	2,000	?	
62nd	1953	-do-	-do-	-do-	?	-do-	?	?	
63rd	1954	-do-	-do-	-do-	?	-do-	430	?	
64th	1955	-do-	-do-	Ahmadiya Jalsagah	?	-do-	*300	?	
65th	1956	October	12,13,14	-do-	?	-do-	*596	?	
66th	1957	-do-	6,7,8	-do-	?	-do-	?	?	
67th	1958	-do-	17,18,19	-do-	?	-do-	*150	?	
68th	1959	-do-	15,16,17	-do-	?	-do-	*1,300	?	
69th	1960	-do-	16,17,18	-do-	?	-do-	*1,500	?	
70th	1961	-do-	-do-	-do-	?	-do-	?	?	
71st	1962	-do-	18,19,20	-do-	?	-do-	*1,700	?	
72nd	1963	-do-	-do-	Aqsa mosque	?	-do-	?	?	
73rd	1964	-do-	-do-	-do-	?	-do-	*2,300	?	
74th	1965	-do-	11,12,13	-do-	?	-do-	?	?	
75th	1966	-do-	4,5,6	-do-	?	-do-	?	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
76th	1967	October	24,25,26	Aqsa mosque		Qadian	?		
77th	1969	January	6,7,8	-do-		-do-	?		
78th	1969	December	18,19,20	-do-		-do-	?		
79th	1970	?	?	?		-do-	?		
80th	1972	February	20,21,22	?		-do-	?		
81st	1972	?	?	?		-do-	?		
82nd	1973	?	?	?		-do-	?		
83rd	1974	December	13,14,15	Ahmadiya Jalsagah		-do-	?		
84th	1975	?	?	-do-		-do-	?		
85th	1976	?	?	-do-		-do-	?		
86th	1977	December	18,19,20	-do-		-do-	4,000		
87th	1978	-do-	8,9,10	-do-		-do-	?		
88th	1979	-do-	18,19,20	-do-		-do-	2,600		
89th	1980	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
90th	1981	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
91st	1982	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
92nd	1983	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
93rd	1984	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
94th	1985	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
95th	1986	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
96th	1987	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
97th	1988	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
98th	1989	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
99th	1990	-do-	26,27,28	-do-		-do-	?		
100th	1991	-do-	-do-	-do-		-do-			<i>Insha Allah</i>